پیش الفاظ!

سُروں کے سنگ ناول، میں نے آج سے تقریباً دو سال قبل لکھنا شروع کیا تھا۔۔ پھر درمیان میں ادھورا چھوڑ دیا۔۔ پھر لکھنے کی کوشش کی مگر پھر ادھورا چھوڑ دیا۔۔ دو سال کا رائیٹنگ گیپ آیا ہے۔۔ اس لئے اس بار اس ناول کو لکھنا میرے لئے حد سے زیادہ مشکل رہا ہے۔۔ شاید اس ناول میں آپ کو میرا طرزِ تحریر مختلف لگے۔ کیونکہ مجھے خود اپنا رائیٹنگ اسٹائل چینج لگا۔ اس کے پیچھے سب سے بڑی وجہ اتنے عرصے بعد باقاعدہ قلم اٹھانا تھا۔۔ ورگرنہ پانچ سالہ رائیٹنگ کریئر میں، اپنے پاس کچھ نہ کچھ لکھتی رہتی تھی۔۔ اپنی طرف سے پوری کوشش کی کہ ہما قریشی کے ہی اسٹائل میں لکھوں مگر سچ یہ ہے کہ کئی جگاہوں پر میرا قلم ٹھہرا گیا تھا اور میں نے بڑی مشکل سے قرطاس پر لفظ گھسیٹ گھسیٹ کر ناول مکمل کیا ہے۔۔ کہیں کوئی کمی بیشی رہ گئی ہو تو پیشگی معذرت۔۔۔ اب پڑھیئے۔۔۔ ہما قریشی

Huma Qureshi Novels

Echoes of the Heart

سُروں کے سَنگ

از قلم ہما قریشی

مکمل ناول

کراچی کے سمندر کی نم کھاری آلود ہوا پورٹ گرینڈ کے اسٹیج کے گرد چلتی مداہوں کو ٹھراۓ دے رہی تھی۔۔روشنیوں سے جگمگاتے کنسرٹ ہال میں ہزاروں لوگوں کا ہجوم موجود تھا،ہر کوئی بے صبری سے پاکستان کے مشہور پاپ سنگر "زاران یوسف" کا منتظر تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"!زاران !زاران !زاران"

تماشائیوں کے نعرے فضامیں گونجتے شور وغل کا باعث بن رہے تھے۔۔اسٹیج رنگارنگ روشنیوں سے جگمگارہا تھا،زاران یوسف کے بینڈ نے جیسے ہی اپنا پہلا کورڈ بجایا، پورے مجمعے میں شور سا مچ گیا تھا۔

زاران یوسف، خوبرو چہرے پر روشن مسکراہٹ لئے اپنی مخصوص سیاہ رنگ لیدر کی جیکٹ میں ملبوس،مائیک سنبھالتے ہوئے اسٹیج پر آیا تھا۔۔روشنیوں میں نہایا ہوا وہ کسی ہیرو سے کم نہیں لگ رہا تھا۔

Huma Qureshi Novels

کراچی کیا آپ تیار ہیں ؟" وہ عوام میں جوش کا جذبہ بیدار کرتا سوالیہ گویا ہوا، اور ہزاروں آوازیں ایک ساتھ فضا میں بلند ہوئیں تھیں۔۔اپنی مخصوص دھن کے ساتھ زاران کی جادوئی آواز نے ماحول سا بنا دیا تھا۔۔۔وہ اپنی سحر انگیز آواز سے سامعین کو مدہوش کیے ہوئے تھا۔ ہر طرف روشنیاں بکھری ہوئی تھیں۔۔ہر دل دھڑک رہا تھا، ہر ہاتھ ہوا میں لہرا رہا تھا۔

Huma Qureshi Novels

مگر عین اسی لمحے، جب کنسرٹ عروج پر پہنچنے والا تھا،

زاران کا مینیجر حواس باختہ سا ا سٹیج کے قریب آیا تھا،

چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

"سر! ہمیں ابھی بات کرنی ہے!" وہ تقریباً چلایا تھا، مگر

تیز میوزک میں زاران نے پہلے تو اسے نظر انداز کر دیا،

لیکن جب مینیجر نے قریب آتے اس کا بازو زور سے پکڑا،

تو وہ چونک گیا۔

"کیا مسئلہ ہے؟ اور یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔ میں پرفارم کر

رہا ہوں!" وہ زاران کا مینجر ہونے کے ساتھ ساتھ بہت

Huma Qureshi Novels

اچھا دوست بھی تھا، اس کے ان پروفیشنل بی ہیور پر وہ جھنجھلا کر بولا۔

"سر ایک بہت ضروری بات کرنی ہے! دراصل ایک لڑکی ہے... وہ پورٹ گرینڈ کے قریب گلیکسی ہوٹل کی بالکنی میں کھڑی آپ کے نام کی دھمکیاں لگا رہی ہے کہ، اگر آپ آس سے ملنے ابھی اور اسی وقت نہیں پہنچے تو وہ چھلانگ لگا دے گی۔۔" زاران نے زرا حیرت سے اسکی جانب دیکھا۔

"کیا؟"

Huma Qureshi Novels

"جی! وہ لڑکی ماسک پہنے ہوئے ہے، اس کی شناخت ممکن نہیں، مگر میڈیا نے اس خبر کو بریکنگ نیوز بنا دیا ہے۔ ہر چینل پر یہی چل رہا ہے کہ زاران یوسف کی دیوانی فین خودکشی کی دھمکیاں دے رہی ہے۔۔ زاران یوسف کی فین ہے یا پھر۔۔"

زاران کی سانسیں بے ترتیب ہوئیں تھیں وہ کتنی بار ایسی فینز کو ڈیل کر چکا تھا، مگر یہ معاملہ زیادہ سنگین لگ رہا تھا۔ اور وہ لڑکی کون ہو سکتی تھی وہ یہ بات بھی بہت اچھے سے جانتا تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

"سر ہمیں فوراً وہاں پہنچنا ہو گا، آپ کی ریپوٹیشن کا سوال ہے۔۔اور آگر حقیقتاً وہ لڑکی کچھ کر گزری تو؟؟" زاران نے ایک نظر ہجوم کو دیکھا تھا۔۔اور سب کچھ نظر انداز کرتا وہاں سے نکل آیا تھا۔۔

"اٹس این ایمرجنسی۔۔۔" ماحول میں یکدم سکوت سا برپا ہوا تھا۔۔ہر کوئی اس اچانک ہوئی صورت حال پر ایک لمحے کو ٹھہر سا گیا تھا۔۔۔

"کیا یہ دیوانی لڑکی زاران یوسف کی کوئی فین ہے؟ یا پھر یہ ایک پرینک ہے یا پھر وائرل ہونے کے لئے نیا اسٹنٹ

؟؟"سوشل میڈیا پر یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل چکی تھی۔۔

موبائل اسکرین پر چلتے مناظر دیکھ زاران کے چہرے کا رنگ یکدم تبدیل ہوا تھا، نظریں اسکرین پر جمی رہ گئی تھیں، دل ایک لمحے کو کانپ گیا۔۔

"یہ کیا مذاق تھا؟ کیا تھی وہ لڑکی؟ کیا وہ پاگل لڑکی واقعی اس کی وجہ سے اپنی جان دینے پر آمادہ تھی؟" وہ سوچوں میں غرق تھا۔۔۔

"زاران، ہمیں فوراً وہاں جانا ہو گا!" مینجر کی گھبرائی ہوئی

آواز سنائی دی۔

"یہ... یہ کیا تماشا لگا رکھا ہے! میں اس کی بات مان کر

وہاں نہیں جا سکتا!" زاران نے دانت پیسے۔۔۔

"اور پھر، ایک دھماکہ خیز خبر بریک ہوئی تھی۔۔۔ نیوز

رپورٹر کی چیخ چیخ کر بول رہی تھی۔۔۔

"ناظرین وہ لڑکی ریلنگ پر کھڑی ہو گئی ہے... وہ کسی بھی

لمحے گر سکتی ہے!" زاران نے ذرا گڑبڑا کر ایک لمحے کو

Huma Qureshi Novels

سب کچھ بھلا دیا تھا، اسکی ریپوٹیشن، ہجوم، خیالات

!، کنسرٹ، سب کچھ

"گاڑی نکالو! ہمیں فوراً وہاں پہنچنا ہو گا!" وہ دھاڑا اور

تیزی سے بیرونی دروازے کی جانب لپکا۔۔ جبکہ

اسکرین پر وہ لڑکی ہواہیں جھولتی نظر آرہی تھی۔۔۔

یوسف ولا کے ماسٹر بیڈ روم کے کنگ راؤنڈ بیڈ کہ عین

وسط میں سُرخ رنگ کا بھاری بھر کم شرارہ زیب تن کیے

دلہن بنی بیٹھی میرم عبداللہ" کا چہرہ ہر جذبے سے عاری

Huma Qureshi Novels

بالکل سپاٹ تھا، جو موم سی ملائمت لئے والا دل اُس شخص کے نام پر بے لگام ہو جایا کرتا تھا آج تن من دھن سمیت اِسکا ہو جانے کے باوجود پتھر کا ہو چکا تھا۔۔اس محل نما گھر کے شاہانہ طرز کے بنے کمرے میں ایک پھول کی پتی تک نہ تھی، وہ کمرہ کسی نو بیاہتا جوڑے کے لئے ہر گز بھی نہیں سجایا گیا تھا۔۔مگر وہ پھر بھی پتھر کی مورت بنی اسکی سیج سجائے بیٹھی تھی۔۔

گلابی چہرے پر خوشی کی کوئی رَمق ڈھونڈنے سے بھی نہیں مل رہی تھی۔۔سُرخ لپ اسٹک سے سجے ہونٹ،

Huma Qureshi Novels

باہم آپس میں پیوست کئے وہ کسی بے جان گڑیا کی مانند

اسکا انتظار کر رہی تھی۔ جو نکاح کے بعد سے منظر سے

او جھل ہو گیا تھا۔۔

عبداللہ ہاؤس کی لاڈلی کی انوکھی رخصتی ہوئی تھی، بغیر

دلہا کے رخصت ہوتی وہ شاید پہلی دلہن تھی۔۔ وہ سنگ

دل بے مہر شخص نکاح میں لے کر تنہا چھوڑ گیا تھا اور اسکے

گھر والے جو کبھی اس پر جان دیا کرتے تھے انہوں نے

محض ایک ڈرائیور کی ہمراہی میں اسے اس محل نما قید

خانے میں رخصت کر دیا تھا، نہ کوئی شہنائی بجائی گئ تھی،

Huma Qureshi Novels

نہ خوشی کے گیت سماعتوں سے ٹکرائے تھے، نہ بھائی نے سینے سے لگایا تھا، نہ بہن نے اسے دلاسہ دیا تھا اور نہ ماں باپ نے اسے دعائیں دی تھیں، سب کچھ ایک لمحے میں، اس کی ایک غلطی کے باعث بس ایک سیکنڈ میں تہس نہس ہو کر رہ گیا تھا۔۔ وہ اپنی لایعنی سوچوں کے محور میں بُری طرح سے غرق تھی جبھی کسی نے کمرہ کا دروازہ کھٹکھٹایا تھا۔۔ اور اجازت کا انتظار کئے بغیر ہی کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

”میڈم سر آج رات کی فلائٹ سے لندن جا رہے ہیں، دو دن بعد انکی لندن میں لائیو پرفارمینس ہے۔ آپ کپڑے تبدیل کر کے سو جائیں، اور اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو آپ مجھے بتا سکتی ہیں۔۔“ میرم نے پلکیں اٹھائیں، اور بے یقین نظروں سے فیمیل سرونٹ کو دیکھا تھا، جو مودبانہ انداز میں ہاتھ باندھے نظریں جھکائے کھڑی تھی۔۔ وہ شخص اُسے دلہن بنا چھوڑ کر کنسرٹ میں پہنچ گیا تھا۔۔ اس تذلیل پر میرم عبداللہ کی آنکھیں جل اُٹھی تھیں۔۔

Huma Qureshi Novels

"میڈم آپ کو کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے؟" اسے اپنی جانب تکتا محسوس کر وہ ایک بار پھر سوالیہ لہجے میں گویا ہوئی تھی۔

"نہیں۔۔۔" اس قدر بے عزتی، میرم کے خون میں ابال اٹھ رہے تھے۔۔ آنکھوں سے آنسوؤں بِن موسم برسات کی مانند بہنے لگے تھے۔۔ دل کیا اس زیادتی پر چیخ کر رُوئے، فی میل سرونٹ جا چکی تھی، جبکہ میرم عبداللہ کی آنکھوں میں ٹوٹے خواب کی کرچیاں دیکھنے والا کوئی نہیں تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

وہ سدا کی غصے کی تیز، ضدی لڑکی ایک جھٹکے سے بیڈ سے اُٹھی تھی اور تیز قدموں سے چلتی ڈریسنگ ٹیبل تک آئی تھی۔۔

"میرم عبداللہ تم اتنی خوبصورت ہو کہ جب دلہن بنو گی تو جو کوئی بھی تمہارا شوہر ہو گا وہ اس حسن کی چکا چوند کے سامنے سانس لینا بھول جائے گا۔۔" کوئی بھولا بھٹکا سا شوخ جملہ سماعتوں میں گونجا تھا، اور میرم نے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی پرفیوم کی بوتلیں آئینے میں دے ماری تھی

Huma Qureshi Novels

جہاں آئینے میں اسکا خوبصورت میک اپ سے لبریز چہرہ واضح دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

"آہ۔۔۔"شیشہ کئی حصوں میں تقسیم ضرور ہوا تھا مگر وہاں اسکا ٹوٹا بکھرا عکس ہنوز واضح تھا۔پرفیوم کی کانچ کی شیشی ٹوٹ کر پاؤں میں آگری تھی۔۔کمرے کی سوگوار فضا یکدم دلفریب خوشبوؤں سے معطر ہوگئی تھی۔۔۔

"کیوں؟آخر میں ہی کیوں۔۔۔۔۔"وہ بُرے طریقے سے رُوتی اپنا سنگھار نوچ نوچ کر اتارتی،شدت گریہ سے رو پڑی تھی،کتنی ہی کانچ کی کرچیاں پاؤں میں کھب گئیں

Huma Qureshi Novels

تھیں مگر پرواہ کسے تھی، گویا ظاہری درد محسوس ہی نہیں

ہو رہا تھا۔۔۔وہ غصے میں اپنے ساتھ ساتھ اس شاندار

کمرے کی حالت بھی محض ایک لمحے میں بگاڑ کر رکھ چکی

تھی۔۔۔ڈریسنگ روم میں بند وہ اونچی اونچی آواز سمیت

سسکیوں سے رُو پڑی تھی۔۔۔۔اس لمحے کیا کچھ یاد نہیں

آیا تھا۔۔اپنی حماقتیں یاد آئیں تھیں، اسکا گریز یاد آیا تھا،

اپنا گناہ یاد آیا تھا اور اب انجام، ناقابِل برداشت سا

تھا۔۔۔

____

Huma Qureshi Novels

وہ اس وقت کراچی کے سیون اسٹار ہوٹل کے لگژری بیڈ روم میں موجود آف وائٹ رنگ کے ٹو سیٹر صوفے پر کروفر سے پاؤں پر پاؤں دھرے ازلی بے نیازی سے براجمان، سگار لبوں سے لگائے گہری سُوچوں کے محور میں گم تھا۔۔۔

آج اس نے ضدی ہڈ دھرم اور جذباتی لڑکی کو اپنے نکاح میں لیا تھا جو اس سے محبت کی دعویدار بھی تھی۔ مگر اس وقت وہ جس انتقام کی آگ میں جل رہا تھا، اس میں اسے بھی خاکستر خاک کر کے رکھنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

سینٹرل ٹیبل پر پڑا موبائل مسلسل بج رہا تھا، سوشل میڈیا پر شادی کی تقریب کی تصویریں وائرل ہوتے ہی ہر جگہ سے نکاح کی مبارک باد دی جا رہی تھی، تو کہیں اس قدر اچانک نکاح اور اب رخصتی، وہ بھی میرم عبداللہ کے ساتھ کرنے پر ٹرول کیا جا رہا تھا۔۔۔ مگر وہ ہر چیز سے بے نیاز اور غافل پہلی فلائٹ سے لندن روانہ ہو رہا تھا، وہ اس وقت اپنے گھر جانے کی بجائے اپنا پہلے سے اسکیجول کنسرٹ اٹینڈ کرنے جا رہا تھا، وہ اس لڑکی کو اسکے کئے کی سنگین سزا دینے کا ارادہ رکھتا تھا۔ وہ محض بیس برس کی

Huma Qureshi Novels

لڑکی آخر خود کو سمجھتی کیا تھی کہ وہ ایک میچور مرد کو اپنی بیوقوفانہ حرکتوں سے زیر کر سکتی تھی، اسے اپنی ادائیں دکھا کر اشاروں پر نچا سکتی تھی، اور لڑکی بھی میرم عبداللہ جس کے خاندان سے وہ بے انتہا نفرت کرتا تھا۔۔۔ سگار پر سگار پھونکتا وہ ایک بار پھر ایک ہفتے پیچھے چلا گیا تھا، جہاں وہ اسے ہوٹل کے کمرے سے بکھری ہوئی حالت میں ملی تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Huma Qureshi Novels

ہوٹل انتظامیہ ، پریس میڈیا کا ہجوم اور ہوٹل میں موجود عوام اس وقت آٹھویں فلور پر واقع روم نمبر 831 میں گھسنے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے۔ ہر شخص کمرے میں موجود لڑکی کے بارے میں جاننے کے لئے متجسس تھا، آخر کون تھی وہ زاران یوسف کی سر پھری فین جو اسکی خاطر خود کشی کرنے کو تیار تھی، جو لڑکی ہوٹل کے کمرے کی بالکنی سے لٹکنے کو تیار ہو گئی تھی۔۔۔

"پلیز ٹرائی ٹو انڈر اسٹینڈ آپ لوگوں کا رُوم میں جانا دُرست نہیں ہے۔ ہوٹل کی اور لڑکی کی عزت کا کچھ تو

Huma Qureshi Novels

خیال کریں۔۔“انتظامیہ نے بازرکھنا چاہا تھا۔۔پولیس کو کال کردی گئی تھی، مگر ہمیشہ کی طرح لیٹ۔۔

”سر جو لڑکی، یوں سرِ عام بالکنی میں کھڑی ہو کر کسی غیر مرد کی محبّت کا دم بھرے، بھلا اس لڑکی کی بھی کوئی عزت ہوتی ہے۔۔"ایک میڈیا پرسن کا طنز میں ڈوبا جملہ برآمد ہوا تھا۔۔لڑکی کے چہرے پر ماسک تھا اور ضرورت سے زیادہ زوم نہ ہونے کے باعث چہرہ کی نشان دہی کرنا مشکل تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

وہ ابھی کوئی جواب دیتا کہ اس سے قبل ہی، کوئی شخص جمع

وعفیر چیر تا ہوا وہاں آیا تھا۔اور بغیر کچھ کہے سُنے وہ اندر

جانے لگا تھا جبھی مینجر نے اُسے رُوکنے کی غلطی کی تھی، مگر

اِسکا چہرہ دیکھ وہ ٹھہر گیا تھا۔۔

"سر آپ اندر نہیں جا سکتے پلیز! ہمارے ہوٹل کی

ریپوٹیشن کا سوال ہے۔۔ ہم یوں آپ کو۔۔۔" وہ جانتا

تھا کہ مقابل کھڑا شخص کون تھا اور کس قدر اثرورسوخ

والا تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

"شٹ اپ! مجھے ابھی اندر جانا ہے۔۔ تمہاری ہمت کیسے

ہوئی مجھے روکنے کی؟" وہ ناگواری سے غُرایا تھا۔ اسکی

ذات کا رعب و دبدبہ ہی تھا کہ ہر شخص دو قدم پیچھے ہو گیا

تھا، جبکہ کتنے ہی لوگ تھے جو اس مشہور و معروف

شخصیت کو یہاں دیکھ کر تعجب کا اظہار کر رہے

تھے۔۔۔ آخر کوئی بھی گلوکار یوں کسی جزباتی فین کی

باتوں میں آکر یہاں کیسے آسکتا تھا۔۔۔

"مگر سر۔۔۔۔" ہوٹل کے مینجر نے اپنی رپوٹیشن کے

خیال سے ایک بار پھر لب کشائی کی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

"جسٹ شٹ اپ۔۔اینڈ اوے فرام ہیئر۔۔۔اور میک

شیور کرو کہ اس ہوٹل کی ایک بھی ویڈیو لیک نہیں ہونی

چاہئے مینجر و گرنہ۔۔۔۔۔"اُس کی آدھی ادھوری تنبیہ

ہی ان کے لئے بہت معنی رکھتی تھی۔۔۔جبکہ اس بار وہ

اپنے سیکریٹری کو اشارہ کرتا، احتیاط سے کمرے میں داخل

ہوا تھا، جہاں وہ حسن آرا اپنے دو آتشہ روپ سے لاپرواہ

بکھرے سراپے سمیت خود کو جالی دار والے دوپٹے میں

چھپانے کی کوشش میں ناکام مکمل سسک رہی تھی کہ

اسے سامنے دیکھ ایک لمحے کے لئے سانس سینے میں اٹکا

Huma Qureshi Novels

تھا،اس کے تو وہم و گماں میں بھی نہیں تھا کہ اسکا مذاق

یوں گلے پڑ جائے گا یا اسکے دوست یوں عین موقعے پر دغا

دے جائیں گے۔۔۔ مگر جب تک صورت حال کا آدراک

ہوا اب تک بہت دِیر ہو چکی تھی، کیونکہ وہ کسی آفت کی

مانند اسکے سر پر آ پہنچا تھا۔۔۔

""تمہاری ہمت کیسی ہوئی اس قسم کی بے ہودہ حرکت

کرنے کی؟؟ وہ اس کے چہرے پر بری طرح سے دھاڑا

تھا، میرم عبداللہ"" کی روح تک لرز گئی تھی، جبکہ وہ اس پر

ترس کھائے بغیر اسے شانوں سے تھام کر اُپر اُٹھاتا اپنے

Huma Qureshi Novels

مقابل کر گیا، جس کی نگاہیں شرمندگی سے زمین پر گڑی ہوئیں تھیں۔۔

بتاؤ! کیا یہ سب کرتے ہوئے تمہیں ایک بار بھی اپنے خاندان کی عزت کا خیال نہیں آیا؟" وہ جس قدر تیز لہجے میں دھاڑا تھا، میرم کو اپنے کان بند ہوتے محسوس ہوئے تھے۔۔

"اب بولو یا یونہی خاموش کھڑی رہو گی، جانتی ہو باہر کتنی عوام جمع ہے، لوگ بھانت بھانت کی باتیں کر رہے ہیں، تمہارے کردار پر انگلیاں اٹھا رہے ہیں۔ تمہیں کوس

Huma Qureshi Novels

رہے ہیں، تمہارے خاندان کا نام میڈیا پر اُچھالا جا رہا ہے
(ابھی شناخت نہیں ہوئی تھی، تو بس ایک یہی کسر رہ گئی
تھی)۔۔کس طرح لے کر جاؤ گا تمہیں یہاں سے۔۔کچھ
اندازہ ہے تمہیں۔۔" وہ اس قدر شدت سے دھاڑا تھا کہ
میرم نے باقاعدہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا تھا اور بھیگی
پلکیں اٹھا کر اس ستم گر کی جانب دیکھا تھا، جو سُرخ
آنکھوں سمیت اسے نگل لینے کے دَر پر تھا۔ چہرہ
جذبات کی شدت سے سُرخ پڑ رہا تھا، اور اس بار وہ بغیر
سوچے سمجھے اس کے سینے سے جا لگی تھی، اور یہی وہ لمحہ تھا

Huma Qureshi Novels

جب زاران یوسف ششدر رہ گیا تھا، اسے اس لڑکی سے ہر قسم کی بے باکی کی اُمید تھی مگر اس چیز کی امید قطعاً نہیں تھی کہ وہ یوں اسکے سینے سے آ لگے گی۔۔۔۔۔

____

وہ اس وقت میک اپ روم میں موجود تھا، کچھ ہی دیر میں اسکا شو لائیو جانا تھا۔۔ میک اپ آرٹسٹ وکی تیزی سے ہاتھ چلاتا ہئیر اسٹائلنگ کرنے میں مصروف تھا، جبکہ وہ آنکھیں میچ کر بیٹھا، کچھ دیر خود کو ریلکس کرنا چاہتا

Huma Qureshi Novels

تھا۔۔ عموماً شوز ریکارڈڈ ہی ہوتے تھے، مگر آج لائیو تھا، اور ذہنی طور پر وہ آج اچھا خاصا ڈسٹرب تھا۔۔

"سر آپ ریڈی ہیں، گیسٹ آچکے ہیں، بس آپ کا انتظار ہے۔۔" وہ آج معمول سے ہٹ کر شو پر ذرا لیٹ پہنچا تھا۔۔۔

ہاں بس میں نے عیسیٰ ڈارلنگ کو بالکل ریڈی کر دیا ہے، یہ ہئیر اسپرے لگا نا رہتی ہے۔۔" اس نے نوزل دبا کر ہیر اسپرے بالوں پر مارتے نزاکت سے جواب دیا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

''ڈن!'' وہ ستائشی نظروں سے اسکی فائنل لک دیکھتا

خوش ہوا تھا۔۔

لمبا قد، کسرتی جسامت، اور سنجیدہ نین نقش وہ ایک

ہینڈسم نوجوان تھا۔ اور آج کل پاکستان کے سب سے

زیادہ پسند کئے جانے والے شو کا ہوسٹ۔۔ وہ ہر سوشل

میڈیا پلیٹ فارم پر ٹرینڈ کر رہا تھا۔ نوجوان نسل خاص کر

لڑکیاں اسکی دیوانی تھیں۔۔

''کیا ہوا؟ اتنا شور کس بات کا ہے؟'' وہ سیٹ پر آیا تو وہاں

ایک معروف اداکارہ کو ہنسی مذاق میں مصروف دیکھ اسکی

Huma Qureshi Novels

پیشانی پر بل نمودار ہوئے تھے، کجا کہ انکا شو ایک کامیڈی

شو ہی ہوتا تھا، مگر اصل زندگی میں وہ خاصہ سنجیدہ مزاج

اور سوبر سی شخصیت کا مالک شخص تھا، اور ٹیم کے ساتھ

مقابل لڑکی کی حد سے زیادہ فرینکنیس اسے بری طرح

سے کھلی تھی۔۔

"کچھ نہیں! یہ اداکارہ ڈائیریکٹر کی بیوی ہے۔۔۔" اسکے

سیکریٹری نے ذرا کان کے قریب جھک کر آگاہ کیا تھا۔۔

"کس ڈائیریکٹر کی؟" اس نے اچھنبے سے پوچھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"وہی جن سے آپ کی کبھی نہیں بنی۔۔"اس بار و کی ذرا مسکرایا تھا۔۔

"اوہ کم آن وقاص! اب یہ کسی کی بھی بیوی ہے، مگر میرے لئے مہمان ہے، اور ہم مہمان نواز لوگ ہیں، یو نو نا۔۔"اس بار وہ شرارت سے مسکرایا تھا، اسکا حوالہ پاتے ہی شیطانی دماغ نے کام کرنا شروع کیا تھا۔۔

"چلیں! آج اپنی پوزیشن سنبھال لیں، ہم کچھ ہی دیر میں لائیو جانے والے ہیں۔۔" وہ سر ہلا کر سائیڈ ہو گیا تھا۔۔

آج کا شو ذرا اسپیشل تھا، وجہ، آج انڈیا پاکستان کا فائنل تھا،

Huma Qureshi Novels

ایسے میں اور بھی مہمان گرامی کو مدعو کیا گیا تھا۔۔ مگر سارا مسئلہ عیسیٰ کی زبان کا تھا، جو ذرا کم ہی قابو میں رہتی تھی، اور آج تو بہت سنبھل کر بولنا تھا۔۔۔

"السلام علیکم پاکستان! کھیل کھیل میں، خوش آمدید!"

"آج ہمارے ساتھ موجود ہیں، ملک پاکستان کی چار جانی مانی، مشہور شخصیات، جس میں سے ایک تو میں بذات خود ہی ہوں۔۔۔" اسکی۔ مزاحیہ شروعاتی تعارف میں درمیان میں ہی شور اٹھا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"تو چلیں جناب بھرپور تالیوں میں ویلکم کیجئے! ارتج اقبال۔۔۔۔۔" اویڈینس میں شور و غل مچ گیا تھا۔۔ جبکہ سفید جینز کی پینٹ کے ساتھ بلڈ ریڈ کلر کا ٹاپ زیب تن کئے، ہائی ہیل کی ٹک ٹک کرتی وہ خوبصورت اداکارہ شو کا حصہ بنی تھی۔۔

"کامیاب اداکارہ، بہترین ماڈل، اور ایک بہت اچھی انسان۔۔ کیسی ہیں آپ ارتج۔۔۔" اب وہ نشست سنبھال چکی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

"میں بالکل ٹھیک عیسیٰ! آپ بتائیں کیسے ہیں۔۔" وہ سوالیہ بولی۔۔

"میں آپ کے سامنے، یعنی بہت ہینڈ سم!" ایک بار پھر اوڈیئنس میں شور اٹھا تھا۔۔

"چلیں اس کے ساتھ ہم اپنے باقی مہمانوں کو بھی بلاتے ہیں۔ تو اپنی بھرپور تالیوں میں ویلکم کیجیے، اداکار فیصل امین، اور سابق کرکٹر جمیل اقبال۔۔۔" ساتھ ہی دو مزید ہینڈ سم نوجوان کی انٹری ہوئی تھی، اور ارتج خود سب سے

Huma Qureshi Novels

بڑھ کر گرم جوشی سے گلے لگی تھی۔۔ عیسیٰ نے کیمرے سے آنکھ بچا کر آنکھیں گھمائیں تھیں۔۔

"تو بھئی آج انڈیا پاکستان کا فائنل چل رہا ہے، ہماری ٹیم میدان میں ہے، اور آپ سب کرکٹ کے شیدائی بھی یہاں موجود ہیں تو کیا کہتے ہیں، آج "پاکستان جیت جائے گا؟" سب مہمان کے بیٹھتے ہی اس نے سوال داغا تھا۔۔

"بھئی مجھے تو پوری امید ہے، اس بار پاکستانی کرکٹ ٹیم بہت پرجوش ہے، ساتھ کھیل بھی بہت اچھا رہے ہیں، انڈین ٹیم اس وقت شدید دباؤ کا شکار ہے، تو میری طرف

Huma Qureshi Novels

سے تو ہاں۔۔" سابق کرکٹر جمیل نے اپنی رائے دیتے ساتھ ہی ٹیم کو سراہا تھا۔۔

"ویسے ارتج آپ کیا کہتی ہیں؟" وہ اب اسکی جانب گھوما تھا۔۔

"میری بھی کچھ ملتی جلتی رائے ہی ہے، مگر جناب یہ انڈیا پاکستان کا میچ ہے بازی پلٹتے دیر نہیں لگتی تو میں تو پاکستانی عوام سے کہونگی خوش ہونے کے ساتھ ساتھ دعاؤں کا ورد جاری رکھیں، ویسے او نسٹلی اسپیننگ آج پاکستانی ٹیم فل فارم میں ہے، انڈیا کے ستارے گردش میں چل رہے ہے

Huma Qureshi Novels

ہیں تو" پاکستان جیت جائے گا۔۔" ارتج کے کہنے پر سب زیادہ تر متفق نظر آئے تھے۔۔

"اچھا اسکور ابھی تک ٹھیک چل رہا ہے، انڈیا نے بھی ویسے کم کا ٹارگٹ نہیں دیا ہے۔۔" فیصل امین نے اس بار حقیقت پسندی سے بات کی۔۔

"سو تو ہے ویسے دونوں ہی ٹیمز بہت اچھا کھیل رہی ہیں، ساتھ ہی دونوں ہی ملکوں کی عوام کے دلوں کی دھڑکن ہر بال کے ساتھ تیز ہو رہی ہے۔۔ تو دیکھتے ہیں کس کی دعائیں رنگ لاتی ہیں۔۔ ویسے انڈین میڈیا تو کہہ رہا ہے

Huma Qureshi Novels

کہ آخر میں ہندوستانی پلئیر بازی پلٹ دیں گے، تو آپ کیا کہتے ہیں ایسا ہو گا؟" وہ مزید متجسس لہجے میں گویا ہوا۔۔

"پہلے میں جواب دو نگی۔" وہ ہمیشہ کی طرح شوخی ہوئی۔۔

"جی پہلے آپ۔۔ باقی یہ پرانے چاول ہیں، انکی رائے بعد میں لیں گے۔۔" عیسیٰ کونسا کم تھا۔ وہ کھلکھلائی تھی۔۔

"تو مطلب میری رائے زیادہ ٹھیک نہیں ہے؟" دو لمحوں بعد سمجھ آنے پر اس کا منہ بنا۔

Huma Qureshi Novels

"بھئی ہم نے ایسا کب کہا، ہم تو اس لئے کہہ رہے ہیں کہ آپ ان دونوں مردوں سے زیادہ ینگ ہیں، اور ہماری یوتھ بھی تو ینگ ہے نا تو آپ کی رائے پاکستان کے سیونٹی پرسنٹ کی رائے ہو گی۔۔" اس بار وہ اترائی۔۔

"جو بات ہے۔۔۔ خیر مجھے لگتا ہے اب انڈیا کو اس خوش فہمی سے باہر آجانا چاہئے کہ ہمارے کھلاڑی ہار مان لیں گے، ہم بہت اچھا کھیل رہے ہیں اور دیکھئے گا یہ چمپئن ٹرافی ہم ہی جیتیں گے ان شاءاللہ!" وہ کیمرے کی

Huma Qureshi Novels

طرف رخ کرتی ذرا زوم میں بولی تھی۔۔ جبھی اسے بریک لینے کا سگنل مل گیا تھا۔۔

"تو ناظرین اسی کے ساتھ لیں گے ہم ایک الائچی کے دانے جتنا بریک، کہیں مت جائیے گا ہمارے ساتھ ہی رہئے گا، کیونکہ آج ہو رہا ہے انڈیا" پاکستان کا فائنل۔۔۔" بریک لیتے ساتھ ہی اس کے سیکریٹری نے کان میں آکر کچھ ایسا کہا تھا جو اسے جھنجھوڑ کر رکھ دینے کے لئے کافی تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

وہ مہمانوں سے ایکسکیوز کرتا میک روم میں آیا تھا، ساتھ ہی وہ ویڈیو دیکھی تھی، جس میں ایک لڑکی ہوٹل کی بالکنی میں لٹکی کھڑی خودکشی کی دھمکیاں لگا رہی تھی۔۔ وہ جیسے جیسے وہ ویڈیو دیکھتا جا رہا تھا، اسکا چہرہ طیش کے باعث سرخ پڑتا جا رہا تھا۔ کیونکہ وہ ویڈیو والی لڑکی اس وقت اسی لباس میں موجود تھی، جس لباس میں کچھ دیر قبل اسکی ہونے والی بیوی ملبوس تھی۔۔

"پتہ کراؤ، یہ لڑکی سچ میں میرم عبداللہ ہے! یا فیک نیوز ہے۔۔" اس نے اپنے پرسنل سیکریٹری کو ضبط سے کہا۔۔

Huma Qureshi Novels

"مجھے بتاتے ہوئے دکھ ہو رہا ہے سر! مگر یہ سچ میں میڈم ہیں۔۔ مگر تھینک گاڈ کہ میڈم کا چہرہ اتنا واضح نہیں ہے کہ لوگ پہچان سکیں، مگر بہت سے سوشل میڈیا کے پیجز ایسے ہیں جو شناخت کر چکے ہیں، اب یہ خبر کس نے لیک کی، اس تمام کارروائی کے پیچھے کون ہے، اس کی ڈیٹیلز میں جلد نکلوا لونگا، مگر پوزیٹو سائن یہ ہے کہ لوگ اسے عبداللہ خاندان اور آپ کے خلاف پروپاگینڈا کہہ کر رد کر چکے ہیں، مگر مجھے ڈر ہے کہ میڈم کا فیس ریویل نہ ہو جائے، کیونکہ جب تک فیس ریویل نہیں ہو گا ہم

سچوئشن ہینڈل کر سکتے ہیں۔۔ لیکن مجھے نہیں لگتا، کیونکہ میڈم آج شام کو اپنی فرینڈز کے ساتھ شاپنگ کے لئے نکلی تھیں، تو یہ ہوٹل میں جانا، ویڈیو بنانا اور زاران یوسف کو دھمکیاں لگانا یہ یقیناً انکی سہلیوں کا ہی مشورہ ہو گا۔۔ میڈم اتنی بے باک کبھی نہیں رہیں، اب جو کوئی بھی ہے وہ ہمیں بدنام کرنا چاہتا ہے، یا پھر انکی کوئی دوست ان سے دشمنی نکال رہی ہے۔۔" وہ ایک لمحے میں بات کی طے تک پہنچا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"بدقسمتی سے آج میرا شو بھی لائیو جا رہا ہے، مجھے مزید یہاں ایک گھنٹہ لگے گا جب تک تم سچوئشن ہینڈل کرنے کی کوشش کرو، اور میک شیور کرو کہ "یہ خبر ابھی گھر میں کسی کو نہیں پتہ لگنی چاہئے۔۔۔" بریک ختم ہونے والا تھا، وہ تیزی سے بول رہا تھا۔۔

"سر آپ بے فکر رہیں، ایک منٹ۔۔۔۔" وہ بولا جبھی موبائل کی اسکرین جگمگائی تھی۔۔

"وہ سر زاران یوسف از ڈئیر! وہ اس وقت میڈم کے ساتھ روم میں وموجود ہے۔۔۔" عیسیٰ نے سختی سے

Huma Qureshi Novels

مٹھیاں بھیج لی تھیں۔۔اسکی سمجھ سے باہر تھا کہ یہ سب آخر ہو کیا رہا تھا۔۔۔

"اوہ مائی گاڈ! یہ کیا تماشہ ہے آخر۔۔۔" اسکی اپنے بال پکڑنے کی کسر رہ گئی تھی۔۔

"سر آپ جائیں۔۔میں دیکھتا ہوں۔۔" وہ تیز قدموں سے واپس سیٹ پر آیا تھا۔۔بریک ختم ہو چکا تھا، اسے ایک بار پھر تاثرات بحال کرنے پڑے تھے کیونکہ یہ اسکی جاب کا حصہ تھا۔۔۔شو مزید ایک گھنٹہ چلا تھا، وہ فوری ہوٹل کے لئے نکلا تھا، مگر سیکریٹری نے خبر دی کی زاران

Huma Qureshi Novels

عبداللہ پہلے ہی ہوٹل میں موجود لڑکی کو لے کر جا چکا تھا۔۔ صد شکر تھا کہ زاران کی وہاں آمد کی خبر میڈیا پر بریک نہیں ہوئی تھی، ورنہ معاملہ سنبھالنا مزید مشکل ہو جاتا۔۔۔

کراچی کے پوش علاقے میں بنے عبداللہ ہاؤس میں اس وقت موت کا سا سناٹا چھایا ہوا تھا، وہ اس وقت اپنی اِسٹڈی رُوم میں موجود دیوار کی جانب پشت کئے اپنی فیملی فوٹو کو گھور رہے تھے، جہاں انکا بھرا پورا خاندان خوش باش نظر

آرہا تھا۔ وہ ایک مکمل تصویر تھی، مگر انہیں ہمیشہ ایک کمی سی نظر آتی تھی جبکہ میرم عبداللہ انکے پاؤں میں بیٹھی بُری طرح سسک رہی تھی۔۔

ان کی پوتی کو آج اس گھر میں، اس دہلیز پر ایک ایسا شخص ابتر حالت میں چھوڑ کر گیا تھا، جس کے وجود سے بھی وہ گھن کھاتے تھے، جس وجود پر انہوں نے کبھی تھوکنا گوارہ نہیں کیا تھا۔ جس گندگی کو آنکھ بھر کر دیکھنے کے روادار نہیں تھے، آج وہی شخص انکی لاڈلی پوتی کو عبداللہ ہاؤس

Huma Qureshi Novels

کی دہلیز پار کر یہاں لایا تھا، انکے گھر کی عزت نے خود اپنے

ہاتھوں سے خود کو رسوا کر لیا تھا۔۔۔

"دادا ابو مجھے معاف کر دیں پلیز۔۔۔ مجھ سے غلطی

ہو گئی۔۔ میں لوگوں کے بہکاوے میں آگئی تھی۔۔۔

پلیز۔ مجھے معاف۔۔۔" وہ مسلسل سسکتی اپنے کیئے کی

معافی مانگ رہی تھی، وہ جذبات میں انتہائی قدم اٹھا تو چکی

تھی مگر احساس ہونے میں بہت دیر ہو چکی تھی۔۔

"میرم!" ابتسام صاحب کی آواز میں اجنبیت سی تھی، وہ

سانس روک گئی۔

Huma Qureshi Novels

"بہتر ہو گا کہ تم اس وقت اپنی شکل لے کر یہاں سے چلی

جاؤ۔ جس لڑکی نے ہماری برسوں کی عزت ایک لمحے میں

خاک میں ملادی، ہم اس لڑکی کا وجود بھی اس گھر میں

برداشت نہیں کر سکتے۔۔" ایک جمود سا تھا، جو کافی دیر

بعد ٹوٹا تھا، اور میرم عبداللہ کو اپنی سانس تھمتی محسوس

ہوئی تھی۔۔

"نہیں دادا ابو۔۔۔" اس نے فوراً آگے بڑھ کر پاؤں

تھامنے چاہے وہ چہرہ اسکی جانب پھیرتے دو قدم پیچھے

ہو گئے۔۔

Huma Qureshi Novels

"آئندہ ہمارے پاؤں کو ہاتھ لگانے کی غلطی نہ کرنا میرم

عثمان عبداللہ، ہمارے گھر کی عورتیں مردوں کے

قدموں میں بیٹھنے کے لئے نہیں ہیں۔۔۔" وہ معمول

کے برخلاف بلند آواز میں تنبیہہ گویا ہوئے میرم نے

خوف سے ہاتھ پیچھے کھینچ لئے تھے۔۔

"دادا ابو میں اپنی دوستوں کی باتوں میں آگئی تھی، پلیز پلیز

مجھے معاف کر دیں، مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی

ہے۔۔۔" وہ اپنی غلطی پر نادم سی سر جھکا گئی۔۔ اکثر

Huma Qureshi Novels

اوقات جوانی میں ہوئی نادانیاں انسان کو تاعمر کے لئے

رسوا کر کہ رکھ دیتی ہیں۔۔

"اٹھو۔" میرم لرزتے کانپتے وجود سمیت اُٹھ کھڑی

ہوئی تھی۔ مگر آج اپنے دادا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال

کر بات کرنے کے قابل بھی نہیں رہی تھی، یہی سوچ

تھی جس نے سر مزید جھکا کر رکھ دیا تھا۔۔

"دوستیں کہیں گی میرم عبداللہ اپنے پسندیدہ شخص کی

خاطر عزت نیلام کردو تو کیا تم کر گزرو گی؟" میرم کو لگا

کسی نے بھرے بازار اسکے سر سے چادر چھین لی تھی، وہ

اسے مار لیتے، پیٹ لیتے مگر یوں لفظوں کی مار سے بے

مول تو نہ کرتے۔۔

"نہیں۔۔میں بھی کس لڑکی سے عزت کی بات کر رہا

ہوں، جو شاید عزت کے بارے میں کچھ جانتی ہی نہیں

ہے، تمہیں تو شاید عزت لفظ کے معنی بھی نہیں

معلوم۔۔بلکہ تم تو اپنی اس حرکت کے باعث نہ صرف

اپنی بلکہ ہمارے خاندان کی عزت بھی مٹی میں ملا آئی ہو

میرم عبداللہ!! تم میرا غرور تھیں،اور کیا کیا آپ نے

۔۔اپنے دادا کو کسی سے نظر ملانے کے قابل نہیں

Huma Qureshi Novels

چھوڑا۔ "اپنے کرش سے شادی کرنے کا جنون میرم عبداللہ کو لے ڈوبا تھا، حقیقت کا علم ہو چکا تھا، مگر اب بہت دیر ہو چکی تھی۔۔

"دادا ابو مجھے معاف کر دیں، وہ اتنا بڑا اسٹار، سنگر ہے، میری اور اسکی ملاقات نیویارک میں ایک کنسرٹ میں ہوئی تھی، مجھے وہ شروع سے اچھا لگتا تھا، میں نے ان سے کئی بار بات کرنے کی کوشش کی مگر انہوں نے میرا خاندان اور حسب نصب معلوم ہونے کے باوجود کبھی مجھے کوئی امید نہیں دلائی، "مجھے لگتا تھا کہ اگر میری

Huma Qureshi Novels

شادی میرے کرش سے نہ ہوئی تو میں زندہ نہیں رہ

سکونگی، بس اسی لئے دوستوں کی باتوں میں آکر میں نے

یہ قدم اُٹھالیا، مگر اللہ گواہ ہے میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا،

میں تو بس زاران کو بلانا چاہتی تھی، میں نے انہیں ایک د

ھمکی بھرا پیغام بھیجا تھا، مگر میری دوستوں نے مجھے دھوکا

دیا دادا ابو، جو سب کچھ صرف زاران کو بلیک میل کرنے

کے لئے کرنا تھا وہ سب انہوں نے دنیا کے سامنے عیاں

کردیا، پتہ نہیں انہوں نے مجھ سے کس بات کا بدلہ لیا

ہے۔۔" وہ ایک بار پھر ٹوٹ پھوٹ کا شکار بری طرح

Huma Qureshi Novels

سے کرلاتی شدت سے گریہ سے ہچکیوں سے روپڑی تھی، جبکہ انکا چہرہ غصے کی زیادتی سے سرخ پڑ گیا تھا، دل تو چاہ رہا تھا کہ اس لڑکی کو زندہ در گور کر ڈالتے۔۔ مگر اس بار وہ اپنا دل اتنا بھی پتھر نہ کر سکے تھے۔۔۔

"جب ہم نے تم سے پوچھا کہ تمہیں عیسیٰ سے شادی کرنے پر کوئی اعتراض تو نہیں، تو تم نے خوشی ہامی کیوں بھری تھی؟" اب وہ بازپرس پر اُتر آئے تھے۔۔

"مجھے معاف کر دیں دادا ابو میں بہک گئی تھی۔۔" وہ لاچار لہجے میں بولتی ہاتھ جوڑ گئی۔۔

Huma Qureshi Novels

"تمہارا فیصلہ اب باہر صرف عیسیٰ کرے گا، اگر وہ اب بھی تمہیں اپنے نکاح میں لینے کا خواہش مندہ ہے تو تم اس گھر میں اس کی بیوی کی حثیت سے رہ سکتی ہو، ورنہ چلی جاؤ کہیں بھی یا پھر۔۔۔۔۔۔ ہم سمجھ لیں گے کہ ہماری اکلوتی پوتی مر چکی ہے۔۔" وہ اس قدر سفاک لب ولہجے میں جملہ ادھورا چھوڑتے مکمل کر گئے کہ میرم بلند ہچکیوں سے رونے لگی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

''چلو ہمارے ساتھ۔۔''انہی کا حکم تھا کہ اب تک کوئی'

بھی اسٹڈی روم میں داخل نہیں ہوا تھا ورنہ اب تک

میرم عثمان عبدللہ کی زندگی کا فیصلہ بھی ہو چکا ہوتا۔۔

\-------------------

اسٹڈی روم کا دروازہ کھلا تھا اور گھر کے تمام افراد کی

نظریں بے ساختہ ہی دروازے کی جانب اُٹھی

تھیں۔جہاں سے پہلے ابتسام عبداللہ صاحب نمودار

ہوئے تھے اور پھر کچھ لمحوں کی تاخیر کے بعد میرم

Huma Qureshi Novels

عبداللہ۔ جسے دیکھتے ہی سب کے چہرے غصے کی زِیادتی

سے سُرخ پڑ گئے تھے۔۔۔

”عیسیٰ!“ وہ مناسب قدوکاٹھ کامالک ایک بھرپور

شخصیت کاحامل خوبروہینڈسم نوجوان تھا۔جوکسی بھی

لڑکی کانصیب ہوسکتا تھا۔

”جی داداابو!“اسکی سُرخ وسپید رنگت غصے کے باعث

تمتمااُٹھی تھی۔۔۔ تپش ذدہ نگاہیں کانپتی ہوئی اپنی منگیتر پر

مرکوز تھیں، جواس وقت دنیامیں بری طرح سے بدنام

ہوکررہ گئی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

”کیا تم ابھی بھی اس لڑکی کو اپنے نکاح میں لینے کے خواہش مند ہو؟“ وہ صاف سفاک لہجے میں استفسار کر رہے تھے، اس کے ماں، باپ سمیت سب کی نگاہیں میرم پر ہی مرکوز تھیں۔۔

”بد تمیزی کے لئے معذرت چاہتا ہوں دادا جان، مگر میری غیرت اس چیز کی اجازت نہیں دیتی کہ میں ایک ایسی لڑکی کو اپنی بیوی بناؤں جو پہلے ہی کسی اور کے ساتھ ہوٹل کے کمرے میں پتہ نہیں کیا کچھ کر کہ آئی ہے۔۔“

عثمان صاحب اور نفیسہ کا چہرہ ایسا تھا کہ کاٹو تو لہو نہیں۔۔

Huma Qureshi Novels

"عیسیٰ اللہ کا واسطہ ہے، مجھ پر اتنی بڑی تہمت تو نہ لگائیں، میں بہک ضرور گئی تھی۔ مگر میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔" وہ آنسوؤں سے رو پڑی تھی۔۔

"خاموش ہو جاؤ لڑکی، ہم نے تمہیں بولنے کا موقع نہیں دیا، بہتر ہے کہ خاموش رہو۔" وہ پہلی بار میرم سے اس قدر بلند آواز میں مخاطب ہوئے تھے۔

"عثمان اگر ہم تمہاری بیٹی کے لئے کوئی فیصلہ لینا چاہیں تو تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں؟" انہوں نے اپنے چھوٹے بیٹے اور میرم کے باپ کو مخاطب کیا تھا، جن کا سر شرم

Huma Qureshi Novels

سے جھک گیا تھا، اکلوتی بیٹی کی احمقانہ حرکت نے اِنہیں دنیا میں منہ دکھانے کے قابِل نہیں چھوڑا تھا۔۔

"بابا آپ جو مرضی چاہیں فیصلہ کریں، میں نے اَپنے دل کو سنبھال لیا ہے کہ میری بیٹی مر گئی ہے۔" وہ دُکھی دل سے بولتے وہاں سے نکلتے چلے گئے تھے، اور پھر ایک ایک کر کے عیسیٰ سمیت اسکے ماں، باپ بھی وہاں سے واک آوٹ کر گئے تھے۔۔

"داداابو مجھے معاف کر دیں پلیز، ایک آخری موقع دے دیں،" وہ کرلاتے ہوئے التجا کر رہی تھی۔۔۔

Huma Qureshi Novels

"اپنے کمرے میں جاؤ۔۔۔" وہ حکم صادر کرتے وہاں سے نکلتے چلے گئے تھے، جبکہ میرم بمشکل اپنا بے جان ہوتا وجود گھسیٹ کر اپنے کمرے تک لے گئی تھی۔۔۔

____

2

"اِس وقت وہ ڈرائنگ روم کے صوفے پر رَعب و دَبدبے اور کروفر سے بَراجمان تھا، ذات میں ایک ٹھہراؤ تھا جبکہ چہرے پر استہزائیہ مسکراہٹ سجا رکھی تھی۔ اور یہ مسکراہٹ ابتسام صاحب کو خود کا مذاق اُڑاتی محسوس

Huma Qureshi Novels

ہوئی تھی۔میرم کے واقع کو تین دن گزر چکے تھے،

انہوں نے بہت سوچ بچار کے بعد آج زاران یوسف کو

عبداللہ ہاؤس بلایا تھا۔۔

”کیا تم میری پوتی کو اپنے نکاح میں لینا چاہو گے۔۔“وہ یہ

الفاظ کس دل سے بول رہے تھے یہ صرف وہی جانتے

تھے، جبکہ زاران یوسف کے لبوں پر تلخ مسکراہٹ کھل

گئی تھی۔

”عبداللہ خاندان کی غیرت اس بات پر گوارہ کرلے گی

کہ ایک فرنگی کی ناجائز اولاد کو اپنی پاک دامن بیٹی دینے

Huma Qureshi Novels

کی بات کر رہے ہیں، کیا عبداللہ خاندان کا نام معاشرے میں خراب نہیں ہو گا؟""اسکی ہیزل رنگ آنکھوں میں حقارت ہی حقارت تھی۔۔

""زاران یوسف کیا آپ میرم عثمان عبداللہ""کو اپنے نکاح میں لینے کے لئے راضی ہیں؟""وہ خود پر ضبط کے کڑے پہرے بیٹھائے بمشکل بول پائے تھے۔۔

""ویسے تو عبداللہ خاندان سے راشتہ داری بنانا زاران یوسف کے لئے باعث شرمندگی ہے، مگر میں ایک بوڑھے دادا کی اَلتجا کو نظر انداز نہیں کر سکتا، آپ میں شاید

Huma Qureshi Novels

اتنا ظرف نہیں کہ ایک بدنام لڑکی کو اپنے گھر میں پناہ دے سکیں، مگر میں اس لڑکی کو اپنا نام اور اپنے گھر میں پناہ دینے کے لئے تیار ہوں، مگر ایک بات واضح کر دوں مجھ میں ہر طرح کا عیب موجود ہے، جہاں آپ کی سوچ نہیں جا سکتی اس نوعیت کی ہر برائی عیب میری ذات میں موجود ہے، مگر اس کے باوجود اگر آپ مجھے اپنی پوتی دینا چاہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔" وہ تفخر آمیز لہجے میں گویا ہوا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

”تو ٹھیک ہے، چار روز بعد نکاح کی مقررہ تاریخ پر میرم کی رخصتی ہو گی۔۔“انہوں نے فیصلہ سنایا تھا۔اب اس ویڈیو کے ساتھ میرم کا نام منسلک کر کہ خوب اچھالا جا رہا تھا، جبکہ عبداللہ خاندان کی جانب سے خاموشی قائم تھی۔۔۔

”بہت معذرت کے ساتھ، آپ کی پوتی کے ساتھ رشتہ کرنا میرے لئے باعث فخر ہرگز نہیں ہے، اور نہ ہی فی الحال میں اس رشتے کو پبلک کرنا چاہتا ہوں، تو بہتر یہی ہے کہ آپ کل نکاح کے انتظامات مکمل رکھئے گا میں شام میں

Huma Qureshi Novels

آؤنگا اور آپ کی نیلام ہوتی عزت کو اپنی عزت کی چادر ڈال کر بچا لونگا۔"اس بار انہوں نے باقاعدہ اسکی جانب رُخ پھیرا تھا۔۔چہرہ ضبط کے باعث سُرخ پڑ گیا تھا۔

وقت بہت جلدی پلٹ کر آ گیا تھا۔۔۔

"اگر تم واقعی ہماری عزت کو برقرار رکھنا چاہتے ہو تو ہماری بات مان لو،اور میرم کی رخصتی تین دن بعد اپنے مقرر وقت پر ہی ہونے دو۔"زاران نے ایک نظر دیکھا، اور پھر کوٹ جھٹکتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

Huma Qureshi Novels

”میں اپنی امانت لینے تین دن بعد اؤنگا۔۔“ وہ بغیر ان پر کوئی بھی نگاہ ڈالے، وہاں سے نکل آیا تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زاران اس وقت پریس کانفرنس میں موجود ٹیبل کے اس پار سیٹ پر براجمان تھا، جبکہ میڈیا کے لوگ اس سے ڈھیروں سوال کرنا چاہتے تھے۔۔ مگر مقابل کے چہرے کے کھردرے تاثرات دیکھ کسی کی ہمّت نہیں ہوسک رہی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

"سر کیا آپ بتانا پسند کریں گے کہ آپ کا اس لڑکی سے "

کیا تعلق ہے ؟اور کیا وہ لڑکی واقعی میں میرم عبداللہ

ہیں؟"ایک صحافی نے سوال داغا تھا۔۔

"ایک رینڈم گرل کی وائرل ویڈیو کو لے کر جس طرح

میرا نام اچھالا گیا اور عبداللہ خاندان کو بھی ساتھ رگیدا

گیا، یہ سب قابل افسوس عمل ہے۔یہ سب سراسر ایک

مس انڈرسٹینڈنگ تھی اور کچھ بھی نہیں۔۔۔اس وائرل

گرل کا میرم عبداللہ سے کوئی تعلق نہیں ہے، اس لڑکی کا

ویڈیو وائرل ہونے کے لئے ایک پبلکس اسٹنٹ تھا اس

Huma Qureshi Novels

کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔۔اور کچھ شر پسند عناصر کے

لوگ میرم عبداللہ کے ساتھ میرا نام جوڑ کر غلط افواہیں

پھیلا رہے ہیں۔جن میں سر فہرست فیس بک پیجز ہیں

،چند نام نہاد یوٹیوب چینلز ہیں۔۔تو میں ان تمام لوگوں کو

یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میرم عبداللہ میری منکوحہ ہیں۔اور

میں اپنی پرسنل لائف کو میڈیا پر ڈسکس کرنے کے حق

میں ہر گز نہیں ہوں۔۔تو مزید کسی بھی قسم کی غلط بیانی پر

آپ لوگوں کے خلاف لیگل ایکشن لیا جائے گا۔۔"وہ

درشت لہجے میں باور کراتا نشست چھوڑ گیا تھا، جبکہ

الیکٹرانک میڈیاپر لائیو جاتی پریس کانفرنس کے بعد لوگوں میں کھلبلی سے مچ گئی تھی کہ یہ نکاح، کب اور کیسے ہوا، اور اسے خفیہ کیوں رکھا گیا۔۔ کچھ روز قبل تک تو عیسیٰ عبداللہ اور انکی کزن کی شادی کی خبریں سر گرم تھیں، تو کیا وہ کوئی اور کزن تھی۔۔۔ مگر زاران یوسف کسی کے سوالوں کا جواب دہ نہیں تھا۔۔

"بابا یہ سب کیا ہے؟ ابھی تو میرم کا نکاح ہوا بھی نہیں ہے۔۔اور یہ شخص اسے اپنی منکوحہ بول رہا ہے۔۔"

Huma Qureshi Novels

عرشمان صاحب جو عبداللہ خاندان سمیت اسکرین کے

عین سامنے بیٹھے تھے، بری طرح بگڑے۔۔

"عرشمان زیادہ غصہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے،

تمہاری بے حیا بھتیجی کو اپنی منکوحہ بول کر وہ عزت کی

چادر ڈال چکا ہے، ورنہ اس نے جو کیا تھا ہم کس کس کا منہ

بند کرتے۔لوگوں کو کیا صفائیاں پیش کرتے۔۔" وہ

سپاٹ لہجے میں بولے۔۔

"مگر وقت سے پہلے۔۔۔" انہوں نے مزید کچھ کہنا

چاہا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

"بس عرشمان! خاموش رہو۔۔۔میرم زاران کی ہونے
والی بیوی ہے، اور ہماری لڑکی کی وجہ سے اسکے کردار پر
سوال اٹھائے جارہے ہیں، انہیں وہ کس طرح ہینڈل کرتا
ہے یہ اسکا مسلہ ہے، ہم زبان دے چکے۔رہی بات نکاح
کی تو وہ اپنے مقرارہ وقت پر ہی ہو گا۔۔" وہ ناگوار لہجے
میں بولتے انہیں باز کر گئے تھے۔۔

عیسی گھر میں بنے جم میں موجود پنچنگ بیگ پر غصّے میں
مکّے برساتا اپنی فرسٹیشن نکال رہا تھا۔۔۔کسرتی وجود

Huma Qureshi Novels

پسینے سے شرابور تھا۔۔سیاہ رنگ سینڈو ٹراؤزر میں

ملبوس اس وقت غصّے سے کھول رہا تھا۔وہ ایک لمحے کو

ٹھہرا۔پینڈولم کی طرح ڈولتا پنچنگ بیگ ایک دم سے اسکی

جانب آتا سینے سے زوردار انداز میں ٹکرایا تھا۔۔اور

عیسی کو دل میں شدید قسم کی تکلیف اٹھتی محسوس ہوئی

تھی۔۔۔جبھی چھم سے ایک منظر نگاہوں کے سامنے

چلنے لگا تھا۔۔۔جس نے مزید اسکے حواس معطل

کر دیے تھے۔۔

Huma Qureshi Novels

"میرم مسلہ کیا ہے تمہارے ساتھ؟ آخر کیوں اتنا تماشہ کر رہی ہو؟" اسے ابھی شوپر جانے کے لئے نکلنا تھا اور میرم اسکی راہ میں حائل ہو گئی تھی۔۔

"مسلہ آپ کے ساتھ ہے۔۔ آپ اس شادی کے لئے منع کیوں نہیں کر رہے ہیں۔ ویسے تو بڑا کہتے پھرتے تھے میں میرم کو اپنی چھوٹی بہن سمجھتا ہوں۔۔" وہ آواز کو بھاری بنا کر ذرا ناک چڑھا کر بولی تو عیسیٰ کے لبوں پر مسکراہٹ سی کھل گئی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

”تو بہن ہو تو نہیں نا۔اور وہ پہلے سمجھتا تھا اب تو صرف منگیتر کی نظر سے دیکھتا ہوں۔۔“وہ ہنوز شرارت کے موڈ میں تھا۔۔

”عیسیٰ پلیز! میں مذاق کے موڈ میں ہر گز نہیں ہوں۔ بھئی مجھے نہیں کرنی آپ سے شادی،۔“وہ ہنوز ضدی لہجے میں بولی، جو اسکی شخصیت کا خاصہ تھا۔۔ عیسیٰ نے بغور اپنی پانچ فٹ کی کزن کو دیکھا تھا۔جو اس سے عمر میں تقریباً بارہ سال چھوٹی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

"اچھا تو جا کر دادا ابو کو بول دو۔۔" اب وہ اسکی حالت سے حظ اٹھا رہا تھا۔۔

"آپ میری بات نہیں مانیں گے؟" وہ سختی سے سوالیہ بولی۔

"نہیں۔۔۔ کیونکہ اب میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں میری نک چڑی کزن۔۔" وہ شرارت سے اسکے بال بکھیر گیا۔۔

"نہیں کریں بھئی۔ میں کوئی بچی نظر آرہی ہوں۔۔" اس نے نروٹھے پن سے کہا۔۔

Huma Qureshi Novels

"اچھا مجھے نکلنا ہے یار! تمہیں تو معلوم ہی ہے کہ تمہارا ہونے والا شوہر کتنا فیمس اور ہینڈسم آدمی ہے۔۔آج مجھے بہت سی حسین لڑکیوں کا انٹرویو لینا ہے تو سیٹ پر بھی جلدی پہنچنا ہوگا تاکہ میرا میک اپ اچھا ہو سکے۔۔"میرم نے بری طریقے سے گھورا تھا۔۔

"یعنی آپ میری بات نہیں مانیں گے۔۔"اسے تپ چڑھی تھی۔

Huma Qureshi Novels

"جی نہیں۔۔اور اب تم بھی ضد چھوڑ دو میرم۔۔بس بہت ہو گیا۔۔" وہ یکدم سنجیدہ ہوا کیونکہ میرم پھیلتی ہی جا رہی تھی۔۔

"جب مجھے آپ سے شادی۔۔۔۔" اس کے لفظ لبوں میں ادھورے ہی رہ گئے تھے،

"شش! بس بہت سن لی تمہاری بکواس، تمہاری شادی مجھ سے ہی ہو گی، اب تک میں تمہارا بچپنا سمجھ کر نظر انداز کر رہا تھا مگر اب نہیں۔۔خاموش ہو جاؤ۔ ہمارے خاندان میں ویسے بھی باہر شادیاں نہیں ہوتیں۔ ہماری

Huma Qureshi Novels

فیملی میں تمہارے جوڑ کا کوئی لڑکا موجود بھی نہیں ہے۔ تو اس زندگی میں تو تمہیں عیسیٰ عبداللہ کے ساتھ ہی گزارہ کرنا ہوگا۔۔" اسکا ہاتھ پکڑ کر پیچھے کو موڑتا وہ ناگوار لہجے میں غرایا تو میرم کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں۔۔

"ٹھیک ہے۔ نہیں مان رہے نا آپ لوگ میری بات، تو پھر انجام کے لئے تیار رہئے گا۔۔" وہ ایک جھٹکے سے اسے پیچھے دھکیلتی اپنے کمرے کی جانب بھاگ گئی تھی، جبکہ وہ صوفے کی پشت پر پڑا کوٹ اٹھا کر پہنتا روم سے نکل آیا تھا۔ چہرے پر سوچ کی لکیریں واضح تھیں۔ میرم کا رویہ

Huma Qureshi Novels

سمجھ سے باہر تھا، آخر اسے اس شادی سے مسئلہ کیا

تھا۔۔۔

وہ سوچوں کے محور سے باہر آتا غصّے سے کھولتا ہوا جم سے

باہر آگیا تھا

اپنی زبان کے عین مطابق تین روز بعد نکاح کی تقریب

میں شامل ہوا تھا۔ مگر اس فنکشن کو پرائیوٹ رکھنے کی ہر

ممکن کوشش کی گئی تھی، اور ایک بھی تصویر پبلک نہیں

ہوئی تھی۔ مگر ایسا کرنے کی صرف ایک کوشش ہی کی گئی

Huma Qureshi Novels

تھی۔۔۔ نکاح کے فوراً بعد وہ محض پچیس منٹ میں

عبداللہ ہاؤس سے نکل آیا تھا، اور میرم کو لینے اپنا ایک

ڈرائیور اور فیمل سرونٹ کو بھیج دیا تھا، اور یوں میرم

عبداللہ رخصت ہو کر زاران یوسف کے محل نما گھر میں

ایک باندی کی مانند رخصت ہو کر آگئی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سُوچوں کے محوِر میں گم ُتھا، جبھی موبائل کی گھنٹی کی

اسکی توجہ اپنی جانب مرکوز کرائی تھی۔۔ وہ چونکا، اور پھر

سائیڈ ٹیبل پر رکھے موبائل کی اسکرین پر ایک نگاہ ڈالتا وہ

Huma Qureshi Novels

ذرا سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔اور ہاتھ بڑھا کر موبائل اُٹھا کر کال ریسیو کرتے موبائل کان سے لگایا۔۔

بے فکر رہو، تمہارے اکاؤنٹ میں پیمنٹ آجائے گی، مگر ایک بات یاد رکھنا، مجھے یہ ویڈیو ہر سوشل سائیٹ سے ریمو چاہیئے۔"اسکا لہجا ہمیشہ کی طرح سخت تھا۔۔

"بے فکر رہیں سر!"دُوسری جانب سے مطمئن کرایا گیا تھا، ساتھ ہی اُسنے رَابطہ منقطع کرتے اپنے سیکریڑی کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

”میں نے جو کام کہا تھا۔ وہ ہونے میں مزید کتنا وقت درکار ہے؟“ وہ سرد گی سے استفسار کر رہا تھا۔۔

”سوری سر! بس اَبھی کچھ دِیر میں کام ہو جائے گا۔۔“ اُس نے جھٹ معذرت کرتے پہلی ترجیحات پر کام مکمل کیا تھا، جبکہ وہ سر جھٹکتا، ایک بار پھر گھر کے کیمراز چیک کرنے لگا تھا۔ جہاں کوئی ایکٹیوٹی ہوتی نظر نہیں آئی تھی۔۔۔

براعظم جنوبی امریکہ کے ملک کولمبیا کے دارلحکومت بوگوٹا نامی شہر اپنے تہذیب وثقافت، منفرد انفرسٹریکچر ،آرٹ اور میوزک کے باعث دنیا بھر میں مشہور ہے۔

بوگوٹا کی کیلے ۱۹ (اسٹریٹ ۱۹) پر ڈینیل نامی اسپینش نامی لڑکا اپنے بینڈ کے ساتھ موجود ہمیشہ کی طرح مخصوص موسیقی سے سماں باندھنے میں مصروف تھا۔ جبکہ وہ بائیس سال کے لگ بھگ مشرقی حسن والی نازک اندام دوشیزہ بھی اپنے اپارٹمنٹ سے پیدل چلتی اِس گلی میں چلی آئی تھی، جہاں وہ ہمیشہ کی طرح اپنے

Huma Qureshi Novels

ملنگ حلیے سے لاپرواہ گنگنانے میں مصروف تھا۔ جبکہ وہ ٹکٹکی باندھے اسے مسرور سی سننے میں مصروف تھی، جو دھن بنانے میں مصروف تھا، ملنگا جیسے بالوں والا ڈرامر اپنی دھن لگا رہا تھا، جبکہ وہ مائیک ہاتھ میں پکڑے اب لیرکس دُہرا رہا تھا، اور گلی میں موجود مختلف رنگ و نسل کے لوگ جھوم جھوم کر اُسے سننے میں مصروف تھے۔۔۔

"گیٹار مین اُسے مسرور سا جھومتا دیکھ ہلکی مسکراہٹ لبوں پر سجائے دھیرے دھیرے سُر بکھیر رہا تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

”(کیا آپ اس میوزک سے لطف آندوز ہو رہے ہیں؟)“ اُس نے مقامی زبان میں استفسار کیا تو سب نے شور مچا کر ہوٹنگ کرتے انہیں سراہا تھا، جبکہ وہ اِرد گرد سے بے نیاز صاف ستھری رنگت کے حامل اس اسپینش لڑکے کو تک رہی تھی، جس میں عجیب سی کشش تھی، وہ چاہ کر بھی خود کو اُسے تکنے سے روک نہیں پاتی تھی۔۔

انہوں نے آخری دھن پیش کرتے اختتام کیا تھا، اب اسٹریٹ کارش چھٹنے لگا تھا۔

Huma Qureshi Novels

جبکہ وہ سنگر اس لڑکی کو پیچھے ایک ہفتے سے نوٹس کر رہا تھا، جو اسے لازمی سننے کے لئے یہاں آتی تھی۔۔ وہ سر جھٹکتا اسکی جانب قدم بڑھا چکا تھا۔۔۔

"ہیلو سوئیٹ!" وہ قریب آیا تو ملیحہ پر چھایا جمود ایک چھنا کے ساتھ ٹوٹا تھا۔۔۔

"کیسی ہو سوئیٹ ہارٹ!" وہ سوال کر رہا تھا، جبکہ وہ آنکھیں پھاڑے مقابل کی ہیزل رنگ آنکھوں میں خود کو ڈوبتا محسوس کر رہی تھی، جو ٹراؤزر کی جیب میں ہاتھ اڑسائے اسے شوخ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"میں۔۔۔میں۔۔۔آئی ایم فائن۔۔" وہ لب دانتوں تلے کچلتی بمشکل اپنے جذبات پر قابو رکھ سکی تھی۔۔

"کیا ہم آج کافی ساتھ پی سکتے ہیں؟" وہ پوچھ رہا تھا، رنگوں سے سجی وہ گلی ملیحہ کو مزید رنگین محسوس ہوئی تھی، پیٹ میں تتلیاں سی اُڑتی محسوس ہوئی تھی۔۔

"شیور۔۔وائے ناٹ!" وہ اپنے کپکپاتے وجود پر قابو پاتی دلاویز لہجے میں بولی تھی، تو وہ مسکرا کر اسکا ہاتھ تھامتا اسکی ہمراہی میں قدم اُٹھاتا کافی شاپ کی جانب جا رہا

Huma Qureshi Novels

تھا۔۔۔ جبکہ وہ سب کچھ بھلائے اسکی ہمراہی میں قدم اُٹھا رہی تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عبداللہ ہاؤس میں اس وقت سناٹا چھایا ہوا تھا، ابتسام صاحب معمول کے مطابق اپنی اسٹڈی میں موجود تھے، انکا زیادہ تر وقت ہمیشہ سے اسٹڈی میں ہی گزرتا تھا، جبکہ گھر کے باقی سب مکین اب تک غصے سے پاگل ہو رہے تھے، گزشتہ چند روز سے ہر جگہ عبداللہ خاندان کا

Huma Qureshi Novels

نام چرچہ میں رہا تھا۔۔گھر کے مکینوں میں آپس میں تناؤ سا آگیا تھا۔۔

یہ صبح کا وقت تھا، گھر کے سبھی مکین اِس وقت ناشتے کی میز پر موجود تھے، عثمان صاحب اور زمارہ بیگم اس وقت سب سے نظریں چُرا رہے تھے۔۔انکی بیٹی نے حرکت ہی اتنی بڑی کر دی تھی۔کہ وہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے تھے۔۔۔

"بابا جان کہاں ہیں؟" وہ سوالیہ لہجے میں استفسار کر رہا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"باباجان نے کہاں ہونا ہے۔۔" عائشہ بیگم نے ذرا فسوس سے کہتے سر جھٹکا۔ وہ مغربی نین نقش کی حامل ایک خوبصورت خاتون تھیں۔۔

"میں داداجان کو بلا کر لے لاتا ہوں۔ یہ تو کوئی بات ہی نہیں ہوئی کہ وہ اپنی پوتی کے کئے کی سزا یوں ہم سے اجتناب برت کر ہم سب کو دیں۔۔" وہ ذرا ناگوار لہجے میں گویا ہوا تھا، عثمان صاحب کا جھکا ہوا سر مزید جھک گیا تھا۔ جبکہ اب باقی سب انکے منتظر تھے۔۔ جبھی کچھ دیر کی

تاخیر سے بارعب سے گرئے رنگ بالوں والے وجیہہ شخصیت کے مالک ابتسام صاحب وہیں چلے آئے تھے۔۔

"باباجان کیا اب آپ کو ہمارے ساتھ بیٹھنا بھی گوارہ نہیں ہے؟" عثمان صاحب دکھ سے استفساریہ لہجے میں گویا ہوئے۔

"آپ کی بیٹی کی حرکت ہی ایسی تھی کہ سب کے سر شرم سے جھک گئے ہیں۔" عیسیٰ ایک بار پھر اپنے لہجے پر قابو نہیں رکھ سکا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"عیسیٰ جو گزر گیا سو گزر گیا، وہ لڑکی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس گھر خاندان سے جا چکی ہے، تو بہتر یہی ہے کہ اب اس کا ذکر اس گھر میں نہیں ہونا چاہئے۔" انہوں نے سخت لہجے میں کہتے پوتے کو باز رکھنا چاہا۔۔

"آپ بیٹھیں۔" وہ سربراہی کرسی سنبھال کر بیٹھ گئے تھے، اور معمول کے برخلاف سب نے خاموشی سے ناشتہ کیا تھا، وگرنہ میر م عبداللہ کے ہوتے ہوئے خاموشی کا ہونا ایک غیر فطری سی بات تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

"میں نے ایک فیصلہ کیا ہے دادا ابو!" ناشتہ مکمل کر کہ نیپکن سے منہ تھپتھپاتے وہ ذرا پر سوچ لہجے میں بولا تو سب کی ہی بے ساختہ نگاہیں اسکی جانب اٹھی تھیں۔

"کیسا فیصلہ برخوردار!" انہوں نے ذرا اچھنبے سے اسکی جانب دیکھا تھا۔

"یہی کہ میں کچھ عرصے کے لئے پاکستان سے باہر جا رہا ہوں، سچ پوچھیں تو مجھ میں اتنی برداشت نہیں ہے کہ لوگوں کی چبھتی نگاہیں اور باتیں برداشت کروں۔" وہ دوٹوک لہجے میں بولا۔

Huma Qureshi Novels

”آپ نے یہ فیصلہ خود سے ہی کر لیا ہے؟“ انہوں نے افسوس سے پوتے کو دیکھا تھا۔۔

”ویسے بھی میں نے سوچ رکھا تھا کہ شادی کے بعد شوبیز سے کچھ عرصے کا بریک لونگا۔“ وہ مزید بولا۔۔

”اور وہ تمہارے شوز؟“ انہوں نے آئی برو اٹھائے، کیونکہ وہ کافی عرصے سے ہوسٹنگ کر رہا تھا، ابتسام صاحب کو شوبیز انڈسٹری سے جس قدر چِڑ تھی انکے پوتے نے بھی اسی فیلڈ کا انتخاب کیا تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

"میں کچھ عرصے کا بریک لے رہا ہوں دادا ابو! ان سب چیزوں نے اچھا خاصہ ایگزہوسٹڈ کر دیا ہے مجھے۔" وہ ذرا چڑ کر بولا تھا تو انہوں نے آئی بر و اٹھائے۔۔

"اور کہاں جانے کا ارادہ ہے برخوردار کا؟" انہوں نے سوالیہ برو اُٹھائے۔

"اپنے ماموں کے پاس! ویسے بھی وہ کافی عرصے سے بلا رہے ہیں مجھے۔۔" ابتسام صاحب نے ایک نظر عائشہ کو دیکھا جو ذرا پریشان دکھائی دے رہی تھی۔۔ عائشہ ایک اسپینش خاتون تھیں۔ جنہیں عرشمان صاحب نے زمانہ

Huma Qureshi Novels

طالبِ علمی میں مسلمان کر کہ اپنے نکاح میں لیا تھا، اور

پھر کچھ عرصے بعد مستقل طور پر پاکستان شفٹ ہو گئے

تھے۔ وہ ابھی بھی اپنی عیسائی فیملی سے رابطے میں

تھیں، مگر ابتسام صاحب کو اپنے پوتے کا یوں ان غیر

مہذہب کے لوگوں سے راؤر سم رکھنا ایک آنکھ نہیں

بھاتا تھا۔۔

"تم آگر جانا چاہتے ہو تو لندن چلے جاؤ۔۔ وہاں ہمارے

بینک کی جو برانچز ہیں انہیں ویسے بھی ایک ایک گھر والے

بندے کی دیکھ ریکھ کی اشد ضرورت ہے، ہم سب کچھ

ملازمین پر نہیں چھوڑ سکتے۔۔" وہ مطمئن لہجے میں گویا ہوئے تھے، تو عیسیٰ کی پیشانی پر بل نمودار ہوئے۔

"مگر انکل نے مجھے اسپین بلایا ہے۔" وہ چڑ گیا تھا، اسے اس فیملی بزنس میں صفر برابر دلچسپی تھی۔۔

"مگر ہم چاہتے ہیں کہ تم ماحول کی تبدیلی کے لئے تم لندن چلے جاؤ۔۔" انہوں نے مزید کسی بحث کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔۔

"کیا ضروری ہے ہر بار عبداللہ خاندان میں فیصلے تھوپے جائیں۔۔" وہ اپنے غصے پر قابو نہیں رکھ سکا تھا۔

Huma Qureshi Novels

"اور کیا ضروری ہے کہ سب وہی کریں جس سے مجھے

شدید چڑ ہے، یا پھر ایک ہی روایت کی پیروی

کریں۔" انہوں نے بغیر کسی لحاظ کے پوتے کو جھاڑ پلائی۔

"عیسیٰ آگر آپ کے دادا جان چاہتے ہیں کہ تم لندن

جاؤ، تو آپ وہیں جائیں گے۔" وہ تنبیہ لہجے میں بولی

تھیں۔

"مگر مام!" اس نے کچھ کہنے کے لئے لب وا کئے

تھے۔۔۔

Huma Qureshi Novels

"بس فیصلہ ہو گیا آپ لندن جارہے ہیں، اور وہاں کا بزنس سنبھالیں گے۔۔" ابتسام صاحب کی آواز پر میز پر گہرا سناٹا چھا گیا تھا۔۔اور پھر وہ میز چھوڑ گئے، اور ایک ایک کر کہ گھر کے باقی سب مکین بھی میز چھوڑ گئے تھے۔۔

وہ لندن میں منعقد کئے جانے والے کنسرٹ میں جانے کے لئے ایک دن قبل ہی لندن آ گیا تھا، وینیو پر پہنچتے پہنچتے

Huma Qureshi Novels

وہ کافی تاخیر کا شکار ہو گئے تھے، اِسکی لائیو پرفورمنس کافی دِیر تک چلتی رہی تھی۔۔

شو اپنے اختتام کی جانب گامزن تھا، جبھی اسٹیج پر زبردستی چڑھتی ایک لڑکی آکر اسے سینے سے لگ گئی تھی، کتنے ہی کیمرے تھے جنہوں نے یہ منظر ریکارڈ کر لیا تھا۔۔ جبکہ وہ لڑکی تھی کہ زاران سے پیچھے ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔

"چھوڑ دیں پلیز!" سیکورٹی گارڈز نے اس لڑکی کو پیچھے دھکیلنا چاہا تھا، جب زاران نے اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر اسے

Huma Qureshi Novels

گرنے سے سنبھالا تھا، وہ کوئی بہت ہی جذباتی فین تھی، جبکہ یہ منظر کیمرے کی آنکھ میں قید ہو گیا تھا۔۔

"سر میں آپ کی بہت بڑی فین ہوں، کیا آپ مجھ سے شادی کریں گے۔۔" وہ لڑکی حد سے زیادہ بے باک تھی، لائیو شو میں اسکے پرپوز کرنے پر عوام میں شور و غل اُٹھ گیا تھا۔۔ زاران یوسف کے لبوں کی دلفریب مسکراہٹ کسی کا چین و سکون برباد کرنے والی تھی۔۔

"تھینک یو ڈیئر!" بلآخر سیکورٹی ریزن کی وجہ سے لڑکی کو اسٹیج سے اُتار دِیا گیا تھا، جبکہ جاتے جاتے زاران اسے اپنے گوگلز اُتار کر دے چکا تھا۔۔

ساتھ ہی فینز نے اسکی جیکٹ کی فرمائش کر دی تھی، تو وہ مسکرا کر وہ بھی ہجوم کو پکڑا چکا تھا، جو ایک بار پھر ایک لڑکی کے ہاتھوں میں لگ گئی تھی۔۔۔

میرم گزشتہ آٹھ دن سے اِس محِل نما گھر میں اکیلی گھوم رہی تھی۔۔ وہ ستمگر تھا جو اسے یہاں چھوڑ کر شاید بھول

Huma Qureshi Novels

ہی چکا تھا، اِسے ہر لمحہ یہاں خُود پر کسی کی نظروں کی تپش سی محسوس ہوتی تھی۔

"فائزہ سُنو!" وہ فیمل ملازم کی ہیڈ تھی۔ میرم لب کچلتی نزدیک آئی تھی۔

"یس میڈم!" وہ مودب سی نزدیک آئی۔

"وہ زاران کب واپس آئینگے؟" وہ بلاآخر خود کو پوچھنے سے باز نہیں رکھ سکی تھی۔۔

"معلوم نہیں میڈم! سر تو مہینے مہینے بعد واپس آتے ہیں۔" میرم کا چہرہ لٹک گیا تھا۔

Huma Qureshi Novels

"اچھا!" وہ اداس سی ہو گئی تھی۔

"تمہارے سر کو کھانے میں کیا پسند ہے؟" اس بار اس

نے ذرا اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا تھا۔

"یہ تو نہیں معلوم۔۔" اسکا چہرہ ایک بار پھر مرجھا سا گیا

تھا۔۔

"اچھا تو پھر فرج میں گاجر ہیں کیا؟" اس بار وہ مزید گویا

ہوئی، جبکہ وہ میلو دور بیٹھا، اسکی باتیں سن رہا تھا۔

"ہیں۔ مگر آپ کیوں پوچھ رہی ہیں؟" وہ سوالیہ بولی۔

Huma Qureshi Novels

"دراصل میں سردیاں ہیں، تو میری ماما گاجر کا حلوہ بناتی ہیں، میں سوچ رہی ہوں، میں بھی وہ بنالوں، میرا ٹائم بھی پاس ہو جائے گا۔" اس پر وہ پرجوش لہجے میں گویا ہوئی تھی۔۔

"ٹھیک ہے، آپ کی مرضی!" وہ اسے سارا سامان نکال کر دے چکی تھی، ساتھ ہی اسکے ساتھ بنانے میں بھی ہیلپ کرنے لگی تھی۔۔ تین گھنٹوں کی محنت کے بعد وہ دو کلو گاجر کا حلوہ بنانے میں کامیاب ہو ہی گئی تھی، اس نے یہ میٹھا زندگی میں پہلی بار بنانے کی کوشش کی تھی، یا

Huma Qureshi Novels

یوں کہنا زیادہ بہتر تھا کہ اس سے زیادہ کُک نے اسکی ہیلپ کی تھی۔۔

"واہ یہ تو بہت مزے کا بنا ہے، فائزہ آپ ایک کام کریں کہ یہ تھوڑا سا زاران کے لئے فریز کر دیں، باقی آپ لوگ کھالیں۔" فائزہ نے ذرا پریشان نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔

"کیا ہوا؟" اس نے سوال کیا۔

"سر فریز کی کوئی بھی چیز نہیں کھاتے، انہیں تازی کھانا کھانے کی عادت ہے۔" اس بار میرم کا جوش جھاگ کی

Huma Qureshi Novels

مانند بیٹھ گیا تھا، جبکہ وہ تنفر سے سر جھٹکتا لیپ ٹاپ کی لڈ

گرا گیا تھا۔۔

"عیسیٰ! بیٹا آپ لندن جا رہے ہیں، مگر وہاں جا کر ایسی

کوئی حرکت نہ کیجئے گا کہ آپ کے دادا آپ سے خفا

ہو جائیں۔" عائشہ بیگم اس وقت اسکے کمرے میں موجود

اسکی پیکنگ میں مدد کرا رہی تھی، جو خفا خفا سا تھا۔

Huma Qureshi Novels

"دادا ابو کو اپنے فیصلے دوسروں پر تھوپنے کی پرانی عادت ہے، اور پھر چاہتے ہیں کہ کوئی ان پر اعتراض بھی نہ اٹھائے۔" وہ تنفر سے گویا ہوا تو انہوں نے لاڈلے کو گھورا۔

"تمیز سے بات کریں عیسیٰ! آپ اس وقت اپنے دادا ابو کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔" عائشہ نے احساس دلایا۔

"جانتا ہوں۔" وہ سر جھٹک گیا۔

"خیر! آپ کس حرکت کی بات کر رہی ہیں؟ آپ کو کیا لگتا ہے کہ میں بھی بابا کی طرح کسی گوری لڑکی سے شادی

کرلونگا؟" اس نے ذرا خفگی سے ماں کی جانب دیکھا، جو بذات نہ خود محبت میں اسلام قبول کرچکی تھی، بلکہ گزشتہ تیس سالوں سے پاکستان میں عزت کے ساتھ اپنی باقی کی زندگی گزار رہی تھیں۔

ب"الکل ٹھیک سمجھیں ہیں آپ۔ بیٹا ہر غیر مذہب کی لڑکی تمہاری ماں کی طرح نہیں ہوتی۔ کچھ انٹرٹینمنٹ کے لئے یہ سب کچھ کرتی ہیں۔" انہوں نے سمجھانا چاہا۔

Huma Qureshi Novels

"اوکے مام، اب پلیز آپ بھی دادا ابو کی طرح لیکچر دینا نہ

شروع کر دیجیئے گا۔۔"اس بار وہ صحیح معنوں میں چڑ گیا

تھا۔

"اوکے ریلیکس! ٹکٹ کب کی ہے؟"انہوں نے بیٹے کو

بیزار ہوتا دیکھ موضوع گفتگو تبدیل کر دیا تھا۔۔

"دو دن بعد کی۔۔"وہ مختصر سا جواب دیتا خاموش

ہو گیا، جبکہ وہ سر ہلا گئیں۔۔

Huma Qureshi Novels

ڈینیل کی ہمراہی میں گلی میں پیدل چلتی ملیحہ کی چاہت سے لبریز نگاہیں، اُسی کے چہرے پر ٹِکی تھیں۔ جبکہ وہ ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ گنگناتا ہوا اچل رہا تھا۔۔

"ڈینیل!" اُسنے ہولے سے پکارا، تو وہ متوجہ ہوا۔۔

"کیا تم مجھ سے سچ میں شادی کروگئے۔" وہ ہنوز بے یقینی کا شکار تھی۔۔

"تمہیں مجھ پر ٹرسٹ نہیں ہے۔۔" وہ ذرا ناراضی سے گویا ہوا۔۔

Huma Qureshi Novels

"ہے بٹ مجھے ڈر لگتا ہے، کیونکہ میرے بابا بہت سخت ہیں۔۔" وہ لب دانتوں تلے دبا گئی۔۔

"اوہ کم آن ہنی! کچھ نہیں ہوتا یار!" وہ اس کی فضول کی فکریں نظر انداز کرتا اسکا ہاتھ تھام کر بوگوٹا کی گلیوں میں مارچ کر رہا تھا۔۔۔ جبکہ وہ بھی ہر غم و فکر سے لاپرواہ تھی۔۔۔

وہ آج پورے پندرہ دن بعد گھر واپس لوٹا تھا، تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اپنے کمرے کی جانب جا رہا تھا، اور دروازہ کھولتے

ہی سب سے پہلی نگاہ میرم عبداللہ سے جا ملی تھی، جو سُرخ رنگ کا جوڑا زیب تن کئے بھرپور ہار سنگھار کئے کسی نئی نویلی دلہن کی طرح تیار ہوئی چاروشانے چت کرنے کے لئے بالکل تیار کھڑی تھی۔۔ سنگھار آئینے میں نظر آتے زاران یوسف کے عکس کو دیکھ ایک لمحے کے لیے اسکی آنکھیں ٹھہر گئی تھیں، اسکا دوآتشہ رُوپ دیکھ ٹھہر تو زَاران یوسف بھی گیا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

سُرخ رَنگ جوڑے میں ملبوس وہ نازک اندام دوشیزہ اپنے ملکوتی حسن سے زاران یوسف کو ایک لمحے میں کے لئے ڈگمانے پر مجبور کر گئی تھی۔۔

وہ ایک ٹرانس کی سی کیفیت میں گھرا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا نزدیک چلا آیا تھا، میرم نے ذرا خوفزدہ نگاہوں سے اسکے سنجیدہ چہرے کی جانب دیکھا تھا، جسکی کشادہ پیشانی پر شکنیں واضح تھیں، عنابی لب باہم آپس میں پیوست کر رکھے تھے۔۔ وہ آسمانی رنگ جینز شرٹ کے ساتھ گرم سوئیٹر پہنے بلا کا وجیہہ اور سحر انگیز لگ رہا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"اتنا تیار کس خوشی میں ہوئی ہو؟" زاران نے ذرا دو

قدموں کے فاصلے پر ٹھہر کر بھنویں اٹھا کر سوال کیا

تھا، میرم ایک جھٹکے سے اسکی جانب پلٹی۔۔

وہ سیاہ آنکھوں میں تعجب لئے اسے بے یقین نظروں سے

دیکھ رہی تھی، گلابی گال خفت کے باعث سُرخ پڑ گئے

تھے، تیکھی ناک مزید چڑھالی تھی۔۔یہ منظر ایک خواب

سا محسوس ہوا تھا، بل آخر بعد اسے اسکی یاد آہی گئی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

"گونگی ہوگئی ہو؟ میں نے پوچھا، اتنا تیار کس خوشی میں ہوئی ہو؟" اس بار وہ اُسے بازؤں سے جکڑتا کرخت لہجے میں غرایا تھا۔ میرم سہم کر رہ گئی تھی۔۔

"وہ۔۔۔وہ۔۔۔میں۔بس ویسے ہی۔۔۔" وہ پورے وجود سے کپکپا اٹھی تھی۔۔

" سمجھتی کیا ہو خود کو؟ یوں زرق برق والے لباس پہن کر تم زاران یوسف کے دل کو تسخیر کرلوگی؟" اسکا جاہرانہ آنداز میرم کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔۔

"اب آنسو بہانا شروع کردو۔۔۔" وہ نخوت بھرے لہجے میں بولا تھا، میرم نے دکھ سے آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔۔

"ایسا کیا کردیا میں نے، جو آپ اتنا غصہ کررہے ہیں۔۔" اس نے سسکتے لہجے میں شکوہ کرتے استفسار کیا۔۔

"اوہ یعنی، اب یہ بھی مجھے بتانا پڑے گا کہ تم نے کیا کیا ہے؟" اسکا دماغ گھوم کر رہ گیا تھا۔

Huma Qureshi Novels

غلطی ہو گئی، بول تو رہی ہوں معاف کر دیں۔“ ایک معصوم سی التجا، زاران نے تمسخر اڑاتی نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا تھا۔”

”تم جتنی معصوم چہرے سے نظر آتی ہو در حقیقت اتنی ہی خرافاتی ہو، اور جو لڑکی اپنے خاندان کی عزت کا پاس نہیں رکھ سکی، اُس سے میں کیا اُمید رکھوں۔۔“ اسکا لہجا مذاق اڑاتا ہوا تھا۔۔

”ذاران پلیز سوری!“ اس نے پہل کرتے اسکا بازو تھام لیا تھا۔

Huma Qureshi Novels

”شٹ اپ! اینڈ ڈانٹ ٹچ می!“ وہ دھیمے مزاج کا انسان خود پر قابو کھوتا اس کا ہاتھ حقارت سے جھٹک چکا تھا، جبکہ میرم نے ٹھہر کے اسکی جانب دیکھا، اسکی آواز بلند نہیں تھی، نہ ہی جھٹکا زور دار تھا، مگر لہجے میں حقارت ہی حقارت تھی۔۔

”آگر تمہیں یہ گماں ہے کہ تم مجھے اپنی کم عمری کے جال میں پھنسا لو گی یا اپنی گھٹیا اَدائیں دِکھا کر لبھاؤ گی اور زاران یوسف تمہارے پاؤں میں آبیٹھے گا تو ایک بات کان کھول

کر سُن لو، ایسا کبھی نہیں ہو گا میرم عبداللہ۔" میرم کی آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب اُمڈ آیا تھا۔۔

"شش خاموش بالکل خاموش! خبردار جو تم نے ایک ہی آنسو بہایا، اور اتنی تیاری کر ہی لی تو ذرا بیوی ہونے کے فرائض بھی پورے کرو۔ کیا ہے نا میں ایک غیرت مند باپ کی اولاد ہوں، اب جیسی بھی ہو بیوی تو ہو میری۔۔۔" زاران کی ٹیون ایک لمحے میں تبدیل ہوئی تھی، میرم نے آنکھیں پھاڑ کر اسکی جانب دیکھا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

”کیا ہوا؟ اتنے ہونقوں کی مانند کیوں دیکھ رہی ہو؟ کیا تم نے کرش سے شادی کو محض فنٹسی سمجھ رکھا ہے، خود سے عمر میں پندرہ سال بڑے شخص سے شادی کے لئے پاگل ہونا، ہوٹل کی بالکنی میں لٹک کر جان دینے کی دھمکیاں لگانا، پورے میڈیا کو اپنے پیچھے خوار کرنا، صرف مذاق ہے تمہارے لئے، کیا واقعی تم اتنی ہی ننھی کاکی ہو کہ شادی شدہ جوڑے کے مابین قائم تقاضوں کو نہ سمجھ سکو۔۔۔“ شرم سے میرم کی نگاہیں جھک گئی تھیں، وہ آج اپنے ہر عمل پر شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

”نیچے جاؤ ملازمین سے ڈنر کا بولو، اور ڈنر کے بعد اچھی بیویوں کی طرح تم مجھے خوشبوؤں میں بسی اس بیڈ پر ملنی چاہئے ہو۔“ وہ شخص کیا کہہ رہا تھا۔۔ وہ آخر ایسا کیسے کر سکتا تھا۔ میرم کا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔۔

”گونگی کے ساتھ ساتھ بہری بھی ہو گئیں ہیں آپ مسز زاران یوسف!“ اس بار اسکی گرفت میں نرمی در آئی تھی، جبکہ وہ اُسکے دھوپ چھاؤں سے رَویہ سے خائف سی نگاہیں تک نہیں ملا سک رہی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

"تم نہیں چاہتی نا کہ میں تمہارے قریب آؤں۔۔تو بہتر یہی ہے کہ اپنی یہ فضول کی حرکتیں کرنا بند کر دو۔" وہ درشت لہجے میں بولتا واشروم میں جا کر بند ہو گیا تھا۔۔

"ہونہہ! پتہ نہیں کیا سمجھتا ہیں خود کو انکل کہیں کے۔۔" منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی ہوئی ٹیشو سے لبوں پر لگی لالی مٹا چکی تھی۔۔۔شرمندگی ایک بار اُڑن چھو ہوئی تھی۔آگر عیسی اسے ڈھیٹ ہڈی کہتا تھا تو وہ اتنا غلط بھی نہیں تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی، جب وہ گرے رنگ کے ٹراؤزر کے ساتھ ہلکی سی شرٹ پہنتا روم میں واپس آیا تھا، جبکہ وہ یونہی ہاتھوں کو آپس میں مسلتی تذبذب کا شکار پریشانی سے اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔ جو اُسے سرے سے نظر انداز کرتا موبائل پر کچھ ضروری پیغامات بھیجتا اب اس کے سر پر آن کھڑا ہوا تھا۔ میرم نے نظر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا۔۔

Huma Qureshi Novels

”میں نے کچھ کام کہا تھا شاید۔۔“ میرم یکدم بوکھلا کر کھڑی ہوئی تھی،اور اس گھبراہٹ میں سر سیدھا اس پہار جیسے وجود سے جا ٹکرایا تھا۔۔۔

”نظر نہیں آتا کیا تمہیں۔۔“ وہ بُری طرح سے جھنجھلایا تھا۔۔

”اوہ سوری! میں بس ابھی بولتی ہوں ڈنر کا۔۔“ وہ بُری طرح سے سٹپٹائی تھی۔۔۔

Huma Qureshi Novels

”جلدی جاؤ۔۔“ وہ سر جھٹکتا خود بھی اسکی پیروی میں نیچے کی جانب بڑھا تھا، جہاں پہلے ہی سرونٹس ڈنر ٹیبل سیٹ کر چکے تھے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں ساتھ ہی میز پر آئے تھے، جبکہ میرم بھی ذرّا جھجھک کر ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی۔زاران نے اس پر ایک اچٹتی سی نگاہ ڈالی تھی، جبکہ وہ خواہ مخواہ ہی شرمندہ ہو گئی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

"میڈم آپ کیا لیں گی؟" فیمیل سرونٹ نے قریب آکر سوالیہ لہجے میں استفسار کیا تھا۔

"میں خود لے لونگی۔۔" زاران نے ہلکے مصالحے میں بنی بروکلی کی سبزی نکال کر روٹی سے کھانی شروع کر دی تھی۔ جبکہ وہ مسلسل ہچکچاہٹ کا شکار تھی۔۔

"جو لینا ہے خود لے لو۔۔ زیادہ مہمان بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ پُورے مہینے سے تو گھر میں گھومتی پھر رہی ہو۔۔" میرم جو بہت جھجک کے ساتھ کھچڑی نکال رہی تھی، اسکے سخت لہجے پر اسے بلاوجہ ہی غصہ آیا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

”آپ کا مسلہ کیا ہے۔۔ہر بات پر طنز کے تیر کیوں چلا رہے ہیں۔۔“زاران جو رغبت سے کھانے میں مصروف تھا،اُسکے لہجے کی تیزی پر بُری طریقے سے چونکا تھا۔۔

”یہ کس آنداز میں بات کر رہی ہو تم مجھ سے ؟“وہ سخت لہجے میں بولا، کھانے سے وہ ہاتھ روک چکا تھا۔

”بالکل اسی آنداز میں جس آنداز میں، آپ مجھ سے بات کر رہے ہیں، چھوٹی سی بیوی سے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے آپ کو۔۔“اسکے خود کو منہ بنا کر چھوٹی سی بیوی بولنے پر زاران نے بھنویں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا، جو

بچوں کی طرح منہ بسور کر شاید اسے زیر کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"یہ ادائیں مجھے نہ دکھانا، میں نہیں پگھلنے والا۔۔" وہ استہزائیہ مسکرایا۔۔

"آپ کوئی برف نہیں ہیں جو میں آگ کا شعلہ دِکھا کر پگھلانے کی کوشش کروں۔" وہ بھی دوبدو ہوئی۔ زاران کے ماتھے کی تیوری چڑھی تھی، فیمل سرونٹس ہنوز مودب سی ہاتھ باندھے فاصلے پر نظریں جھکائے کھڑی تھیں۔۔

Huma Qureshi Novels

"سوچ سمجھ کر، جگہ دیکھ کر بات کیا کرو، عبداللہ ہاؤس میں نہیں بیٹھی ہو تم۔۔" اس نے بری طرح سے جھڑک دیا تھا۔

"یہی میں آپ سے کہنے کی کوشش کر رہی ہوں بیوی ہوں آپ کی، کوئی ملازمہ نہیں، جو اس لب و لہجے میں مخاطب کریں گے آپ مجھے۔" زاران نے ذرا سَرد نظروں سے گھورا تھا، مگر پھر اُسکے لہجے میں دُکھ محسوس کر خاموشی اختیار کر گیا، اور ایک بار پھر کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا، جیسے وہاں اسکے سوا کوئی موجود ہی نہ ہوں، وہ

Huma Qureshi Novels

اپنا کھانا ختم کرتا، اسکا انتظار کئے بغیر، اپنا موبائل فون اٹھاتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا سیڑھیاں عبور کر گیا، جبکہ میرم نے ڈِبڈبائی نگاہوں سے اس پتھر دل شخص کو دیکھا تھا، جس نے اس کی دلجوئی کرنا تک ضروری نہیں سمجھی تھی۔۔۔

لندن انٹرنیشنل آئیرپورٹ پَر قدم رَکھتے ہی خود میں اِیک جاذبیت سی اُترتی محسوس ہوئی تھی، جبھی سامنے سے کوئی کم سن لڑکی اپنی جانب بھاگتی ہوئی نظر آئی تھی۔ سیاہ رنگ

Huma Qureshi Novels

کے ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس وہ ٹینا ہی تھی، اسکی ماموزاد، جو آج کل لندن میں ہی مقیم تھی۔۔

”ہیلو ہینڈسم! کیسے ہو؟“ وہ قریب آکر اس کے سینے سے لگتی سوالیہ لہجے میں گویا ہوئی تھی۔۔

آئی ایم گڈ! وہاٹ اباؤٹ یو!“ وہ دھیرے سے اسے خود سے جدا کرتا اب ساتھ ہی قدم اُٹھا رہا تھا۔

”آئی ایم السو فائن! مجھے مام نے بتایا تھا کہ تم لندن آرہے ہو۔۔“ وہ ایک گندمی رنگت کی حامل، امریکن نین نقش والی خوش شکل لڑکی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

"لیکن میں نے تمہیں ٹیکسٹ کیا تھا۔۔"عیسیٰ اور وہ

شروع سے ہی بہت اچھے دوست رہے تھے۔۔

"ہاں میں نے دیکھ لیا تھا، جبھی تو آئیر پورٹ لینے آئی

ہوں۔"عیسیٰ مسکرایا تھا۔۔

"خیر آج کل کہاں ہو؟"اب وہ دونوں ٹیکسی میں بیٹھ

رہے تھے۔۔

"میں تو اپنے بوائی فرینڈ کے ساتھ ہی اپارٹمنٹ شئیر کرتی

ہوں، تم تو یہاں اپنے ڈیڈ والے اپارٹمنٹ میں ہی شفٹ

Huma Qureshi Novels

ہوئے ہو گئے۔" وہ اپنا بتانے کے ساتھ ساتھ پوچھ بھی رہی تھی۔۔

"ہمم! ایسا ہی ہے۔ویسے یہ تمہارا کونسے نمبر والا بوائی فرینڈ ہے۔"اس بار وہ ذرا شرارتی لہجے میں سوالیہ گویا ہوا تھا۔۔

"آہمم آئی تھنک گیارہ نمبر کا۔۔۔"وہ مخصوص لب و لہجے میں شرارتی آنداز میں بولی تھی، جبھی عیسیٰ نے بھی اسے گھور کر اپنی مسکراہٹ روکی تھی۔

Huma Qureshi Novels

"آنٹی کیسی ہیں؟ بابا بہت ناراض ہیں ان سے، وہ جب

سے پاکستان گئی ہیں انہیں کبھی ہماری یاد ہی نہیں آتی، تم

اپنے گرینڈ پرینٹس سے تو ملو گے نا۔"عیسیٰ ایک لمحے کے

لئے ٹھہرا تھا، وہ یہاں اسی ارادے سے آیا تھا کہ وہ یہاں

اپنے کسی ننھیالی سے نہیں ملے گا، اور مام سے ہی بھی یہی

وعدہ کیا تھا۔۔۔

"اگر وقت ملا تو میں ان سے ملنے ضرور جاؤنگا۔۔"وہ

اب سنجیدہ ہو گیا تھا، جبکہ وہ اپنے کالج کی روٹین بتا رہی

Huma Qureshi Novels

تھی۔۔ عیسیٰ اب پاکستان مین اپنی خیر خیریت سے پہنچنے

کی اطلاع دے رہا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ڈینیل نامی شخص کے ساتھ ، ہی بینچ پر بیٹھی تھی، وہ اس

وقت سمسٹر بریک پر تھی، ایسے میں اسکا زیادہ تر وقت

ڈینیل کے ساتھ ہی گزرتا تھا، وہ اب کچھ وجوہات کی وجہ

سے اپنے بینڈ سے الگ ہو گیا تھا۔۔

"ڈینیل!" وہ دونوں ہاتھ تھامے بیٹھے تھے۔۔

Huma Qureshi Novels

"ہمم!" وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا اسکی جانب چہرہ جھکا کر ذرا سوالیہ لہجے میں بولا تھا۔۔

"میری ایجوکیشن مکمل ہونے والی ہے۔اس کے بعد مجھے پاکستان واپس جانا ہوگا۔۔' وہ اداس لہجے میں مطلع کر رہی تھی۔۔

"جانتا ہوں، مگر ہم بہت جلد شادی کر لیں گے ہنی!" وہ زیادہ ہی جذباتی ہو رہا تھا۔

Huma Qureshi Novels

"مگر تم جانتے ہو نا کہ میں ایک مسلم ہوں، اور میں تم سے شادی نہیں کر سکتی۔۔"ملیحہ کے دل میں خوف پنجے گاڑ کر بیٹھا تھا۔

"تو یار میں نے کہا تو تھا کہ میں تمہاری خاطر تمہارا ریلیجن ایکسیپٹ کرنے کے لئے تیار ہوں۔"ملیحہ ایک لمحے کے لئے ٹھہر گئی تھی۔۔

"وہ تو ٹھیک ہے، مگر میں چاہتی ہوں کہ ہم شادی پاکستان جا کر کریں، بابا کی مرضی سے۔۔۔"اس بار وہ خاموش ہو گیا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

”تم سوچ لو کہ تمہیں کیا کرنا ہے، کیونکہ میرے لئے پاکستان جانا بہت مشکل ہے، میں ایک بینڈ کا حصہ رہا ہوں اسکے علاوہ ایک کافی شاپ میں کام کرتا ہوں، اس کے علاوہ میرے پاس تمہیں دینے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔۔“ ملیحہ خاموش ہوگئی تھی۔

”تم فکر کیوں کرتے ہو ڈینیل! میرے بابا مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں، اگر ایسی بات ہے تو میں بابا کو ضد کر کہ یہیں بلوا لونگی، پھر ہم دونوں ان کی اجازت سے ہی شادی کریں گے۔“ وہ اپنے منصوبہ بندی سے آگاہ کر رہی

Huma Qureshi Novels

تھی، جبکہ وہ بھی خاموشی سے سنتا، اب اسکی فرمائش ہر

گنگنانا شروع کرچکا تھا۔۔۔

پاکستان میں عبداللہ ہاؤس میں اس وقت بڑوں کے

درمیان ایک بحث سی چھڑی ہوئی تھی، کیونکہ حال ہی

میں وائرل ہونے والی زاران یوسف کی ویڈیو کو دیکھ انکا

غصہ سا تویں آسمان کو چھو رہا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"خاموش!" ابتسام صاحب جو اپنے دونوں بیٹوں کو کافی دیر سے غصہ ہوتا دیکھ رہے تھے یکدم تیز لب و لہجے میں سے بولے تھے۔۔

"اتنا تماشہ کس بات کا ہو رہا ہے اس گھر میں؟" سب نے ناسمجھی سے انکی جانب دیکھا، کیا وہ نہیں جانتے۔

"میرم عبداللہ ہمارے لئے مر چکی ہے، یہ بات اب اس گھر کے مکینوں کو معلوم ہونی چاہئے، اور بہتر ہو گا کہ اچھے سے اپنے زہنوں میں بیٹھا بھی لو، اور رہی بات اسکے شوہر کی، تو وہ لڑکی جانے اور اسکا شوہر جانے، اس لڑکے کے

Huma Qureshi Novels

کتنی عورتوں سے تعلقات ہیں یا وہ پھر کس نوعیت کے

ہیں، ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے۔" وہ انتہائی

سفاک لہجے میں بولے تھے، تو عثمان صاحب ایک لمحے

کے لئے ٹھہر گئے، اکلوتی بیٹی کے بارے میں اس قدر

سخت الفاظ کا سننا انکے لئے ناقابل برداشت سا تھا۔۔

"بابا!" لفظوں میں ایک التجا سی تھی۔۔

"خاموش ہو جاؤ عثمان، اور اگر بیٹی کی محبت زیادہ سر چڑھ

کر بول رہی ہے تو تمہارے اور تمہارے بیوی کے لئے

اس گھر کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔۔" مسز عثمان

Huma Qureshi Novels

رنج کی سی کیفیت سے دوچار انہیں دکھ سے دیکھتیں وہاں سے واک آوٹ کر گئی تھیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رات کا اندھیرا ہر سو پھیل چکا تھا۔۔زاران یوسف کے ماسٹر بیڈ روم میں اس وقت وہ تذبذب کا شکار کافی دیر سے کمرے کے عین وسط میں کھڑی لب چباتی زاران کو دیکھ رہی تھی۔جو مزے سے بیڈ پر لیٹا اسکرولنگ میں مصروف تھا۔

Huma Qureshi Novels

"کیوں بت بن کر کھڑی ہو؟ کیا مجھے قابو کرنے کے لئے کوئی چلہ کاٹ رہی ہو؟" بلآخر وہ اسے مسلسل ٹکی باندھ کر اپنی جانب دیکھتا پا کر چڑ گیا تھا۔

"میں کہاں لیٹوں؟" اس بار وہ منہ لٹکا کر اصل مدعے پر آئی تھی۔

"میرے سر پر۔۔" وہ جھنجھلایا۔

"کافی چھوٹا ہے۔" ہمیشہ کی طرح دوبدو جواب دیا گیا تھا۔

"واٹ؟" وہ اسکی واضح بڑبڑاہٹ سن چکا تھا۔

Huma Qureshi Novels

"میں کہاں جاؤں ؟پورے بیڈ پر آپ پھیل کر لیٹ گئے ہیں ؟"اس بار وہ ذرا نظر چرا کر بولی تھی۔

"اتنا بڑا بیڈ نظر نہیں آرہا تمھیں ۔۔بلکہ ایک منٹ ۔۔ تمھیں یہ خوش فہمی میں کہ میں تمھیں بحثیت بیوی اپنے پہلو میں جگہ فراہم کرونگا؟"وہ یکدم ہی سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔

"اس میں مضائقہ کیا ہے۔"وہی ازلی لاپرواہ لہجہ۔

"میرم عبداللہ یا تو تم واقعی میں انتہا کی بیوقوف لڑکی ہو۔یا صرف مجھے اپنی اداؤں سے لبھانے کی ناکام کوشش کرتی

Huma Qureshi Novels

رہتی ہو۔ مگر میں تمھیں یاد کرادوں۔ میں کوئی نوعمر لڑکا

ہرگز نہیں ہوں۔ تم سے عمر میں پندرہ سال بڑا

ہوں۔" اس نے جتانا ضروری سمجھا۔ آنکھوں میں سرد

سا تاثر تھا۔

"مجھے پتہ ہے آپ میرے دادا کی عمر کے ہیں۔ بار بار

بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور میں کوئی ننھی کاکی نہیں

ہوں۔" پورے بیس سال کی ہوں۔" وہی بچگانہ

رویہ، پہلے تو کافی دیر تک زاران اسے دیکھتا رہا اور پھر سر

جھٹک گیا۔

Huma Qureshi Novels

”پیچھے دیکھو، ایک عدد کشادہ صوفہ رکھا ہے۔اپنا ہی تکیہ چادر اٹھاؤ، اور وہاں شفٹ ہو جاؤ۔۔اس بیڈ پر تم صرف جب سو سکتی ہو، جب میں اس گھر میں نہیں ہو نگا۔“اس کے لہجے میں عجیب سی کاٹ تھی۔جو میرم کو پانی پانی کر گئی تھی۔

”ہاں تو اتنا بھڑ کنے کی کیا ضرورت ہے۔میں نے وہیں سونا تھا۔۔“خفت زدہ سی جھنجھلا کر بولتی وہ تیزی سے صوفے پر لیٹ کر ساتھ لائی چادر سر تک تان گئی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

”پلیز لائٹ آف کر دیں۔“اس نئے حکم پر اس نے

بھنویں اٹھائیں۔

”آپ کے والد صاحب کا وفادار ملازم ہر گز نہیں

ہوں، جیسے میرم بی بی حکم سناتی رہیں۔اور وہ بغیر چوں

چراں کے مادام کے حکم کی پیروی کرے۔یہ میرا کمرہ

ہے، یہاں میرے اصول چلتے ہیں۔اور مجھے ابھی نیند

نہیں آرہی ہے۔لیٹ نائٹ سونے کی عادت ہے مجھے۔تو

بہتر یہی ہے کہ اس روشنی میں سونے کی عادت ڈال

Huma Qureshi Novels

لو۔۔" وہ ذرا طنزیہ لہجے میں بولتا، بیڈ پر پاؤں پسار کر نیم دراز ہوتا چادر خود پر تان کر لیٹ گیا تھا۔

"نائٹ اول۔۔" وہ پھر بڑبڑائی۔

اپنی کینچی جیسی زبان پر ذرا قابو ن رکھو، ورنہ کاٹنے میں دیر نہیں لگاؤنگا۔" اس بار وہ بھڑک گیا تھا۔۔اور میرم نے خاموشی میں عافیت جانی تھی۔۔

وہ رات کو جلدی سونے کا عادی تھا۔ مگر جان کر رات چار بجے تک جاگتا رہا تھا۔۔ میرم جیسے اندھیرے میں سونے

Huma Qureshi Novels

کی عادت تھی۔وہ بھی پوری رات کروٹیں بدلتی رہی

تھی۔۔

\-------------------

۳

صبح صادق سے نکلتا سورج اپنے جوبن پر تھا۔زاران صبح

سویرہی بیدار ہوتا جوگنگ پر چلا گیا تھا۔۔جبکہ کمرے میں

ہوتی کھٹ پٹ کی آواز سے بے نیاز وہ کان بند ھے کئے پر

سکون نیند سورہی تھی۔پہلے توزاران اس پر ایک نگاہ ڈال

Huma Qureshi Novels

نکل گیا تھا۔ مگر واپسی پر بھی اسے یونہی سوتا دیکھ زاران کی

طبیعت کو ناگوار گزرا تھا۔۔

"میرم!" سائیڈ ٹیبل پر اپنا موبائل رکھتے اس نے نرم

لہجے میں پکارا تھا۔

میرم۔۔" وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔"

"میرم اُٹھ جاؤ۔۔" اب وہ اس کے سر پر کھڑا تھا۔

"میرم۔۔۔" وہ جھنجھلایا۔

"یا میرے اللہ۔۔یہ لڑکی مردوں سے شرط لگا کر سوتی

ہے کیا؟" وہ خودساختہ قیاس کرتا اس بار زچ ہو کر اسے

Huma Qureshi Novels

بازوں سے پکڑ کر جھنجھوڑ چکا تھا۔ مگر واللہ میرم کے وجود

میں کوئی جنبش نہیں ہوئی تھی۔۔

جبھی وہ تن فن کرتا سائیڈ ٹیبل پر رکھا پانی کا جگ اٹھا کر لاتا

تھوڑا سا پانی اس پر انڈیلتا، اب مطمئن آنداز میں پیچھے

ہو گیا تھا۔

''سیلاب۔۔ سیلاب۔ پانی۔۔۔ماما۔ماما بچائیں مجھے۔۔''وہ

جھٹپٹا کر اٹھ بیٹھی تھی۔۔ مگر ہوش بیدار ہوتے ہی مقابل

کھڑے زاران کے سنجیدہ چہرے کو دیکھ اسکی سٹی پٹی گم

ہوئی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

"گڈ مارننگ! وہ استہزائیہ بولا، میرم نے ذرا حیرت سے

اسے دیکھا تھا۔

"یہ کونسا طریقہ ہے کسی کو جگانے کو؟" اسکا پارہ ہائی ہوا

تھا۔

"کیوں کیا ہوا؟ پسند نہیں آیا؟" اس نے معصوم سا منہ بنا

کر گویا اسکی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"آپ۔۔" اسے سمجھ نہ آیا کہ آخر کیا بولے۔

"جی جی۔۔میں۔۔" اس نے اسے اکسایا۔۔

Huma Qureshi Novels

ہ" ٹیے سامنے سے۔۔ سارے کپڑے خراب کر

دیئے۔۔" وہ جھلبلا کر بولتی اب وہاں سے واک آؤٹ کر

گئی تھی۔۔ جبکہ زاران کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ کھل

گئی تھی۔

"بیوقوف خاتون۔۔" وہ بڑبڑاتا ہوا وہاں سے واک آؤٹ

کر گیا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ واشروم سے باہر آئی تو جب تک وہ مکمل تیار ہوتا صوفہ

پر بازؤں پھیلائے بیٹھا سگار پھونک رہا تھا۔ میرم نے اُسے

دیکھ آنکھیں گھمائیں، جبکہ اسنے بغور اسکا بھیگا سراپا دیکھا تھا۔۔میرم اسکی نظروں کا ارتکاز خود پر محسوس کر بری طرح سے جھینپتی جلدی جلدی اپنے بال سکھانے لگی تھی۔

"میرے خیال سے تم بریک فسٹ کے بجائے برنچ کرنے میں زیادہ دلچسپی رکھتی ہو۔" اب قدم قدم اُٹھاتا وہ سنگھار آئینے کے عین نزدیک آیا تھا۔ عقب میں نظر آتا اس کا عکس دیکھ وہ گڑبڑائی۔

Huma Qureshi Novels

"بس میں ہو گئی تیار۔۔۔ چلیں۔۔" جلدی سے دوپٹہ ٹھیک کرتی وہ اسکی جانب گھومی تھی۔۔ جس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے پر لٹکتی لٹ کو کان کے پیچھے اڑسا تھا۔

"ہمم۔۔" ایک گہرا ہنکار بھرتا، وہ سر جھٹک گیا۔۔اب اسکا رخ نیچے کی جانب تھا۔۔

زاران یوسف اس دن کے بعد سے گھر نہیں آیا تھا۔ ناشتہ کرنے کے بعد وہ نجانے کہاں غائب ہو گیا تھا۔ آج چار روز ہونے کو آئے تھے، مگر وہ گھر واپس نہیں آیا

Huma Qureshi Novels

تھا۔۔اور وہ بولائی بولائی سی پھرتی بس پاگل ہونے کو تھی۔۔ابھی بھی وہ موبائل اسکرین دیکھتی اپنی سوچوں میں گم تھی۔کہ اسکی آواز سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔چہرے غصے کے باعث سُرخ ہو رہا تھا۔۔

"میرم!" وہ چار دن بعد گھر واپس آیا تھا،اور سیدھا میرم کے سر پر آ پہنچا تھا۔۔وہ جو خیالوں میں گم بیٹھی موبائل اسکرین پر چلتا منظر گھور رہی تھی، کہ مقابل کی آواز سُن اسکے حواس جھنجھلا اُٹھے تھے۔۔

Huma Qureshi Novels

"جلدی اٹھو اور تیار ہو جاؤ!" اسکے حکم صادر کرنے پر وہ ایک لمحے کو چونکی، جو وہ پہلے ہی بھری بیٹھی تھی، غصہ سے سرخ چہرہ لئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

"کیوں؟" اس نے غصے سے استفسار کیا۔

"یہ تیور کیسے دکھا رہی ہو؟ تمہارا عاشق نہیں ہوں میں، جو اس لب و لہجے میں مخاطب کرو گی، میرے ایک دوست کی طرف ڈنر ہے آج ہمارا، بس وہیں جانا ہے۔" وہ اسکے تیور دیکھ ذرا سختی سے بولا تھا۔۔ تو میرم کا ضبط جواب دے گیا تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

”یہ سب کیا ہے؟“اس بار وہ ناگواری سے

غرائی، اسکرین پکڑ کر سامنے لہرائی تھی، جہاں لندن

کنسرٹ کی وہی ویڈیو تھی جہاں وہ لڑکی سیدھی اسکے گلے

آلگی تھی اور ساتھ ہی ساتھ پرپوز بھی کر ڈالا تھا۔۔

”کیا ہے؟“اس کے بھی ماتھے پر بل نمودار ہوئے تھے۔

”یہی میں آپ سے پوچھ رہی ہوں۔۔آپ کو شرم نہیں

آتی بیوی کے ہوتے ہوئے یوں پرائی لڑکیوں کو بانہوں

میں لیتے ہوئے۔“اسکے لفظوں کی کاٹ ہی ایسی تھی

زاران کا چہرہ ایک لمحے میں سرخ پڑ گیا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"زبان سنبھال کر بات کرو میرم۔۔۔" اس نے تنبیہ کی، جو آنکھوں میں جنون لئے بے پرواہی سے گھور رہی تھی۔۔

"میں کیوں زبان سنبھال کر بات کروں، آپ کو اپنی حرکتیں نظر نہیں آتی ہیں کیا۔" وہ غصّے سے پھنکاری۔۔

"مجھے نہیں پتہ کیا بکواس کرنا چاہ رہی ہو تم۔۔" وہ اچھے سے اسکی جیلیسی بھانپ گیا تھا، مگر جان کر انجان بنا تھا۔۔

"آپ کو سچ میں نہیں معلوم۔۔" وہ آنکھوں میں آنسو بھر لائی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

"نہیں مجھے کچھ نہیں معلوم! اور بہتر یہی ہے کہ تم بھی اپنا دماغ فضول کی چیزوں میں چلانا چھوڑ دو، جلدی سے ریڈی ہو جاؤ، ہم نے ڈنر پر جانا ہے۔۔" اسکا لہجا یکا یک تبدیل ہوا تھا، اور وہ نرمی سے اسکی آنکھوں سے بہتے آنسو آنگھوٹے کی پوروں سے خشک کرتا اُسے حیران ہی کر گیا تھا۔۔

"اب کیا ہوا؟ یوں کیوں گھور رہی ہو مجھے؟" اسے ہنوز ساکت و صامت کھڑا دیکھ وہ زچ ہوا۔۔

Huma Qureshi Novels

"آپ چاہتے کیا ہیں مجھ سے ؟" وہ جلدی زچ ہو جانے

والی لڑکی تھی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے ؟" اس نے آئی برو اٹھائے۔

"مجھے لگتا ہے آپ میرے ساتھ کوئی گیم کھیلنے کی کوشش

کر رہے ہیں۔" اس بار لبوں پر ایک دلکش سی مسکراہٹ

بکھر گئی تھی۔۔

کافی سمجھدار ہیں آپ مسز!" وہ لمحوں کا کھیل تھا، جب وہ

پل میں اسے اپنی بانہوں میں جکڑ گیا تھا۔ میرم بری طرح

سے سٹپٹائی تھی۔۔"

Huma Qureshi Novels

"وائی آر یو بلشنگ! ابھی تو میں نے ہمارے گیم کا ون پرسنٹ بھی اسٹارٹ نہیں کیا ہے۔۔" چہرے پر جھولتی ایک شرارتی سی لٹ کو کان کے پیچھے اڑسا تھا۔ جو بار بار چہرے پر جھلتی اٹکھلیاں کر رہی تھی۔۔

"ویسے ایک بات تو بتاؤ!" اس بار اسکی شرارتی رگ پھڑک چکی تھی، اسکے ٹچ کرنے پر میرم کی گندمی رنگت میں سرخیاں سی گھل گئی تھیں۔۔

"کیا تمہیں سچ میں، مجھ سے محبت ہے یا بس ویسے ہی کرش تھا۔۔۔" اب اسکا ہاتھ دھیرے پر اسکی گالوں پر

Huma Qureshi Novels

حرکت کر رہا تھا۔۔میرم کو اپنا آپ پگھلتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔

ہمم!" وہ خاموش رہی تھی، بہکتی نگاہیں زاران کے چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں۔

"کچھ پوچھ رہا ہوں میں۔۔" اسکے لمبے بالوں کی آبشار اُسکی مٹھی میں قید تھی۔۔جو جھٹکا کھانے پر ایک ٹرانس میں گھری چونک کر ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی تھی۔۔

"کیا کیا پوچھ رہے ہیں آپ؟" ذرا نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

”یہی کہ کیا تم سچ میں، مجھ سے محبت کرتی تھیں، یا بس ویسے ہی۔۔۔“میرم نے ایک نظر دیکھا اور پھر نگاہیں جھکا لیں تھیں۔۔

”مجھے نہیں معلوم! چھوڑیں مجھے۔۔“اس کی ذرا سی مزاحمت پر وہ ایک لمحے میں اسے خود سے جدا کر چکا تھا، جبکہ وہ بھی بدک کر فوری فاصلہ قائم کر گئی۔۔۔بدن پر عجیب سی پھریری سی پھیل گئی تھی، زاران کی بے باک نظروں کا ارتکاز تھا کہ وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں بول سک رہی تھی۔۔۔

Huma Qureshi Novels

"صرف آدھا گھنٹہ ہے تمہارے پاس! تیار ہو جاؤ، ورنہ پھر میں یہ کام، اپنے طریقے سے کرونگا وہ طریقہ یقیناً تمہیں پسند نہیں آئیگا۔۔" اسکی تنبیہ پر دل زوروں سے ڈھڑکا تھا۔۔

"کیا مطلب ہے آپ کا؟" دل میں خوف سا اُبھرا تھا۔

"کچھ زیادہ نہیں۔ ابھی ایک کال ملاؤنگا، اور آپ کے والد صاحب کو کہونگا کہ اپنی بیٹی کو ساتھ لے جائیں کیونکہ یہ واقعی میں میرے کسی کام کی نہیں ہے۔۔" میرم نے ذرا

Huma Qureshi Novels

بے یقینی سے اس سفاک انسان کو دیکھا تھا، جس کی نظر میں اسکی ذرا بھی کوئی ویلیو نہیں تھی۔۔

سیاہ رنگ نیٹ کی ساڑھی زیب تن کئے کانوں میں ڈائمنڈ اسٹڈ زڈالتی، اس وقت آسمان سے اتری کوئی اپسرا ہی لگ رہی تھی، وہ پچھلے ایک گھنٹے سے ڈریسنگ روم میں بند تھی، اور زاران بہت صبر کے ساتھ اسکا منتظر تھا۔۔۔وہ آئینے میں نظر آتا اپنا عکس دیکھ خود بھی حیران رہ گئی تھی، اس سے پہلے اسنے کبھی ساڑھی نہیں پہنی

Huma Qureshi Novels

تھی، کیونکہ ماما نے ہمیشہ کہا تھا کہ شادی کے بعد پہننا! اور

اب یوں زاران کی سیلیکٹڈ ساڑھی میں اپنا قیامت ڈھاتا

سراپا دیکھ وہ کئی لمحوں کے لئے دم بخوم رہ گئی تھی۔۔۔

"میرم تیار ہو گئی۔۔۔۔۔۔" وہ خود بھی سیاہ رنگ ڈنر

سوٹ میں ملبوس ڈریسنگ روم میں داخل ہوتا، سامنے

کھڑی اپنی حق حلال کی بیوی کو دیکھ کتنے ہی لمحے سکتے کی

سی کیفیت میں گرفتار کچھ بول ہی نہیں سکا تھا۔

وہ اس عمر تک لڑکیوں سے دور رہا تھا، مگر نکاح کے

بعد سے جب جب اسکا سامنا میرم سے ہوا تھا، اسے ہر بار

Huma Qureshi Novels

ہی اپنا دل بے قابو ہوتا محسوس ہوا تھا، اس وقت بھی وہ اسکے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی، حق ملکیت ایسا تھا کہ وہ ان دونوں کے درمیان حائل ہر دیوار کو گرا کر پہل کرنے کو مچلا جا رہا تھا، مگر انا ایسی تھی کہ کمال کا ضبط بیٹھا رکھا تھا۔۔

”جی میں تیار ہوں، بس سینڈل پہننی ہے۔۔“ وہ اسے یوں خود کو گھورتا محسوس کر ذرا نروس ہوتی، پلکیں جھپکتی جلدی سے صوفے کے پاس رکھی سینڈل پہننے کے لئے

Huma Qureshi Novels

بیٹھ گئی تھی۔۔ جبکہ اس بار وہ دھیمے قدم اٹھاتا اسکے قریب آیا تھا۔۔

"ساڑھی پہلی بار پہنی ہے تم نے؟" میرم کا دل، جو اسے اس قدر نزدیک محسوس کر پاگل ہو رہا تھا، کہ اسکی سخت آواز پر بری طرح سے لرزا تھا۔۔

"جی!" اس نے ناسمجھی سے سر ہلایا۔۔

"جب باہر آؤ تو کوئی شال لازمی ساتھ لینا۔۔۔" وہ کھردرے لہجے میں بولتا، خود پر ضبط کھونے کے قبل ہی وہاں سے واک آؤٹ کر گیا تھا۔ جبکہ میرم کتنے ہی دیر

Huma Qureshi Novels

اسکے بے معنی لفظوں کا مطلب سمجھتی رہی تھی، اور پھر آئینے میں خود کو دیکھا تھا، وہ یوٹیوب پر کافی سارے ٹیٹوریلز دیکھنے کے بعد ہی ساڑھی پہننے کے لئے ڈریسنگ روم کی جانب بڑھی تھی۔۔ کچھ ہی دیر میں وہ نیچے آئی تھی۔ جہاں وہ ڈرائیونگ پر بیٹھا اسی کا منتظر تھا، اس کے گاڑی میں بیٹھتے ہی ڈرائیور نے گاڑی آگے بڑھا دی تھی۔

Huma Qureshi Novels

میرم کو یہاں آنے کے بعد معلوم ہوا تھا کہ یہ پارٹی اسپیشلی مسٹر اینڈ مسز زاران یوسف کے اعزاز میں رکھی گئی تھی، یہ زاران کے چند قریب دوستوں کی طرف سے شادی کا تحفہ تھا۔اور ایک طریقے سے میرم سے ملاقات

"زاران یو آر سو لکی! شی از ویری بیوٹیفل ماشاءاللہ! آگر اتنے سال شادی نہ کرنے کے بعد بندے کو اتنی کم عمر اور خوبصورت بیوی مل جائے تو میرے خیال سے انتظار بھی خوبصورت لگنے لگتا ہے۔۔" یہ اسکے دوست کی وائف

Huma Qureshi Novels

تھیں، جو ذرا شرارت سے بولیں، جبکہ میرم بری طرح

سے جھینپی تھی، کیونکہ زاران کے سبھی دوست اسکے ہم

عمر تھے اور انکی بیویاں بھی انہی کے جوڑ کی تھیں، جبکہ

میرم کو انکی زو معنی باتیں اور قہقہے اپنا مذاق اڑاتے

محسوس ہو رہے تھے، جبکہ ایسا کچھ نہیں تھا۔۔۔

""پھر آپ مان لیں کہ یہ میرا صبر کا میٹھا پھل جیسی

ہیں۔۔""میرم جو خود کو ان سب کے درمیان انکمفرٹیبل

محسوس کر رہی تھی، کہ اپنی کمر کے گرد زاران کا حصار

محسوس کر اسکے جسم میں برق سی دوڑ گئی تھی، جو جازب

Huma Qureshi Novels

نظر چہرے پر خوش کن مسکراہٹ سجائے، بڑی دلفریب نظروں سے اسکے ہونق ہوئے تاثرات دیکھ رہا تھا، جبکہ وہ اسکے شرارتی لہجے پر بس بے ہوش ہونے والی تھی۔۔

"ہاہاہاہا! شمس دیکھ رہے ہیں، بیوی کے آتے ہی ہمارا روڈ بوائے بھی مسکرانے لگا ہے۔" ایک اور مزید شرارت سے بولیں تو اس بار زاران بھی کھل کر مسکرایا تھا۔۔

"ویسے بھابھی! آپس کی بات ہے اتنی کم عمری میں، آپ کو اس انکل ٹائپ پرسنالٹی کے بندے میں آخر پسند کیا آیا تھا۔۔" اَحد جو اِسکا بہت پُرانا دوست تھا، وہ ذَرا شرارت

Huma Qureshi Novels

سے بولا تھا، اس پارٹی میں شوبیز سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی شخص موجود نہیں تھا، اور یہ ایک پرائیوٹ گیٹ ٹو گیدر تھا۔

”اُف زاران کیا یہ بولتی نہیں ہیں؟ اتنی دیر سے ہم ہی بولے جا رہے ہیں؟“ ندا نے ٹھوکا دیا تو وہ زاران کے لمس پر وہ بُری طرح سے سٹپٹائی تھی۔۔

”ایسی کوئی بات نہیں ہے، درَاصل آپ سب کی شکلیں دیکھ کر میری بیوی کنفیوز ہو رہی ہے۔۔“ اس نے

Huma Qureshi Novels

رسانیت سے پوزیشن کلئیر کی تھی۔۔تو میرم کو اِس کا یوں خود کو قریب کرنا بُری طرح سے شرمندہ کر گیا تھا۔۔

”ماشاءاللہ! اللہ پاک جوڑی سلامت رکھے ،آمین۔“سب نے یک زبان کہا تھا، جبکہ کچھ دیر میں ڈنر کے بعد زاران وقت کا احساس دلاتا وہاں سے جلدی نکل آیا تھا، ورنہ ارادہ تو انکا رات دِیر تک ہلا گلا کرنے کا تھا۔۔ مگر وہ محسوس کر چکا تھا۔ کہ میرم ان سب کے درمیان میں کچھ انکمفرٹیبل فیل کر رہی تھی۔۔

رات کے دس بج رہے تھے، زاران ڈرائیو کر رہا تھا، جبکہ وہ ساتھ بیٹھی اپنی ہی سوچوں کے محور میں گم تھی، جبکہ وہ سنجیدگی سے کئی بار اسکی جانب دیکھ چکا تھا، جس کا حُسن آج اُسے چاروشانے چت کر چکا تھا۔

”میرم!“اس نے ڈرائیو کے دوران ہی سنجیدگی سے پکارا تھا۔۔

”جی!“ وہ خیالوں سے چونکی۔

”تم نے ان سب کی کسی بات کا جواب نہیں دیا۔“میرم نے ناسمجھی سے اسکی جانب دیکھا۔

Huma Qureshi Novels

"کس بات کا؟" اس بار اس نے اچھنبے سے پوچھا تھا۔

"اسی بات کا کہ تمہیں آخر خود سے عمر میں اتنے بڑے شخص میں آخر پسند کیا آیا تھا؟" لب دانتوں تلے دبائے ذرا شرارت سے بولا تھا۔

"دماغ خراب ہو گیا تھا میرا، جو انکل کی عمر پر کرش رکھ لیا۔" وہ زاران کی آنکھوں کی چمک سے بے نیاز خلاؤں میں دیکھتی دانت پیس کر بولی تھی تو اسکی پیشانی پر بل نمودار ہوئے تھے۔

"عمر کیا ہے تمہاری؟" اس بار اسے برا لگا تھا۔

Huma Qureshi Novels

"بیس سال۔۔" وہ مختصر سا جواب دیتی خاموش ہو گئی۔

"اور میری پینتیس سال ہے، یعنی صرف پندرہ سال کا ایج ڈفرینس ہے، اتنی بھی کوئی ننھی کاکی نہیں ہو تم، ہزبینڈ وائف میں اتنا گیپ تو کومن ہے پاکستان ہے۔۔" اس بار وہ ریلیکس ہوتا بے نیازی سے بولا تھا۔

"ہماری عمروں میں سو سال کا بھی فرق ہو تو کیا فرق پڑتا ہے۔" وہ ذرا تلخ ہوئی۔

"کیوں فرق نہیں پڑتا؟" اب وہ ذرا سنسنان سڑک سے گزر رہے تھے۔

Huma Qureshi Novels

”کیونکہ ہماری شادی ہی نارمل نہیں ہے تو کوئی بھی چیز کومن ہو یا نہ ہو، کیا فرق پڑتا ہے، یہ تو صرف ایک انتقامی کارروائی ہے اور کچھ نہیں۔۔“اس بار زاران بری طرح سے ٹھٹھک کر ٹھہر گیا تھا۔کیونکہ اس نے کبھی بھی اس طرح کے الفاظ میرم کے سامنے استعمال نہیں کیئے تھے۔

”انتقامی کارروائی! نائس ورڈ، کس ناول کی لو اسٹوری ہے ویسے ؟“ وہ اسکے دماغ کے مطابق الفاظ کا چناؤ کر رہا تھا۔۔

”جس روز دادا ابو نے آپ کے سامنے میرا رشتہ رکھا تھا نا میں اسٹڈی کے باہر ہی کھڑی تھی۔۔“دروازہ کھلا ہونے

Huma Qureshi Novels

کے باعث وہ تمام باتیں سن چکی تھی، ناچاہتے ہوئے بھی

زاران کی گرفت اسٹرینگ وہیل پر مضبوط ہوئی

تھی۔ جبھی گاڑی یکدم ڈسبیلیس ہوئی تھی، زاران نے

جھٹ قابو کیا تھا۔۔۔

آہ۔۔۔" اس نے خوف سے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھام

لیا تھا، جس نے اسکی کلائی پکڑ کر ریلیکس کیا تھا، ساتھ ہی

گاڑی سڑک کنارے روک لی تھی۔۔۔

کیا ہوا؟" اس نے خوف سے پوچھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"شاید ٹائر پنکچر ہو گیا ہے۔۔"اس نے ایک تاسفی سانس خارج کی تھی۔

"تو اب پھر، ہم گھر کیسے جائیں گے؟"اس نے ارد گرد میں نگاہ گھمائی تو دور دور تک ہو کا عالم تھا۔وہ فارم ہاؤس پر شہر سے دور تھے۔۔

"ریلیکس ہو جاؤ، میں ہو نا۔۔۔ابھی گھر سے دوسری گاڑی آجاتی ہے۔۔"وہ لڑکی ذات تھی،اسکا خوف بجا تھا، مگر اپنی ہمراہی میں اسکا یوں گھبرانا زاران کو نا گوار گزرا تھا۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے زاران،، پلیز جلدی گاڑی منگوائیں۔۔ یہ علاقہ اچھا نہیں ہے۔ آپ کو نہیں معلوم، آپ پاکستان میں نہیں رہتے، مگر پاکستان کے حالات ٹھیک نہیں ہیں۔۔" وہ ضرورت سے زیادہ ہی پریشان ہو رہی تھی۔۔

"میرم کیا ہو گیا ہے، ہم آتے جاتے رہتے ہیں یہاں، اور فکر نہیں کرو، میرے پاس پسٹل ہے۔ گاڑی بھی لاکڈ ہے، کچھ نہیں ہوتا۔۔" اس بار اسنے اسے بغیر کچھ سمجھنے کا موقع دیئے اپنے نزدیک کرتے، سینے سے لگایا تھا، وہ جو

Huma Qureshi Novels

گھبرائی گھبرائی سی تھی، کہ خود کو اسکے حصار میں قید محسوس کر سانس رُوک گئی۔

"ریلیکس رہو کچھ نہیں ہوا۔۔" اسکی کمر سہلاتا وہ دوسرے ہاتھ سے کوئی نمبر ڈائل کر رہا تھا۔

"ہیلو! میں لوکیشن سینڈ کر رہا ہوں، فوری یہاں پہنچوں۔۔" گھر کال کرتے اس نے دوسری گاڑی لانے کا آرڈر جاری کیا تھا۔ جبکہ میرم ہنوز خاموشی اختیار کئے ہوئے تھی، کچھ دیر گزری تھی کہ زاران کو محسوس ہوا وہ

Huma Qureshi Novels

سو چکی تھی، جبھی موبائل پر آتی کال سننے کی غرض سے وہ اسے واپس سیٹ پر ڈالتا، کار سے باہر نکل آیا تھا۔۔

"وہ کچھ دیر باہر ہی ٹھہر گیا تھا۔میرم کا چہرہ دیکھ نجانے کیوں شدت سے غلط ہونے کا احساس ہوتا تھا، خود سے جنگ لڑتا وہ کافی دیر سے کار کے بونٹ سے ٹیک لگائے کھڑا سگار پھونک رہا تھا، جبھی کوئی تیز رفتار بائیک سوار انکے نزدیک آئے تھے،اور سائیلنسر کی تیز آواز پر میرم بھی بری طریقے سے بیدار ہوئی تھی۔اور ان لڑکوں کو زاران سے باز پرس کرتا دیکھ گھبرا کر باہر آئی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

"زاران!"

"میرم گاڑی میں بیٹھو۔۔۔" زاران ان میں سے ایک کو میرم کی طرف بڑھتا دیکھ گریبان سے پکڑ کر زمین پر پٹخ چکا تھا۔ جبکہ دوسرے نے اسی وقت زاران کے بازو پر فائر کیا تھا، میرم کی چیخ بے ساختہ تھی۔۔

"ابے چل چل!" دوسری جانب سے آتی دو تین گاڑیاں دیکھ وہ بائیک سوار وہاں سے نکلنے لگے تھے، کہ جبھی ان میں سے ایک میرم کے گلے میں بندھا گلوبند کھینچ کر اتارتا اسے بلند چیخیں بھرنے پر مجبور کر گیا۔۔

Huma Qureshi Novels

گلوبند کے ساتھ چار قدم وہ خود بھی کھینچی چلی گئی

تھی، زاران نے آگے بڑھ کر اسے تھامتے اسپنے حصار میں

لیتے، انکی بائیک پر ایک زوردار کِک رَسید کی تھی، مگر وہ

خود کو سنبھال چکے تھے۔۔

میرم تم ٹھیک ہو۔۔۔" روتی ہوئی میرم کو خود سے لگایا

تھا، جو روتے ہوئے اسکا خون سے رنگا بازو دیکھ رہی

تھی۔۔"

"زاران خون!" وہ خوف زدہ لہجے مین بولی، اتنے میں

اسے اپنے گارڈز اور گاڑی نزدیک دکھائی دی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

"سر آپ لوگ ٹھیک ہیں۔۔" وہ اسے گھما کر اپنے

دوسری جانب کرتا کور کر چکا تھا۔۔

ساتھ ہی اسکی شال اسکے گرد لپیٹی تھی۔۔

"میں ٹھیک ہوں، میڈم کا کلچ گاڑی میں رکھو اور فوری

ہسپتال چلیں۔۔" اسے گولی لگی تھی۔۔ تکلیف سے چہرہ

سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔

"زاران خون۔۔۔ خون بہہ رہا ہے۔۔" اسنے سسکتے

ہوئے کہا، جبکہ وہ اُسے حصار میں لئے اپنا موبائل لیتا گاڑی

کی بیک سائیڈ پر جا بیٹھا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"کچھ نہیں ہوا میرم ریلیکس! تمہیں گاڑی سے باہر آنے کی کیا ضرورت تھی۔" اس بار وہ سختی سے بولا تھا، کیونکہ میرم کی یہ بیوقوفانہ حرکت اسے ایک آنکھ نہیں بھائی تھی۔۔

"وہ آپ کو۔۔۔ گولی۔۔اس لئے میں۔۔" وہ ہچکیوں کے درمیان بولی جبکہ وہ ڈرائیور کی موجودگی کا خیال کرتا اسے ریلیکس کرتا خود پر ضبط کر رہا تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

عیسیٰ کو لندن آئے ابھی کچھ ہی دن گزرے تھے، کہ اس کو کچھ چینلز نے انٹرویو کے لئے اپروچ کیا تھا، وہ ابھی انہی سب میں مصروف تھا، جبکہ ٹینا بھی لندن میں ہی تھی، یہی وجہ تھی کہ ڈونوں کی ملاقاتوں کا دورانیہ بڑھ گیا تھا۔۔

عیسیٰ ایک بات تو بتاؤ۔۔" وہ دونوں پیدل واک کر رہے تھے، جب ذرا متجسس لہجے میں اجازت طلب کرنے لگی۔۔

ہم پوچھو۔۔" وہ ہمہ تن گوش ہوا۔۔

Huma Qureshi Novels

تمہاری اور میرم کی شادی کیوں نہیں ہوئی، یہاں تک کے پورا پاکستانی میڈیا تمہاری اور میرم کی شادی کے بارے میں جانتا تھا، پھر اچانک سے اس ان نان لڑکی کی ویڈیو وائرل ہونا، پھر میرم کی اس سنگر سے شادی۔۔ تمہاری شادی کا کینسل ہونا۔۔ یہ سب کیا سین ہے یار سمجھ نہیں آیا۔۔" عیسیٰ نے لب بھینچ لیے تھے۔ کیونکہ یہ حقیقت تھی وہ لوگ کتنا بھی کور کر لیتے مگر سچ چھپ نہیں سکتا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

ایسا کچھ نہیں ہے میری اور میرم کی صرف منگنی ہوئی تھی، اور میری شادی میری ایک دوسری کزن سے منسوب تھی۔۔ بس وہ ختم ہو گئی۔۔ اور زاران اور یرم کا نکاح پہلے سے طے تھا۔ ہاں کافی عرصہ پہلے منگنی ضرور ہوئی تھی۔ مگر میرم کی مما اس شادی سے خوش نہیں تھی، بس یہی وجہ تھی کہ ہم نے سب کی پسند کو مد نظر رکھتے ہوئے میرم کی شادی زاران یوسف سے کر دی، وہ پہلے بھی کئی بار میرم کا رشتہ ڈال چکا تھا، ان دونوں کا نکاح ہو چکا تھا۔ اور رہی اس وائرل ویڈیو کی بات تو یار وہ زاران

Huma Qureshi Novels

کے کچھ مخالفین تھے جنہوں نے بدنام کرنے کی کوشش کی تھی۔۔ ویسے ایسا کوئی سین نہیں ہے۔۔" وہ تفصیلی لہجے میں بولا تھا، سفید رنگت میں ضبط کے باعث سرخیاں سی گھل گئی تھیں۔۔

وہ سانولے رنگ کی پرکشش لڑکی تھی، عیسیٰ عبداللہ اسے شروع سے پسند تھا، گو کہ اس کے بہت سے بوائے فرینڈ رہ چکے تھے، مگر عیسیٰ کی آمد کے بعد وہ سب سے بریک اپ کر چکی تھی۔۔۔

Huma Qureshi Novels

اچھا! ویسے اب تمہارا شادی کا کیا پروگرام ہے۔۔" وہ متجسس ہوئی۔

کچھ خاص نہیں۔ جب کوئی لڑکی اس دل کو بھا گئی بس اسی دن نکاح کر لیں گے۔۔" وہ مسرور ہوا تھا،۔۔

اوہ! وہ مسکرائی، جبھی کوئی لڑکی اچانک سے اس سے آ کر ٹکرائی تھی۔۔۔

اوہ آئی ایم سوری۔۔۔ رئیلی سوری!" وہ معذرت خواں لہجے میں بولتی چہرہ اسکی طرف کیئے بری طرح سے چونکی تھی۔۔۔

Huma Qureshi Novels

عیسیٰ عبداللہ! کھیل کھیل کمیڈی شو کے ہوسٹ ہے نا آپ؟" وہ حیرت زدہ سی رہ گئی تھی۔۔ عیسیٰ دھیرے سے مسکرایا۔۔

"جی اتفاق سے۔۔" ٹینا کو اب انکار دو میں بات کرنا بری طرح سے کھٹکا تھا۔۔

"اوہ مائی گاڈ! عیسیٰ عبداللہ بگ فین آف یو! ایک سیلفی مل سکتی ہے۔۔" زرتاج تو فوری طور پر فری ہوئی تھی۔۔

"شیور!" لانگ کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ پھنسائے وہ دھیرے سے مسکرایا، تو زرتاج نے اپنا کیمرہ آن کیا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"تھینک یو عیسیٰ۔ تھینک یو سو مچ!" وہ سر کو خم دے گیا، جبکہ زرتاج اب وہاں سے مسکراتی ہوئی نکل آئی تھی۔۔۔

"ویسے کیا یہ بھی تمہاری کوئی فین تھی؟" اس نے خشمگیں نگاہوں سے عیسیٰ کی جانب دیکھا تھا، تو وہ دھیرے سے قہقہہ لگا گیا۔۔

"ہاں کچھ ایسا ہی سمجھ لو تم!" وہ تاسفی سانس خارج کر گئی۔۔

Huma Qureshi Novels

"اُفف ایک تو تم سلیبریٹیز! ویسے عیسیٰ تم ہالی وڈ میں کیوں کوشش نہیں کرتے، گڈ لکنگ ہو، ہینڈسم ہو، فین فالونگ ہے، ایکٹنگ کے بارے میں کیا خیال ہے، اگر تم کہو تو ہم لاس اینجلس جا سکتے ہیں، میرے بہت سے دوست اس فیلڈ کا حصہ ہیں، میں تمہارے کام آسکتی ہوں۔۔" وہ آفر کر رہی تھی۔۔۔ وہ سر جھکا کر دھیرے سے مسکرایا تھا۔۔

"اُس کی ضرورت نہیں ہے یار۔۔۔ دادا ابو ویسے ہی میرے اس شوق سے کچھ خاص خوش نہیں ہیں۔۔ اور

Huma Qureshi Novels

ایکٹنگ میں آنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔'' وہ کندھے اُچکا گیا۔۔

''اوہ! آئی سی!'' وہ کندھے اچکا گئی، جبکہ اب وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے اپنی سمت جا رہے تھے۔۔۔

تقریباً فجر کے وقت وہ ہسپتال سے فارغ ہونے کے بعد گھر واپس جا رہے تھے، میرم روہانسو چہرہ سمیت اسکے ساتھ ہی جڑ کر بیٹھی تھی، جبکہ زاران سر سیٹ کی پشت پر گرائے بیٹھا تھا۔ وہ میرم کا بار بار اپنے بازوؤں کو ٹچ کرنا

Huma Qureshi Novels

محسوس کر چکا تھا، جواب گلٹ میں تھی کہ یہ گولی اسے اسکی ہی وجہ سے لگی تھی۔۔۔

میں ٹھیک ہوں میرم!" یہ تیسری بار تھا جب اسنے ایک ہی جملہ دُہرایا تھا۔۔اور کچھ ہی دیر میں وہ گھر پہنچ گئے تھے۔۔

نڈھال ہوتی میرم کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنے قریب کرتا وہ ساتھ ہی اُپر لایا تھا۔۔جو مسلسل رو رہی تھی۔۔

"میرم بس کر جاؤ، مرا نہیں ہوں میں، جو تم نے اتنا رونا ڈالا ہوا ہے۔۔" اس بار وہ بری طرح سے جھنجھلایا

Huma Qureshi Novels

تھا، ساتھ ہی اسے پکڑ کر بیڈ پر بیٹھاتا سائیڈ ٹیبل پر رکھے پانی کے جگ سے پانی نکال کر اسکے لبوں سے لگایا تھا۔۔

"میری وجہ سے آپ کے گولی لگ گئی۔۔ائی ایم سوری۔۔میں نے جان کے نہیں۔۔"اس بار وہ روتے ہوئے اپنا دفاع کر رہی تھی، زاران نے ایک گہری سانس فضا کے سپرد کی تھی۔سامنے بیٹھی لڑکی جواب اسکی بیوی کے رتبے پر فائز تھی کس قدر جذباتی تھی یہ بھلا اس سے بہتر کون جانتا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

''تمہاری وجہ سے کچھ نہیں ہوا ہے میرم! جو ہونا تھا وہ ہو گیا ہے۔اب پلیز ریلیکس کرو،اور چینج کرو۔'' اسے دیکھ دیکھ کر زاران کے اپنے حواس معطل ہو رہے تھے، جس کا قیامت ڈھاتا سراپا رُونے سسکنے کے باعث مزید اپیلنگ ہو گیا تھا۔۔

''نہیں میری وجہ سے۔۔'' وہ مزید کچھ کہتی کہ زاران اِسکا رُخ پھیرتا، بالوں کو جوڑا کھولنے لگا۔۔

''میں کرلونگی۔۔'' وہ سٹپٹائی۔۔

Huma Qureshi Novels

"شش! خاموش رہو۔" وہ اپنے کام میں مداخلت

محسوس کر اسے خاموش کرا گیا، کیونکہ ایک یہی واحد

طریقہ تھا کہ وہ خاموش ہو سکتی تھی۔۔ بال ایک طرف کو

کیئے تو اسے وہاں چھلے ہوئے کئی نشانات نظر آئے

تھے، زاران نے لب بھینچ لئے تھے۔ اسکا رخ اپنی جانب

پھیرتے بیوٹی بون پر انگلی پھیری تو وہ بری طرح

اچھلی، جبکہ وہ نظر انداز کرتا بڑی تیز نظروں سے اسکی

گردن کا جائزہ لے رہا تھا، جہاں گلوبندہ کھینچنے کے باعث

بہت سے نشانات پڑ چکے تھے۔۔

Huma Qureshi Novels

"تمہارے پاؤں میں بھی چوٹ لگی ہے؟" وہ ایک لمحے میں، اسکے پاؤں پکڑ کر اپر رکھتا دونوں پاؤں سے سینڈل نکال کر الگ کرنے لگا۔۔ میرم جو اسکے غم میں ڈوبی ہوئی تھی کہ اسکی حرکتوں پر بری طرح سے سٹپٹائی تھی۔۔

"میں چینج۔۔۔۔ چینج کر لیتی ہوں۔۔" اسکی نگاہوں سے خائف وہ سٹپٹا کر وہاں سے بھاگی تھی۔ جبکہ نا چاہتے ہوئے بھی زاران کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔ جسے اس نے بڑی مشکل سے چھپایا تھا۔۔ سائیڈ ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھاتا وہ بالکنی میں چلا آیا تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

_ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _

میرم ڈریس چینج کر کہ باہر آئی تو وہ کمرے سے غائب تھا، وہ اِرد گرد میں نِگاہ گھُماتی دَروازہ سلائیڈ کرتی بالکنی میں چلی آئی تھی۔ جہاں وہ پہلے سے کھڑا ریلنگ پر ہاتھ ٹکائے سگار پھونک رہا تھا، وہ ہنوز اسی ڈریس مین موجود تھا۔۔

زاران !'' وہ چونکا۔

ہمم !''اس نے سر جھٹکا۔

Huma Qureshi Novels

آپ چینج کرلیں،اور سو جائیں،آپ کو گولی لگی

ہے۔۔"اس نے ذرا نزدیک آتے فکر مندہ لہجے میں کہا

تھا،زاران اسی آنداز میں پورا کا پورا اس کی جانب گھوما

تھا۔۔

"میری اتنی فکر کیوں ہورہی ہے تمہیں، کہیں تم سچ میں

تو مجھ سے عشق نہیں کرتیں۔۔"سگار لبوں میں دبائے وہ

اپر سے لے کر نیچے تک اسکا جائزہ لے رہا تھا،جو ہلکے سے

لان کے جوڑے میں ملبوس ابھی بھی اسے اپنی جانب

متوجہ کرنے میں کامیاب رہی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

"پہلے کا نہیں معلوم! لیکن مام کہتی ہیں کہ شادی کے بعد

شوہر سے محبت ہو جانا ایک فطری عمل ہے۔۔"وہ

نزدیک آتی اس قدر غیر متوقع بات کر گئی تھی کہ کئی لمحے

توزاران خود بھی حیران و پریشان سا خاموش رہ گیا تھا۔۔

"مطلب تمہیں سچ میں مجھ سے محبت ہو گئی ہے۔۔وہ

بھی صرف ڈیڑھ ماہ کے مختصر سے عرصے

میں۔۔"قریب کھڑی میرم کی کمر میں ہاتھ ڈال کر

نزدیک کرتا وہ براہ راست اسکی آنکھوں میں جھانکتا سوال

Huma Qureshi Novels

کر رہا تھا،، میرم کی پلکیں آپ ہی لرز کر سجدہ ریز ہوئی تھیں۔

"کیوں آپ کو مجھ سے محبت نہیں ہوئی۔ مام کہتی ہیں کہ شوہر کا دل اپنی عورت کے لئے موم ہو ہی جاتا ہے۔ خاص کر جب بیوی میرے جیسی خوبصورت ہو۔" زاران کی آنکھوں میں ڈوبکیاں لگاتی وہ یقیناً بہت خطرناک ارادے رکھتی تھی۔۔

"تم خوبصورت ہو؟" اس کے کنفیڈینس پر زاران کو مسکراہٹ ضبط کرنا مشکل لگا تھا۔

Huma Qureshi Novels

”نہیں ہوں کیا؟ آج وہاں پارٹی میں سب ہی میری تعریفیں کر رہے تھے۔“ وہ اپنے ازلی بے باک اور شریر لہجے میں مخاطب تھی۔

”اس وقت کیا چاہتی ہو مجھ سے؟“ وہ اتنا بھی نادان نہیں تھا جتنا وہ سمجھ رہی تھی۔ میرم نے خاموشی سے اسکی جانب دیکھا جس کی اقرار یا انکار کچھ بھی نہیں کیا تھا۔

”کیا آپ مجھے معاف نہیں کر سکتے؟“ وہ لب دانتوں تلے دبا گئی۔۔

Huma Qureshi Novels

"تمہیں آگر معاف کر بھی دیا جائے تو تمہاری حرکت اتنی چھوٹی ہر گز نہیں تھی کہ اتنی جلدی بھلادی جائے، تم جانتی ہو تمہاری ایک چھوٹی سی حماقت کی وجہ سے دو خاندانوں کی عزت داؤپر لگ گئی تھی۔۔"ہوا کے دوش پر لہراتی اسکی سیاہ زلفوں کو کان کے پیچھے اڑستا وہ سنجیدگی سے بولا۔

"یعنی وقت گزرنے کے ساتھ، مجھے معافی مل سکتی ہے۔"وہ آس سے پوچھ رہی تھی۔

Huma Qureshi Novels

"بالکل! دوسرا ہاتھ بھی اسکی کمر کے گرد حائل کرتے اسے ذرا مزید نزدیک کیا تھا۔۔دونوں کے چہرے بالکل مقابل آگئے تھے۔۔

"آپ کو درد ہو رہا ہو گا چینج کر لیں۔۔" اس نے اسکی تکلیف کے پیش نظر کہا تھا۔

"تم ہیلپ کر دو میری۔۔" اسکے کان کے نزدیک شر گوشی کرتا وہ اسے سٹپٹانے پر مجبور کر گیا تھا۔

Huma Qureshi Novels

"میں نائٹ ڈریس نکال دیتی ہوں۔۔۔" اپنا آپ اسکے گرفت سے چھڑاتی وہ بھاگنے کے چکر میں تھی، جبکہ زاران مسکراتا ہوا وہ اسے اپنے حصار سے آزاد کر گیا تھا۔۔

اِس کی اور اُس پینش سنگر لڑکے کی دوستی وقت کے ساتھ گہری ہوتی چلی گئی تھی۔ اسکی ہمراہی میں کندھے پر سر رکھ کر ساتھ ،ہی بینچ کر بیٹھی ملیحہ ذرا اُداس دکھائی دے رہی تھی، وہ اِس وقت سمسٹر بریک پر تھی، ایسے میں اسکا

Huma Qureshi Novels

زیادہ تر وقت ڈینیل کے ساتھ ہی گزرتا تھا، وہ اب کچھ

وجوہات کی وجہ سے اپنے بینڈ سے الگ ہو گیا تھا۔۔

ڈینیل!'' وہ دونوں ہاتھ تھامے بیٹھے تھے۔۔

ہمم!'' وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا اسکی جانب چہرہ جھکا کر ذرا

سوالیہ لہجے میں بولا تھا۔۔

میری ایجوکیشن کمپلیٹ ہونے والی ہے۔اس کے بعد مجھے

پاکستان واپس جانا ہوگا۔۔' وہ اُداس لہجے میں مطلع کر رہی

تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

جانتا ہوں، مگر ہم بہت جلد شادی کر لیں گے ہنی!'' وہ زیادہ ہی جذباتی ہو رہا تھا۔

مگر تم جانتے ہو نا کہ میں ایک مسلم ہوں، اور میں تم سے شادی نہیں کر سکتی۔۔'' ملیحہ کے دل میں خوف پنجے گاڑ کر بیٹھا تھا۔

تو یار میں نے کہا تو تھا کہ میں تمہاری خاطر تمہارا ریلیجن ایکسیپٹ کرنے کے لئے تیار ہوں۔'' ملیحہ ایک لمحے کے لئے ٹھہر گئی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

وہ تو ٹھیک ہے، مگر میں چاہتی ہوں کہ ہم شادی پاکستان جا کر کریں، بابا کی مرضی سے۔۔۔" اس بار وہ خاموش ہو گیا تھا۔۔

تم سوچ لو کہ تمہیں کیا کرنا ہے، کیونکہ میرے لئے پاکستان جانا بہت مشکل ہے، میں ایک بینڈ کا حصہ رہا ہوں اسکے علاوہ ایک کافی شاپ میں کام کرتا ہوں، اس کے علاوہ میرے پاس تمہیں دینے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔۔" ملیحہ خاموش ہو گئی تھی۔

Huma Qureshi Novels

تم فکر کیوں کرتے ہو ڈینیل! میرے بابا مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں، اگر ایسی بات ہے تو میں بابا کو ضد کر کہ یہیں بلوالونگی، پھر ہم دونوں ان کی اجازت سے ہی شادی کریں گے۔" وہ اپنے پلینز سے آگاہ کر رہی تھی، جبکہ وہ بھی خاموشی سے سنتا، اب اسکی فرمائش ہر گنگنا نا شروع کر چکا تھا۔۔۔

____

"بابا میں نے اور عائشہ نے نکاح کر لیا ہے۔۔" عبداللہ ہاؤس کے عین وسط میں سر جھکائے کھڑا اعرشمان عبداللہ

Huma Qureshi Novels

اپنی ہمراہی میں کھڑی فرنچ بیوی کو ابتسام صاحب کے سامنے کرتا ذرا جھجھک کر بولا تھا، جو رُخ پھیر کر کھڑے پشت پر ہاتھ باندھے ہوئے تھے۔۔

"نکاح کر لیا تو پھر میرے پاس کیا لینے آئے ہو؟" اس بار انہوں نے اپنے بڑے بیٹے کی طرف رُخ پھیرا تھا۔ جو اکثر اُوقات بزنس ٹرپ پر فارن کنٹریز جاتے رہتا تھا، مگر وہ کب سے شادی کر چکا تھا، وہ لاعلم رہے تھے۔۔۔

"بابا عائشہ پورے دل سے مسلمان ہوئی ہے، ہماری شادی کو ابھی زیادہ عرصہ نہیں ہوا، صرف چار ماہ ہی

Huma Qureshi Novels

ہوئے ہیں، مگر اب ہم نے فیصلہ کیا ہے، کہ ہم پاکستان میں ہی رہیں گے۔۔" وہ آگاہی دینے والے لہجے میں گویا ہوا تو ابتسام صاحب مسکرائے۔

"بیٹا جب سارے فیصلے خود سے ہی کر لئے تو بابا کو مزید آگاہی دینے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔" وہ طنزیہ بولے، اس تمام عرصے میں وہ لڑکی خاموش رہی تھی، کیونکہ وہ اردو میں بات کر رہے تھے، اور وہ انکی باتیں سمجھنے سے قاصر تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

”بیٹا نام کیا ہے آپ کا؟“اس بار وہ عائشہ سے مخاطب ہوئے تھے،اسلام قبول کرنے کے بعد یہ نام مسجد کے امام نے دیا تھا۔

”عائشہ!“وہ مخصوص لب و لہجے میں بولی،تو وہ سر ہلا گئے۔اور ایک نظر اسکے لباس پر دوڑائی تھی،جو مکمل شلوار قمیض سوٹ تھا،سر پر اچھے سے اسٹالر لپیٹ رکھا تھا،اپنے نین نقش کے علاوہ وہ مکمل اس ماحول میں رچی بسی ہوئی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

”کیا آپ نے واقعی اسلام پورے دل سے قبول کیا ہے، یا میرے بیٹے کی محبت میں۔۔“اس بار وہ سیدھا اسی سے مخاطب ہوئے تھے۔

”انکل کیا تو عرشمان کے لئے ہی ہے، مگر آپ یقین رکھیں، میں کبھی بھی اپنے مذہب میں واپس نہیں جاؤنگی، یہ نئی پہچان اور یہ سب مجھے بہت پر سکون کر گئے ہیں۔۔“وہ سچے دل سے بولی تو اس بار ابتسام صاحب کھل کر مسکرائے تھے۔۔

Huma Qureshi Novels

"خوش رہو! اب اگر میرے بیٹے نے یہ نیک کام کر ہی لیا ہے تو آپ کو بھی آج سے ایک بات یاد رکھنی ہو گی کہ ہمارے یہاں عورت اپنے شوہر سے مرتے دم تک وفادار رہتی ہے۔" انہوں نے تنبیہ ضروری سمجھی۔

"آپ بے فکر رہیں انکل!" وہ مطمئن کرنے والے لہجے میں بولتی عرشمان عبداللہ کی جانب دیکھتی مسکرائی تھی۔

"اور آپ کی فیملی! کیا انہیں کوئی اعتراض نہیں ہوا؟" اس بار وہ تفتیشی لہجے میں گویا ہوئے۔

Huma Qureshi Novels

"ہوا تھا انکل! لیکن میں اپنے فیصلے میں آزاد ہوں، اسی لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب میں پاکستان میں ہی رہونگی۔" ابتسام صاحب سوچ میں پڑ گئے تھے، کیونکہ انہیں اپنی زندگی میں ایسی کئی شادی دیکھی تھیں، جن میں سے بمشکل چند ایک ہی کامیاب ہو سکی تھیں۔

"اللہ آپ کو تاحیات آپ کے فیصلہ پر قائم رکھے، اور صراط مستقیم کے راستے پر چلنے کی توفیق عطا کرے ۔آمین۔۔ مگر بیٹا ہم کبھی نہیں چاہیں گے کہ آپ اپنے گھر

Huma Qureshi Novels

والوں سے زیادہ میل ملاقات رکھیں، یا رابطہ میں رہیں۔" وہ دوٹوک لہجے میں گویا ہوئے تھے۔

"بابا جان بے فکر رہیں! عائشہ ویسے بھی اپنے پیرنٹس کے ساتھ نہیں رہتی تھی، اور اب تو اس نے ہمیشہ میرے ساتھ ہی رہنا ہے، رہی بات رابطے کی تو وہ کبھی پاکستان نہیں آئینگے، مگر اگر کبھی عائشہ کا ملنے کا دل کیا تو میری طرف سے مکمل اجازت ہے۔" اس بار عرشمان اپنی محبت کے چہرے پر اداسی دیکھ باپ کو باور کرا گیا، تو وہ سر ہلا گئے۔

Huma Qureshi Novels

"کوشش کرنا عرشمان، کہ تمہارے اس رشتے کی کوئی

بھی تلخی ہماری آئیندہ نسلوں پر نہ پڑے۔۔" یہ جملے

انہوں نے جان کرارد و میں ادا کئے تھے،اور وہ بخوبی اپنے

باپ کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا۔۔

"تو پھر آپ دونوں تیاری کریں ولیمے کی۔پورے

خاندان میں بھی تو آپ کی شادی کا اعلان کرنا ہے، اتنی

پیاری بہو ڈھونڈ کر لائیں ہیں آپ ہمارے لئے۔۔" وہ

دونوں ہی مسکرائے تھے، جبکہ وہ سر پر ہاتھ رکھتے وہاں

سے نکل آئے تھے۔۔۔

Huma Qureshi Novels

____

"کیا عثمان بھائی یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟" وہ ذرا حیران ہوئی۔

"سچ کہہ رہا ہوں، بھائی ایک گوری میم کو ہمارے بھابھی بنا کر لے آئے ہیں، اور کل رات ہی یہ دھماکا کیا ہے۔" وہ بہن سے ٹیلی فون پر بات کرتے اسے حیران کر گئے تھے۔

"واہ بھئی! اور بابا جان مان گئے؟" اسے سب سے زیادہ تجسس اس بات کا تھا۔

Huma Qureshi Novels

پہلے تھوڑے خفا ہوئے مگر پھر اپنے بیٹے کے اس نیک عمل کو دیکھتے ہوئے مان گئے، کہ انہوں نے ایک غیر مسلم لڑکی کو مسلمان کر کہ اپنے نکاح میں لیا ہے۔۔"ملیحہ نے آئی بُرو اُٹھائے۔۔

"یعنی یہ سب ثواب کی نیت سے ہوا ہے۔"وہ ذرا شرارتی لہجے میں بولی۔

جو بھی کہو، سوچ رہا ہوں۔ کچھ دن تمہارے پاس آجاتا ہوں اور کچھ ثواب میں بھی کما لیتا ہوں۔۔"اس بار عثمان عبداللہ بھی شرارتی لہجے میں بولے تو وہ قہقہہ لگا گئی۔۔

Huma Qureshi Novels

"ہاں سارے نیک کام عبداللہ خاندان کے سپوتوں نے ہی کرنے ہیں۔۔"اس بار وہ ناک چڑھا گئی۔"

ویسے یاد آیا بھابھی فرنچ ہیں، لیکن بہت پیاری ہیں، بھائی تو ان کے سامنے کچھ بھی نہیں۔۔"وہ لب دانتوں تلے دبا کر اس بار اسے جان کر چھیڑ رہا تھا۔۔

"اب آپ جان کر بھابھی کی تعریفیں کر رہیں تا کہ میں اگلی فلائٹ سے پاکستان پہنچ جاؤں۔"وہ نروٹھے پن سے بولی۔

Huma Qureshi Novels

"بیٹا جلد از جلد تو تمہیں واپس آنا ہی پڑے گا کیونکہ بابا جان بھائی کا ولیمہ کرنے کا سوچ رہے ہیں۔اپنی ڈیٹیس بتا دو پھر ہم اسی حساب سے ولیمہ رکھ لیں گے۔۔"اب وہ بہن سے مزید ادھر ادھر کی باتیں کر رہے تھے۔۔جو اپنی روٹین بتاتی کچھ دیر بعد رابطہ منقطع کر گئی۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

وہ وکیشنز پر پاکستان آئی ہوئی تھی۔اور ساتھ ہی اسکے بڑے بھائی کی شادی بھی تھی، ایسے میں ملیحہ کو اپنی بات کہنے کا موقع ہی نہیں مل سکا تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

وہ اپنے باپ کے پاس اسٹڈی میں آئی تھی، جہاں وہ اسے دیکھ کھل کر مسکرائے تھے۔۔۔

بابا!" وہ جو کسی کتاب کے مطلع میں غرق تھے، لاڈلی کی نرم آواز پر چونکے۔

جی بابا کی جان! وہاں کیوں کھڑی ہو۔ یہاں ہمارے پاس آؤ۔۔" انہونے محبت بھرے لہجے میں پاس بلایا تھا، تو وہ مسکرائی۔۔

Huma Qureshi Novels

کیا ہوا خیریت ؟ آپ کے بھائی کی شادی ہے، گھر میں رونقیں لگی ہوئی ہیں، اور ہماری بیٹی اداس اداس سی گھوم رہی ہے، بھلا کیوں ؟"انہوں نے ذرا اچھنبے سے پوچھا تھا۔

آہمم ! ویسے ہی۔۔۔ آپ بتائیں، آپ کیوں اداس ہیں۔۔"وہ بات گھما گئی۔

بھئی ہمیں تو آپ کی ماما کی بہت یاد آرہی ہے آج، اگر آج وہ حیات ہوتیں تو یقیناً اپنے لاڈلے بڑے بیٹے کی شادی پر بہت خوش ہوتیں۔"ملیحہ نے آگے بڑھ کر انکے سینے سے جا لگی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

اُداس نہ ہوں باباجان! ماماجا کہیں بھی ہو نگی، ہمیں دیکھ کر خوش ہو نگی۔۔"ملیحہ صرف پندرہ برس کی تھی، جب ایک رات اچانک وہ حرکت قلب بند ہونے کے باعث ابتسام عبداللہ کا ساتھ چھوڑ گئیں تھیں۔۔

بالکل! ویسے آپ بتائیے، فائینلز کب ہیں آپ کے؟" انہوں نے بیٹی سے دریافت کیا۔۔

بس یہ لاسٹ سمسٹر ہے۔" اُنہوں نے سَر ہلایا۔

Huma Qureshi Novels

آپ اپنی تعلیم مکمل کر لیں، پھر بس میں نے جلد از جلد آپ کے بھی فرض سے سبکدوش ہونا ہے۔" وہ آگاہ کر رہے تھے۔ ملیحہ ایک لمحے کے لئے خاموش رہ گئ تھی۔۔ بابا جان میں آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤ نگی۔" وہ فی الحال ڈینیئل کے بارے میں بات کرنے کا ارادہ ترک کر گئ تھی۔

میری جان جانا تو پڑے گا، میرے ایک بہت اچھے دوست کا بیٹا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ آپ کی تعلیم مکمل ہو جائے تو شادی کر دیں، ویسے ہم آپ سے اس بارے میں

Huma Qureshi Novels

بات کرنا چاہتے تھے کہ ،اس بار آپ کے جانے سے پہلے منگنی کی رسم ادا کردیں گے۔"ابتسام صاحب نے اسکی سماعتوں پر دھماکا ہی تو کیا تھا۔۔

مگر بابا میں۔۔۔"اس کے لفظ لبوں میں ادھورے ہی رہ گئے۔

میری جان اتنا پریشان نہ ہو۔شادی ہم آپ کی تعلیم مکمل ہونے کے بعد ہی کریں گے بے فکر رہیں۔۔"وہ لب چباتی خاموش رہ گئی۔۔

Huma Qureshi Novels

آپ کو اپنے بابا جان کی پسند پر کوئی اعتراض تو نہیں۔۔"ملیحہ کشمکش میں گھری باپ کا مان بڑھانے کی خاطر نفی میں سر ہلا گئی، جنہوں نے اسے ڈھیروں دعاؤں سے نوازہ تھا۔۔۔

خوش رہو۔۔۔"وہ خاموشی سے وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔

Huma Qureshi Novels

وہ ڈریس چینج کر کہ باہر آیا تو جب تک وہ بیڈ پر نیم دراز

موبائل پرِ اسکرولنگ کر رہی تھی ۔۔ زاران کو دیکھ وہ

مسکرا کر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی ۔

وہ سنجیدگی سے بیڈ کی دوسری جانب اپنی جگہ پر جا کر لیٹا

نیم دراز ہوا تھا۔ ساتھ ہی کروٹ میرم کی طرف لی

تھی ۔۔ آج وہ دونوں ایک ہی بیڈ پر تھے ۔۔ میرم نے خود

پہل کی تھی ۔۔ زاران نے نوٹس کرنے کے باوجود کچھ

کہنا مناسب نہیں سمجھا تھا ۔۔

ایک بات تو بتاؤ ؟ ‘‘ وہ کچھ سوچ کر مستسفر ہوا ۔۔

Huma Qureshi Novels

جی پوچھیں؟"اس نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تھا۔

"تمھیں مجھے ٹریپ کرنے کے لئے عظیم مشورہ کس نے دیا تھا؟"میرم نے سٹپٹا کر نگاہیں پھیریں تھیں۔۔ گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

ک۔۔ کسی نے نہیں۔۔"وہ بُری طرح سٹپٹائی تھی۔۔ ساتھ ہی کمبل میں گم ہونا چاہا تھا۔ جبھی زاران نے اسے ہاتھ کے اشارے سے روکا تھا۔

Huma Qureshi Novels

"صبر! تم نے ابھی میرے سوالوں کا جواب نہیں

دیا۔۔" اس نے اسے روکنا چاہا، جواب دامن بچا رہی

تھی۔۔

زاران وہ بس میری غلطی۔۔" وہ ہکلائی۔

"میں نے پوچھا کہ تمھیں وہ سب کرنے کا مشورہ کس

نے دیا تھا؟" اس بار وہ قدر سخت لہجے میں استفساریہ گویا

ہوا تو اسے سانپ سونگھ گیا تھا۔۔"

کچھ پوچھا ہے میں نے شاید؟" اس نے طنزیہ نگاہوں سے

دیکھا۔

Huma Qureshi Novels

"میری دوستوں نے۔۔" نظریں جھکائے وہ دونون ہاتھوں کو آپس میں مسلتی، قدرِ شرمندہ لہجے میں گویا ہوئی تھی۔۔زاران نے تاسفی نگاہوں سے اسکی آنکھوں میں اتری نمی دیکھ سر جھٹکا۔۔

"مجھے تم سے اسی بیوقوفی کی امید تھی۔۔" میرم نے اس بار سر اٹھا کر شکوہ کناں نگاہوں سے دیکھا تھا۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟ کچھ غلط تو نہیں کہہ رہا ہوں میں۔" وہ برہم ہوا تو وہ یکدم ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر پھپھک پھپھک کر رو پڑی تھی۔

Huma Qureshi Novels

"بس اب رو کر دکھا دو۔" وہ سر پیچھے پھینکتا پھنکارا۔

"کتنی بار معافی مانگ چکی ہوں آپ سے۔۔اب کیا جان لے کر مانیں گے؟" وہ خفا ہوئی۔

"دل تو میرا یہی چاہتا ہے۔" وہ زیادہ ہی روڈ ہو رہا تھا۔

"میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی وہ۔۔اب آپ سب کو اللہ کا واسطہ ہے مجھے معاف کر دیں۔۔" وہ ہزیانی آنداز میں بولتی اس کے سامنے ہاتھ جوڑ گئی تھی۔۔ زاران کی سخت نگاہیں اسکی مترنم آنکھوں سے ٹکرائیں تھیں، جہاں شکوہ، دکھ، پریشانی، ملال سب کچھ عیاں

Huma Qureshi Novels

تھا۔۔ مگر نجانے کیوں زاران کا دل پھر بھی موم نہیں ہوا

تھا۔

"سوری مگر میں تمھاری اس حماقت کے لئے تمھیں کبھی

معاف نہیں کر سکتا۔ عبداللہ خاندان کی بیٹی کو یہ حرکتیں

زیب نہیں دیتیں۔۔" وہ درشت لہجے میں گویا ہوتا، اپنا

سر تکیہ پر پھینکتا رخ پھیر کر آنکھیں موند گیا تھا۔۔ جبکہ

دوسری جانب میرم کتنی ہی دیر سسکیاں بھرتی رہی

تھی، جاگ تو وہ بھی رہا تھا، مگر وہ چاہ کر بھی نرم نہیں پڑ

سکتا تھا۔۔ یہ لڑکی اس شخص کی پوتی تھی، جس کی وجہ سے

Huma Qureshi Novels

اس نے اتنا کچھ جھیلا تھا۔۔وہ سب کچھ برداشت کر سکتا تھا مگر اپنی انسلٹ نہیں۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عیسیٰ اِس وقت ایک پاکستانی رسٹورنٹ پر بیٹھا تھا۔۔اسے پتہ نہیں کیا سوجھی تھی کہ کڑی چاول کا آرڈر دے دیا تھا،اب وہ تیار ہونے میں اچھا خاصہ وقت بھی لگ رہا تھا، مگر اب وہ مزے سے بیٹھا بس منتظر تھا کہ کچھ اچھا سا کھانے کو مل جائے،تو وقت لگنے کا غم ہلکا ہو جائے گا،،وہ موبائل میں گم تھا، جبھی کوئی وجود اسکے عین سامنے آ کھڑا

Huma Qureshi Novels

ہوا تھا، ساتھ ہی وہ سر کو ترچھی پوزیشن میں خم دے کر اسکے سامنے جھکی۔

”عیسیٰ عبداللہ! واٹ آکوانسیڈینس، مطلب ہماری ملاقات ایک بار پھر ہو رہی ہے واؤ۔۔“ وہ حیران ہوا۔ ساتھ ہی موبائل سائیڈ کر رکھا، وہ وہی لڑکی تھی، جس سے اسکی اس دن ملاقات ہو گئی تھی۔۔ عیسیٰ کے چہرے پر شناسائی کی رمق ابھرتی دیکھ وہ مزید پرجوش ہوئی تھی۔

Huma Qureshi Novels

"کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں۔۔" وہ اجازت طلب کر رہی تھی۔ عیسیٰ نے گہری سانس خارج کی۔ گویا میڈم آپ کو کون منع کر سکتا ہے۔

"شیور! وہ مسکرا کر اجازت دے گیا۔۔

"آپ کیا آرڈر کا ویٹ کر رہے ہیں۔۔" اب وہ پر جوش لہجے میں بات کو طول دے رہی تھی۔۔

"جی بالکل!" وہ کندھے اُچکا گیا۔۔

"اس ریسٹورینٹ کا کھانا سچ میں بہت اچھا ہے۔۔" عیسیٰ مسکرایا۔۔

Huma Qureshi Novels

میں آپ کو شو بہت شوق سے دیکھتی ہوں۔۔آپ کا

"ہیومر سچ میں بہت مزے کا ہے۔۔

تھینک یو!" وہ ہنوز بہت ریزرو بیٹھا تھا، اسکے تاثرات

نارمل تھے، جبکہ مقابل بیٹھی لڑکی حد سے زیادہ پرجوش

دکھائی دے رہی تھی۔۔

کیا آپ میرے ساتھ کمفرٹیبل فیل نہیں کر

رہے۔۔" اس بار وہ ذرا اکورڈ ہوئی تھی۔۔کیونکہ وہ

مسلسل ہلکی مسکراہٹ سنگ بس اسی کی باتوں کا جواب

Huma Qureshi Novels

دینے پر اکتفا کر رہا تھا۔۔اور یہی چیز مقابل کو کوفت میں

مبتلہ کر رہی تھی۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے ،دراصل کسی سے بھی بات

کرنے سے پہلے میں اسکا انٹروڈکشن لیتا ہوں ،اب آپ تو

مجھے جانتی ہیں، مگر انفورچونیٹلی میں آپ کو نہیں

جانتا۔۔"اس بار وہ ذرا شرارتی آنداز میں گویا ہوا تو زرتاج

ماتھے پر ہاتھ مار گئی۔۔

"اوہ! یہ تو میں بھول ہی گئی تھی۔۔میرا نام زرتاج شاہ

ہے،اور میں ایک امریکن نژاد پاکستانی ہوں۔۔اور آج

Huma Qureshi Novels

کل لندن اپنی ایک دوست کے پاس رہ رہی ہوں، میری فیملی پاکستان میں ہی رہتی ہے۔۔'' وہ تیز گام کی طرح ایک لمحے میں ساری سچوئشن سے آگاہ کر رہی تھی۔۔

''اوہ زرتاج! نائس نیم۔۔'' وہ سراہا رہا تھا، جبکہ وہ مسلسل مسکرا رہی تھی۔۔

کیا مجھے آپ کا نمبر مل سکتا ہے۔۔''عیسیٰ ہولے سے مسکرایا۔۔

Huma Qureshi Novels

کیا آپ مجھے ڈیٹ کرنا چاہتی ہیں۔۔''اس بار کہنیاں میز پر ٹکاتے وہ ذرا آگے کو جھکتا زاردار ی سے شریر لہجے میں گویا ہوا۔۔

اتنے ہینڈ سم لڑکے کو ڈیٹ کرنے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے ویسے۔۔''وہ شرارت سے لب دانتوں تلے دبا گئی۔۔''

ہاہاہاہا! یو آر سو کیوٹ ! نمبر نوٹ کیجئے۔۔''وہ اسکی باتوں سے محظوظ ہوا تھا، ساتھ ہی اسے وہ ایک اچھی کمپنی بھی لگی تھی۔۔ایسا پہلی بار تھا کہ وہ خود سے کسی لڑکی کی طرف

Huma Qureshi Novels

متوجہ ہو رہا تھا۔۔ جبکہ وہ صرف دوسری ملاقات میں ہی اچھی خاصی فری ہونے کے چکر میں لگ گئی تھی۔۔

"جی جی بتائیے!" اس کی مخروطی انگلیاں تیزی سے ڈائل پیڈ پر چل رہی تھیں۔۔۔

"ویسے آگر سچ کہوں تو، مجھے آپ سچ میں بہت اچھے لگتے ہیں۔" عیسیٰ نے معنی خیزی سے آنکھیں گھمائیں تھیں۔

"اور آگر میں سچ کہوں تو میں کبھی پاکستان میں بھی آپ جیسی جذباتی فین سے نہیں ملا۔۔" وہ شرارت سے بولا۔۔

Huma Qureshi Novels

”آپ کو پتہ ہے، میں نے سوچ رکھا تھا کہ اگر میں کبھی زندگی میں آپ سے ملی تو فوری طور پر دل کی بات کہہ ڈالونگی۔۔“عیسیٰ متجسس ہوا۔۔

”کیا ہے آپ کے دل کی بات۔۔“اسکی گہری سیاہ آنکھیں مسکرا رہی تھیں۔۔

”یہی کیا آپ مجھ سے شادی کریں گے۔۔۔“عیسیٰ کے چہرے پر وہ جو محظوظ کن مسکراہٹ رقص کر رہی تھی، وہ پل میں ہوا ہوئی تھی۔ چہرے کے تاثرات سخت ہوئے تھے۔ آنکھوں کی چمک ماند پڑ گئی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

"آپ شاید مائینڈ کر گئے ہیں، میں نے تو صرف دل کی بات کہی ہے۔۔" وہ اسکے تاثرات کا جانچتی نگاہوں سے جائزہ لیتی لب دانتوں تلے دبا گئی۔۔

"نہیں مائینڈ تو نہیں کیا، مگر یہ میری لائف کا فرسٹ ایکسپیرنس ہے نا۔ کہ کوئی لڑکی خود مجھے پرپوز کر رہی ہے۔۔" اس بار وہ اپنے تاثرات پر قابو پا چکا تھا، جبکہ وہ قہقہہ لگا گئی، اتنے میں آرڈر بھی سُرو ہونے لگا تھا۔۔

"کڑی چاول۔۔۔" وہ ذرا حیران ہوئی۔۔

"کیوں اچھے نہیں ہوتے کیا؟" اس نے آئی برو اٹھائے۔

Huma Qureshi Novels

"نہیں۔ایسی بات نہیں ہے، مجھے لگا کہ آپ شاید باربی کیو آئیٹم کا آرڈر دے کر اب اس کا انتظار کر رہے ہیں، یہ چیزیں تو بہت کم لوگ کھاتے ہیں، اور "یہ بہت ہی زیادہ ٹائم ٹیکنگ بھی ہیں۔۔" وہ اپنی رائے کا اظہار کر رہی تھی۔۔

"مجھے اکیلے کھانا کھانے کی عادت نہیں ہے، مگر جب سے لندن آیا ہوں اکیلے ہی کھانا کھانا پڑ رہا ہے، کیا آپ میرا ساتھ دیں گی۔۔" وہ سوالیہ گویا ہوا تھا۔ تو وہ مسکرائی۔۔

Huma Qureshi Novels

"شیور! وائی ناٹ۔ آپ کی بدولت مجھے لندن میں کڑی چاول کھانے کا تجربہ بھی ہو جائے گا۔۔" وہ دونوں ہی کھل کر مسکرائے تھے، جبکہ عیسیٰ نے نوٹس کیا کہ وہ تھالی میں انڈین اسٹائل میں سرو کی گئی تھی، باقاعدہ ایک درمیانے سائز کی تھالی تھی، جس میں ایک کٹوری میں کڑی تھی، دوسری میں دہی، اور ایک میں چٹنی ٹائپ کچھ تھا، اور ایک طرف کو چاول رکھے ہوئے تھے۔۔

"یہ پاکستانی رسٹورینٹ ہے نا۔۔" وہ اب اس سے تصدیق کر رہا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"جی بالکل!"اس نے ایک الگ پلیٹ میں اپنے لئے نکالتے ہوئے ہامی بھری۔

"تو یہ پاکستانی ڈش انڈین اسٹائل میں کیوں سرو کر رہے ہیں۔۔"اسے ذرا عجیب لگا۔۔

"ہاہاہا! دراصل یہاں کی مینجمنٹ میں زیادہ تر لوگ ،انڈین ہی ہیں۔۔۔دوسری بات تھالی کا ٹرینڈ چل رہا ہے،لوگ لائک کرتے ہیں، میں پاکستان جب گئی تھی، تو اب تو وہاں بھی بہت سارے ہوٹلز میں یہ اسٹینڈر بن چکا ہے۔۔"وہ تھوڑے سے چاول پر کڑی ڈالتی پہلا نوالہ منہ

Huma Qureshi Novels

میں رکھ چکی تھی، جبکہ عیسیٰ نے الگ سے لیتے چمچ سے کھانا اسٹارٹ کردی تھی۔۔۔

"ہمم!" وہ سمجھ کر سر ہلا گیا۔۔

"ویسے ٹیسٹ بہت اچھا ہے، چچی جان کے ہاتھ کی کڑی کی یاد آگئی مجھے۔۔" اب وہ تعریف کر رہا تھا۔۔

"ویسے آپ کی فیملی میں کون کون ہوتا ہے؟" اب وہ دونوں مزے سے کھانا انجوائے کرتے ہوئے باتوں میں مگن ہوگئے تھے۔۔

Huma Qureshi Novels

"دادا ابوّ، مام ڈیڈ! چاچا چچی، انکی بیٹی جس کی ابھی ریسنٹلی

شادی ہوئی ہے، اور بس یہی چھوٹی سی فیملی ہے ہماری۔"

وہ چمچ سے ہی ایک کٹوری کی کرڑی ہضم کر گیا تھا، باقی سب

جوں کا توں رکھا تھا۔۔

"اوہ! ویسے آپ کی شادی کیوں کینسل ہوئی

تھی، سوری کہنا تو نہیں چاہئے مگر جب میں نے آپ کی

شادی کی کینسل ہونے کی خبر سنی تھی، مجھے اتنی خوشی

ہوئی تھی کہ بس نہ پوچھیں۔۔" عیسیٰ کے تاثرات ایک

بار پھر سرد ہوئے تھے۔۔

"کچھ پرسنل ریزنز تھے، بس اسی وجہ سے۔۔۔" وہ مختصر لہجے میں بولا۔۔

"خیر جو بھی تھا، مگر میرے لئے تو یہ گڈ سائن ہی تھا۔۔

وہ کیوں بھلا؟" وہ متجسس ہوا۔۔

مطلب بھئی اب ویکنسی خالی ہے، میں پرپوزل کی اپلیکشن ڈال سکتی ہوں۔۔" وہ ہنوز شرارتی لہجے میں بولی تو عیسیٰ کھل کر مسکرایا، اس لڑکی کی باتیں بہت مزے کی تھیں۔۔

Huma Qureshi Novels

میڈم آپ پہلے ہی اپلائی کر چکی ہیں۔۔" وہ اسکے کچھ منٹ قبل کئے گئے پروپوز کا حوالہ دے رہا تھا۔۔

تو پھر کیا سوچا آپ نے اس بارے میں۔۔" اسکی ہیزل رنگ آنکھوں میں چمک واضح تھی۔۔

آہمم! مجھے بیوی کی پوسٹ کے لئے، روز سینکڑوں پرپوزل موصول ہوتے رہتے ہیں، آپ کے علاوہ اور بہت سی قابل اور خوبصورت کینڈیڈیٹس لائن میں ہے، ماما کا ڈیپارٹمنٹ سب کی سی وی کا پوسٹ مارٹم کرتی ہیں، جب وہ فائنل کریں گی، جب ہی آپ کی اس پوسٹ

Huma Qureshi Novels

کے لئے ہائر نگ ہو سکتی ہے۔۔" گہری سیاہ آنکھوں میں

معنی خیزی سی چمک لئے وہ بھی شرارتی لہجے میں جواب

دے رہا تھا۔۔

"اوہ یعنی، میں اُمید رکھ سکتی ہوں۔۔" وہ مزید بولی تو وہ

سر ہلا گیا۔۔

"تو سر پھر کب ملوا رہے ہیں، اپنی مما سے، تاکہ میں انہیں

امپریس کر سکوں، تاکہ میری فائل ذرا اُپر آسکے۔۔" اس

بار عیسیٰ اپنا قہقہہ ضبط نہیں کر سکا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"یار تم سچ میں ایسی ہو، یا بس مجھے امپریس کرنے کے لئے ایسی بتایں کر رہی ہو۔۔" وہ اس لڑکی کو لے کر اچھا خاصہ حیران ہوا تھا۔۔

"سر بس آپ کے معاملے میں تھوڑی سی پاگل ہوں، وہ کیا کہتے ہیں، آپ پر ڈھیٹ قسم کا کرش ہے میرا، چار سال ہونے کو آگئے ہیں، جب سے آپ نے فیلڈ میں قدم رکھا ہے میری نگاہیں بس آپ پر ہی ٹکی ہوئی ہیں۔۔۔" وہ سر پیچھے پھینک کر ہنسا تھا، کتنی ہی ٹیبلز کے لوگ اسے پہچان

Huma Qureshi Novels

چکے تھے، مگر پرائیوسی کے خیال سے سب ایک نگاہ ڈال کر اپنی باتوں میں مگن ہو جاتے۔۔۔

جلد ملوایں گے آپ کو۔۔۔ فکر نہ کریں۔۔"اس کے لب مسلسل مسکرا رہے تھے، کچھ ہی دیر میں دونوں کی اچھی دوستی ہو گئ تھی، جو عیسیٰ کے لئے ایک حیران کن بات تھی، وہ محتاط سا بندہ، بلا مقصد اس لڑکی سے زیادہ ہی باتیں کر رہا تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

کیا بات ہے آج میرا بیٹا بہت مسکرا رہا ہے۔۔" وہ عائشہ سے ویڈیو کال پر مصروف تھا۔جب وہ بیٹے کو اتنے دنوں بعد حد سے زیادہ خوش دیکھ، استفسار یہ بولیں، ساتھ ہی اسکی نظر بھی اتاری تھی۔۔

ہاہاہا نہیں ایسی بتا نہیں ہے۔۔ مگر آج میری اپنی ایک کریزی فین سے ملاقات ہوئی۔۔"اب وہ تفصیل بتا رہا تھا۔۔

اوہ تو یہ ہے خوشی کی وجہ۔۔"انہوں نے مسکراہٹ دبائی۔۔

Huma Qureshi Novels

نہیں اصل وجہ یہ ہے کہ وہ لڑکی اا اتنی بند اس ہے کہ اس نے مجھے دو ملاقاتوں میں ہی پرپوز کر دیا، اور مجھے دیوانگی کی حد تک لائک کرتی ہے، اسکا بس نہیں چل رہا تھا میں ابھی ہاں کروں، اور وہ اپنے پیرنٹس کو لے کر آپ لوگوں کے پاس پاکستان پہنچ جائے۔۔" وہ خود بھی سوچ کر مسکرا رہا تھا۔۔

اتنی زندہ دل بچی کون ہے، کبھی میری بھی بات کراؤ۔۔" وہ بھی ذرا پُرجوش ہوئیں۔۔

Huma Qureshi Novels

آپ سے وہ صرف بات نہیں کرے گی، بلکہ پوری کوشش کرے گی کہ کسی بھی طرح آپ کو امپریس کر سکے، تاکہ آپ اپنے بیٹے کے لئے مان جائیں۔۔" وہ ایک بار پھر مسکرایا، وہ اس وقت سیاہ رنگ ٹراؤزر اور سینڈو میں ملبوس تھا، لندن میں رات کے آٹھ بج رہے تھے۔۔۔

اس سے اچھی اور کیا بات ہے، تمہاری عمر نکلتی جا رہی ہے، بس اب میں بھی چاہتی ہوں کہ تم جلد از جلد کسی اچھی سی لڑکی کو دیکھ کر اس سے شادی کر لو، تاکہ ہمیں

Huma Qureshi Novels

بھی تمہاری خوشیاں دیکھنا نصیب ہوں۔۔" وہ خوش دلی سے بولیں۔۔

یار مام آپ کہیں سے بھی ویسٹرن نہیں لگتیں، پاکستان میں رہ کر آپ بالکل وہی ٹیپکل مائینڈ سیٹ رکھنے لگی ہیں، بیٹے کی خوشیاں دیکھنی ہے، اس کے سر پر سہرہ سجتے دیکھنا ہے، ورنہ یہاں ویسٹ میں کونسی اماں کو بیٹے کے سر پر سہرہ سجتا دیکھنے کا شوق ہوتا ہے، وہ تو کہتی ہیں بیٹا تو شادی کرے تو ہمیں انوئٹ ہی کر لینا تو بہت ہے۔۔" وہ سر تکیے پر پھینکتا شرارت سے مسکرایا۔۔

Huma Qureshi Novels

بیٹا میں نے ویسٹ میں زندگی کے تئیس سال گزارے

ہیں، جبکہ یہاں تمہارے بابا کے ساتھ رہتے مجھے پینتیس

سال ہو گئے ہیں، تو اب ماحول کا اتنا اثر تو ہونا ہی تھا۔۔" وہ

تفصیلی لہجے میں بولیں تو وہ کھل کر مسکرایا۔۔

صحیح بول رہی ہیں یار۔۔۔۔" وہ اب اِدھر اُدھر کی باتیں

کر رہا تھا۔۔

تو پھر میری بہو سے بات کب کروا رہے ہو۔۔" انکی سوئی

ابھی تک وہیں اٹکی ہوئی تھی۔۔

بہت جلد بے فکر رہیں۔۔" وہ لب دبا گیا۔

Huma Qureshi Novels

اللہ تمہیں خوش رکھے۔۔"وہ دعائیہ آنداز میں بولیں۔۔

ایک بات آپ کی ہونے والی بہو بولتی بہت زیادہ اور فضول ہے۔۔"وہ جیسے آگاہ کر رہا تھا۔۔

اچھی بات ہے پھر تم دونوں کی خوب جمے گی،ایک کم گو لڑکے ساتھ بولنے والی لڑکی کا پرفیکٹ کپل ہوتا ہے۔۔"وہ تو جیسے ہر بات پر راضی ہونے کو بیٹھی تھیں۔۔

Huma Qureshi Novels

زاران اپنے معمول کے مطابق صبح سویرے جلدی اٹھنے کا عادی تھا۔ مگر میرم ہمیشہ کی طرح گھوڑے گدھے بیچ کر سو رہی تھی۔۔ وہ ابھی جوگنگ سے واپس آیا تھا۔ وہ اس وقت پسینے سے شرابور ٹاول سے چہرہ خشک کرتا اب میرم کو دیکھ رہا تھا۔۔ جو کمبل میں دبک کر سو رہی تھی۔

میرم!" اس نے ہمیشہ کی طرح آواز لگائی تھی۔

میرم۔۔۔" اس نے ایک بار پھر پکارا۔۔

میرم صبح ہو گئی ہے۔" رات وہ کافی دیر تک روتی رہی تھی۔۔ اور اب وہ اسے ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا۔

Huma Qureshi Novels

میرم، میری آواز آرہی ہے۔۔"اب وہ سر پر آ کھڑا ہوا

تھا۔ مگر مجال تھا کہ وہ ٹس سے مس ہو گئی ہو۔۔۔زاران

کو اس کی اس نیند پر ہمیشہ کی طرح تاؤ آیا تھا۔اور ایک

جھٹکے سے اسے اٹھا کر زمین پر کھڑا کیا تھا۔۔

کیا ہوا۔کیا ہوا۔کیا ہوا؟ طوفان طوفان۔۔۔"وہ

ہڑ بڑائی۔۔زاران کی خشک نگاہیں اسی کے چہرے کا

طواف کر رہی تھیں، جو کسی اور ہی دنیا میں گم تھی۔

کوئی طوفان نہیں آیا ہے۔ جلدی سے ریڈی ہو جاؤ۔۔۔

بریک فاسٹ کے لئے نیچے جانا ہے۔"وہ ہمیشہ کی طرح

Huma Qureshi Novels

انتہا کے سرد لہجے میں گویا ہوا تو اُس نے ناک بھونیں سمیٹی تھیں۔

آپ ہمیشہ میری نیند خراب کر دیتے ہیں۔۔" وہ کسی روٹھے بچے کی مانند بولی تھی۔۔زاران نے بغور اس کے تاثرات کا جائزہ لیا تھا۔۔جو نائٹ سوٹ میں ملبوس کوئی معصوم سی بچی لگ رہی تھی۔ مگر اس کی یہی معصوم صورت تو اصل فساد کی جڑ تھی۔۔

زیادہ نخرے نہ دکھاؤ، شاباش فٹافٹ سے اٹھ جاؤ۔" اس نے چٹکی بجائی۔۔

Huma Qureshi Novels

آپ تو زندگی میں کوئی کام ہے نہیں۔اور مجھے بھی روز صبح جلدی اٹھا دیتے ہیں۔۔" وہ نروٹھے پن سے بولی تو زاران نے آنکھیں گھمائیں۔

جی میرم صاحبہ! اس دنیا کی سب سے بیکار شخصیت زاران یوسف ہے۔۔اور دنیا کی انتہائی مصروف ترین ہستی میرم عبداللہ ہیں۔۔آگر آپ کی نازاں طبیعت کو گراں نہ گرزے تو مجھ فارغ آدمی پر شاور لینے کا احسان کر دیجئے ،تاکہ نیچے جا کر ہم سکون سے ناشتہ کر سکیں، ساتھ ہی میں میڈیسن لینے کا تکلف کر سکوں۔" وہ اپنے ہاتھوں

Huma Qureshi Novels

میں نیند سے جھولتی میرم کو پکڑ کر سیدھا کھڑا کرتا طنزیہ لہجے میں بولا تو میرم کی نیند بھک سے اڑی تھی۔۔

"اوہ۔۔۔آپ کا ہاتھ۔۔۔آپ کو گولی لگی تھی نا۔۔

شکر ہے یادداشت واپس آگئی۔۔"اس نے ناک بھوئیں سمیٹی تھیں۔۔جبکہ اب میرم کی نیند مکمل طور پر غائب ہو گئی تھی۔۔

میں ابھی شاور لے کر آتی ہوں۔"وہ تیزی سے بولتی واشروم میں جا کر گم ہو گئی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

ملیحہ امریکا واپس آگئی تھی،لاسٹ سمسٹر کے امتحانات بھی ختم ہو گئے تھے، مگر وہ ڈینیل کو لے کر کافی پریشان تھی، کیونکہ اسکی منگنی باباجان اپنے دوست کے بیٹے کے ساتھ طے کر چکے تھے۔۔۔

ڈینیل ہم لوگ مسجد میں چل کر نکاح کر لیتے ہیں، کیونکہ ایسے باباجان نہیں مانیں گے۔۔" وہ عجیب مخمصے کا شکار تھی۔

کیوں تم نے تو کہا تھا کہ تمہارے باباجان تم سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔" وہ حیران ہوا۔۔

Huma Qureshi Novels

کرتے ہیں، مگراب انہوں نے زبان دے دی ہے، وہ بیٹی کی

قربانی تودے سکتے ہیں مگر زبان سے نہیں پھر

سکتے۔۔"ڈینیل نے ذرا حیرانی سے اسکی جانب دیکھا۔

اوکے ویٹ! تم میری اپنے بابا سے ملاقات کرادو، میں

انہیں خود منالونگا۔۔"وہ جیسے نتیجے پر پہنچا۔۔

آریوشیور کہ تم باباکو کنوینس کرسکتے ہو۔۔"اسے شبہ

ہوا، جبکہ مقابل کی ہیزل رنگ آنکھوں میں عجیب سی

چمک تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

میں کر لونگا ہنی ! تم بس انہیں کسی بھی طرح یہاں بلوالو۔۔" وہ خاموشی اختیار کر گئی تھی۔

____

"ملیحہ میری جان یہ کیسی ضد ہے، اب میں آپ کو لینے اتنی دور آؤں۔" وہ بیٹی کی فرمائش پر ذرا بیزار ہوئے۔۔

"بابا پلیز آجائیں نا، میں چاہتی ہوں کہ کنوکیشن والے دن میرے بابا میرے ساتھ ہوں، پلیز نا۔۔۔" وہ منت بھرے لہجے میں بولی تو انہیں مانتے ہی بنی تھی، لاڈلی بیٹی کی فرمائش تھی، نظر انداز بھی تو نہیں کیا جا سکتا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"اوکے میرا بچہ! میں آجاؤنگا۔۔۔" وہ مزید بیٹی کی بات کی نفی نہیں کر سکے تھے، اور دو دن بعد کی فلائیٹ سے وہ بھی بیٹی کے پاس کولمبیا پہنچ گئے تھے۔۔۔

"بھئی ملیحہ آپ کا اسپیشل فرینڈ کب آئیگا!" وہ بیٹی کی فرمائش پر کنو کیشن اٹینڈ کرنے کے بعد، رات میں کافی شاپ پر آگئے تھے، جہاں وہ انہیں کسی اسپیشل پرسن سے ملوانے والی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

بس بابا دو منٹ اور صبر کریں۔۔۔" وہ خود بھی بے صبری سے ڈینیل کی منتظر تھی، جو نجانے کہاں رہ گیا تھا۔"

"ہیلو سر!" وہ دونوں ابھی باتوں میں ہی مگن تھے، کہ انتہائی قریب غیر شناسہ سی آواز ابھری، ابتسام صاحب نے ذرا اچھنبے سے گردن ترچھی کر کہ سوالیہ نگاہوں سے مقابل کھڑے اسپینش نقوش کے حامل لڑکے کو دیکھا تھا، جو ہیزل رنگ آنکھوں میں چمک لئے بھرپور انداز میں مسکرا رہا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

ہیلو ڈینیل ! بابا یہ ڈینیل ہے میرا بہت اچھا

فرینڈ !"ابتسام صاحب کے لبوں کی مسکراہٹ ایک لمحے

کے لئے جدا ہوئی تھی۔ مگر پھر وہ خود پر ضبط کرتے مسکرا

کے اسے ہاتھ ملا رہے تھے۔۔

بیٹھو بیٹا !" وہ اب اتنے بھی دقیانوسی سوچ کے حامل شخص

نہ تھے کہ مغرب میں بیٹی کو پڑھنے کے لئے بھیجتے اور کسی

لڑکے سے دوستی کو قبول کرنا نا ممکن ہو جاتا۔۔۔

"بابا یہ ڈینیل ہے، میں اور ڈینیل ایک دوسرے کو

پیچھلے تین سال سے جانتے ہیں، اور یہ اتنا اچھا سنگر ہے نا

Huma Qureshi Novels

کہ بس۔۔۔" وہ باپ کے تاثرات دیکھ ذرا پر جوش ہوئی تھی۔۔۔

"اچھا اچھا!" وہ مزید گرم جوشی کا اظہار نہ کر سکے تھے، بلکہ اب وہ ہلکے پھلکے آنداز میں ڈینیل سے اسکے بینڈ سے متعلق ادھر ادھر کی باتیں کر رہے تھے، وہ بھی صرف اسی لئے کہ وہ انکی بیٹی کا دوست تھا۔ اور لڑکے لڑکیوں میں دوستیاں تو ہو ہی جاتی ہیں۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Huma Qureshi Novels

سر میں آپ سے ایک اور ضروری بات کرنا چاہتا ہوں؟“

وہ مخصوص لب و لہجے میں ذرا سنجیدگی سے بولا تو متوحش

ہوئے۔۔

جی بولیں؟“انہوں نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔۔۔ ملیحہ

نے ایک نظر ڈینیل کو دیکھا اپنے باپ کے سنجیدہ چہرے

کی جانب دیکھا تھا۔۔

میں آپ کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔“ ڈینیل کا

کہنا تھا کہ ابتسام صاحب کے چہرے کے تاثرات چٹانوں

Huma Qureshi Novels

کی مانند سخت ہو گئے تھے، انہوں نے گھور کر اپنی لاڈلی بیٹی کو

دیکھا تھا، جواب ذرا پریشان دکھائی دے رہی تھی۔۔

ملیحہ کافی لیٹ ہو گیا ہے، گھر چلو۔۔" وہ نشست چھوڑ گئے

تو ملیحہ کے ساتھ ساتھ ڈینیل بھی ذرا گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوا

تھا۔۔

"!سر میری بات

شٹ اپ! لڑکے تم جو کہنا چاہتے تھے وہ میں سن چکا، ناؤ

لیو۔۔۔" وہ ایک بارعب شخصیت کے حامل اچھے خاصے

ڈیسینٹ اور خوش اخلاق شخص تھے، مگر ایک غیر مذہب

Huma Qureshi Novels

کے لڑکے کا یوں اپنی بیٹی کے لئے شادی کا پیغام دینا انکی

غیرت کو بری طرح سے للکار گیا تھا۔۔

بابا ڈینیل مسلم ہونے کے لئے تیار ہے۔۔ ہم دونوں

ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں، شادی کرنا چاہتے

ہیں۔۔ آپ ایک بار۔۔۔۔" وہ مسلسل کچھ نہ کچھ بول

رہی تھی، جبکہ وہ اسکی تمام تر اِلتجائیں نظر آنداز کیئے اِسکا

نازک ہاتھ سختی سے اپنے ہاتھوں کی گرفت میں قید کیئے،

کافی شاپ سے نکل آئے تھے۔۔۔

Huma Qureshi Novels

وہ اس وقت اپنی بیٹی کی ہمراہی میں لندن میں اپنے ولا میں موجود تھے، وہ محض دو دن میں وہاں سے چیک آوٹ کر کہ لندن آ گئے تھے، کیونکہ ملیحہ کی بغاوت حد سے زیادہ بڑھتی جا رہی تھی۔۔

بابا میں پاکستان نہیں جاؤنگی، اور نہ ہی آپ کے کسی دوست کے بیٹے سے شادی کرونگی۔ میں ڈینیل کو پسند کرتی ہوں اور اسی سے شادی کرونگی۔" وہ آپے سے باہر ہو رہی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

خاموش ہو جاؤ ملیحہ! ہماری نرمی کا ناجائز فائدہ نہ اٹھاؤ۔۔" وہ دبی دبی آواز میں غرائے تھے۔۔

باباآپ میرے ساتھ زیادتی نہیں کر سکتے! عرشمان بھائی کی شادی بھی تو آپ نے ایک اسپینش لڑکی سے کی ہے نا! ان کے نکاح کو تو آپ نے آسانی سے قبول کر لیا تھا، تو اب میرے لئے یہ اصول کیوں۔۔۔" وہ ہزیانی سی ہو کر چلائی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

خاموش ہو جاؤ ملیحہ! اور حقیقت کی آنکھ سے دیکھو، وہ مرد ہے۔ اور اُس نے تمہاری بھابھی کو مسلمان کیا ہے۔" انہوں نے بیٹی کو باز رکھنا چاہا۔۔

اوہ پلیز بابا جان! بس کر دیں اپنے دوغلے میعار! مرد عورت کی گردان! جب بھائی ایک غیر مذہب کی لڑکی کو مسلمان کر کہ شادی کر سکتے ہیں تو میں کیوں نہیں۔۔" وہ زخمی سی غرائی تھی۔ تو ابتسام کو ضبط کرنا مشکل لگا تھا۔۔

"ہم اپنی نسل خراب نہیں کرنا چاہتے ملیحہ!"

Huma Qureshi Novels

آپ کی نسل آپ کے بیٹے سے پَروان چڑھے گی بابا بیٹی سے نہیں۔''اس نے بھی حقیقت کا آئینہ دکھایا۔۔

ملیحہ بیوقوفی مت کرو، یہ گورے عیاش قسم کے مرد ہوتے ہیں، کیا ثبوت ہے تمہارے پاس کہ یہ تم سے دوستی کے علاوہ مزید عورتوں سے ریلیشن میں نہیں ہوگا۔۔''انہوں نے بیٹی کو سمجھانا چاہا تھا، جو عشق میں مرنے کو تیار بیٹھی تھی۔۔

ڈینیل ایسا نہیں ہے بابا! اور پلیز اپنا مائینڈ سیٹ چینج کرلیں آپ لوگ، سارے گورے ایک جیسے نہیں ہوتے، یہ

Huma Qureshi Novels

بھی شادی کرتے ہیں، گھر خاندان کو تشکیل دیتے

ہیں، اپنے بچے پالتے ہیں۔ایک عورت کے ساتھ وفادار

رہتے ہیں۔۔"ملیحہ باپ کی منطق پر بری طرح سے تپی

تھی۔۔

ملیحہ میرا بچہ جو نظر آتا ہے وہ ہوتا نہیں ہے۔پاکستان میں

لڑکوں کی کمی نہیں ہے جو میں تمہاری شادی ایک سڑک

چھاپ، میراثی سے کر دوں، وہ بھی ایک غیر مذہب کا

لڑکا۔۔تفف ہے مجھ پر۔۔"وہ بیٹی کی ضد پر جھنجھلا گئے

تھے۔۔

Huma Qureshi Novels

مجھے پاکستان میں شادی نہیں کرنی، آگر شادی کرونگی تو صرف ڈینیل سے۔" وہ بھی اب ضد پر آڑ گئی تھی۔

ٹھیک ہے تمہیں زمان سے شادی نہیں کرنی، نہ کرو، میں یہ منگنی ختم کر دوں گا، تم جب تک چاہو وقت لے سکتی ہو، مگر اس لڑکے سے شادی ہر گز نہیں، تم پاکستان میں جس لڑکے پر ہاتھ رکھو گی میں تمہیں اسکے ساتھ بیاہ دونگا۔ میرا وعدہ ہے تم سے۔۔" وہ بیٹی کی ضد کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکنا چاہتے تھے۔

Huma Qureshi Novels

مطلب آپ اپنی انا قائم رکھنے کی خاطر کسی جنگلی درندے کے ساتھ بیٹی کو بیاہ دیں گے، مگر آپ کی سو کالڈ غیرت اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ بیٹی کی پسند کو ترجیح دے سکیں۔۔" وہ استہزائیہ مسکرائی تھی۔۔

ایسا نہیں ہے میرا بچہ! میں بس تمہیں مستقبل کی پریشانیوں سے بچانا چاہ رہا ہوں، زنا سے بچانا چاہ رہا ہوں، تمہیں کیا معلوم میرا بچہ! کہ وہ شخص واقعی دل سے اسلام قبول کرے گا بھی یا نہیں، یا پھر وہ تمہیں استعمال کر کہ کسی غیر ضروری چیز کی طرح پھینک دے گا۔۔" وہ

Huma Qureshi Novels

جوان بیٹی کے سامنے کس مشکل سے یہ سخت لفظ بول پائے تھے یہ صرف وہی جانتے تھے۔۔

واہ بابا! کیا بات ہے آپ کی، آپ تو غیب کا علم بھی ہونے لگا ہے، مطلب اب آپ نیت کو بھی بھانپ لیتے ہیں کہ کون سچے دل سے اسلام قبول کر رہا ہے اور کون برے دل سے۔۔" وہ دکھ سے مسکرائی تھی۔

اور رہی بات اچھا مسلمان ہونے کی تو وہ میں خود بھی نہیں ہوں، نہ کبھی آپ نے مجھے اچھا مسلمان بننے کی ترغیب دلائی، میں سر ڈھکنا تو دور کی بات سر سے دوپٹہ لیتی

Huma Qureshi Novels

ہی نہیں ہوں، آپ نے کبھی منع نہیں کیا، میری شروع

سے لڑکوں سے دوستی رہی ہے آپ نے کبھی منع نہیں

کیا، میں شروع سے آزاد خیال رہی ہوں، اکیلے دنیا گھومی

ہے آپ نے ہر چیز کی آزادی دی، اور اب آپ، جب

میری زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ لینے کا وقت آیا تو آپ مجھے

حرام اور حلال کا فرق سمجھا رہے ہیں۔۔۔" ابتسام

صاحب کا چہرہ شدید ضبط کے باعث لال اِنگارا ہو رہا تھا۔۔

کیونکہ یہاں معاملہ تمہاری چند لمحوں کی انٹرٹینمنٹ کا

نہیں! بلکہ زندگی بھر کا ہے، اور تم کچھ بھی کہہ لو مگر میں

Huma Qureshi Novels

تمہیں ایک حرام رشتے میں جڑنے کی اجازت کبھی نہیں دونگا۔۔" اس بار وہ ساری نرمی ایک طرف کو رکھتے سخت لہجے میں غرائے تھے۔۔

آپ کو ڈینیل کے مسلمان ہونے سے مسلہ ہے نا تو ٹھیک ہے، میں بھی السلام کو چھوڑ۔۔۔۔" اس سے قبل کے وہ کفریہ کلمات ادا کرتی ابتسام صاحب کے ہوا میں بلند ہوتے ہاتھ اور دھاڑ پر لفظ ادھورے چھوڑ گئی۔۔

خاموش ہو جاؤ ملیحہ! کیوں خود کے لئے جہنم کی راہیں ہموار کر رہی ہو۔۔۔" انہوں نے بیٹی کو تاسفی نظروں سے

Huma Qureshi Novels

دیکھا تھا، اُنہیں بس اِیک یہی ڈَر تھا کہ کہیں اِنکی اُولاد زَندگی کے کسی حصے میں بغاوت پر نہ اُتر آئے، اِسی لئے اِنہونے ہمیشہ منہ سے نکلنے والی ہر خواہش کی تکمیل کی تھی، مگر انکا خوف انکے سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔۔

آپ میری بات نہ مان کر، مجھے گناہ پر مجبور کر رہے ہیں بابا جان!" اس بار وہ آنسوؤں سے رو پڑی تھی، مگر ابتسام صاحب سفاک بنے رہے، کیونکہ آگر وہ ابھی پگھل جاتے تو ملیحہ اپنی زندگی کا جوا کھیلنے سے بھی دریغ نہ کرتی۔۔

Huma Qureshi Novels

میں تمہاری بات کبھی نہیں مانوں گا ملیحہ! اور اگر تم نے

میرے فیصلے سے اِختلاف قائم کیا تو میں سمجھ لونگا کہ

میری کوئی بیٹی نہیں تھی۔" وہ کڑے دل سے بولے

تھے۔۔۔ جبکہ ملیحہ دُکھ سے مسکراتی اپنے کمرے میں جا کر

بند ہو گئی تھی۔۔

۴۰

ملیحہ!" اگلی صبح جب بیدار ہوئی تو وہ ملیحہ کو پورے ولا"

میں تلاش کر چکے تھے، مگر وہ ہوتی تو ملتی نہ۔۔۔ وہ قدم

Huma Qureshi Novels

اٹھاتے اسکے کمرے میں آئے تھے، اور آج ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ وہ بغیر دستک دئے جوان بیٹی کے کمرے میں داخل ہوئے تھے۔۔۔

وہ جس قدر نفاست پسند طبیعت کی مالک لڑکی تھی، اس چیز کا آنداز اسکے کمرے سے ہی لگایا جاسکتا تھا، ہر چیز کو آرگنائز کر کہ رکھنے والی ملیحہ کا کمرہ اس وقت بُری طرح سے پھیلا ہوا تھا، ڈریسنگ روم میں کئی کانچ کے ٹکرے بکھرے پڑے تھے، وہ ساکت نگاہوں سے دیکھتے

Huma Qureshi Novels

ڈریسنگ ٹیبل تک آئے تھے جہاں آئینے پر جگہ جگہ اسٹکی نوٹ چسپاں تھا۔۔

بابا میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میں آپ کی نافرمانی" کرونگی! ان کے ہاتھوں کی حرکت تھم سی گئی تھی۔۔

مگر آپ کے دوغلے اصولوں نے مجھے انتہائی قدم اٹھانے" پر مجبور کر دیا ہے، پلیز بس کر دیں یہ مرد اور عورت کی جنگ، جب بیٹے کے لئے کوئی پابندی نہیں ہے تو بیٹی کے لئے کیوں؟ آپ کو نہیں لگتا کہ اولاد میں ایسی نااِنصافی کھلا تضاد ہے۔۔ میں مزید آپ کے حکم کی طبع نہیں

ہو سکتی، میں بالغ اور سمجھدار ہوں، اَپنی مرضی سے نکاح

کی اجازت مجھے میرا رب دیتا ہے، آپ کو اللہ نے باپ بنایا

ہے، حاکم نہیں، بیٹیوں پر فیصلے تھوپنا بند کر دیں، میں

کولمبیا واپس جا رہی ہوں۔۔ جمعہ کی شام ڈینیل مسجد میں

اسلام قبول کرے گا اور وہیں ہمارا نکاح ہو گا، آگر آپ

میرے باپ اور ولی کی حثیت سے نکاح میں شرکت

کریں گے تو مجھے اچھا لگے گا، ورنہ میں تو پہلے ہی اپنے لئے

جہنم کی راہ کا انتخاب کر چکی ہوں۔۔"

آپ کی نافرمان بیٹی ملیحہ ابتسام عبداللہ!

Huma Qureshi Novels

لندن کا موسم انتہائی سرد تھا، وہ لانگ کوٹ اور لانگ بوٹ میں ملبوس زرتاج کی ہمراہی میں سڑک پر پیدل چل رہا تھا۔۔ جبھی ٹینا نے بھی انہیں جوائن کیا تھا، وہ کافی شاپ کی جانب جا رہے تھے۔۔ ایسے میں عیسیٰ اسکے بے حد اسرار پر یہیں بلا چکا تھا۔۔

ہیلو!" زرتاج نے ذرا نگاہیں اُٹھائیں، وہ خود اس وقت فل نیک شرٹ کے ساتھ پینٹ، لانگ کوٹ، بوٹ اور ہاتھوں میں گرم دستانے پہنی ہوئی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

"ہائے ٹینا میٹ مائی نیو فرینڈ زرتاج!" عیسیٰ نے مسکرا کر تعارف کرایا۔۔

"زرتاج! ٹینا مائی سوئیٹیسٹ کزن۔۔" زرتاج نے گرم جوشی ظاہر کرتے اسکی جانب ہاتھ بڑھایا تھا جبکہ وہ تھام کر چھوڑ چکی تھی۔۔۔

"ویسے عیسیٰ تم اور ٹینا کزن ہو۔۔یہ بات شاکنگ ہے۔۔" وہ شکل و صورت سے ہی پہنچان گئی تھی کہ وہ لڑکی یہیں کی رہائشی تھی جبکہ عیسیٰ کے بیک گراؤنڈ سے وہ اچھے سے واقف تھی۔۔۔

Huma Qureshi Novels

"ہاہاہا! ایکچوئیلی یہ میرے ماموکی بیٹی ہے!" عیسیٰ نے مزید تفصیل میں جانا ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔

"وہ آئی سی! چلو آج میری پسند کی کافی لاٹے ہو جائے۔۔۔" عیسیٰ سر جھکا کر مسکرایا، جبکہ ٹینا کو ان دونوں کے مابین اس قدر دوستی بُری طرح سے چبھی تھی۔۔۔

"عیسیٰ پھر میری آنٹی سے کب بات کر رہے ہو۔۔" باتیں صرف وہ دونوں ہی کر رہے تھے جبکہ ٹینا خاموشی سے ان

Huma Qureshi Novels

دونوں کی گفتگو سن رہی تھی، جو زیادہ تر اُردو میں شروع ہو جاتے۔ پھر اسکا خیال کرتے انگلش کا سہارا لیتے۔۔

کیا باتیں کرنی ہے تم نے میری ممی سے۔۔"اب وہ جان کر اُردو میں بات کر رہے تھے۔۔

کم آن گائز یہاں میں بھی موجود ہوں، اسپیک ان انگلش پلیز!" وہ مخصوص امریکن ایکسنٹ میں بولی تھی، تو دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے۔۔

کچھ خاص بات نہیں کر رہے یار! میں صرف زرتاج سے اسکی فیوچر پلانگز کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔" وہ سر ہلا

Huma Qureshi Novels

گئی، جبکہ اب وہ دونوں اسکی موجودگی کے باعث ادھر ادھر کی باتیں کررہے تھے، جس میں زیادہ تر باتیں عیسیٰ کی ہوسٹنگ کے متعلق ہی تھیں۔۔

"زاران یہ آپ کو بیٹھائے بیٹھائے یکدم میری یونیورسٹی کیوں یاد آگئی ہے؟" وہ ناشتے کے بعد واپس روم میں آگئے تھے۔ جبھی زاران نے اس پر دھماکا کیا تھا،اور میرم بوکھلا گئی تھی۔

Huma Qureshi Novels

"کیا مطلب ہے تم نے اپنی تعلیم مکمل نہیں کرنی ہے؟"اس بار اس نے خشمگیں نگاہوں سے سامنے بیٹھی اپنی بیوی کو گھورا تھا، جو پڑھنے کی عمر میں زبردستی گھر بسائے بیٹھی تھی۔

"کرنی ہے۔ مگر اب۔۔۔۔"اس نے ادھورا جملہ ادا کرتے بیدردی سے لب دانتوں تلے کچل ڈالے تھے۔زاران کی پیشانی پر سینکڑوں بل نمودار ہوئے تھے۔

Huma Qureshi Novels

”جب تمھاری شادی تمھارے اس نمونے باز کزن سے

طے ہوئی تھی تو کیا تعلیم مکمل کرنے کی کوئی بات نہیں

ہوئی تھی؟“ وہ کچھ سوچ کر سوالیہ بولا۔۔

”وہ شادی میری مرضی کے خلاف ہو رہی تھی، میں نے

کہہ دیا تھا کہ آگر ابھی شادی کی تو میں آگے نہیں پڑھ ونگی

مگر کسی نے میری بات پر توجہ ہی نہیں دی۔۔“ اس بار وہ

گزار وقت یاد کر ذرا اداس ہوئی تھی۔۔ زاران نے بغور

اسکا جائزہ لیا تھا۔ جو سرخ جوڑہ زیب تن کئے، کھلی کھلی سی

سیدھا دل پر لگ رہی تھی۔

Huma Qureshi Novels

خیر! جو گزر گیا سو گزر گیا۔۔اپنی تعلیم مکمل کرو، کہ ”
انٹر پاس لڑکی نہیں چاہیئے مجھے۔۔“ وہ طنزیہ بولا تو میرم
پیچ وتاب کھاتی رہ گئی تھی۔۔

میرا چوتھا سمسٹر جاری تھا۔۔آنڈر گریجویٹ ہوں ”
میں۔“ اس بار اس نے خفگی سے جتانا ضروری سمجھا تھا۔

جب تک ڈگری نہیں مل جاتی انٹر پاس ہی ”
کہلاؤ گی۔“ وہ بھی کہاں باز آنے والا تھا۔

تو کیا ابھی یونیورسٹی جوائن کرنا ضروری ہے۔“ مطلب ”
ابھی تو اسکی شادی ہوئی تھی۔

Huma Qureshi Novels

جی بالکل! کیونکہ میں گھر پر نہیں ہوتا تو تم گھر فارغ بیٹھ " کر کیا کرو گی۔۔" وہ اب خود الماری میں سر دیئے شاید کچھ تلاش کر رہا تھا۔

تو آپ مجھے بھی اپنے ساتھ لے جایا کریں۔" وہ پرجوش " سی ہوئی۔

تم میری من چاہی عورت ہرگز نہیں ہو کہ میں گلے " میں ڈال کر ہر جگہ گھومتا پھروں۔۔" خوش فہمیوں کے مینار پر ملبہ الٹنا تو کوئی زاران یوسف سے سیکھتا وہ کلس کر رہ گئی۔۔

Huma Qureshi Novels

من چاہی عورت نہ سہی، مگر بیوی تو ہوں نا۔" وہ "

قدم قدم چلتی نزدیک چلی آئی تھی۔

"ڈانٹ وری! یہ ٹائیٹل بھی جلدی کسی اور کے لئے

مختص ہو جائے گا۔۔" میرم نے بے یقینی سے اس کی

جانب دیکھا تھا۔

"آپ۔۔۔ آپ دوسری شادی کا ارادہ رکھتے ہیں؟" وہ

حیران ہی تو رہ گئی تھی۔

"ارادہ رکھتے ہیں سے کیا مراد ہے۔۔" اس بار وہ پورا کا

پورا اس کی جانب گھوما تھا۔۔ اسکی گلابی رنگت میں

Huma Qureshi Novels

سرخیاں دوڑ رہی تھیں۔ براؤن آنکھوں میں بے یقینی

سمیت غصہ ہچکولے لے رہا تھا۔۔

آپ۔۔۔'' اس نے پھولے تنفس کے ساتھ کچھ کہنا''

چاہا، جبھی وہ ایک جست میں اسے اپنے سحر انگیز حصار میں

قید کرتا قریب کر گیا۔۔

شش ! جتنا کہا ہے بس اتنا ہی کیا کرو۔۔۔جب میں نے''

کہہ دیا کہ تم کل سے یونیورسٹی جوائن کر رہی ہو تو بس اب

کوئی بحث نہیں ہو گی۔۔۔'' ایک ہاتھ اسکے گرد حصار

بنائے ہوئے تھا جبکہ دوسرا ہاتھ اسکے چہرہ کے گرد طواف

Huma Qureshi Novels

کر رہا تھا۔۔۔میرم کو چپ سی لگی تھی۔۔ جسم میں برق سی دوڑ گئی تھی۔۔ زرا سی قربت پر ہی دل اچھل کر حلق میں آ گیا تھا۔۔۔

"آپ۔۔۔۔ میری۔۔۔ بات نہیں سمجھ رہے ہیں۔۔" میرم نے ہمت کر کہ کچھ کہنا چاہا تھا۔۔۔جب وہ اسکے لبوں پر انگلی رکھ گیا۔۔۔

"میں سمجھ رہا ہوں۔۔ تیاری کر لو، تم کل سے یونیورسٹی جوائن کر رہی ہو۔۔بہت ہو گئیں چھٹیاں۔۔۔" آنکھیں میچ کر خود پر ضبط کرتا وہ اسے ایک لمحے میں پیچھے دھکیل کر

Huma Qureshi Novels

واپس الماری کی جانب گھوم گیا تھا۔ جبکہ وہ جہاں کی تہاں

ہی رہ گئی تھی۔۔

آپ کچھ ڈھونڈ رہے ہیں؟'' اس بار وہ اس ٹاپک کو کلوز کر

کے سوالیہ بولی۔۔

''ہمم!'' اس نے محض ہنکار بھرنے پر اکتفا کیا تھا۔۔

''کیا ڈھونڈ رہے ہیں۔۔'' اس نے سوالیہ پوچھا۔۔

ایک اہم فائل ڈھونڈ رہا ہوں۔۔اب پلیز بیو قوفوں کی''

طرح میرے سر پر سوار نہ ہو۔۔۔'' وہ ذرا جھنجھلا کر بولا تو

میرم لب چباتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

Huma Qureshi Novels

اگلی صبح خود میں بے حد جاذبیت لے کر طلوع ہوئی تھی۔۔ میرم بوجھل دل سے تیار ہوئی تھی۔۔ جبکہ وہ اپنی بینڈج کروانے کے بعد اب کافی تازہ دم ہوتا ناشتے کی میز پر موجود تھا۔۔ میرم دودھ کے گلاس میں ڈبل روٹی کا سلائس ڈبو ڈبو کر کھا رہی تھی۔۔۔

چلیں۔۔۔"اس نے گھڑی پر نظر ڈالتے اسکی جانب" دیکھا۔۔ جو لیونڈر رنگ کے پلین شلوار سوٹ میں ملبوس مرجھایا ہوا گلاب لگ رہی تھی۔۔۔

Huma Qureshi Novels

جی چلیں۔۔۔"زاران اسے گہری نگاہوں سے دیکھتا ولا"

کے بیرونی حصے کی جانب بڑھا تھا۔۔ جبکہ میرم نے بھی

اس کی تقلید میں قدم اُٹھائے تھے۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

زاران خود اسے یونیورسٹی ڈراپ کرنے آیا تھا، جبکہ وہ

ہچکچاہٹ کا شکار مسلسل لب کاٹ رہی تھی۔۔۔زاران

نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا اور پھر سر کو ہڈی سے کور

کر لیا تھا۔۔۔

چلو اؤ!" وہ متوازن لہجے میں بات کر رہا تھا۔۔"

Huma Qureshi Novels

زاران مجھے اگے نہیں پڑھنا ہے۔۔۔"وہ دھیرے سے"

منمنائی۔

توپھر کیا کرنا ہے ساری عمر لوگوں کو بیوقوف بناتے رہنا"

ہے۔"وہ آج کے دن اسکا دل نہیں دکھانا چاہتا تھا، مگر لہجہ

آپ ہی سخت ہو گیا تھا۔

زاران!"اس نے شکوہ کناں نظروں سے دیکھا تو وہ"

تاسفی سانس کھینچ کر رہ گیا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

میرم مجھے تمھیں ڈراپ کرنے کے بعد ایک جگہ کام"
سے بھی جانا ہے۔۔مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔"اس بار حتی
المقدر لہجہ نرم رکھنے کی بھرپور کوشش کی گئی تھی۔۔

لیکن آگر اندر سب نے مجھ سے اس وائرل ویڈیو کی"
متعلق پوچھا تو۔۔۔"وہ پریشان ہو رہی تھی۔۔بچپن
میں حماقت تو کر بیٹھی تھی مگر اب دل ہول رہا تھا۔۔

توکہ دینا وہ فیک تھی۔۔"اب وہ بالکل سامنے دیکھ رہا تھا"
۔۔وہ یونیورسٹی کی پارکنگ میں تھے اور زاران کی گاڑی

Huma Qureshi Novels

چاروں جانب سے پیک، کسی کی نظر اندر نہیں پڑ سکتی تھی۔۔

"کیا لوگ میری بات مان جائیں گے۔۔۔" زاران نے آنکھیں میچ لی تھیں۔

"میر م بی بی یہ سب تو آپ کو، وہ بے ہودہ حرکت سر انجام دینے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا نا۔۔" وہ بھنویں اُٹھا کر استہزائیہ مسکرایا، جس کے چہرے کے ایکسپریشن بتا رہے تھے کہ وہ ابھی رُو دے گی۔۔۔

Huma Qureshi Novels

کیا آپ ساری زندگی مجھے اس بات کا طعنہ دیتے رہیں "
گے ؟" اس کے لہجے میں دکھ شامل تھا۔

اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ ہم ساری زندگی ساتھ "
رہیں گے۔" وہ مسکرایا، اور اسکی مسکراہٹ میں ایسا کچھ
ضرور تھا جو میرم کو ہلا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

تو کیا آپ مجھے طلاق دے دیں گے زاران۔۔" لہجے میں "
خوف پناں تھا۔۔ زاران کا چہرہ کے تاثرات طیش کے
باعث تن سے گئے تھے۔۔۔

Huma Qureshi Novels

آئندہ یہ لفظ اپنی زبان پر نہ لانا، شادی اور طلاق عبداللہ "

خاندان کے لئے مذاق کا زریعہ ہونگے لیکن میرے لئے

نہیں، تم میرے نکاح میں ہو اور اپنی آخری سانس تک

میری پابند رہو گی، کیونکہ یہ ازیت ناک زندگی کا انتخاب

تمہارا اپنا ہے۔۔اب بھگتو۔۔" وہ ایک لمحے میں اسکا چہرہ

جبڑے سے پکڑ کر نزدیک کرتا کان کے نزدیک

سرگوشیانہ غرایا تھا۔۔۔ میرم کی ریڑھ کی ہڈی میں

سنسناہٹ سی دوڑ گئی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

تو پھر آپ میرے ساتھ ہمارا رشتہ درست کیوں نہیں"

کر لیتے،اس رشتے کو نام کیوں نہیں دے

دیتے۔۔۔"آنکھوں سے آنسو جھرنے کی مانند بہتے

گالوں پر پھسل گئے تھے۔۔زاران نے رخ ترچھا کر اسکی

جانب دیکھا۔۔۔

بھگا کر نہیں لایا ہوں تمھیں،عزت سے نکاح کیا ہے"

،چار سو لوگوں کے درمیان سے بیاہ کر لایا ہوں۔۔اور

کونسے نام کی خواہش ہے تمھیں۔۔۔"اسٹیرنگ پر جمے

ہاتھوں کی گرفت آپ ہی مضبوط ہونے لگی تھی۔۔۔

Huma Qureshi Novels

بھگا کر نہیں لائے تو اس رشتہ کا حق بھی ادا نہیں کیا ہے"

۔۔۔"نجانے کہاں سے اتنی ہمّت آئی تھی اور وہ بے باکی

سے زاران کو جتا گئی تھی، لمحوں کے ہزارویں حصّے میں

اسکے چہرے کی رنگت سرخ پڑ گئی تھی۔۔۔

"کیا کہا تم نے؟"وہ طیش میں اسکی جانب گھومتا نزدیک

ہوا، میرم کی سانسیں حلق میں ہی اٹک گی تھیں۔۔۔

"زاران یوسف کی قربت کی طلب گار ہو تم؟؟ تمہاری

ہمّت کیسے ہوئی اس قدر بے ہودہ بات کرنے

کی۔۔۔"جہاں وہ میرم کی بات پر خود بھی سٹپٹایا تھا اب

Huma Qureshi Novels

الٹا اسی پر چڑھ ڈور اتھا۔۔وہ سہم کر مزید سیٹ میں گھسی تھی۔۔

"ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا میرم عبداللہ کہ تم صرف اپنی حماقت اور انتقامی کارروائی کے نتیجے میں میری زندگی کا ایک غیر اہم حصّہ ہو، مجھے تم سے کبھی محبّت نہیں ہو سکتی ،تم کبھی میرے دل کی مسند پر قدم نہیں جما سکتیں۔۔ تمہاری یہ غلطی تمہاری عمر بھر کی سزا ہے جو زاران یوسف کی مانند تمھیں ہمیشہ یاد رہے گی۔۔۔"وہ

جتاتے لہجے میں بولتا، میرم کی ذات کے پرخچے اُڑا چکا

تھا۔۔

"میں سزا بھگتنے کو تیار ہوں، مگر مجھے میرا حق

چاہئے!!" وہ ازلی بے باکی سے تیز لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"کونسا حق ہاں؟؟ تمھیں کیا لگتا ہے تم بے ہودہ حرکتیں

کرو گی تمھیں زاران یوسف مل جائے گا، اسکی محبّت مل

جائے گی، بیوی کا مقام مل جائے گا، معاشرے میں پہچان

مل جائے گی؟؟ نہیں میرم عبداللہ۔۔ تم ہمیشہ میرے

لئے عبداللہ خاندان کا حصّہ ہی رہو گی۔۔۔ مسز زاران

Huma Qureshi Novels

یوسف کہلانے کی کم از کم تمہاری حثیت نہیں ہے

۔۔۔"میرم نے بے یقینی سے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔

"آپ زیادتی کر رہے ہیں میرے ساتھ۔۔۔"

زیادتی تو تم نے کی ہے میرم!!!!!اپنے ساتھ"

،میرے ساتھ ،عبداللہ خاندان کے ساتھ۔۔تم میں

مشرقی لڑکیوں کی طرح ،شرم وحیا والی کوئی کوالٹی نہیں

ہے جو تمھیں اپنی من چاہی بیوی بنالوں ،جو لڑکی میڈیا پر

خود کا اپنا خاندان کا تماشا بنا سکتی ہے وہ کچھ بھی کر سکتی

ہے۔۔۔کیا گارنٹی ہے کہ تم کل اپنے کسی اور سو کالڈ

Huma Qureshi Novels

"کرش مٹیریئل" کی خاطر مجھے دھوکا نہیں دو گی؟؟؟" میرم کا دل کیا وقت پلٹ جاتا اور وہ اپنی غلطی سدھار لیتی یا پھر زمین پھٹتی اور وہ اس میں سما جاتی، محبّت کے حصول کی خاطر لگائی گئی بازی اسے بدکردار ٹھہرا چکی تھی بلاشبہ یہ ایک پاک باز لڑکی کے لئے ڈوب مرنے کا مقام تھا۔۔۔ وہ اپنا بیگ سنبھالتی ایک جھٹکے سے گاڑی سے باہر نکلی تھی۔۔

"شادی کے پورے ایک ماہ بعد مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ میں نے ایک سنگ دل اور بے رحم شخص سے دل لگایا ہے

Huma Qureshi Novels

، جس کے سینے میں دل نہیں پتھر ہے، جو کسی لڑکی کے تو

کیا اپنی بیوی کے احساسات نہیں سمجھ سکتا، اور میرم

عبداللہ کے لئے تو شاید کبھی موم نہیں ہو سکتا۔۔ مجھے اس

دن کا انتظار رہے گا جب مسز زاران یوسف آپ کی زندگی

کا حصّہ بنے گی میں دیکھنا چاہتی ہوں ایسا کیا ہو گا اس لڑکی

میں جو میرم عبداللہ میں نہیں ہے۔۔'' ضبط سے سرخ

پڑتا چہرہ، گلابی آنکھوں کو بیدردی سے رگڑتی، رندھی

ہوئی آواز میں دکھ کا اظہار کرتی وہ وہاں سے نکلتی چلی گی

Huma Qureshi Novels

تھی۔۔جبکہ وہ اسکے لفظوں میں گھلی تلخی محسوس کر

ساکت رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ مسز زاران یوسف سے ملنا چاہتی تھی،وہ ایک بار پھر "

اسے غلط ٹھہرا گئی تھی۔۔۔

اب ایسا ہے تو ایسا ہی سہی میرم عبداللہ! بہت شوق ہے "

نا تمھیں اور عبداللہ خاندان کو میری ذات سے مشروط کر

کہ نت نئے الزام لگانے کا۔۔اب تم سوتن کا مزہ ضرور

چکھو گی۔۔اپنے شوہر سے لگائی گئی امید پر میں ضرور پورا

اترونگا مسز۔۔جسٹ ویٹ اینڈ واچ!!!" وہ خود ساختہ

Huma Qureshi Novels

قیاس کرتا گاڑی زن سے بھگا لے گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔ایک جانب وہ اسے بیوی ماننے کو تیار نہیں تھا اور زبان تھی کہ ہر بار ساتھ چھوڑ جاتی تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زاران طیش میں گاڑی دوڑاتا گھر واپس آیا تھا، آج اسکا شوٹ تھا مگر اسکے باوجود وہ میرم کی باتوں سے تنگ گھر واپس آتا سیدھا اپنے پرائیوٹ روم میں چلا آیا تھا، جہاں وہ اکثر دنیا کے شور سے دور تنہائی میں وقت گزار کر اپنی ڈائری لکھا کرتا تھا۔۔۔ مگر آج اسکا ایسا کچھ کرنے کا دل

نہیں چاہ رہا تھا، دماغ میں میرم کی باتیں اور اسکی زات سے غلط امیدیں وابسطہ رکھنا اسے ماضی کی تلخ یادوں میں پٹخ چکا تھا۔

سیاہ رنگ جیکٹ اتار کر صوفے پر پھینکی، اپنا وجود اس وقت کسی بھٹی کی آگ میں جھلستا محسوس کر وہ جیکٹ کے بعد آسمانی رنگ شرٹ اتار کر ایک طرف کو پھینک گیا تھا، لب آپس میں پیوست کر رکھے تھے، دل و دماغ میں سرد سی جنگ جاری تھی، میرم کا اپنا حق مانگنا اسے انگاروں پر لوٹا گیا تھا۔

Huma Qureshi Novels

اس نے تو سوچ رکھا تھا کہ وہ ساری زندگی اس لڑکی سے کنارہ رکھ کر اسے تشنگی کی آگ میں جلائے گا مگر اسکا حق مانگنا زیادتی یاد دلانا، دماغ میں ہتھوڑے سے برسا رہا تھا۔۔

نہیں نہیں! یہ میرم عبداللہ ہے، ابتسام عبداللہ کی" پوتی، بالکل انہی کی طرح جابر اور سفاک اور صرف اپنا سوچتے ہیں، اسی وجہ سے اس لڑکی نے معاشرے میں میری عزت دو کوڑی کی کر کہ رکھ دی۔۔اس لڑکی کے نزدیک میرا نام، میرا کرئیر صرف ایک مذاق تھا۔۔۔۔ یا

Huma Qureshi Novels

ایک منٹ، دادا کی لاڈلی پوتی تو اپنے دادا سے پوچھے بغیر ایک قدم نہیں اٹھاتی تو اتنی بڑی حماقت کیسے کر سکتی ہے۔۔۔اپنی ویڈیو بنانا، چہرہ پر ماسک چڑھانا پھر اس ویڈیو کو سوشل میڈیا پر وائرل کرنا، میرا نام چیخ چیخ کر پکارنا، اوہ مائی گاڈ! کتنا بیوقوف تھا میں۔۔۔۔یہ سب ابتسام عبداللہ کا کیا دھرا ہی ہے، یہ لڑکی اکیلے اتنا بڑا قدم نہیں اٹھا سکتی تھی۔۔۔اوہ تو ایک تیر سے دو شکار کھیلیں ہیں آپ نے ابتسام صاحب۔۔۔اپنے قول پر پورا اترے ہیں آپ تو، آج سے دس سال پہلے کہا تھا کہ مجھے برباد کر دیں گے تو

Huma Qureshi Novels

مجھے برباد کرنے کے لئے میرم عبداللہ کا انتخاب کرنا بہت بھاری پڑے گا آپ کو۔۔۔" وہ غصے میں اپنے بال نوچتا، جیسے جیسے تمام مناظر کو ترتیب دیتا جا رہا تھا، اس کا دماغ سو کی اسپیڈ سے دوڑ رہا تھا، ابتسام عبداللہ اس کے وجود سے جس قدر گھن کھاتے تھے یہ بات وہ اچھے س ے جانتا تھا، پھر اپنی ہی پوتی کا رشتہ دینا مقررہ تاریخ پر رخصتی کی درخواست، یعنی عزت بھی بحال رہی، گھر کی بیٹی بھی بیاہ دی، اور چال بھی چل لی۔۔۔

Huma Qureshi Novels

اچھا ہے ! یہ کھیل شروع آپ نے کیا ہے، مگر اب ختم ''

میں کرونگا میرم ابتسام عبداللہ، مائی ڈیئر سٹ وائف ! ''

وہ اس وقت شدید طیش کے عالم میں تھا۔۔

شام کا پہر تھا، سردیوں کے اوائل دن تھے، ہر سو سرد ہواؤں کا راج تھا، ایسے میں ملیحہ ڈینیل کی ہمراہی میں بوگوٹا کی ابو بکر الصدیق مسجد آگئی تھی، جہاں پہلے ڈینیل نے سچے دل سے اسلام قبول کیا تھا، اور پھر ملیحہ کی پسند کا نام دیا گیا تھا۔

Huma Qureshi Novels

دانیال یوسف!"ملیحہ زیرِ لب بڑبڑائی تو دانیال بھی ہولے سے مسکرایا تھا۔۔

میرے خیال سے اَب ہمیں نکاح کر لینا چاہیئے۔"ملیحہ نے ایک نظر پلٹ کر مسجد کے دروازے کی جانب ایسے دیکھا تھا، جیسے ابھی ابتسام عبداللہ صاحب وہاں سے نمودار ہو جائیں گے۔

ضرور!"وہ دونوں مولانا صاحب کے پاس چلے آئے تھے، جنہونے ملیحہ کی رضامندی کے ساتھ نکاح پڑھنا شروع کیا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

ملیحہ ابتسام عبداللہ ولد ابتسام عبداللہ!" ابھی لفظ ادھورے ہی تھے کہ ملیحہ یکدم بیچ میں بول اٹھی تھی۔۔

ٹھہر جائیں مولوی صاحب! میرے بابا نے آنا ہے ابھی۔۔" دل میں نجانے کیا سمائی کہ وہ نکاح کی کارروائی ملتوی کر گئی تھی۔۔۔

ملیحہ!" دانیال نے اسکا ہاتھ دبایا۔۔

ہمیں تھوڑا انتظار کرنا چاہیئے! بابا بس آتے ہی ہونگے۔"

اس کے لہجے میں آس محسوس کر وہ خاموش رہ گیا تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

چند لمحات مزید گزر گئے تھے کہ وہاں ابتسام صاحب کی آمد ہوئی تھی، دانیال تو ذرا خوف سے اٹھ کھڑا ہوا تھا، جبکہ ملیحہ کے چہرے پر مسکراہٹ کھل گئی تھی۔۔

مجھے معلوم تھا بابا کہ آپ ضرور آئینگے!“ وہ پرجوش لہجے میں بولتی باپ کے سینے سے جا لگی تھی۔۔

اس لڑکے نے اسلام قبول کر لیا۔۔“ انکا لہجا ہر احساس سے عاری تھا۔

جی بابا! آج سے ان کا نام دانیال یوسف ہے۔۔“ وہ حد سے زیادہ پرجوش اور خوش تھی۔

Huma Qureshi Novels

اچھی بات ہے، مولوی صاحب نکاح کی کارروائی شروع کیجئے۔۔" وہ انتہائی سفاک لہجے میں بولے تو ملیحہ نے پریشانی سے باپ کو دیکھا تھا۔۔

!بابا

پہلے نکاح ہو گا!" وہ خاموش ہو گئی۔ جبکہ ابتسام صاحب نے اپنے خاص بندے کے ہاتھ سے شاپر لے کر ایک سرخ رنگ ویلویٹ کی چادر ملیحہ کے سر پر ڈالی تھی۔۔۔

ملیحہ ابتسام عبداللہ ولد ابتسام عبداللہ آپ کا نکاح دانیال یوسف ولد داؤد یوسف کے ساتھ باعوض حقِ مہر سکہ

Huma Qureshi Novels

رائج الوقت گواہاں کی موجودگی میں ہونا قرار پایا ہے کیا

آپکو یہ نکاح قبول ہے ؟""اس نے ذرا کی ذرا پلکیں اُٹھا کر

باپ کی جانب دیکھا، اور انکے سرد تاثرات دیکھ وہ نم

آنکھوں سمیت قبول ہے بول گئی تھی۔۔۔

قبول ہے۔۔"تین بار رضامندی کے بعد اب یوسف

سے اسکی رضامندی لی جارہی تھی۔۔۔

____

وہ دونوں اس وقت ابتسام صاحب کے ساتھ ہوٹل کے

رُوم میں موجود تھے، ملیحہ سر جھکائے بیٹھی تھی، جبکہ ابتسا

Huma Qureshi Novels

م صاحب گہری سوچوں میں گم تھے۔ دانیال گلہ کھنکھار کر ابتسام صاحب کے مقابل جا کھڑا ہوا تھا۔۔

"میری ماں ایک اسپینش عورت تھی۔ جبکہ میرا باپ ایک مسلمان مرد تھا، انہیں کم عمری میں میری ماں سے محبت ہوئی تھی یا نہیں مگر انہونے گرین کارڈ حاصل کرنے کے لئے میری ماں سے شادی کی، پھر کچھ عرصے بعد میں دنیا میں آیا تو وہ ہمیں چھوڑ گیا، نہ کوئی ڈائیورس ہوئی نہ ہی وہ کبھی پلٹ کر آئے۔۔

Huma Qureshi Novels

" مجھے اپنے باپ کی شکل تک یاد نہیں، مگر مام نے ہمیشہ کہا

کہ میں ایک مسلمان باپ کی اولاد ہوں، میرے باپ کے

چھوڑ جانے کے بعد میری مام اپنی فیملی کے ساتھ واپس

آگئی تھیں۔انہوں نے اسلام صرف میرے باپ کی خاطر

قبول کیا تھا۔اور جب محبت دھوکا دے گئی تو ان کا اعتبار

مذہب سے بھی اٹھ گیا تھا، وہ اپنے آخری وقت میں سکولر

ہوگئی تھیں، وہ کسی گوڈ کو نہیں مانتی تھیں۔اور میں بھی

مام کی وجہ سے ہر چیز سے دور ہو گیا، میرے باپ نے میرا

نام دانیال یوسف رکھا تھا، جو پھر ڈینیل ہو گیا، مام جاب

Huma Qureshi Novels

کرتی تھیں، انہونے بہت مشکل سے مجھے پال پوس کر جوان کیا، پھر ایک دن اچانک وہ روڈ ایکسڈینٹ میں مجھے تنہا کر گئیں۔۔ میں یہاں کولمبیا آگیا۔ مجھے بچپن سے ہی گنگنانے کا شوق رہا ہے۔ یہاں میں ایک بینڈ کے ساتھ جڑ گیا اس کے علاوہ میں ایک کافی شاپ میں جاب بھی کرتا ہوں۔۔ ملیحہ مجھ سے شادی کے لئے باضد تھی وگرنہ مجھے آپ کی بیٹی سے خاص لگاؤ نہیں ہے، مگر ایک بات کا یقین رکھیں میں اپنے باپ کی طرح آپ کی بیٹی کا ساتھ بیچ راہ میں نہیں چھوڑونگا۔ آپ کو میرے مذہب سے کافی

Huma Qureshi Novels

پروبلم تھی، اطمینان رکھیں اولاد میں ایک مسلمان کی ہی

ہوں، مگر ایک اچھے پریکٹسنگ مسلم ہرگز نہیں

ہوں۔ اور اسلام قبول کرنے کا مقصد ہی خود کو یہ باور

کرانا تھا کہ یہی میرا اصل ہے۔۔“ وہ مخصوص آنداز و

لب و لہجے میں حقیقت بیان کرتا ایک لمحے کے لئے ملیحہ کو

بھی چونکا گیا تھا، کیونکہ یہ حقیقت تو اس نے اسے بھی

نہیں بتائی تھی۔۔۔

”مجھے تم سے یا تمہاری فیملی سے کوئی غرض نہیں

ہے۔ مگر ہاں اب سے میری بیٹی تمہاری زمہ داری

Huma Qureshi Novels

ہے، مگراب یہ صرف تمہاری بیوی ہے میری بیٹی نہیں۔میرا ایک گارڈ ہمیشہ تم دونوں کے ساتھ رہے گا۔۔لیکن اب ملیحہ کا مجھ سے یا میرے خاندان سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔۔" ابتسام صاحب کے لفظوں میں گھلی تلخی محسوس کر ملیحہ کا دل اچھل کر حلق میں آیا تھا۔۔

بابا! یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟" وہ یکدم ان کے پاؤں میں جا بیٹھی تھی۔۔

تمہارے نکاح میں شریک ہونے کا صرف ایک ہی مقصد تھا کہ میں تمہاری ماں کے آگے سرخرو ہو جاؤں کہ میں

Huma Qureshi Novels

نے اپنا فرض نبھا دیا، البتہ اب یہ تمہاری زندگی میں، میری
طرف سے تم اپنے ہر فیصلے میں آزاد ہو، جو مرضی چاہے
کرو، مگر اب اس شادی کے بعد تم اپنے باپ اور بھائیوں
کو ہمیشہ کے لئے بھولنا ہو گا، کیونکہ جس شخص کی کوئی
پہچان ہی نہیں ہے، اس کو میں اپنی فیملی ممبر کی حثیت
سے کیسے متعارف کرا سکتا ہوں۔" وہ تفخر آمیز لہجے میں
بولتے دانیال پر ایک حقارت بھری نگاہ ڈالتے ساتھ
کھڑے جاوید کے ہاتھ سے نوٹوں سے بھرا بریف کیس
لے کر ملیحہ کے سامنے رکھتے ہوٹل کے روم سے نکل

Huma Qureshi Novels

آئے تھے، جبکہ وہ دانیال کے حصار میں چیخیں مارتی باپ

کو روک لینا چاہتی تھی، جو اسکی ذات سے خود غرضی

برت کر وہاں سے نکلتے چلے گئے تھے، اپنی پسند کی شادی

کرنا اتنا بڑا گناہ تھا اس بات کا احساس اسے وقت کے ساتھ

ہونے والا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سورج کی روشن کرنیں ہر سو اپنے پنکھ پھیلا رہی

تھیں، شام ڈھلتے ہی کراچی کی مصروف ترین شاہراؤں پر

ٹریفک کا طوفان سے اُمڈ آیا تھا۔ میرم یونیورسٹی سے

Huma Qureshi Novels

ڈرائیور کی ہمراہی میں واپس آئی تھی۔ واپسی کا سارا راستہ

وہ خاموش بیٹھی رہی تھی۔ کئی بار زاران کا میسج بھی ریسیو

ہوا تھا مگر اس نے جواب دینا ضروری نہیں سمجھا تھا۔

آنکھوں میں ویرانی سی پھیلی ہوئی تھی۔ گاڑی جیسے ہی ولا

کے پورچ میں آکر ٹھہری تھی، وہ آہستہ سے باہر نکلی اور

اسی خاموشی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

اپنی اور زاران کی خواب گاہ میں داخل ہوتے ہی اُس نے

دروازہ بند کر پشت دروازے سے ٹکا دی۔ نجانے کیوں

آج پہلی بار اسے اپنا ہی وجود بوجھ لگنے لگا تھا۔ اس نے گلے

Huma Qureshi Novels

میں سانپ کی طرح لپٹا دوپٹہ کھینچ کر اتارا اور بیڈ پر فرش پر

پھینک دیا۔ قدم قدم چلتی وہ بیڈ کے نزدیک گئی تھی اور

اگلے ہی لمحے وہ دونوں ہاتھوں سے چہرہ ڈھانپے بیڈ کے

کنارے بیٹھ گئی۔ پلکیں بند کرتے ہی صبح کے تمام مناظر

ایک ایک کر کے اس کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگے۔

"تمہاری حیثیت مسز زاران یوسف کہلانے کی نہیں

ہے۔۔۔۔۔"

"تم صرف عبداللہ خاندان کا حصہ ہو۔۔۔۔۔"

"مجھے تم سے کبھی محبت نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔"

Huma Qureshi Novels

ہر لفظ جیسے خنجر بن کر سینے میں اتر رہا تھا۔

اس نے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ لیے۔

بس۔۔۔۔پلیز بس۔۔۔۔۔"

یونیورسٹی میں بھی ہر چیز نے اسے مزید توڑ دیا تھا۔

کلاس روم میں داخل ہوتے ہی کئی نظریں ایک ساتھ اس

پر اٹھی تھیں۔

کچھ لڑکیاں سرگوشیاں کر رہی تھیں۔ تمسخر اڑاتی طنزیہ

نگاہیں۔ لڑکوں کی نگاہوں میں عجیب سی بے باکی

تھی۔ ان منحوس دوستوں سے اس نے کلام تک کرنا

Huma Qureshi Novels

پسند نہیں کیا تھا۔۔ مگر دل تو چاہ رہا تھا کہ انکا قتل کر

دیتی۔۔

ایک آدھ نے ہمدردی بھی جتائی، مگر وہ ہر سوال کے

جواب میں صرف اتنا ہی کہہ سکی تھی۔

"وہ ویڈیو فیک تھی۔۔۔۔"

لیکن اسے خود محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی آواز میں یقین

نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہی۔ وہ روتے روتے بیڈ پر

اوندھے منہ گر گئی۔ آنسو تکیے میں جذب ہوتے رہے۔

Huma Qureshi Novels

وقت گزرتا رہا۔۔۔۔ کمرے میں اندھیرا پھیلنے لگا، مگر اس نے لائٹ جلانے کی بھی زحمت نہیں کی تھی۔ بھوک پیاس گویا سب مر سی گئی تھی۔ زاران کچھ دیر بعد ہی دوبارہ اپنے کام کے لئے نکل گیا تھا۔۔۔

ادھر زاران شام ڈھلے ولا واپس لوٹا تھا۔ وہ کچھ دیر گھر گزارنے کا بعد دوبارہ نکل گیا تھا۔۔ کیونکہ گھر میں تنہا رہنا ویسے ہی اسے وحشت میں مبتلا کر دیتا تھا۔ آج ایک معروف برانڈ کے ساتھ مسلسل کئی گھنٹوں کی شوٹنگ نے

Huma Qureshi Novels

اسے بری طرح تھکا دیا تھا۔اوپر سے زخمی ہاتھ ابھی مکمل طور پر ٹھیک بھی نہیں ہوا تھا۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا، ملازمین نے احتراماً سلام کیا۔

"السلام علیکم سر۔"

"وعلیکم السلام"

اس نے لانگ کوٹ اتارتے ہوئے مختصر جواب دیا۔

وہ مودبانہ لب و لہجے میں گویا ہوئے تھے۔"ڈنر تیار ہے سر۔"

"بعد میں۔۔۔۔"

Huma Qureshi Novels

وہ سیدھا سیڑھیوں کی جانب بڑھنے ہی لگا تھا کہ نجانے کیوں قدم رک گئے۔

”میرم بی بی آگئیں؟“

ملازم نے فوراً سر ہلایا۔

”جی سر! دوپہر میں یونیورسٹی سے واپس آگئی تھیں۔“

”ہمم۔۔۔۔۔“

وہ دوبارہ چلنے لگا، مگر پھر جیسے کچھ یاد آیا۔

”کھانا کھایا اس نے؟“

اس بار ملازم ذرا ہچکچایا۔

Huma Qureshi Novels

"نہیں سر۔۔۔۔"

زاران کی پیشانی پر باریک سی شکن ابھری۔

"کیوں؟"

"میں نے دو مرتبہ پوچھا تھا، مگر میم نے کہا نہیں بھوک نہیں ہے۔اس کے بعد وہ کمرے سے باہر بھی نہیں آئیں۔"

کچھ لمحوں کے لیے دونوں طرف خاموشی چھا گئی۔

"طبیعت تو ٹھیک ہے نا اس کی؟"

"پتہ نہیں سر۔۔۔۔دروازہ بھی اندر سے بند ہے۔"

Huma Qureshi Novels

زاران نے بے اختیار گھڑی پر نظر ڈالی۔

دوپہر سے اب تک۔۔۔۔۔

یعنی تقریباً چار گھنٹے۔۔۔۔۔

اس نے کچھ کھایا بھی نہیں تھا۔

اس نے ہلکی سی سانس خارج کی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ تم لوگ جاؤ۔"

وہ دھیرے دھیرے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

ہر قدم کے ساتھ صبح کے الفاظ اس کے ذہن میں گونجنے لگے۔

Huma Qureshi Novels

"مجھے میرا حق چاہیے۔۔۔۔۔"

آپ میرے ساتھ ہمارا رشتہ درست کیوں نہیں کر لیتے۔۔۔۔"

اس نے جبڑا بھینچ لیا۔

"پاگل لڑکی۔۔۔۔۔"

نجانے یہ لفظ شکایت تھے۔۔۔۔۔

جھنجھلاہٹ۔۔۔۔۔

یا خود اپنے آپ سے ناراضی۔

وہ کمرے کے دروازے کے سامنے آکر رک گیا۔

Huma Qureshi Novels

اندر مکمل خاموشی تھی۔

اس نے دو انگلیوں سے ہلکی سی دستک دی۔

”میرم!“

کوئی جواب نہیں آیا۔

اس نے دوسری بار دستک دی۔

”دروازہ کھولو۔“

اندر اب بھی مکمل سکوت تھا۔

اس کی آنکھوں میں پہلی بار ہلکی سی بے چینی ابھری۔

”میرم!“

Huma Qureshi Novels

اس بار آواز پہلے سے کچھ بلند تھی۔

مگر اندر سے پھر بھی کوئی آہٹ نہ آئی۔

زاران نے چند لمحے بند دروازے کو خاموش نگاہوں سے

دیکھا۔۔۔۔

اور پھر آہستہ سے دروازے کا ہینڈل گھمایا۔دروازہ اندر

سے لاک تھا۔

اس کی پیشانی کی شکن اب واضح ہو چکی

تھی۔۔۔۔زاران کی بھنویں لمحہ بھر کو سمٹیں۔

"اسپیئر کیز لاؤ۔"

Huma Qureshi Novels

صرف دو لفظوں میں جملہ مکمل کرتا اب وہ سنجیدگی سے

بند دروازے کو دیکھ رہا تھا۔۔

"لہجہ نہ گھبرایا ہوا تھا، نہ ہی بے چین۔۔۔۔ مگر اتنا سخت

ضرور تھا کہ ملازم دوڑتا ہوا نیچے اتر گیا۔ چند لمحوں بعد چابی

اس کے ہاتھ میں تھی۔

"کلک کی آواز کے ساتھ ہی دروازہ کھلتا چلا گیا تھا۔۔ پورا

کمرہ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔

"کھڑکیوں کے موٹے پردے مکمل بند تھے۔ اے سی بند

ہونے کے باوجود کمرے میں عجیب سی ٹھنڈک اور اداسی

Huma Qureshi Novels

بسی ہوئی تھی۔ باہر ڈوبتے سورج کی ایک ہلکی سی کرن

بھی اندر آنے کا راستہ نہ پا سکی تھی۔ زاران نے ایک لمحہ

خاموشی سے پورے کمرے پر نظر دوڑائی۔ فرش پر میرم

کا بیگ بے ترتیبی سے گرا ہوا تھا۔ دوپٹہ فرش پر پڑا اپنی

قسمت کو ماتم کناں تھا۔ جوتے دروازے کے قریب ہی

پڑے تھے۔ اور بیڈ پر۔۔۔۔۔ وہ اوندھے منہ لیٹی ہوئی

تھی۔

بال بکھرے ہوئے تھے۔ ایک بازو نیچے لٹک رہا تھا جبکہ

دوسرا تکیے کے نیچے دبا ہوا تھا۔ اتنی بے حس پڑی تھی کہ

Huma Qureshi Novels

دروازہ کھلنے کی آواز تک نے اسے نہ جگایا۔زاران نے خاموشی سے دیوار پر لگا سوئچ آن کیا۔ تیز سفید روشنی یکدم پورے کمرے میں پھیل گئی۔اس نے ایک نظر میرم کو دیکھا۔

"میرم!"

کوئی جواب نہیں آیا تھا۔۔

وہ آہستہ آہستہ چلتا بیڈ کے قریب آیا۔

"اٹھو۔"

اس بار بھی وہ نہ ہلی۔

Huma Qureshi Novels

زاران کی پیشانی پر بل نمودار ہوئے۔وہ ذرا جھکا اور اس

کے کندھے کو ہلایا۔

"میرم!"

تب بھی کوئی ردِ عمل نہ آیا۔

اب اس نے اس کا چہرہ اپنی طرف موڑنا چاہا۔

جیسے ہی اس کی انگلیوں نے میرم کے گال سے چھوا تو وہ

بری طرح چونکا تھا۔۔۔۔۔

Huma Qureshi Novels

وہ ایک لمحے کو ساکت رہ گیا۔وہ جل رہی تھی۔چہرہ غیر معمولی حد تک گرم تھا۔اس نے فوراً ہاتھ پیشانی پر رکھا۔

”ڈیم!“

اس کے ہونٹوں سے بے اختیار نکلا۔شدید بخار۔اتنا کہ ہاتھ چند لمحے بھی پیشانی پر ٹک نہ سکا۔

میرم نے نیم بے ہوشی میں کراہتے ہوئے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی، مگر پلکیں پھر بند ہو گئیں۔

”مم۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔سونے دیں۔۔۔۔۔“

Huma Qureshi Novels

آواز اتنی مدھم تھی کہ شاید کسی اور کو سنائی بھی نہ دیتی۔

زاران نے ایک لمحہ خاموشی سے اسے دیکھا۔ چہرہ بخار سے سرخ ہو چکا تھا۔ پلکوں کے کنارے سوجے ہوئے تھے۔

یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کئی گھنٹے مسلسل روتی رہی ہو۔ زاران نے بے اختیار گہری سانس لی۔

"رونے سے مسئلے حل ہوتے تو دنیا میں کسی کو ڈاکٹر کی ضرورت نہ پڑتی۔"

Huma Qureshi Novels

لہجہ حسبِ معمول خشک تھا، اگرچہ مخاطب شاید سننے کی حالت میں بھی نہ تھی۔ اس نے میز پر رکھا جگ اٹھایا۔ خالی۔ گلاس بھی ویسے ہی پڑا تھا۔

"لاجواب۔۔۔۔۔"

وہ زیرِ لب بڑبڑایا۔

"بخار میں پڑی ہے اور پانی تک نہیں پیا۔"

اس نے فوراً انٹرکام اٹھایا۔

"شفیق!"

"جی سر!"

Huma Qureshi Novels

فوراً اوپر آؤ۔۔۔۔اور ڈاکٹر کو فون کرو۔اٹس این"

ایمر جنسی۔۔"

جی سر!"

انٹر کام رکھ کر وہ دوبارہ میرم کی طرف متوجہ ہوا، ساتھ ہی کمبل کو ذرا سائڈ پر کیا تو وہ دھیرے کسمسائی۔۔شاید بخار کے باوجود جسم میں کپکپی دوڑ رہی تھی۔

"اللہ جانے اتنے نخرے کس بات کے دکھاتی ہو مجھے۔۔"

وہ زیر لب بڑبڑایا۔۔۔

"زاران۔۔۔۔۔"

Huma Qureshi Novels

وہ بمشکل اس کا نام لے سکی۔۔شاید وہ بخار کی وجہ سے

جسمانی تھکاوٹ کا شکار تھی۔۔۔

ہاں، میں ہی ہوں۔اب اتنی طاقت بچی ہے تو پانی بھی پی

لو۔"

وہ اسے سہارا دے کر بٹھانے لگا۔میرم کا وجود ڈھیلا پڑ چکا

تھا۔ذرا سا اٹھاتے ہی اس کا سر زاران کے کندھے سے

آن لگا۔

زاران ایک لمحے کو رکا۔پھر بغیر کسی نرمی کا اظہار کیے اسے

سیدھا بٹھایا۔

Huma Qureshi Novels

”سیدھی بیٹھو۔“

میرم نے کمزور سی کوشش کی مگر دوبارہ لڑکھڑا گئی۔اس نے ایک ہاتھ اس کے کندھے کے پیچھے رکھا تاکہ وہ گر نہ جائے، جبکہ دوسرے ہاتھ سے گلاس میں پانی بھر کر اس کے لبوں کے قریب کیا۔

”پی لو۔“

میرم نے بمشکل دو گھونٹ لیے اور کھانسی آگئی۔

زاران نے گلاس فوراً ہٹا لیا۔

Huma Qureshi Novels

"تم یہ بچوں والی حرکتیں کرنا کب بند کرو گی؟؟ چھوٹی بچی نہیں ہو تم۔۔ ذرا میچور ہو جاؤ۔۔ ھ"

جملہ سخت تھا، مگر ہاتھ مسلسل اس کی پشت سہلاتا رہا تاکہ کھانسی رک جائے۔ جبھی دروازے پر دستک ہوئی۔۔

"آجائیں۔۔ زاران نے اجازت دیتے میرم پر کمبل درست کیا تھا۔۔

"سر، ڈاکٹر راستے میں ہیں۔"

"ٹھیک ہے۔"

"اور سر۔۔۔۔ کھانا لگا دوں؟"

Huma Qureshi Novels

زاران نے ایک لمحہ میرم کی جانب دیکھا، پھر سپاٹ لہجے میں بولا۔

”سوپ بنواؤ۔۔“

”جی سر۔“

ملازم چلا گیا۔

کمرے میں پھر خاموشی اتر آئی۔

میرم نیم بے ہوشی میں دوبارہ اس کے کندھے پر سر ٹکا چکی تھی۔زاران نے ایک لمحے کو اس کی طرف دیکھا، پھر نظریں پھیر لیں۔

Huma Qureshi Novels

ــ

۵

ڈاکٹر تقریباً بیس منٹ بعد آ چکا تھا۔ اُس نے میرم کا بخار چیک کیا، بلڈ پریشر دیکھا، چند معمول کے سوالات کیے، مگر وہ آدھی سے زیادہ باتوں کا جواب بھی نہ دے سکی۔

”فکر کی کوئی بات نہیں ہے،“ ڈاکٹر نسخہ لکھتے ہوئے متوازن لہجے میں بولا، ”بخار تو ہے، مگر اس کی اصل وجہ جسمانی بیماری کم اور ذہنی دباؤ زیادہ لگ رہا ہے۔ شاید کافی دیر سے روتی رہی ہیں یا کسی بات کو لے کر شدید ذہنی

Huma Qureshi Novels

تھکن کا شکار ہیں۔ دوائیں وقت پر دے دیجیئے، آرام کریں

گی تو صبح تک بخار کافی حد تک اتر جائے گا۔"

زاران خاموشی سے سر ہلا گیا۔ ڈاکٹر چلا گیا تو اس

نے داوؤں کی پرسکرپشن سلپ ملازم کے ہاتھ میں تھمائی۔

"شفیق پلیز ذرا جلدی سے دوائیاں لے آئیں۔۔" وہ

اوکے سر کہتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔ جبکہ اب وہ پرسوچ

نگاہوں سے میرم کو دیکھ رہا تھا۔۔ جو بخار میں نڈھال پڑی

تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

ڈائننگ ہال حسبِ معمول روشن تھا۔ لمبی میز پر صرف

ایک ہی پلیٹ سجی تھی۔ زاران کرسی کھینچ کر بیٹھ

گیا۔ ملازم نے کھانا سرو کیا۔

سر، بیگم صاحبہ کے لیے سوپ اوپر روم میں پہنچا دیا''

''ہے۔

''اوکے ٹھیک ہے۔۔'' وہ سر ہلا گیا تھا۔۔اور کھانا کھانے

لگا۔۔ مگر زہن میرم میں ہی اٹکا ہوا تھا۔۔وہ ڈائٹ

کونشیس تھا۔۔اس لئے تھوڑا سا کھا کر ہی اسکا فل ہو گیا

Huma Qureshi Novels

تھا۔۔اب وہ ملازم کو کچھ ہدایت کرتا اپنے کمرے کی

جانب واپس جا رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ پر سوچ آنداز میں اپنی خواب گاہ میں داخل ہوا تھا

کہ اس کی نگاہ سامنے بستر پر ہنوز اسی پوزیشن میں لیٹی

میرم سے ٹکرائی تھی جو گہری نیند میں گم تھی۔۔اس

کے لئے لایا گیا سوپ آدھا رکھا تھا۔۔یعنی اسے جتنا پینا تھا

وہ پی کر دوبارہ سو چکی تھی۔۔سائیڈ ٹیبل پر دوائیاں بھی

Huma Qureshi Novels

رکھی تھیں، جو شاید کھالی گئیں تھیں۔۔دروازہ بند ہوتے ہی وہ واش روم کی طرف بڑھ گیا۔

کچھ دیر بعد گرم پانی کے شاور سے نکلتے ہوئے اس کے بال ابھی تک نم تھے۔

اس نے سیاہ رنگ کا نائٹ ٹراؤزر اور ہلکی گرے ٹی شرٹ پہن رکھی تھی۔۔میرم کی نیند کے خیال سے موبائل یوز کرنے کا ارادہ ترک کر گیا تھا۔۔اب صرف سائیڈ ٹیبل پر رکھا چھوٹا سا لیمپ جل رہا تھا، جس کی مدھم زرد روشنی آدھے کمرے تک محدود تھی۔

Huma Qureshi Novels

زاران آہستگی سے بیڈ کی دوسری جانب اپنی جگہ آکر نیم دراز ہوگیا۔ بازو آنکھوں پر رکھے وہ خاموش چھت کو تکتا رہا۔ آج کا پورا دن یکدم اس کی نظروں کے سامنے گھومنے لگا۔

یونیورسٹی کی پارکنگ۔۔۔۔۔

میرم کے آنسو۔۔۔۔۔

"اس کا بار بار" مجھے میرا حق چاہیے۔۔۔۔۔

اور پھر بخار میں تپتا ہوا وہی وجود۔۔۔۔۔

اس نے بے اختیار آنکھیں بند کرلیں۔

Huma Qureshi Novels

"بے وقوف لڑکی۔۔۔۔۔"

"یہ سب تمہاری اپنی چنی ہوئی سزا ہے۔۔۔۔۔"

وہ دوبارہ اپنے مخصوص سرد خول میں سمٹ گیا تھا۔ کمرے میں خاموشی پوری طرح اُتر چکی تھی۔

کھڑکی کے شیشوں سے ٹکراتی سرد ہوا کی مدھم آواز،

دیوار پر چلتی گھڑی کی ٹک ٹک ہر چیز ہی ماحول کو خوابناک بنا رہی تھی۔۔ مگر زاران کے جذبات اور احساسات تو سرد پڑ چکے تھے۔۔

Huma Qureshi Novels

صبح کی ہلکی سنہری روشنی پردوں کی باریک درزوں سے پھسلتی ہوئی کمرے میں پھیل رہی تھی۔رات بھر جلنے والا بیڈ سائیڈ لیمپ کب کا بجھ چکا تھا،اور اب کمرے میں صرف صبح کی روشنی اور دو مختلف سانسوں کی مدھم لے باقی تھی۔میرم نے پلکیں آہستگی سے جھپکائیں۔

سر میں اب بھی ہلکی سی بوجھل کیفیت تھی، مگر رات والے تیز بخار کی شدت ختم ہو چکی تھی۔اس نے چند لمحے چھت کو تکتے ہوئے گہرا سانس لیا، پھر پہلو بدلا۔اس کی نظر ذرا فاصلے پر سوئے زاران پر جا ٹھہری تھی۔

Huma Qureshi Novels

وہ ہمیشہ کی طرح سیدھا لیٹا ہوا تھا، ایک بازو پیشانی پر رکھا ہوا، دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پیٹ پر ٹکی تھی۔ رات کی نیند نے اس کے چہرے کی تھکن تو کچھ کم کر دی تھی، مگر آنکھوں کے گرد ہلکے اب بھی صاف دکھائی دے رہے تھے۔ بندھی ہوئی کلائی کی تازہ پٹی بھی صاف نظر آ رہی تھی۔

میرم چند لمحے خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔

نجانے کیوں۔۔۔۔ کل گاڑی میں کہے گئے ایک ایک لفظ پھر سے کانوں میں گونجنے لگے۔

Huma Qureshi Novels

تم صرف میری زندگی کا ایک غیر اہم حصہ "

ہو۔۔۔۔"

اس نے فوراً نظریں پھیر لیں۔

دل ایک بار پھر بوجھل ہو گیا۔

وہ آہستگی سے بستر سے اتری تا کہ اس کی نیند خراب نہ ہو،

اور دبے قدموں سے واش روم میں چلی گئی۔ چند منٹ

بعد وہ فریش ہو کر باہر نکلی۔

چہرہ دھلا ہوا تھا، مگر آنکھوں کی سوجن اب بھی رات بھر

رونے کی گواہی دے رہی تھی۔

Huma Qureshi Novels

جیسے ہی اس نے دروازہ بند کیا، بستر پر ہلکی سی جنبش

ہوئی۔ زران نے پٹ سے آنکھیں کھول لی تھیں

اس کی عادت تھی، ذرا سی آہٹ بھی اسے جگا دیتی تھی۔

چند لمحے وہ خاموشی سے میرم کو دیکھتا رہا، پھر بغیر کچھ کہے

بستر سے نیچے اترا اور سیدھا اس کے قریب آگیا۔

میرم نے زرا کی زار نظر اٹھا کر سامنے کھڑے اپنے بے

حس شوہر کو دیکھا تھا۔۔ وہ اب اپنی ہتھیلی اس کے ماتھے

پر رکھ تا شاید بخار کی شدت چیک کر رہا تھا۔ میرم نے

Huma Qureshi Novels

پلکیں بے اختیار جھپکیں۔ وہ حسبِ معمول بے تاثر کھڑا

تھا۔ چند لمحے بخار کا اندازہ لیتا رہا، پھر ہاتھ ہٹا لیا۔

"بخار تقریباً اتر گیا ہے۔"

"سر درد؟"

میرم نے دھیرے سے نفی میں سر ہلایا۔

"کمزوری؟"

اس بار بھی صرف ہلکی سی ہاں میں گردن ہلی۔

زاران نے چند سیکنڈ اس کے چہرے کو دیکھا۔

Huma Qureshi Novels

ڈاکٹر کی دوا وقت پر کھانی ہو گی۔ میں مزید کوئی لاپرواہی "

" برداشت نہیں کرونگا میرم۔۔

میرم خاموش رہی۔اس کی نظریں مسلسل زاران کے

چہرے پر جمی تھیں، جیسے پہلی بار اسے غور سے دیکھ رہی

ہو۔

زاران نے اس خاموش گھورتی ہوئی نگاہ کو محسوس ضرور

کیا تھا، مگر کوئی ردِ عمل ظاہر نہ کیا۔ وہ پلٹا اور دیوار پر لگے

انٹر کام کا بٹن دبا دیا۔

جی سر؟" دوسری جانب سے ملازم کی آواز آئی۔ "

Huma Qureshi Novels

دو لوگوں کا ہلکا ناشتہ اوپر بھیج دو۔ سوپ بھی ساتھ“

”بھیجنا۔۔۔۔۔۔

”جی سر، بس پانچ منٹ میں دیں۔“

زاران نے انٹر کام رکھ دیا۔

”ناشتہ کیے بغیر دوا نہیں کھاؤ گی۔“

مختصر سا جملہ کہہ کر وہ الماری سے اپنے کپڑے نکالتا واش

روم کی طرف بڑھ گیا۔

دروازہ بند ہونے کی آواز پورے کمرے میں گونج تھی۔۔

میرم وہیں چند لمحے ساکت کھڑی رہی۔

Huma Qureshi Novels

پھر آہستہ آہستہ چلتی ہوئی صوفے تک آئی اور خاموشی سے بیٹھ گئی۔ سامنے بڑی شیشے کی کھڑکی سے کراچی کی روشن صبح دکھائی دے رہی تھی۔ دور کہیں گاڑیوں کی ہلکی آوازیں تھیں۔ کبھی کسی پرندے کی چہچہاہٹ سنائی دیتی۔

مگر اس کے اندر۔۔۔۔۔ عجیب سی ویرانی تھی۔

اس نے دونوں ہاتھ اپنی گود میں جوڑ لیے اور خلا میں نظریں گاڑ دیں۔ کل گاڑی میں کہے گئے الفاظ ایک ایک کر کے پھر دل پر دستک دے رہے تھے۔

Huma Qureshi Novels

"تم میری من چاہی بیوی نہیں ہو۔۔۔۔۔"

"تم صرف سزا ہو۔۔۔۔۔"

تم کبھی میرے دل کی مسند پر جگہ نہیں بنا"

"سکتیں۔۔۔۔۔

اس کی پلکیں نم ہونے لگیں۔

"اگر نفرت ہی کرنی تھی۔۔۔۔۔"

وہ دل ہی دل میں بڑ بڑائی۔

تو یہ جھوٹی فکر جتانے کی کیا ضرورت تھی۔ کیوں میرا"

خیال کر رہے ہیں۔۔ آگر میر م عبداللہ اتنی بری ہے تو

Huma Qureshi Novels

آپ کیوں اس کو اپنے گھر اور کمرے میں جگہ دے رکھی ہے۔" وہ من ہی من بڑبڑاتی کتنے ہی آنسو حلق میں اُتار چکی تھی۔۔زاران یوسف اسے ہر لمحہ نئے تضاد میں مبتلا کر دیتا تھا۔۔ لفظوں سے وہ اسے ہر روز توڑ دیتا۔۔اور عمل سے ہر بار بکھرنے بھی نہیں دیتا تھا۔

یہ کیسا انسان تھا؟

میرم نے نم آنکھیں بند کر لیں۔

Huma Qureshi Novels

زاران واش روم کا دروازہ کھول کر باہر آیا تو ساتھ ہلکی سی بھاپ بھی اس کے ساتھ باہر نکلی تھی۔ میرم نے ذرا کی ذرا نگاہ اٹھا کر مقابل کو دیکھا تھا۔ اب وہ مکمل طور پر فریش دکھائی دے رہا تھا۔

سیاہ رنگ کی فُل سلیوز ٹی شرٹ اس کے مضبوط جسم پر بے حد بچ رہی تھی، جبکہ ڈارک گرے ٹراؤزر اس کی ہمیشہ والی سادہ مگر نفیس شخصیت کی عکاسی کر رہا تھا۔ گیلے بالوں کو اس نے انگلیوں سے پیچھے کیا ہوا تھا، چند بوندیں اب بھی کنپٹی سے گردن تک سرک رہی تھیں۔ بائیں

Huma Qureshi Novels

ہاتھ پر بندھی سفید پٹی اب نئی کر دی گئی تھی، چہرے پر رات بھر کی جاگ اور شوٹ کی تھکن تو موجود تھی، مگر اس کے باوجود اس کی شخصیت میں وہی رعب، ترتیب اور وقار قائم تھا۔

اسی لمحے دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

"کم اِن۔"

دروازہ کھلا تو ولا کا پرانا ملازم، اقبال، ٹرالی اندر دھکیلتا داخل ہوا۔

Huma Qureshi Novels

تقریباً پچاس برس کا وہ شخص ہمیشہ کی طرح ستھرے سفید یونیفارم میں ملبوس تھا۔اوپر ہلکی گرے رنگ کی ویسٹ کوٹ،،ہاتھوں میں سفید دستانے،جبکہ ہر حرکت میں برسوں کی تربیت اور سلیقہ جھلک رہا تھا۔

وہ خاموشی سے ڈائننگ ٹرالی صوفوں کے درمیان رکھے سینٹر ٹیبل کے قریب لے آیا۔

سر،ناشتے میں اوٹس،اُبلے انڈے،ٹوسٹ،فروٹ،"جوس۔سوپ۔۔۔اور میڈم کے لیے ہلکا سا دلیہ بنا دیا ہے۔۔"

Huma Qureshi Novels

زاران نے صرف مختصر سا سر ہلایا۔

”ٹھیک ہے، تم جا سکتے ہو۔“

”جی سر۔“

اقبال خاموشی سے ٹرالی درست انداز میں سیٹ کر کے واپس نکل گیا۔ کمرے میں ایک بار پھر خاموشی اتر آئی۔

زاران نے نظر اٹھائی۔ چند قدم کے فاصلے پر صوفے کے دوسرے کنارے پر بیٹھی میرم ابھی تک اسی طرح کھڑکی سے باہر خلا میں گم تھی۔

Huma Qureshi Novels

گلابی رنگ کے سادہ مگر نفیس جوڑے میں ملبوس وہ واقعی کسی مرجھائے ہوئے پھول کا منظر پیش کر رہی تھی۔

ہلکے گلابی دوپٹے کا ایک سرا کندھے سے پھسل کر بازو پر آ ٹکا تھا۔ لمبے، گھنے اور سیاہ بال ڈھیلی سی چوٹی میں بندھے اس کی کمر تک جھول رہے تھے۔ دودھیا رنگت پر بخار کی وجہ سے عجیب سی زردی چھائی ہوئی تھی، جبکہ بڑی بڑی براؤن آنکھیں پوری رات کے آنسوؤں کے باعث سرخ اور سوجی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ وہ بلا کی حسین لڑکی تھی۔۔ مگر اس وقت اس کی خوبصورتی پر اداسی کی ایسی

Huma Qureshi Novels

تہہ جمی ہوئی تھی کہ جیسے بہار کے موسم میں کسی باغ کا سب سے خوبصورت پھول اچانک مرجھا گیا ہو۔ زاران چند لمحے خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔ پھر دھیرے سے بولا۔

"آؤ، ناشتہ کرلو۔"

میرم نے کوئی جواب نہیں دیا۔

صرف خاموشی سے اُٹھی اور اس کے سامنے والے صوفے پر آکر بیٹھ گئی۔ زاران نے ٹرالی اپنی طرف کھینچی۔

Huma Qureshi Novels

انتہائی ترتیب سے پہلے اس کے لیے چھوٹی پلیٹ رکھی، پھر دلیے کا باؤل اس کے سامنے رکھا، ساتھ جوس کا گلاس رکھا اور آخر میں چمچ اس کی طرف سرکا دیا۔ اپنے لیے ٹوسٹ، آملیٹ اور کافی نکالی۔ کمرے میں صرف برتنوں کی ہلکی سی آواز سنائی دے رہی تھی۔

نہ میرم کچھ بول رہی تھی۔۔۔۔۔

نہ زاران۔

خاموشی جیسے دونوں کے درمیان ایک مستقل دیوار بن چکی تھی۔

Huma Qureshi Novels

میرم نے بمشکل چند چمچ دلیہ کھایا۔

زاران نے ایک نظر اس کے تقریباً خالی باؤل پر ڈالی۔

"اتنا کافی نہیں ہے۔"

لہجہ بدستور سپاٹ تھا۔

"تھوڑا اور کھاؤ۔"

میرم نے بغیر بحث کیے مزید چند نوالے کھا لیے۔

زاران نے بھی خاموشی سے اپنا ناشتہ ختم کیا۔

پھر سائیڈ سے ڈاکٹر کی لکھی ہوئی دوا نکال کر اس کے

سامنے رکھی۔

Huma Qureshi Novels

"یہ صبح والی ہے۔"

ساتھ پانی کا گلاس بھی اس کی طرف بڑھا دیا۔

میرم نے ایک لمحہ دوا کو دیکھا۔۔۔۔۔

پھر زاران کی طرف۔۔۔۔۔

اور بغیر ایک لفظ کہے دوا منہ میں رکھ کر پانی پی لیا۔

گلاس دوبارہ ٹیبل پر رکھ دیا۔

بس اتنا ہی۔

زاران اپنی جگہ خاموش بیٹھا رہا۔

اس کی نظریں مسلسل میرم کے چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں۔

Huma Qureshi Novels

نجانے وہ بخار کا جائزہ لے رہا تھا۔۔۔۔

یا اس خاموشی کا۔۔۔۔

وہ کھڑکی کے پار پھیلے آسمان کو دیکھ رہی تھی، مگر حقیقت میں کچھ بھی نہیں دیکھ رہی تھی۔

اس کی نظریں کہیں بہت دور، اپنی ہی سوچوں میں گم تھیں۔

کمرے میں پھر وہی خاموشی لوٹ آئی۔۔۔۔

مگر اس خاموشی کا بوجھ اس قدر گہرا تھا کہ اگر اس لمحے سوئی بھی زمین پر گرتی تو شاید دونوں چونک اُٹھتے۔

Huma Qureshi Novels

زاران سارا دن اس کمرے میں بند رہ کر نہیں گزار سکتا تھا۔۔اس لئے کمرے سے نکلنے سے قبل میرم کو ہدایت دینا نہیں بھولا تھا۔۔۔

”آرام کرو۔۔۔۔۔اور دوا وقت پر لینا۔“

میرم نے کوئی جواب نہیں دیا۔بس ساکت نگاہوں سے دروازے کو دیکھتی رہی، یہاں تک کہ وہ بند ہو گیا۔

کمرے میں ایک بار پھر خاموشی اُتر آئی۔

Huma Qureshi Novels

وہ چند لمحے یونہی صوفے پر بیٹھی رہی، پھر جیسے اندر دبا ہوا

سب کچھ یکایک ٹوٹ کر باہر آگیا۔

اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔

آخر مجھ سے اتنی نفرت کیوں کرتے ہیں“

”آپ۔۔۔۔؟

رندھی ہوئی آواز لبوں سے سرگوشی بن کر نکلی۔

اس کی پلکوں سے مسلسل آنسو ٹپکتے جا رہے تھے۔ کبھی وہ

خود کو سمجھانے کی کوشش کرتی، کبھی زاران کے ہر لفظ کو

یاد کر کے پھر ٹوٹ جاتی۔

Huma Qureshi Novels

"تم میری من چاہی عورت نہیں ہو۔۔۔۔۔"

"تم صرف ایک غلطی ہو۔۔۔۔۔"

مسز زاران یوسف کہلانے کی بھی حیثیت"

"نہیں۔۔۔۔۔

ہر جملہ جیسے کسی تیز دھار خنجر کی طرح اس کے دل میں

پھر سے پیوست ہو رہا تھا۔

وہ آہستہ آہستہ صوفے سے نیچے فرش پر پھسلتی چلی گئی۔

گھٹنوں میں چہرہ چھپا کر وہ بچوں کی طرح سسکنے لگی۔

Huma Qureshi Novels

اسے پہلی بار شدت سے احساس ہوا تھا کہ محبت اگر یک طرفہ رہ جائے تو انسان کو اندر ہی اندر کھوکھلا کر دیتی ہے۔

وہ بیمار جسم کے ساتھ شاید سنبھل جاتی۔۔۔۔

مگر بیمار دل کو سنبھالنے والا کوئی نہیں تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دوسری جانب زاران کمرے سے نکل کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا راہداری پار کر رہا تھا۔اس کے چہرے پر وہی معمول کی سختی تھی، مگر ماتھے پر اُبھری ہوئی رگیں اور جبڑے کی

Huma Qureshi Novels

اکڑی ہوئی ساخت بتا رہی تھی کہ اس کے اندر کچھ بری طرح سلگ رہا ہے۔

سیڑھیاں اُترتے ہوئے اس نے کوٹ کی آستینیں کہنیوں تک چڑھا لیں۔ ولا کے عقبی حصے میں اس کا ذاتی جم موجود تھا۔ یہ کسی پروفیشنل فٹنس سینٹر سے کم نہ تھا۔ چاروں دیواروں پر فل لینتھ شیشے نصب تھے، جن میں ہر زاویہ صاف دکھائی دیتا تھا۔ ایک طرف جدید ٹریڈ ملز قطار میں رکھی تھیں۔ دوسری جانب ڈمبل ریک، اولمپک بار بیلز، بینچ پریس، اسکواٹ ریک، کیبل مشین، پنچنگ بیگ،

Huma Qureshi Novels

لیٹ پل ڈاؤن اور کئی جدید مشینیں ترتیب سے سجی ہوئی تھیں۔

چھت میں نصب سفید ایل ای ڈی لائٹس پورے جم کو روشن کیے ہوئے تھیں، جبکہ سنٹرل اے سی کی ٹھنڈی ہوا کے باوجود ماحول میں ربڑ میٹس اور لوہے کی مخصوص خوشبو رچی ہوئی تھی۔ زاران نے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ زور سے بند کیا۔

ٹھاک!

آواز پورے جم میں گونج گئی۔ وہ چند لمحے ساکت کھڑا رہا۔

Huma Qureshi Novels

پھر ایک جھٹکے سے اپنی ہلکی گرے رنگ کی ٹی شرٹ اتار کر سائیڈ کی بینچ پر پھینک دی۔ اب اس کے جسم پر صرف سیاہ رنگ کی اسپورٹس سلیولیس شرٹ تھی، جو اس کے مضبوط کندھوں، اُبھری ہوئی بازوؤں اور چوڑے سینے پر پوری طرح فٹ آرہی تھی۔ نیوی بلیو ٹریک پینٹ، سفید اسپورٹس شوز، بائیں ہاتھ پر بندھی اسمارٹ واچ اور دائیں بازو پر بندھی بینڈیج اس کی حالیہ چوٹ کی یاد دلا رہی تھی۔

اس نے ایک گہرا سانس لیا۔

Huma Qureshi Novels

پھر بنا کسی وارم اپ کے سیدھا پنچنگ بیگ کے سامنے جا

کھڑا ہوا۔

پہلا مکا۔

!دھڑام

دوسرا۔

تیسرا۔

چوتھا۔

کچھ ہی لمحوں میں پنچنگ بیگ پوری شدت سے ادھر اُدھر

جھولنے لگا تھا۔ ہر مکے میں عجیب سی بے رحمی تھی۔

Huma Qureshi Novels

جیسے وہ کسی انسان پر نہیں، اپنے اندر اٹھتے شور پر حملہ کر رہا ہو۔

"شیٹ!"

وہ دانت پیستے ہوئے غرایا۔

ایک زوردار ہک مارا۔

بیگ زنجیروں سمیت بری طرح ہل گیا۔

اس کی سانسیں تیز ہونے لگی تھیں۔

ماتھے پر پسینے کے قطرے ابھر آئے تھے۔

مگر وہ رکا نہیں۔

Huma Qureshi Novels

چند منٹ بعد اس نے پنچنگ بیگ چھوڑ کر سیدھا باربیل اٹھا لیا۔ وزن معمول سے کہیں زیادہ تھا۔

اس نے ایک کے بعد ایک ہیوی ڈیڈ لفٹ شروع کر دی۔

بازوؤں کی رگیں ابھر آئی تھیں۔ گردن کی نسیں تن گئی تھیں۔ ہر ریپ کے ساتھ اس کے جبڑے مزید سخت ہوتے جا رہے تھے۔ پسینہ کنپٹیوں سے بہتا ہوا گردن پر گر رہا تھا۔

"آخر کیوں۔۔۔؟"

وہ خود سے بڑبڑایا۔

Huma Qureshi Novels

”یہ لڑکی میرا ضبط آزمانے پر تلی ہے۔۔۔“

اس نے باربیل پوری طاقت سے نیچے پھینک دیا۔!

لوہے کے ٹکرانے کی آواز پورے جم میں گونج گئی۔

اس نے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے اور تیز تیز سانسیں لینے لگا۔

اس کے ذہن میں بار بار وہی منظر گھوم رہا تھا۔

گاڑی میں بیٹھی میرم۔۔۔

نم آنکھیں۔۔۔۔

اور وہ جملہ۔۔۔۔

Huma Qureshi Novels

"مجھے میرا حق چاہیے۔۔۔۔"

اس نے فوراً سر جھٹکا۔

"ڈرامہ۔۔۔۔"

اس نے خود کو سختی سے ٹوکا۔

صرف جذباتی بلیک میلنگ۔۔ لیکن میرم بی بی۔۔۔ تم"

"مجھے نہیں جیت سکتیں۔۔۔۔

وہ پھر ٹریڈمل پر چڑھ گیا۔

رفتار بڑھاتا گیا۔۔۔۔

چھ۔۔۔۔

Huma Qureshi Novels

آٹھ۔۔۔۔

دس۔۔۔۔

بارہ۔۔۔۔

کچھ دیر تیز رفتاری سے چلنے کے بعد اس کے تنے اعصاب کچھ پرسکون ہوئے تھے۔۔رگ وپے میں سکون اترتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

قریب رکھا تولیہ اٹھایا اور پورے زور سے دیوار پردے مارا۔پھر دونوں ہاتھوں سے بال پیچھے کیے۔

"آخر مجھے ہو کیا رہا ہے۔۔۔۔"

Huma Qureshi Novels

یہ سوال اس کے ذہن میں ابھرا ضرور تھا۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے اس نے اسے بھی اپنی باقی کمزوریوں کی طرح دل کے کسی اندھیرے کونے میں دھکیل دیا۔اس کے نزدیک احساسات انسان کو کمزور بنا دیتے تھے اور زاران یوسف کو کمزور ہونا ہرگز قبول نہیں تھا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

تقریباً دو گھنٹے مسلسل جم میں گزارنے کے بعد زاران کی سانسیں ابھی تک پوری طرح بحال نہیں ہوئی تھیں۔اس کے پورے جسم سے پسینہ بہہ رہا تھا۔سیاہ رنگ کی

سلیولیس اسپورٹس شرٹ پسینے سے بھیگ کر مضبوط عضلات سے چپک چکی تھی، جبکہ گردن کے گرد لپٹا سفید تولیہ بھی آدھا تر ہو چکا تھا۔ ماتھے سے پھسلتے پسینے کے قطرے اُبروؤں سے ہوتے ہوئے گالوں پر گر رہے تھے۔ ہیوی ورزش نے جسم کو ضرور تھکا دیا تھا، مگر ذہن میں اٹھنے والا طوفان ابھی تک تھمنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ وہ آہستہ قدموں سے سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔ دروازہ حسبِ معمول بند نہیں تھا۔ زاران نے ایک گہری سانس فضا کے سپرد کی، اور

Huma Qureshi Novels

دروازہ آہستہ سے آندر کی جانب دھکیلا۔ کمرے میں

عجیب سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

زاران نے نظریں جانچتی نگاہوں سے اطراف کا جائزہ

لیا، بیڈ اور صوفہ بھی خالی تھا۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اس کی

نظر کھڑکی کے قریب فرش پر بیٹھی ہستی پر جا ٹھہری۔ وہ

نڈھال کی سی کیفیت میں بیٹھی دکھوں کی ماری لگ رہی

تھی۔۔

"میرم۔۔۔۔ وہ صوفے کے ساتھ زمین پر بیٹھی تھی۔

Huma Qureshi Novels

دونوں گھٹنوں کو سینے سے لگائے، چہرہ انہی میں چھپائے، بال بکھرے ہوئے تھے۔اس کے کندھے وقفے وقفے سے لرز رہے تھے، جیسے وہ کافی دیر سے خاموشی میں روتے روتے تھک چکی ہو۔زاران چند لمحے وہیں کھڑا اسے دیکھتا رہا۔اس کی پیشانی پر بل پڑ گئے تھے۔

"اب یہ کیا نیا تماشہ ہے۔۔اس نے ضبط سے آنکھیں میچیں۔پھر لمبے لمبے قدم اٹھاتا سیدھا اس کے سر پر جا کھڑا ہوا تھا۔

Huma Qureshi Novels

"میرم۔۔ تمھارے کانوں میں میری آواز پہنچ رہی

ہے۔اس نے دانت کچکچائے، جبکہ وہ بدستور ویسے ہی

بیٹھی رہی۔

زاران کے صبر کا بند ٹوٹنے لگا تھا۔۔وہ جتنا اس لڑکی کی

حرکتیں نظر آنداز کر رہا تھا وہ اتنا ہی سر پر چڑھ رہی

تھی۔۔

"میں تم سے مخاطب ہوں۔اگلے ہی لمحے اس نے جھنجھلا

کر اس کی کلائی پکڑی اور ایک جھٹکے سے اسے کھڑا کر دیا۔

"آہ۔۔۔!"

Huma Qureshi Novels

میرم بری طرح لڑکھڑائی۔

کمزوری کے باعث اس کے قدم سنبھل نہ سکے اور اگلے ہی لمحے وہ سیدھی زاران کے چوڑے، مضبوط سینے سے جا ٹکرائی۔ دونوں ایک لمحے کو ساکت رہ گئے۔ میرم نے جیسے ہی خود کو اس کے اتنے قریب پایا، اس کی دھڑکن بے قابو ہو گئی تھیں۔۔

زاران ابھی تک ورزش کے بعد اسی حالت میں تھا۔ بازو ننگے تھے۔ گردن سے نیچے مضبوط جسم پسینے سے بھیگا ہوا تھا۔ گرم سانسیں میرم کے چہرے سے ٹکرا رہی

Huma Qureshi Novels

تھیں۔اس اچانک تصادم پر وہ بری طرح گھبرا گئی۔اس نے نظریں اٹھانے کی ہمت کی، مگر اگلے ہی لمحے شرم سے چہرہ سرخ پڑ گیا۔اس نے فوراً نگاہیں جھکا لیں۔آنسو پہلے ہی اس کے رخساروں پر پھیلے ہوئے تھے،اب شرمندگی نے ان میں مزید رنگ بھر دیا تھا۔مگر زاران کے دماغ میں کچھ اور ہی چل رہا تھا۔اس کے اندر جمع سارا تناؤ یکدم پھٹ پڑا تھا۔

"آخر مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ؟"

اس کی گرفت بے اختیار سخت ہو گئی۔

Huma Qureshi Novels

ہر وقت رونا۔۔۔ہر وقت آنسو۔۔۔آخر کس کو دکھا رہی ہو یہ سب؟”

میرم نے کانپتے لب کھولے، مگر آواز نہ نکل سکی۔زاران کے جبڑے بھنچ گئے۔

بولتی کیوں نہیں؟اپنی یہ مظلومیت کا رونا کس کو رو کر دکھا رہی ہو ہاں؟وہ دکھ سے چلایا۔میرم سہم سی گئی تھی۔۔”

کیا ثابت کرنا چاہتی ہو کہ میں بہت ظالم ہوں؟بہت ظلم کرتا ہوں تم پر۔آخر کس کو دکھا رہی ہو یہ سب؟‘

Huma Qureshi Novels

"کون دیکھ رہا ہے تمہیں؟

"یہاں کون ہے جسے تم اپنی مظلومیت دکھا رہی ہو؟

اس کی آواز بلند ہوتی چلی گئی تھی، جبکہ میرم کا دل بری طرح سے سہم گیا تھا۔۔

"کیا چاہتی ہو تم؟

"دنیا کو دکھانا چاہتی ہوں کہ میں بہت ظلم کرتا ہوں تم پر۔۔

ملازمین کے سامنے یہ ثابت کرنا چاہتی ہو کہ زاران

"یوسف اپنی بیوی پر ظلم کرتا ہے؟

Huma Qureshi Novels

یا پھر عبداللہ خاندان تک یہ خبر پہنچ جائے کہ میں تمہیں

"بہت تکلیف میں رکھتا ہوں؟

میرم نے ہرنی جیسی خوفزدہ نگاہوں سے دیکھ نفی میں سر

ہلایا۔

"ن۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔

'تو پھر کیوں کر رہی ہو یہ سب ڈرامہ؟ بولو۔۔'

وہ تقریباً دھاڑا۔

"آخر کیوں یہ ڈرامے ختم نہیں ہوتے تمہارے؟

"صبح سے اب تک کتنی بار رو چکی ہو؟

Huma Qureshi Novels

"کتنی بار؟

"کیا حاصل ہو گیا؟

اس کا اپنا چہرہ بھی غصے کی شدت سے سرخ پڑ چکا تھا۔ کنپٹی کی رگ نمایاں ہو گئی تھی۔

"اس گھر میں تمھاری ہر طرح کی آسائش ملتی ہے۔۔۔۔ آزادی سے رہتی ہو، جو چاہے کر سکتی ہو۔ مگر اس کے باوجود تم نے قسم کھا رکھی ہے میری زندگی اجیرن کرنے کی۔ آخر کس چیز کا ماتم منا رہی ہو؟ کون مر گیا ہے تمھارا بولو۔۔۔"

Huma Qureshi Novels

اس بار میرم نے دھیرے سے نظریں اُٹھائیں۔ نم پلکوں

کے پیچھے بے انتہا شکست تھی۔

"ہر ضرورت۔۔۔۔

وہ ٹوٹتی ہوئی آواز میں بولی۔

ضرورتیں پوری ہو جانے سے دل نہیں بھر جاتا زاران۔

عزت نفس ہر جذبے پر بھاری ہوتی ہے میری غلطی تھی

مگر۔۔۔'

ایک لمحے کو زاران خاموش ہوا۔ مگر اگلے ہی لمحے اس نے

بے زاری سے چہرہ دوسری جانب پھیر لیا۔

Huma Qureshi Novels

"پھر وہی جذباتی باتیں۔۔اس نے طنزیہ ہنکارا ابھرا۔

تم عورتوں کو شاید ہر مسئلے کا حل رونا ہی لگتا ہے۔بس رونا دھونا مچاؤ اور پوری دنیا کی ہمدردیاں اپنی طرف موڑلو۔۔ یہ نہیں نظر آتا کہ تم ذرا سی لڑکی کے ایک مرد کے جذبات کو کس طرح ٹھیس پہنچائی ہے۔۔میرم کا چہرہ اسکے ہتک آمیز لفظوں پر سرخ پڑ گیا تھا۔آنکھوں میں خالی پن سا اتر آیا تھا۔اب وہ خالی خالی نگاہوں سے اسکی جانب دیکھ رہی تھی۔۔جس کی آنکھیں آگ اگل رہی تھیں۔۔

Huma Qureshi Novels

"نہیں زاران عورتیں ہر وقت نہیں روتی ہیں۔۔وہ صرف اس وقت روتی ہیں جب انھیں یقین ہو جائے کہ انھیں سننے اور سمجھنے والا کوئی نہیں ہے۔۔زاران نے سپاٹ تاثرات سمیت اسکو دیکھا تھا۔۔۔دکھ اور درد کی ملی جلی کی کیفیت میں اپنا درد بیان کرتی وہ دو قدم پیچھے ہو گئی تھی"۔۔۔

اور زاران چند لمحوں تک وہیں کھڑا، مٹھیاں بھینچے، اسے جاتا ہوا دیکھتا رہ گیا۔

Huma Qureshi Novels

نجانے کیوں۔اس بار اس کے دل کا شور جم میں دو گھنٹے

گزارنے کے باوجود بھی کم نہیں ہوا تھا۔

پورا دن عجیب سی خاموشی کی نذر ہو گیا تھا۔زاران نے

اپنی تمام میٹنگز اور ایک ایڈ شوٹ منسوخ کر دی تھیں۔

اگرچہ اس نے ملازمین سے یہی کہا تھا کہ ہاتھ کی چوٹ کی

وجہ سے آرام کرنا چاہتا ہے، مگر حقیقت یہ تھی کہ وہ

میرم کو اس حالت میں گھر پر اکیلا چھوڑنے کا رسک نہیں

لینا چاہتا تھا۔مگر اس کی اس فکر کا انداز ہمیشہ کی طرح سخت

Huma Qureshi Novels

اور خشک تھا۔ نرم لہجے میں ایک لفظ بھی اس کے منہ سے نہیں نکلا تھا۔ صبح سے لے کر شام تک وہ زیادہ تر اپنے ہوم آفس میں بند رہا تھا۔۔

"اور کام کرنے سے زیادہ وہ اپنے اور میرم کے رشتے کے بارے میں سوچتا رہا تھا۔ جو نجانے کیوں اس قسم کی حرکتیں کر رہی تھی۔۔ کیا وہ اس توجہ کی طلب گار تھی؟ یا پھر وہ واقعی شرمندہ تھی۔۔ مگر وہ اتنا جلدی اس لڑکی کو معاف نہیں کر سکتا تھا۔۔ جس کی وجہ سے اس کے کردار

Huma Qureshi Novels

پر انگلیاں اٹھیں، وہ میرم اعبداللہ کو جیت کا جشن نہیں

منانے دے سکتا تھا۔

"وہ اس کا دل تسخیر کرنا چاہتی تھی، جبکہ مقابل کو جنون

سب کچھ تہس نہس کرنے پر تلا تھا۔

ولا میں سب کچھ معمول کے مطابق چل رہا تھا۔۔۔

مگر ان دونوں کے درمیان جیسے برف کی ایک موٹی دیوار

کھڑی ہو گئی تھی۔

Huma Qureshi Novels

رات کے تقریباً نو بج رہے تھے۔ڈائننگ ہال اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ جگمگا رہا تھا۔لمبی شیشم کی میز پر سفید رنر بچھا تھا، درمیان میں تازہ سفید للیز کا گلدستہ رکھا تھا، لازم خاموشی سے مختلف ڈشز میز پر رکھ رہے تھے۔زاران حسبِ معمول اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا تھا۔

آج اس نے چارکول گرے رنگ کی فل سلیوز ٹی شرٹ کے ساتھ سیاہ ٹراؤزر پہن رکھا تھا۔گیلے بالوں سے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ کچھ دیر پہلے ہی شاور لے کر آیا تھا۔اس کے

Huma Qureshi Novels

سامنے گرم سوپ، گرلڈ چکن، سبزیاں اور براؤن بریڈ رکھی تھی۔۔ فیلڈ میں ہونے کی وجہ سے وہ اپنی ڈائیٹ کو لے کر بہت زیادہ کونشیس تھا۔

"میم نے کھانا کھالیا؟"

ملازم نے فوراً ادب سے سر جھکا دیا۔

جی سر، میم نے بہت تھوڑا سا سوپ پیا تھا۔۔۔ پھر مزید کچھ نہیں کھایا۔"

زاران نے صرف ہُوں" کہا۔

چہرے پر کوئی تاثر نہیں آیا۔

Huma Qureshi Novels

اس نے دوبارہ کھانے کی طرف توجہ کرلی۔۔اوہ پوری رغبت کے ساتھ کھانا کھارہا تھا۔۔اس کا میرم کے ناز نخرے اٹھانے کا کوئی ارادھ نہیں تھا۔۔

_ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _ _

کھانے کے بعد وہ خود بھی کمرے میں واپس آیا تھا۔وہ حسبِ معمول کھڑکی کے پاس خاموش بیٹھی تھی۔اس لڑکی کے ڈرامے دیکھ زاران نے تاسفی آنداز میں سر جھٹکا تھا۔۔ سر جھٹک کر سائیڈ ٹیبل پر رکھی میرم کی دوائیاں اٹھائیں اور قدم اسکی جانب بڑھائے۔۔

Huma Qureshi Novels

"دوا کا ٹائم ہو گیا ہے۔

میرم نے جھکی نگاہوں کے ساتھ خاموشی سے دوا لے لی۔وہ کونسا اس آدمی کی توجہ کے لئے مری جارہی تھی۔۔

"کچھ لمحے وہ یونہی کھڑا رہا، پھر الٹے قدم لیتا وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔۔دونوں کے درمیان قائم اس سرد جنگ کا انجام نہ جانے کیا ہونے والا تھا۔۔

رات گہری ہوتی چلی گئی۔زاران کافی دیر بعد کمرے میں واپس آیا تھا، کمرے کی تمام تر روشنیاں بجھادی گئی

تھیں۔ صرف بیڈ کے درمیان رکھا چھوٹا سا وارم لیمپ مدھم سنہری روشنی بکھیر رہا تھا۔ زاران واش روم سے واپس آیا۔ اس نے سیاہ رنگ کی کاٹن نائٹ ٹراؤزر کے ساتھ سفید ہاف سلیوز ٹی شرٹ پہن رکھی تھی۔ بال تولیے سے خشک کرتے ہوئے وہ بیڈ پر اپنی جانب آیا۔ میرم پہلے ہی کروٹ بدلے لیٹی ہوئی تھی۔

اس کی پشت زاران کی طرف تھی۔ وہ شاید جاگ رہی تھی۔۔۔۔ یا شاید سونے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

Huma Qureshi Novels

زاران نے ایک لمحے کے لیے اس کی جانب دیکھا۔۔ پھر

خاموشی سے صوفے پر جا کر لیٹ گیا تھا،،

چند لمحوں بعد لیمپ بھی بجھا دیا گیا۔ اندھیرا پورے کمرے

پر چھا گیا۔ صرف پردوں کی درز سے آتی مدھم چاندنی اور

اے سی کی ہلکی سی آواز باقی رہ گئی تھی۔ وقت آہستہ آہستہ

گزرتا رہا۔

اور کچھ ہی دیر بعد۔۔۔۔

اس خاموش کمرے میں صرف دو انسانوں کی سانسوں کی

مدھم آوازیں گونج رہی تھیں۔

Huma Qureshi Novels

رات کا نجانے کونسا پہر تھا۔جب میرم کو محسوس ہوا جیسے کوئی اسے اپنی جانب کھینچ رہا ہو۔۔وہ ایک دم خوف سے بیدار ہوئی تھی۔۔نیم اندھیرے کمرے میں صورت حال سمجھنے میں تقریباً ایک منٹ لگا تھا۔اور جیسے ہی اسکا ذہن بیدار ہوا تو اسے محسوس ہوا جیسے زاران کسی خوف کے زِیر اثر کچھ بڑبڑاتا ہوا اسے خود میں بری طرح سے بھیچ رہا تھا۔وہ ناچاہتے ہوئے بھی سرخ پڑگئ تھی۔مگر پھر اسے محسوس ہوا کہ اے سی کی شدید کولنگ میں بھی وہ

Huma Qureshi Novels

پسینے سے شرابور رہے۔۔ نجانے وہ رات کے کس پہر بیڈ پر آ کر لیٹ گیا تھا۔۔

"زاران۔۔اس نے اسے دھیرے سے ہلایا۔ مگر وہ ٹس سے مس بھی نہ ہوا تھا۔

"زاران پلیز اٹھ جائیں۔۔۔اس بار زاران کی مزید سختی پر اسے اپنی پسلیاں ٹوٹی محسوس ہوئیں تھی۔ وہ باڈی بلڈر توانا جسامت کا مالک اور وہ چھوئی موئی سی لڑکی، بھلا وہ اس کے سامنے کیا ہی اہمیت رکھتی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

"زاران پلیز۔۔آپ مجھے ہرٹ کر رہے ہیں۔وہ مسلسل
بڑبڑا رہا تھا۔جیسے کسی خوفناک خواب کے زِیر اثر ہو۔۔

"زاران۔۔پوری قوت لگا کر چیختی اسے پیچھے کو دھکیل کر
وہ اس بار آنسوؤں سے رو پڑی تھی۔۔اور اس کی اچانک
چیخ پر زاران بھی ہڑ بڑا کر بیدار ہوا تھا۔مگر اسے ابھی بھی
سمجھ نہیں آیا کہ وہ اس طرح رو کیوں رہی تھی۔۔

"میرم کیا ہوا؟ تمھاری طبیعت ٹھیک ہے؟ وہ اپنی حالت
سے بے خبر پریشانی سے سسکتی میرم کا کندھا جھنجوڑ

Huma Qureshi Novels

گیا۔جوزاران کے رئیکشن پر رونا بھول کراب وحشت

بھری نگاہوں سے اسکا پریشان کن چہرہ دیکھ رہی تھی۔

"کیا ہوا؟ کہیں درد ہو رہا ہے تمھیں؟اس کی نگاہوں میں

عجیب بے معنی سا تاثر دیکھ وہ ذرا کشمکش کا شکار ابھی بھی

پریشان کن لہجے میں بہت نرمی سے دریافت کر رہا تھا۔

"جی۔۔۔میرم کے کپکپاتے ہونٹوں سے بے نام سی سر

گوشی ہوئی تھی۔

Huma Qureshi Novels

"کہاں درد ہو رہا ہے ؟ پہلے کیوں نہیں بتایا؟ وہ سچ مچ

پریشان ہوا تھا۔ میرم کی تکلیف کے سامنے وہ اپنا پسینے سے

شرابور وجود بالکل ہی فراموش کر گیا تھا۔

"یہاں۔۔۔دل میں درد ہو رہا ہے۔۔بہت بار بتایا آپ

کو۔۔ مگر آپ میری سنتے نہیں ہیں۔ نجانے کسی احساس

کے تحت وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں ابھی بھی اس سے

شکوہ کرتی گئی تھی۔دل کا درد سن کر پہلے پہل تو وہ خوفزدہ

ہوا مگر بات کی گہرائی سمجھ آنے پر وہ کتنی ہی دیر بے تاثر

Huma Qureshi Novels

نگاہوں سے اسکی نم پلکیں دیکھتا رہا پھر دھیرے سے دور ہوا تھا۔

"رات بہت ہو گئی ہے سو جاؤ۔۔ تمھیں آرام کی ضرورت ہے۔اپنی طرف رُخ پھیر کر کروٹ بدلتا وہ آنکھیں موند گیا۔۔ جبکہ میرم کتنی ہی دیر عجیب نظروں سے اسکی پشت تکتی رہی تھی۔۔جو نجانے اپنے دل میں کونسے راز دفن کئے بیٹھا تا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

صبح کی روشن کرنیں ایک بار پھر یوسف ولا پر اپنے پنکھ پھیلا چکی تھی۔ زندگی معمول کے مطابق رواں دواں تھی۔۔ زاران یوسف کے کمرے میں جھانکوں تو رات والی تلخی کا شبہ تک محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ ایسے میں سب ہی اَپنی دھن میں مگن تھے۔

زاران نے آہستگی سے اپنی کلائی پر گھڑی باندھی اور ایک آخری نظر قد آدم آئینے میں خود پر ڈالی۔ آج وہ ہمیشہ کی طرح بے حد نفیس انداز میں تیار تھا۔

Huma Qureshi Novels

چارکول گرے رنگ کی اعلیٰ کوالٹی کی تھری پیس سوٹ،

اندر برف جیسی سفید شرٹ، گہرے سیاہ رنگ کی سلک

ٹائی، چمکتے ہوئے بلیک آکسفورڈ شوز اور کلائی پر بندھی

سلور ڈائل والی کلاسک گھڑی۔۔۔ سب کچھ اس کی

شخصیت کے وقار سے میل کھا رہا تھا۔ بال ہمیشہ کی طرح

ترتیب سے سیٹ تھے، ہلکی سی اسٹبل اس کے سخت نقوش

کو مزید جاذبِ نظر بنا رہی تھی، جبکہ اس کی مخصوص مہنگی

خوشبو پورے کمرے میں مدھم سی پھیل چکی تھی۔ وہ

کالر درست کرتے ہوئے آئینے میں ہی ایک اور عکس کو

Huma Qureshi Novels

دیکھ رہا تھا۔ چند قدم کے فاصلے پر میرم خاموشی سے تیار ہو رہی تھی۔

آج اس نے آسمانی رنگ کا سادہ سا کاٹن شلوار قمیض پہن رکھا تھا، جس پر کوئی بھاری کڑھائی نہیں تھی۔ صرف سفید لیس کی باریک سی پٹی آستینوں اور دوپٹے کے کناروں پر لگی تھی۔ دوپٹہ پوری احتیاط سے سر پر رکھا ہوا تھا۔ چہرے پر میک اپ نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔

Huma Qureshi Novels

بڑی بڑی براؤن آنکھوں کے نیچے ہلکے سے سیاہ حلقے راتوں کی بے خوابی کا پتہ دے رہے تھے۔ رُونے سے پلکیں اب بھی ہلکی سی سوجی ہوئی تھیں۔

گلابی لب اپنی ساری شوخی کھو بیٹھے تھے اور رنگت بھی پہلے جیسی شاداب نہ رہی تھی۔

وہ آئینے کے سامنے کھڑی صرف دوپٹے کی ایک شکن سیدھی کر رہی تھی، جیسے اس کی پوری توجہ صرف انہی معمولی کاموں میں ہو۔ کمرے میں مکمل خاموشی تھی۔ صرف گھڑی کی ٹک ٹک سنائی دے رہی

Huma Qureshi Novels

تھی۔زاران کی نظریں مسلسل آئینے کے ذریعے اسی پر مرکوز تھیں۔ پچھلے دو دن میں وہ لڑکی جیسے کئی برس بڑی ہو گئی تھی۔

پہلے یہی میرم تیار ہوتے ہوئے کبھی خود کو آئینے میں دیکھ کر منہ بناتی، کبھی بے تکے سوال کرتی، کبھی اس کی طرف رخ پھیر کر جان کے چڑانے کے لئے سوالات کرتی ،کیونکہ جانتی تھی زاران اس سے شاید چڑ کھاتا تھا۔۔ لکین آج میڈم کے مزاج ہی نرالے تھے۔۔میں گرڑ ڈالا تھا۔۔ مگر وہ کیوں اتنی توجہ دے رہا تھا۔۔اس نے

Huma Qureshi Novels

فوراً سر جھٹکا تھا۔۔اسکی طرف سے وہ رہے اپنی دنیا

میں۔۔۔

وہ بالکل خاموشی کے ساتھ یونیورسٹی جانے کے لئے تیار

ہورہی تھی۔۔زاران نے بے اختیار بھنویں سکیڑیں۔یہ

خاموشی۔۔۔۔اسے عجیب لگ رہی تھی۔

مگر اگلے ہی لمحے اس نے اپنے اندر اٹھنے والے ہر احساس کو

ہمیشہ کی طرح سختی سے دبا دیا۔

"ڈرائیور تمہیں چھوڑ دے گا۔

کمرے کی خاموشی میں اس کی گہری آواز گونجی۔

Huma Qureshi Novels

میرم نے صرف آہستگی سے سر ہلا دیا۔زاران انتظار کر رہا تھا کہ ابھی کوئی شکوہ کرے گی جیسے وہ رات میں کر رہی تھی۔۔صوفے پر شدید اضطرابی کی کیفیت میں نیند نہ آنے پر وہ بیڈ پر آگیا تھا۔۔ مگر نجانے رات کو میرم نے اسکی حالت کو لے کر کیا اخد کر لیا ہو۔۔

”واپسی پر سیدھا گھر آنا۔

”جی۔

دوبارہ وہی مختصر جواب۔

Huma Qureshi Novels

دروازے تک پہنچ کر نہ جانے کیوں اس کے قدم ایک لمحے کو رکے۔

اس نے پلٹ کر دیکھا۔

میرم اب بھی خاموشی سے اپنا بیگ کندھے پر ڈال رہی تھی۔ چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا۔

زاران نے چند لمحے اسے دیکھا، پھر سرد لہجے میں بولا۔۔۔۔

”میڈیسن وقت پر لے لینا۔

میرم نے اس بار بھی صرف سر ہلا دیا۔

Huma Qureshi Novels

جی۔“

”اسکی فرمابرداری اور جی جی کی گردان پر، وہ لب بھینچے مزید کچھ کہے بغیر کمرے سے باہر نکل گیا۔ میرم نے اسکا بار بار خود کو دیکھنا، نوٹس لر لیا تھا۔۔ مگر جب وہ نظر آنداز کرنا جانتا تھا تو میرم کم تھی کیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۶

میرم کا آج کا دن یونیورسٹی میں حد سے زیادہ بور گزرا تھا، اور اب وہ بریک میں کیفٹیریا میں بیٹھی بری طریقے سے بور ہو رہی تھی۔۔ موڈ خراب ہونے کی وجہ سے اس نے

Huma Qureshi Novels

کسی کو منہ لگانا ضروری نہیں سمجھا تھا۔ حالانکہ دو تین لڑکیوں نے میرم عبداللہ کو دیکھ بات کرنے کی کوشش کی تھی، مگر میرم کے چہرے پر نو لفٹ کا بورڈ دیکھ وہ اسے مغرور گردانتی خود بھی الگ ہو گئی تھیں، جبکہ میرم کا دل بری طریقے سے رونے کا چاہ رہا تھا۔۔ کیونکہ زاران سے کی گئی دوستی صرف چار دنوں میں ہی دھری کی دھری رہ گئی تھی۔۔۔

وہ ابھی مزید اپنے رُونے کا شغل فرماتی کہ اسکے موبائل" پر زاران کا نمبر جگمگ کرنے لگا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

ہیلو! السلام علیکم!''لہجہ دُرست رکھتے اِس نے سلام دغا''

تھا۔۔

وعلیکم السلام! کلاس ختم ہوگئی تمھاری۔۔''وہ بھی''

سپاٹ سے لہجے میں سوالیہ گویا ہوا تھا۔۔

جی ہوگئی۔۔۔''وہ دھیرے سے منمنائی۔۔''

باہر آجاؤ۔۔میں باہر ویٹ کررہا ہوں۔۔''میرم کو جھٹکا''

لگا تھا، کیا وہ وقت سے پہلے ہی اسے لینے آگیا تھا۔لبوں پر

خود بخود ایک بھولی بسری سی مسکراہٹ کھل گئی

تھی۔۔وہ تیز قدم اٹھاتی یونیورسٹی سے باہر آئی تھی۔۔دو

Huma Qureshi Novels

دن کی ناراضی یکدم چھو سی ہو گئی تھی۔۔اور میرم

عبداللہ ایسی ہی تو تھی۔۔زاران کی دیوانی۔۔

____

فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولتی میرم ایک دم ٹھہر گئی

تھی۔۔مقابل لڑکی کے چہرے پر مسکراہٹ سی سجی ہوئی

تھی، جبکہ زاران نجانے کس بات پر مسکراہٹ ضبط کرتا

سرخ پڑ رہا تھا۔۔

اوہ میرم! سوئیٹ ہارٹ تم پیچھے بیٹھ جاؤ۔۔"میرم نے"

ذرا بغور دیکھا تھا جو پاکستانی ڈرامہ انڈسٹری کی ایک ابھرتی

Huma Qureshi Novels

ہوئی اداکارہ پلس ماڈل تھی۔۔اسکا صرف اتنا کہنا تھا کہ

اسے آگ لگ گئی تھی۔۔

زاران یہ میری جگہ ہے۔۔"زاران جو اس تمام عرصے"

میں خاموش بیٹھا تھا، اس نے خشمگیں نگاہوں سے

گھورا۔۔

تمہیں مینرز نہیں ہیں میرم! وہ بیٹھی ہوئی ہیں نا، پیچھے"

بیٹھ جاؤ آرام سے۔۔۔"وہ سختی سے بولا تو میرم کی

آنکھیں جھلملا گئی تھیں۔۔وہ دروازہ پکڑے یونہی کھڑی

تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

بیٹھنا ہے یا میں جاؤں۔۔"وہ خفگی سے تیز لہجے میں بولا"

تھا۔۔میرم بری طرح سے دلبرداشتہ ہوتی، بیک سیٹ کا

دروازہ کھولتی پہلے خود بیٹھی تھی، ساتھ ہی کندھے پر پڑا

بیگ ایک جھٹکے سے سیٹ پر پھینکا تھا۔۔

کیسی ہو میرم؟"وہ لڑکی اب پیچھے کو رخ پھیرتی رسمی"

گفتگو سے آغاز کرنا چاہ رہی تھی۔زاران اس کے چہرے

کے بگڑے تاثرات دیکھتا گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔۔

مجھ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے بی بی، بلکہ "

میں تم جیسی کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی۔۔"زاران کا

Huma Qureshi Novels

سارا غصہ لائبہ پر نکالتی وہ رخ پھیر گئی، وہ اہانت کے باعث سرخ چہرہ لئے زاران کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔

میرم یہ کیا بد تمیزی ہے؟" بیک ویو مرر سے اسکا سرخ" چہرہ دیکھ زاران نے تنبیہ ضروری سمجھی تھی۔۔

بد تمیزی یہ نہیں، بد تمیزی وہ ہے جو آپ دونوں چیپ" لوگ کر رہے ہیں۔۔" وہ یکدم ہی پھٹ پڑی تھی۔۔

ویٹ واٹ! تمہیں اگر یہاں اپنے ہزبینڈ کے ساتھ" فرنٹ سیٹ پر بیٹھنا ہے تو شوق سے بیٹھو، لیکن میری بے

Huma Qureshi Novels

عزتی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" وہ اب وہ بھی بیچ میں کودی تھی۔۔

"جتنی ترسی ہوئی نگاہوں سے تم میرے شوہر کو دیکھ رہی ہو، کچھ دیر تم ہی بیٹھ جاؤ، کیونکہ میں کہیں بھی بیٹھوں یہ شوہر پھر بھی میرا ہی رہے گا۔۔" اس بار وہ استہزائیہ مسکرائی، زاران کو زور سے ہنسی آئی تھی، مگر وہ ضبط کر گیا۔۔

Huma Qureshi Novels

"اوکے گائز اس بحث کو ختم کریں، میرم تمہیں گھر چھوڑ کے مجھے لائبہ کے ساتھ شوٹ کے لئے سیٹ پر جانا ہے۔۔" زاران نے جتایا تھا۔۔

"میری طرف سے جہنم میں جائیں! مجھے کیوں بتا رہے ہیں۔۔" وہ بھی میرم عبداللہ تھی، اور زاران اسکا ضبط آزما رہا تھا۔۔

"بی ہیو! چھوٹی بچی نہیں ہو تم۔۔" اس پر وہ سخت لہجے میں بولا، تو وہ مکمل طور پر کھڑکی کی جانب گھومتی رخ پھیر گئی، جبکہ اب لائبہ اس پر ایک تیز نگاہ ڈالتی زاران سے

Huma Qureshi Novels

باتوں میں مصروف ہو گئی تھی ،اسکا بار بار مسکرا کر زاران کو ٹچ کرنا اسے انگاروں پر لٹا رہا تھا، مگر اسے غصہ تو اپنے شوہر پر آرہا تھا، جس کی بتیسی آندر جانے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی ۔۔۔

زاران اپنے کہے کے مطابق اسے باہر چھوڑ کر جا چکا تھا۔۔ جبکہ وہ روتی دھوتی بھاگتے قدموں میں روم میں آتی اوندھے منہ بیڈ پر گر پڑی تھی ۔۔۔

میں آپ کو کبھی معاف نہیں کرونگی۔۔"خود ساختہ" بڑ بڑاتی وہ سسک سسک کر رو پڑی تھی۔ اپنے ماں

Huma Qureshi Novels

باپ، اپنا گھر بری طرح سے یاد آرہا تھا۔۔ غلطی کے بعد

پچھتاوا ہو رہا تھا، مگر اب بہت دیر ہو چکی تھی۔۔۔

"زاران یہ تمہاری بیوی اتنی روڈ کیوں ہے؟" لائبہ نے

اسکے گاڑی سے اترتے ہی زرانا گواری سے پوچھا، وہ جو

دُور تک اسکی پشت تکتا رہا تھا، لائبہ کی آواز پر بری طریقے

سے چونکا تھا۔۔

"کیونکہ وہ زاران یوسف کی بیوی ہے۔۔" وہ متوازن

لہجے میں گویا ہوا تو لائبہ نے آنکھیں چلائیں۔۔

Huma Qureshi Novels

اچھی خاصی بدتمیز بھی ہے۔۔"اس نے ناگواری سے "

اظہار کیا۔۔

"بدتمیزی شاید تم نے کی تھی، جب تمہیں معلوم تھا کہ

ہم یہاں میرم کو پک کرنے کے لئے آئے ہیں تو تمہیں

خود اتر کر پیچھے بیٹھ جانا چاہئے تھا۔جب کسی بھی لڑکی کے

شوہر کے ساتھ یوں بیٹھو گی تو وہ تو کاٹ کھانے کو ہی

دوڑے گی۔۔"زاران نے اس بار ناگواری کا اظہار کیا

تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

ہاہاہاہا! ویسے تم میں اور میرم میں اچھا خاص ایج ڈفرینس "

نہیں ہے ؟" وہ جھٹ موضوع پلٹ گئی۔

تو؟" اس نے آئی برو اٹھائے۔۔"

تو بس ویسے ہی کہہ رہی ہوں۔۔ کہ ماشاءاللہ سے اچھی "

جوڑی ہے۔" وہ جلے دل سے بولتی اب کام کے متعلق

باتیں کر رہی تھیں۔۔

رات کو سیاہ اندھیرا ہر سو پھیل گیا تھا، ایسے میں میرم سارا دن کی بھوکی پیاسی بیڈ پر پڑی، نیم غنودگی کے عالم میں تھی۔۔۔۔ جبھی کوئی دروازہ کھولتا روم میں آیا تھا۔۔ زاران کے قدم ٹھٹھک کر ٹھہر گئے تھے۔۔ پہلی نظر سیدھی میرم عبداللہ کے وجود سے جا ٹکرائی تھی، جو ہوش وخرد سے بیگانہ ہوئی بے سدھ نیند کی وادیوں میں اتری ہوئی تھی۔ وہ اب تک صبح والے ڈریس میں ملبوس تھی، پاؤں میں جوتے ابھی بھی موجود تھے، بیگ ایک طرف کو بیڈ پر پڑا تھا، اسکی پیشانی پر بل نمودار ہوئے

Huma Qureshi Novels

تھے۔۔وہ دھیرے سے قدم اٹھاتا نزدیک گیا، ساتھ ہی

ذرا سا جھک کر چہرے سے بال ة ہٹائے تو ایک لمحے کو اسے

دکھ ہوا تھا۔۔

چہرے پر مٹے مٹے آنسوؤں کے نشان تھے، پلکیں بھیگی

ہوئیں تھیں، چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔

میرم!" ساتھ جگہ بنا کر بیٹھتے اسنے دھیرے سے پکارا"

تو وہ ہلکا سا کسمائی۔۔

میرم اٹھو، یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے اپنی؟" اس "

بار وہ ذرا سختی سے بولا تو میرم نے ایک لمحے میں آنکھیں

Huma Qureshi Novels

کھولی تھیں، دھندلے سے عکس میں زاران کا چہرہ واضح ہوا تھا۔۔

ایسے کیوں سو رہی ہو؟؟"میرم کی بے تاثر آنکھیں" دیکھ، اس بار وہ ذرا نرمی سے بولا تھا۔۔وہ بغیر کچھ کہے بال سمیٹی، اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔آنکھوں میں خفگی سموئے اسے ایک نگاہ سے نوازتی واشروم میں جا کر بند ہو گئی تھی، جبکہ زاران نے ایک گہری سانس بھرتے، انٹرکوم سے ملازمہ کو روم میں آنے کی ہدایت کے ساتھ صفائی کا بھی کہا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

ـــــــــــــــــــــــــــــــــــ

کچھ ہی دیر میں رُوم صاف ہو چکا تھا، بیڈ شیٹ سلیقے سے بچھی ہوئی تھی، ہر چیز ترتیب سے رکھی ہوئی تھی، زاران کی نفاست پسند طبیعت کو اپنی چیزوں کے ساتھ ذرا سی بھی چھیڑ چھاڑ برداشت نہیں تھی، اور یہ بات میرم گزشتہ ماہ میں بہت اچھے سے سمجھ چکی تھی۔۔

لان کا سیاہ رنگ ہلکا سا جوڑا زیب تن کیئے وہ سیدھی روم میں آئی تھی۔۔ نگاہ صوفے پر بیٹھ کر سگار پھونکتے زاران

سے جا ٹکرائی تھیں، وہ اسکی آنکھوں میں سرخ دوڑے

دیکھ بہت کچھ سمجھ رہا تھا۔۔۔

"ملازمہ بتا رہی تھی، تم نے یونیورسٹی سے آکر کچھ نہیں

کھایا؟ جان سکتا ہوں کیوں؟" وہ سرد مہر لہجے میں سوالیہ

گویا ہوا۔۔

"نہیں!" وہ تڑخ پر جواب دیتی، اب ہاتھوں پر لوشن لگا

رہی تھی۔

"کیا نہیں؟" اس کی پیشانی پر بل نمودار ہوئے۔۔

Huma Qureshi Novels

آپ نہیں جان سکتے کہ میں، کب، کیا، اور کس وقت "

کیوں کرتی ہوں۔۔" وہ حد سے زیادہ سختی سے گویا ہوئی

تھی۔۔

میں صبح سے تمہاری بدتمیزی برداشت کر رہا ہوں "

میرم! اب مزید میرا دماغ خراب کرنے کی ضرورت

نہیں ہے۔۔" وہ طیش میں دبے دبے لہجے میں غرایا

تھا۔۔

مجھے الگ روم چاہیئے!" زاران نے آئی بروا ٹھائیں، اور "

پھر قہقہہ لگا اٹھا۔۔

Huma Qureshi Novels

”وہ کم آن سوئیٹ ہارٹ ! کچھ دن قبل تو تم مجھ سے اپنے جائز حق کا مطالبہ کر رہی تھیں، اور اب جب میں اپنا مائینڈ اچھے سے میک اپ کر چکا تو تمہیں الگ روم چاہئے۔۔“ وہ بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کر سکا تھا، میرم کا چہرہ لمحے میں سرخ پڑا تھا۔۔ اسکا مسکراتا لہجا خود کا مذاق اڑاتا محسوس ہوا تھا۔۔

”مجھے الگ روم چاہئے !“ اس بار وہ ضدی لہجے میں بولی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

اپنے بال خشک کرو،اور ڈنر کے لئے نیچے چلو۔۔'' وہ ''
اسکی ضد دیکھ یکدم سپاٹ سے لہجے میں بولا تھا۔۔
مجھے ڈنر۔۔'' وہ ابھی مزید کچھ کہتی کہ زاران دو''
قدموں میں فاصلہ سمیٹتا اسکے نزدیک آیا تھا،اور وہ ڈری
سہمی ہرنی کی مانند ٹھہر کر پیچھے ہوئی تھی۔۔
کیا کہا تم نے ؟ ذرا پھر سے کہنا؟'' اسکے چہرے پر واضح ''
سختی دیکھ زبان تالو سے جا چپکی تھی۔اسکے لحیم شحیم سے
وجود کے آگے وہ تو کوئی چھوئی موئی ہی لگ رہی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

میرے ایک بار کے کہے کو مان لیا کرو میرم ”

عبداللہ ! مجھے بار بار اپنی بات دہرانے کی عادت نہیں

ہے، سمجھیں۔۔“اس بار وہ پہلے سے زیادہ درشت لہجے

میں گویا ہوا تو اسکی سیاہ آنکھیں نمکین پانیوں سے بھیگ گئی

تھیں۔۔

اوہ اسٹاپ دس کرو کوڈائیل ٹیئرز! میں نہیں پگھلنے ”

والا۔۔“ وہ استہزائیہ مسکراتا سگار لبوں میں دبا گیا۔۔۔

میرم نے بغور اسکا جائزہ لیا تھا، جو اس وقت ٹراؤزر شرٹ

میں ملبوس اپنی سحر انگیز شخصیت سے لاپراوہ سگار پھونک رہا تھا۔۔

"مجھے آپ جیسے پتھر دل شخص سے سر پھوڑنے کا کوئی شوق بھی نہیں ہے۔۔" وہ بھی تڑخ پر بولی تھی۔۔

"کیوں کیا ہوا؟ محبت کا مجھ سے دوستی کرنے کا بھوت اتنی جلدی اُتر گیا ہے؟" اس نے لہجے میں طنز شامل تھا، لبوں پر مسکراہٹ رقصاں تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

فی الحال مجھے بھوک لگ رہی ہے۔۔" وہ اسکا سوال

سرے سے نظر آنداز کرتی کمرے سے نکل گئی تھی، تو وہ

بھی بالوں میں ہاتھ پھیرتا اسکی ہمراہی میں گیا تھا۔۔

اُفق کے پار سے طلوع ہوتا سورج ہر سو اپنی روشن کرنیں

بکھیرتا جارہا تھا، میرم کا دماغ پہلے ہی اپنی جگہ سے آوٹ

تھا، زاران نے یونیورسٹی کی وجہ سے ابھی دو دن قبل ہی

اُسے نیو موبائل لا کر دیا تھا۔ زاران اپنی روٹین کے

مطابق جوگنگ پر نکل گیا تھا، البتہ وہ لان میں چہل قدمی

Huma Qureshi Novels

کرتی موبائل میں فیس بک انسٹال کرتی ”میرم زاران یوسف کے نام سے“ نیو اکاؤنٹ بنا رہی تھی۔۔اپنی شادی کی ڈی پی لگاتے اس نے سب سے پہلے زاران کو فالو کیا تھا، اور اسکے بعد بس پھر ٹائم لائن زاران کی مختلف ویڈیو سے بھر گیا تھا، کہیں وہ گٹار تھامے گنگا رہا تھا، کہیں اسٹیج پرفارمنس میں گنگناتا مسکرا رہا تھا، تو کہیں لوگوں کے جھنڈ میں انکی ڈیمانڈ پر کچھ گنگناتا سما باندھ چکا تھا۔اسکے لب آپ ہی مسکرا رہے تھے، جبھی اسکے سامنے ایک شئیر ویڈیو پلے ہوئی تھی، جس شاید نہیں یقیناً لندن کنسرٹ

Huma Qureshi Novels

کی ویو ڈیو تھی، مگر اس ویڈیو کا کیپشن پڑھ کر میرم کی پیشانی پر بل نمودار ہوئے تھے۔

"اب یہ کون جاہل لڑکی ہے، جو یوں سرِ عام میرے شوہر کو پرپوز کر رہی ہے۔" پیشانی پر سیکڑوں بل سجائے وہ دانت پیس کر سوچتی ویڈیو پلے کر چکی تھی، اور جیسے جیسے وہ ویڈیو دیکھتی جا رہی تھی، چہرہ غصے کی تمازت سے سرخ پڑتا جا رہا تھا، جبھی کار پورچ میں زاران کی گاڑی آ کر ٹھہری تھی، وہ یقیناً واپس آ چکا تھا اور اسے لان میں دیکھ اب وہ اسی کی جانب قدم بڑھا تھا۔

Huma Qureshi Novels

"آج یونیورسٹی نہیں جانا تم نے؟" وہ پاس آکر سوال کر رہا تھا۔ میرم نے سرخ نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا تھا۔ جس کا چہرہ ہمیشہ کی طرح سنجیدہ تھا۔۔

"یہ کیا بے ہودگی ہے؟" سوال کا جواب دینے کے بجائے اسنے موبائل کیا سکرین سامنے کی تھی، زاران نے پیشانی پر بل ڈال کر اسکرین دیکھی اور معاملہ سمجھ آتے ہی بے تاثر نگاہوں سے میرم کو۔۔

Huma Qureshi Novels

"یہ تمہارا کونسا طریقہ ہے مجھ سے بات کرنے کا؟" سینے پر بازو لپیٹے اب وہ غصہ سے استفسار یہ گویا ہوا تھا۔

"پہلے آپ مجھے بتائیں یہ لڑکی کس حق سے آپ کے گلے لگی ہے؟" وہ تو ابھی تک اسی منظر میں کھوئی ہوئی تھی۔۔

"جس بھی حق سے لگی ہو، تم کون ہوتی ہو مجھ سے سوال کرنے والی؟" میرن نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا تھا۔

Huma Qureshi Novels

میں بیوی ہوں آپ کی؟"اس بار وہ شدت سے غرائی" تھی۔

کیا میں نے تمہیں دل سے بیوی تسلیم کیا ہے میرم" عبداللہ؟ نہیں نا، تو پھر یہ میری لائف ہے میں جو مرضی کروں، جتنی لڑکیوں سے مراسم رکھوں، تم سوال جواب کا کوئی حق نہیں رکھتی ہو۔۔"وہ اس سے زیادہ درشت لہجے میں غرایا تھا۔۔اسکی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھیگ گئی تھیں۔

Huma Qureshi Novels

صبح صبح یہ آنسو بہانے کی ضرورت نہیں ہے، مجھے "

تمہیں ڈراپ کر کہ شوٹ کر جانا ہے، جلدی ریڈی

ہو جاؤ۔۔" میرم نے کڑھ کر اسکو دیکھا تھا۔۔

آئندہ مجھے اس قسم کی کوئی بھی لڑکی، آپ کے قریب "

نہیں دکھنی چاہئے۔" وہ تنبیہ کر رہی تھی، زاران نے

بھنویں اٹھائیں۔

وہ ریئلی ! میرم عبداللہ اس طرح کے منظر دیکھنے کی "

عادت ڈال لو، کیونکہ ہر لڑکی تمہاری طرح ہی ہوتی

ہے،اپنے کرش کی خاطر عزت کی پرواہ بھی نہیں

کرتیں۔" وہ ہمیشہ کی طرح کاری وار کر گیا تھا۔۔

"میں نے کچھ غلط نہیں کیا تھا۔" پہلی بار اپنی صفائی پیش

کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔

"وہ ریئلی!" وہ استہزائیہ مسکرایا۔

"خیر میں کسی فضول سی بحث میں نہیں پڑتا چاہتا تو بہتر

ہے کہ تم جلدی سے ریڈی ہو جاؤ، ورنہ جانا اکیلی ڈرائیور

کے ساتھ۔۔" وہ اسے یونیورسٹی ڈراپ کر رہا تھا یا پھر

احسان کر رہا تھا، اسے سمجھنا مشکل لگا تھا۔۔ وہ گھر کے

آندرونی حصہ کی جانب بڑھ گیا تھاتو بھی دل مسوس کرا

کمرے کی جانب بڑھی تھی۔۔

وہ اس وقت اسٹوڈیو میں ڈرامہ پروڈیوسر کے ساتھ موجود

یکارڈنگ کروارہا تھا، ایک نیا پاکستانی ڈرامہ تھا، جو نیٹ

فلکس پر لگنے تھے، جو ایک مشہور زمانہ پاکستانی لکھاری کے

ہاتھ کے لکھے ہوئے تھے، کاسٹ بھی بڑی تھی، ایسے میں

وہ او ایس ٹی کی ریکارڈنگ کے لئے بہت مشکل سے راضی

Huma Qureshi Novels

ہوا تھا۔۔ ورنہ اس کے پاس پہلے ہی ڈیٹس کا ایشو تھا، کچھ ہی دن میں انڈیا کے لئے نکلنا تھا، وہاں فلم کے لئے اسکے گانوں کی ریکارڈنگ تھی۔۔ اور اس میں اُسے اچھا خاصہ وقت لگ جانا تھا۔۔

بہترین!" ریکارڈنگ میں یہ آج انکا پانچ دن تھا، اور آج او ایس ٹی کی ریکارڈنگ مکمل ہو چکی تھی۔۔۔

"تھینک یو زاران کہ آپ نے اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ لمحے ہمارے نام بھی کئے۔۔" وہ نرم خوئی سے بولے

Huma Qureshi Novels

تو زاران دھیما سا مسکراتا ساتھ ہی سگار سلگا کر لبوں سے لگاتا گلاس ونڈو کے پاس چلا آیا تھا۔۔

کسی سوچ کے تحت اس نے جیب سے موبائل نکال کر سی سی ٹی وی کی فوٹیج دیکھنا چاہی تھی، جبھی ایک منظر پر اسکی نگاہ ٹھٹھک کر ٹھہر گئی تھی، سوئیمنگ پول کے پاس ریلکسنگ چیئر ڈال کر بیٹھی لڑکی، کوئی اور نہیں بلکہ یقیناً اسکی جنگلی بلی، اسکی بیوی تھی۔

Huma Qureshi Novels

اتنی ٹھنڈ میں یہ کمرے سے باہر کیا کر رہی ہے۔۔"

ایک ہاتھ میں سگار تھا تو دوسرے ہاتھ میں موجود موبائل

سے وہ میرم کا نمبر ڈائل کر چکا تھا۔۔

"اس وقت یہاں بیٹھے کی کیا تک بنتی ہے؟" وہ سیدھا

مدعے پر آیا تو اس نے بھویں چلائیں۔۔

"میری مرضی! میں جہاں مرضی چاہے بیٹھوں، آپ

کون ہوتے ہیں مجھے انکار کرنے والے۔۔" وہ ذرا تلخی

سے گویا ہوئی۔۔

"اوہ میں کون ہوتا ہوں، کیا یہ بات مجھے تمہیں بتانے کی ضرورت ہے؟ سر یسلی بیب؟" وہ استہزائیہ مسکرایا۔۔

"گھر کب تک واپس آئینگے، میں ڈنر پر آپ کا ویٹ کر رہی ہوں۔" اس نے موضوع پلٹ دیا تھا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے انتظار کرنے کی، میں کھانا کھا چکا ہوں، اور رات واپسی ممکن نہیں، یہاں شاید پوری رات لگ جائے۔۔" میرم کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔

"اتنی رات تک باہر رہنے کی کیا تک بنتی ہے، آپ کو ذرا خیال بھی ہے کہ اتنے بڑے گھر میں ملازموں کی فوج

کے ساتھ، آپ کی بیوی اکیلی گھر میں موجود ہے، اس نے

احساس کرانا چاہا۔

"بیوی کو چاہئے عزت سے اپنے شوہر کے کمرے میں

جاکر آندر سے دروازہ لاکڈ کر کہ آرام کرے، بلکہ اپنی

نیندیں پوری کرلو کیونکہ بہت جلد میں تمہاری نیندیں

اڑانے والا ہوں۔۔"کسی سوچ کے تحت وہ گھمبیر لہجے

میں گویا ہوا تھا، میرم اسکا بات کو دوسرا مطلب سمجھ کر

سرخ پڑگئی تھی، لب سختی سے دانتوں تلے دبا کر کچل ڈالا

تھا۔۔

میں ڈنر پر آپ کا ویٹ کرونگی، اللہ حافظ!" وہ ضدی" لہجے میں بولتی رابطہ منقطع کر گئی جبکہ کان سے موبائل ہٹاتے زاران نے اچٹتی سی نگاہ سے تاریک ہوئی اسکرین کو دیکھا تھا، جیسے میرم کو سالم نگلنے کا ارادہ ہو۔۔۔

یہ لڑکی مجھ سے چاہتی کیا ہے پتہ نہیں!" وہ تاسفی انداز" میں محض سوچ کر رہ گیا تھا، مگر وہاں سے فری ہوتا وہ جان بوجھ کر گھر جانے کے بجائے، اپنے اپارٹمنٹ آگیا تھا، اور اچھا خاصہ وقت اکیلے گزار کر وہ رات دیر سے گھر پہنچا تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

"السلام علیکم برخوردار! کیسے ہیں آپ۔۔آپ تو لندن جاکر اپنے بوڑھے دادا کو بالکل بھول ہی گئے ہیں۔۔۔" دوسری جانب سے ابتسام صاحب کی خوش گوار آواز سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

"وعلیکم السلام گرینڈ پا! ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔۔ آپ بتائیں کیسے ہیں۔۔" وہ خوش دلی سے بولا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"میں اللہ کا شکر! خیر سے ایک ماہ ہو گیا آپ کو

گئے، پاکستان واپسی کا کوئی ارادہ ہے یا ابھی مزید وہیں رہنا

ہے۔۔" وہ سوالیہ بولے۔۔

"ابھی تو ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے دادا ابو۔۔" وہ تفصیلی لہجے

میں بولا تھا۔۔

"تو پھر، بزنس کا سنبھالنے کا کوئی ارادہ!" اس بار وہ

خاموشی اختیار کر گیا۔۔

Huma Qureshi Novels

مجھے بزنس کی بالکل سمجھ نہیں آتی دادا ابو، اور فکر نہ "

کریں میں جلد پاکستان واپس آؤنگا۔۔" وہ خاموش

ہوگئے۔۔

خیر لندن کا موسم بتاؤ کیسا ہے۔۔" اب وہ ادھر ادھر کی "

باتیں کر رہے تھے۔۔۔

رات کے پر سکون ماحول میں پورٹیکو میں ٹھہرتی زاران

یوسف کی گاڑی کے ٹائیروں کی چرچراہٹ نے ماحول میں

ارتعاش سا برپا کر دیا تھا۔ کوٹ پشت پر لٹکائے، بھاری

قدموں کی دھمک چھوڑتا، وہ اپنی چال میں غرور لئے سگار پیتا، چہرے پر سنجیدگی سجائے اپنے کمرے کی جانب قدم اٹھا رہا تھا، جبھی اسے کچن والی سائیڈ روشن سی نظر آئی تھی، دو سیڑھیاں واپس اُتر کر کچن میں آتا وہ ہاں کسی کو نہ موجود پا کر ڈائننگ ایریا میں آ گیا تھا۔۔ جہاں میرم میز پر سر رکھے بے خبر سو رہی تھی۔۔

وہ لب بھینچے، کوٹ ہاتھ پر ڈالتا اسکے نزدیک آیا۔۔

میرم!" اس نے ہلکے سے ہلایا تھا اور وہ بوکھلا کر بیدار ہو گئی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

آپ آ گئے زاران ! میں کب سے آپ کو ویٹ کر رہی" تھی، ڈنر لگاؤں گا۔۔"زاران نے محسوس کیا وہ فون پر ہوئی ان دونوں کی باتون کو کسی خاطر میں لائے بغیر نظر انداز کر چکی تھی۔۔

تم نے کھانا کھایا؟"اب وہ ہتھیار ڈالتا نرمی سے پوچھ رہا" تھا۔

نہیں !آپ کا ویٹ کر رہی تھی۔"

Huma Qureshi Novels

"اچھا میرے ساتھ روم میں چلو، میں کسی ک ملازم و کھانا روم میں دینا کا بولتا ہوں، اسکا ارادہ سرونٹ کوارٹرز کی طرف جانے کا تھا۔۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے، میں بس ابھی مائیکروویو میں گرم کر کہ سرو کرتی ہوں۔۔" وہ جلدی سے بولی۔

"جو بھی بنایا ہے، صرف ون ڈش ٹرے میں لے کر فوری کمرے میں پہنچوں۔۔" وہ اعصابی طور پر اس قدر تھک چکا تھا کہ اسے اب بس اپنا بستر ہی چاہئے تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

آپ چلیں، میں لے کر آتی ہوں۔۔"میرم کی تو"

باچھیں کھل گئی تھیں، جبکہ وہ تیزی سے قدم اٹھاتا زینہ

عبور کر گیا تھا۔۔

جتنی دیر میں وہ کھانا لے کر آئی تھی، اتنی دیر میں زاران

شاور لے کر فریش ہو چکا تھا۔۔۔سیاہ رنگ پولو کا نائٹ

سوٹ پہنے وہ نم بالوں میں ہاتھ گھماتا باہر آیا تھا،اور نظر

میرم کی جانب اٹھی تھی، جو میز پر کھانا لگاتی مسلسل مسکرا

رہی تھی۔

Huma Qureshi Novels

میں نے کہا بھی تھا کھانا کھا لینا۔۔"

اور میں نے بھی آپ سے کہا تھا کہ میں کھانے پر آپ کا"

ویٹ کرونگی۔۔

تم کسی کی کوئی بات سنتی بھی ہو؟"

ہاں سنتی ہوں، صرف اپنے دل کی دماغ کی،"

اوہ واؤ یعنی تمہارے پاس دل کے ساتھ ساتھ دماغ بھی"

ہے؟"

کیوں میرے پاس دماغ کیوں نہیں ہو گا، آپ کو میں"

شکل سے بیوقوف لگتی ہوں؟" وہ مشکوک ہوئی۔

Huma Qureshi Novels

صرف شکل سے؟" میرم کا منہ حیرتت کی زیادتی سے "کھل گیا تھا، جبکہ وہ صوفے پر مزے سے بیٹھتا ڈش سے مکس سبزی نکال کر پلیٹ میں ڈال رہا تھا۔۔ میرم گوشت نہیں کھاتی تھی، اور جب سے وہ آئی تھی مینیو میں دال سبزیوں کا اضافہ ہو گیا تھا۔۔

تم گوشت کیوں نہیں کھاتی ہو؟" وہ سبزی کے ساتھ "ریشن سیلڈ نکالتا ذرا سوالیہ لہجے میں بولا۔۔

آپ پاکستانی کھانے شوق سے کیوں نہیں کھاتے؟" الٹا "سوال آیا تھا۔

Huma Qureshi Novels

"کس نے کہا تمہیں؟ جب میں بہت چھوٹا تھا، مام ہمیشہ پاکستانی فوڈ ہی پریفر کرتی تھی۔" وہ روانگی میں بول گیا، پھر یکدم بے ساختگی کا احساس ہوا تھا۔۔

"آپ کے پیرنٹس کہاں ہیں؟" اس نے سوالیہ بھونیں اٹھائیں۔۔

"وہ اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔" وہ بول کر اب خاموشی کے ساتھ رغبت سے کھانا کھانے میں مشغول ہو گیا تھا۔۔۔

____

Huma Qureshi Novels

کھانا کھانے کے بعد وہ دونوں ہی روم میں واپس آ گئے تھے۔۔زاران شدید تھکن کا شکار چینج کر کہ اوندھے منہ بیڈ پر گر گیا تھا۔۔جبھی میرم بھی ساتھ ہی دوسری طرف سے آکر لیٹ گئی تھ۔۔

"میرم پلیز۔۔میں ایک ہی بات روز روز دہرانے کا عادی نہیں ہوں۔۔تم صوفے پر چلی جاؤ۔۔"اس کی آواز تھکن سے چور تھی۔

"کیوں؟"اس کی وہی مرغی کی ایک ٹانگ۔۔

"میرم ہر بات کا سوال نہ کیا کرو۔۔"وہ جھنجھلایا۔۔

Huma Qureshi Novels

”آپ مجھے بتائیں نا کیا بات ہے۔۔ یہ پھر آپ کو خود پر قابون نہیں ہے۔“ اس نے ہمیشہ کی طرح اسکی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔۔ بس ایک لمحہ۔۔۔

ایک لمحہ لگا تھا زاران کا دماغ گھومنے میں۔۔ اور اس نے اچانک سے اٹھ کر بیٹھتے میرم بی بی کو اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔ جو ہلکی سی چیخ کے ساتھ اسکے سینے سے آلگی تھی

”کیا چاہتی ہو بولو؟ میں ابھی تمھاری خواہش پوری کردونگا۔۔“ اس کی آنکھوں میں عجیب سی وحشت اتر

Huma Qureshi Novels

آئی تھی۔۔زاران کے پہلو میں سکڑی سمٹی سی لیٹی میرم

کا سانس سینے میں اٹکا تھا۔۔

"زاران پلیز پیچھے ہوں۔۔۔" وہ صرف بڑی باتیں ہی کر

سکتی ہو۔۔

"نہیں بتاؤ نا کیا چاہتے ہو تم۔۔میں ابھی تمھاری ہر خواہش

پوری کر دیتا ہوں۔۔" وہ خمار بھری آواز یں بولتا اس کی

گردن پر جھکا تھا۔۔میرم کے پورے وجود میں اسپارک

سا دوڑ گیا تھا۔۔دھڑکنوں کی رفتار پہلے سے کئی گناہ بڑھ

گئی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

جبکہ وہ جو اس کو سزا دینے کے لئے نزدیک ہوا تھا۔۔اسکے

وجود سے اٹھتی دلفریب خوشبو اس کے حواسوں پر پری

طرح سے سوار ہوئی تھی۔۔

وہ لڑکی بہکا سکتی تھی۔۔۔۔

اور زاران یوسف بہک رہا تھا۔اب اس کے لب گردن

سے سفر کرتے تھوڑی پر آٹھہرے تھے۔۔

میرم کے پورے جسم میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔یہ

احساس ہی بہت عجیب تھا۔

Huma Qureshi Novels

"زاران۔۔۔"اس نے دھیمی سی آواز میں پیچھے دھکیلنا چاہا۔۔ مگر وہ تو اب اس پر قابض ہو چکا تھا۔۔

"زاران۔۔"اس کی مزید گستاخیوں پر میرم کی بس ہوئی تھی اور اس نے ایک جھٹکے سے پیچھے دھکیلا تھا۔۔۔ زاران کی ساری خماری بھک سے ہوا ہوئی تھی،،

"پیچھے ہٹ جائیں پلیز۔۔ میرا ایا کوئی مقصد نہیں ہے جیسا آپ سمجھ رہے ہیں۔۔"وہ سسکیوں سے رو پڑی تھی۔۔ زاران یوسف نے سختی سے آنکھیں میچ کر کھولی تھیں۔۔

اسے اس لڑکی کو خود کو جھٹکنا ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

"خاموشی سے سو جاؤ۔۔ورنہ اس بار مجھ سے شرافت کی امید مت رکھنا۔۔اور یہ تکیہ رکھو بیچ میں۔۔۔" وہ اپنے جذبات پر قابو کر تارخ موڑ کر لیٹ گیا تھا۔۔جبکہ میرم بھی خود کو کمبل میں چھپاتی آنکھیں موند گئی تھی۔۔یہ شخص بہت ڈینجرس آدمی تھا۔۔

"اور ہاں اگلے کچھ دنوں تک مجھ سے مخاطب نہ ہونا۔۔ ورنہ تمھیں یہ جرات بہت بھاری پڑ سکتی ہے۔۔" وہ کلس کر باور کروانا نہیں بھولا تھا۔۔جبکہ وہ تو خود آنسو ضبط کر رہ ی تھی۔۔۔

پورے ایک ہفتے سے راوی چین ہی چین لکھ رہا تھا۔۔

دونوں ہی ایک دوسرے سے مخاطب نہیں ہوئے تھے۔۔۔

صبح ناشتے کی میز پر دونوں آمنے سامنے بیٹھتے ضرور تھے مگر دونوں کے درمیان بات چیت بالکل بند تھی۔۔

زاران حسبِ معمول اسے یونیورسٹی ڈراپ کرنے کے لیے ڈرائیور کو ہدایت دیتا، خود اسٹوڈیو چلا جاتا، جبکہ میرم پورا دن کلاسز اور لائبریری میں گزار کر شام ڈھلے واپس

آجاتی۔ادھر زاران اپنی نئی میوزک البم کی ریلیز میں بری

طرح مصروف تھا۔

ایک کے بعد ایک فوٹو شوٹس۔۔۔۔

ریہرسل۔۔۔۔

انٹرویوز۔۔۔۔

ریڈیو پروموشنز۔۔۔۔

برینڈ کولیبریشنز۔۔۔۔

اور رات گئے تک ریکارڈنگ۔

Huma Qureshi Novels

اکثر ایسا ہوتا کہ میرم سو جاتی، تب کہیں جا کر وہ ولا میں قدم رکھتا۔ کبھی اسے یوں سوتا دیکھ کر رنج ہوتا شاور لیتا اور سو جاتا۔ مگر اس عجیب سی خاموشی کے درمیان ایک تبدیلی ضرور آگئی تھی کہ وہ دونوں اب بغیر لڑے جھگڑے بیڈ شئیر کرنے لگے تھے۔۔

ایسا لگتا تھا جیسے ایک ہی چھت کے نیچے دو اجنبی رہ رہے ہوں۔

آج پورے ایک ہفتے بعد زاران نسبتاً جلدی گھر واپس آیا تھا۔ شام کے صرف ساڑھے سات بجے تھے۔ باہر ہلکی

Huma Qureshi Novels

ہلکی بارش کے بعد موسم خوشگوار ہو گیا تھا۔اس نے اپنی

بلیک رینج روور پورٹیکو میں روکی۔ گیٹ پر موجود ملازمین

فوراً متحرک ہو گئے۔

"السلام علیکم سر!"

"وعلیکم السلام۔

اس نے مختصر جواب دیتے ہوئے لانگ بلیک اوور کوٹ

کے بٹن کھولے۔

Huma Qureshi Novels

آج اس نے شوٹ کے لیے سفید ہائی نیک، اس کے اوپر سیاہ رنگ کی لیدر جیکٹ، بلیک ڈینم اور لمبے بوٹ پہن رکھے تھے۔

بال شوٹ کی وجہ سے حسبِ معمول ترتیب سے سیٹ تھے، مگر چہرے پر پورے ہفتے کی تھکن صاف جھلک رہی تھی۔

وہ سیڑھیاں چڑھتا سیدھا اپنے کمرے کی طرف آیا۔ دروازہ آہستگی سے کھولا۔ کمرے میں غیر معمولی سکون تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

صرف صفحات پلٹنے کی مدھم سی سرسراہٹ سنائی دے رہی تھی۔اس نے اندر قدم رکھا۔

چند فٹ کے فاصلے پر کھڑکی کے قریب بنے چھوٹے سے اسٹڈی کارنر میں میرم بیٹھی تھی۔میز پر کتابوں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔

نوٹس۔۔۔۔

ہائی لائٹر۔۔۔۔

رجسٹر۔۔۔۔

اور لیپ ٹاپ کھلا پڑا تھا۔

Huma Qureshi Novels

وہ پوری طرح اپنی کتاب میں گم تھی۔

آسمانی رنگ کا سادہ سا سوٹ، سفید دوپٹہ کندھے پر جھول رہا تھا، بال ایک ڈھیلی سی چوٹی میں بندھے تھے، جس سے چند نرم لٹیں بار بار رخساروں پر گر رہی تھیں۔ وہ شاید کافی دیر سے مسلسل پڑھ رہی تھی۔ یہاں تک کہ زاران کے کمرے میں آنے کا احساس بھی نہ ہوا۔

زاران چند لمحے خاموش کھڑا اسے دیکھتا رہا۔

"لگتا ہے دو ہی دن میں محبت کا بھوت اتر گیا ہے۔۔

نجانے کیوں یہ خیال اس کے ذہن میں آیا۔

Huma Qureshi Novels

پھر اس نے ہلکا سا گلہ کھنکھارا۔

"ہمم۔۔۔۔

کمرے کی خاموشی ٹوٹی۔

میرم چونک کر پلٹی۔

براؤن آنکھوں میں ایک لمحے کے لیے حیرت ابھری، پھر

فوراً بجھ گئی۔

آپ۔۔۔۔آ گئے؟ آج کتنے دنوں بعد اس نے خود ہی

مخاطب کیا تھا۔۔انا اور بد گمانی کی موٹی دیوار دھیرے

دھیرے کمزور پڑنے لگی تھی۔۔"

Huma Qureshi Novels

زاران نے ہلکا سا سر ہلایا۔

"ہاں۔

خاموشی ایک بار پھر دونوں کے درمیان آن ٹھہری تھی۔۔اس نے اپنی کلائی سے گھڑی اتارتے ہوئے اس کی کتابوں کی طرف دیکھا۔

"کافی محنت ہو رہی ہے۔

لہجہ معمول کے مطابق سنجیدہ تھا۔

میرم نے نظریں دوبارہ کتاب پر جمادیں۔

"اگلے ہفتے مڈٹرمز ہیں۔

Huma Qureshi Novels

"ہمم۔

اس نے مختصر سا جواب دیا۔

چند لمحے وہ یونہی اسے دیکھتا رہا۔

"میں فریش ہو کر آتا ہوں۔

میرم نے کتاب بند کیے بغیر صرف آہستگی سے سر ہلایا۔

"جی۔

زاران چند لمحے مزید وہیں کھڑا رہا۔

Huma Qureshi Novels

شاید وہ چاہتا تھا کہ وہ ایک بار پہلے کی طرح بے ساختہ کچھ کہہ دے۔۔۔۔

مگر میرم کی پوری توجہ دوبارہ کتاب کے الفاظ میں گم ہو چکی تھی۔

زاران نے خاموشی سے واش روم کا رخ کیا۔

دروازہ بند ہوا۔۔۔۔

اور کمرے میں ایک بار پھر صرف صفحات پلٹنے کی آواز باقی رہ گئی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Huma Qureshi Novels

وہ شاور لے کر باہر آیا تو ابھی بھی کمرے کے حالات میں کوئی خاطر خواں فرق نہیں آیا تھا۔۔۔

زاران چند لمحے خاموش بیٹھا رہا۔اس کی سیاہ آنکھیں میرم کے جھکے ہوئے چہرے پر جمی تھیں، جہاں کتاب تو کھلی ہوئی تھی مگر نظریں کسی لفظ پر ٹک ہی نہیں رہی تھیں۔کمرے میں صرف ایئر کنڈیشنر کی مدھم آواز گونج رہی تھی۔

Huma Qureshi Novels

مڈٹرم کب سے شروع ہیں ؟" آخر کار اس نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔ میرم نے صفحہ پلٹتے ہوئے دھیرے سے جواب دیا۔

اگلے ہفتے سے۔۔۔ مگر اس سے پہلے بھی کافی پریپریشن کرنی ہے۔

زاران نے آہستہ سے سر ہلایا۔

"میں لندن جا رہا ہوں۔۔اس نے بھی آگاہ کرنا ضروری سمجھا تھا۔۔۔

کتنے دن کا ٹور ہے ؟" اس بار سوال اس نے خود کیا۔

Huma Qureshi Novels

چار دن۔

آ گر تم چاہو تو میرے ساتھ چل سکتی ہو۔۔ نجانے کیسے

اس نے آفر کی تھی۔۔ بول کر وہ خود خاموش ہو گیا تھا۔

""میں؟ وہ حیران ہوئی، جھٹکے سے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔

یہ اسی کے الفاظ تھے کہ وہ اس بلا کو گلے میں ڈال کر نہی

گھوم سکتا تھا۔۔ اور اب نئی کہانیاں سنا رہا تھا۔۔ کیا عجیب

بندہ تھا یہ بھی۔۔

""نہیں مجھے پڑھنا ہے۔۔ منمناتی آواز میں بہانہ تراشہ

تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"کیوں اتنی نالائق ہو تم۔۔ کہ چار دن نہ پڑھنا تمھیں

بھاری پڑ سکتا ہے۔ وہ اب عادتاً جان کر سلگا رہا تھا۔۔

"جی نہیں۔۔ مگر اس بار کسی بھی قیمت پر اپنا سمسٹر خراب

نہیں کرنا چاہتی۔۔

اس کے لہجے میں عجیب سی سنجیدگی تھی، جس میں ضد

سے زیادہ خوف شامل تھا۔

زاران چند لمحے خاموش رہا۔

پھر ہلکا سا طنزیہ مسکرایا۔

Huma Qureshi Novels

اچھا۔۔۔یعنی اب تعلیم اتنی ضروری ہو گئی ہے
تمھارے لئے ؟ کل تک تو تمھیں پڑھائی میں کوئی

"انٹرسٹ نہیں تھا۔۔۔

میرم نے دھیرے سے کتاب بند کی۔

"ہاں۔

صرف ایک لفظ۔۔۔۔

مگر اس ایک لفظ میں پچھتاوا بھی تھا، ارادہ بھی اور خود کو
ثابت کرنے کی ضد بھی۔

زاران نے اس کے چہرے کا بغور جائزہ لیا۔

Huma Qureshi Novels

"خیر اپنی پکنگ کر لو کیونکہ۔۔۔اس کے چہرے کے

نافہم تاثرات دیکھ اس نے جان کر جملہ ادھورا چھوڑا تھا۔۔

میں نے تمہارا ٹکٹ بھی بک کروا دیا تھا۔وہ اس قدر غیر

متوقع بات کر گیا تھا کہ ایک لمحے کے لئے تو میرم حیرانی

کے عالم میں کچھ بول ہی نہیں سکی تھی۔۔۔"

آپ نے۔۔۔۔ مجھ سے پوچھے بغیر ٹکٹ کیسے کنفرم کروا

دی؟اس بار وہ اپنی جون میں واپس آئی تھی۔۔آخر یہ اس

کا عمر میں بڑا شوہر خود کو سمجھتا کیا تھا۔۔میرم کو آگ ہی تو

Huma Qureshi Novels

لگ گئی تھی۔ کہ جب چاہے گا ڈانٹ دے گا اور جب

"چاہے گا صلح کرلے گا اسکا وجود کوئی مذاق تھا کیا۔۔

"مجھے نہیں لگا تھا تم انکار کردو گی۔

اور مجھے نہیں لگا تھا آپ میری رائے پوچھنا ضروری نہیں

"سمجھیں گے۔

کمرے میں ایک بار پھر خاموشی اتر آئی تھی۔۔

زاران نے دھیرے سے گہری سانس خارج کی۔

"فائن۔

وہ اٹھنے لگا۔

Huma Qureshi Novels

"ٹکٹ کینسل کروادیتا ہوں۔"

میرم نے بے اختیار اس کی طرف دیکھا۔اسے شاید امید نہیں تھی کہ وہ اتنی آسانی سے مان جائے گا۔

"آپ کو ٹکٹ کنفرم ہی نہیں کروانا چاہیئے تھی۔۔وہ ہنوز باضد تھی۔

"کینسل ہو جائے گی۔۔تم اپنی پڑھائی کرو۔۔اب وہ صوفے سے اٹھ گیا تھا۔۔

"آپ ناراض ہو رہے ہیں؟"وہ ذرا متفکر لہجے میں سوالیہ گویا ہوئی۔

Huma Qureshi Novels

”میرا اور تمھارا ایسا کوئی رشتہ نہیں ہے۔“ وہ اپنے

مخصوص لو و لہجے میں بولتا، میرم کی خوشفہمی کا بت

سیکنڈوں میں چکنا چور کر گیا تھا۔۔

”آپ کہنا چاہ رہے ہیں کہ بس ویسے ہی آپ مجھے ساتھ

لے جانا چاہتے تھے؟“

وہ ناراض ہوئی۔

”تمھی نے لاسٹ ٹائم کہا تھا کہ تمھیں بھی ساتھ لے

جاؤں۔۔“ وہ الٹا سارا ملبہ اس پر ڈال گیا۔

Huma Qureshi Novels

"بہت مہربانی۔۔" وہ چڑ گئی تھی۔۔ ساتھ ہی دوبارہ اپنی کتابوں کی طرف متوجہ ہوئی۔زاران کے لبوں پر اب اسکے تاثرات دیکھ مسکراہٹ سی کھل گئی تھی۔۔

زرتاج اور عیسیٰ کی دوستی اب بڑھتی ہی چلی جارہی تھی۔۔ نجانے کب اور کیسے وہ دونوں ایک دوسرے کے اتنا نزدیک آگئے تھے۔۔ابھی بھی وہ اسٹریٹ پر ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے واک کر رہے تھے۔

"عیسیٰ۔۔وہ اس کے شانے پر سر رکھے، کسی سوچ میں گم تھی۔

"ہم۔۔۔عیسیٰ نے ہنکار بھرا۔

"میں کیا سوچ رہی تھی۔عیسیٰ نے ذرا گردن جھکا کر اسکی جانب دیکھا۔

"کیا سوچ رہی تھیں۔۔وہ سوالیہ گویا ہوا۔

"آگر تمھارے گرینڈ فادر اس شادی کے لئے راضی نہ ہوئے تو۔۔عیسیٰ کی پیشانی پر بل نمودار ہوئے تھے۔

Huma Qureshi Novels

"ایسا نہیں ہو گا۔پہلے میں نے انکی مرضی کے سامنے گھٹنے

ٹیک دیئے تھے۔۔اب انکی باری ہے۔تمام مناظر یاد کر

عیسیٰ کا موڈ خود بخود بگڑ گیا تھا۔

لیکن۔۔۔اس نے کچھ کہنے کے لئے لب کھولے ہی"

تھے۔کہ وہ خاموش کروا گیا۔

"میں ہمارے درمیان کوئی منفی، یا تلخ بات برداشت

نہیں کر سکتا۔سو پلیز۔۔اس نے اسے پہلے ہی باز رکھا

تھا۔

Huma Qureshi Novels

"تم میری بات نہیں سمجھ رہے ہو۔اس نے دانت

کچکچائے۔

"ایسا نہیں ہے یار۔۔میں سمجھ رہا ہوں۔وہ اسکے خدشات

خوب سمجھ رہا تھا۔

"مگر میں چاہتا ہوں کہ اس وقت تم کوئی بات نہ کرو۔

زرتاج چہرہ اُٹھا کر اسکی جانب دیکھتی ہولے سے مسکرائی،

تو وہ بھی مسکرا دیا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Huma Qureshi Novels

عبداللہ ہاؤس کی شام آج کچھ زیادہ ہی خاموش تھی۔ باہر لان میں ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی، درختوں کی شاخیں آپس میں ٹکرا کر مدھم سی آواز پیدا کر رہی تھیں، مگر اتنے بڑے گھر کے اندر جیسے کسی نے اچانک تمام آوازیں سمیٹ لی تھیں۔ ڈرائنگ روم میں خاندان کے تمام افراد بیٹھے تھے۔

ٹیبل پر چائے رکھی تھی، مگر کسی کا دھیان چائے کی طرف نہیں تھا۔

Huma Qureshi Novels

ایک طرف ابتسام صاحب اپنی عینک اتار کر ہاتھ میں پکڑے خاموش بیٹھے تھے، جبکہ سامنے صوفے پر میرم کی والدہ بیٹھی بار بار اپنے ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں الجھا رہی تھیں۔

نجانے کیوں۔۔۔۔

آج دل بہت بے چین تھا۔

"پتہ نہیں میری بچی کیسی ہو گی۔۔" وہ ذرا جھجھک کر بولیں تھیں۔۔ سب ہی چونک ضرور گئے تھے۔ مگر

Huma Qureshi Novels

عبداللہ صاحب کی وجہ سے کسی نے کوئی ریئکشن نہیں دیا تھا۔

"میں نے آپ دونوں کو اپنی بات سے بات کرنے کی اجازت دے تو دی ہے۔۔اور کیا چاہتی ہیں آپ؟"اس بار ابتسام صاحب کی سرد آواز پر وہ خاموشی سے لب کاٹنے لگیں تھیں۔

"آپ میرم کو معاف نہیں کر سکتے بابا۔۔بچی ہے وہ۔۔۔۔"ابھی لفظ لبوں میں ادھورے ہی تھے۔

Huma Qureshi Novels

"بچی نہیں ہے وہ۔۔" عقل و شعور رکھتی ہے۔۔ایک بالغ لڑکی ہے۔۔اچھے بُرے کی تمیز ہے اسے۔"اُنھونے باور کراتے لہجے میں بولا تھا۔۔جبکہ سب اخاموش ہو گئے تھے۔ب کسی میں کچھ کہنے کی ہمت نہیں باقی بچی تھی۔۔

____

صبح کی نرم دھوپ شیشے کی بڑی بڑی کھڑکیوں سے چھن کر کمرے کے اندر پھیل رہی تھی۔زاران اور میرم کی خواب گاہ حسبِ معمول اپنی کشادگی، نفاست اور پر تعیش

Huma Qureshi Novels

انداز کی وجہ سے کسی فائیو اسٹار ہوٹل کے سوئٹ سے کم نہیں لگ رہی تھی۔ ہلکے کریم رنگ کی دیواروں، لکڑی کے نفیس پینل، بڑے سے کنگ سائز بیڈ، نرم قالین اور کھڑکی کے قریب رکھے جدید اسٹڈی کارنر نے پورے کمرے کو ایک پرسکون مگر شاہانہ انداز دے رکھا تھا۔

ایک جانب واک اِن وارڈروب کا شیشے کا دروازہ کھلا ہوا تھا، جہاں ترتیب سے لٹکے مہنگے سوٹ، جیکٹس اور شرٹس اپنی باری کے منتظر محسوس ہوتے تھے۔ زاران آئینے کے سامنے کھڑا آج کی شوٹنگ کے لیے تیار ہو رہا تھا۔

Huma Qureshi Novels

اس نے سیاہ رنگ کی نفیس شرٹ کے اوپر چارکول گرے رنگ کی جیکٹ پہن رکھی تھی، ساتھ بلیک ٹراؤزر اور چمڑے کے مہنگے جوتے۔ کلائی پر بندھی گھڑی اور معمول کے مطابق سلیقے سے بنے بال اس کی شخصیت میں وہی رعب اور کشش پیدا کر رہے تھے جو اسے دوسروں سے الگ بناتی تھی۔

اس کے چہرے پر ہمیشہ کی طرح سنجیدگی تھی۔

Huma Qureshi Novels

وہ آئینے میں اپنا حلیہ آخری بار دیکھتے ہوئے گھڑی درست کر رہا تھا، جبکہ دوسری جانب میرم کے لیے دنیا میں اس وقت سب سے اہم چیز اس کی کتاب تھی۔

وہ کھڑکی کے قریب موجود اسٹڈی ٹیبل پر بیٹھی تھی۔

سامنے کتابیں، نوٹس، ہائی لائٹرز اور کھلے ہوئے رجسٹر بکھرے پڑے تھے۔

میرم نے ہلکے گلابی رنگ کا سادہ سا سوٹ پہن رکھا تھا، سفید دوپٹہ بے ترتیبی سے کندھوں پر رکھا تھا اور بال جلدی میں ایک ڈھیلی سی چوٹی میں باندھے گئے تھے۔

Huma Qureshi Novels

چند لٹیں بار بار اس کے چہرے پر آکر اسے پریشان کر رہی تھیں، مگر اس وقت اسے انہیں سنوارنے کی فرصت کہاں تھی۔

اس کی بھوری آنکھیں کتاب کی سطروں پر جمی ہوئی تھیں۔

وہ ایک صفحہ پڑھتی، چند الفاظ زیرِ لب دہراتی، پھر فوراً اگلے صفحے کی طرف بڑھ جاتی۔

کبھی ماتھے پر بل نمودار ہوتے، کبھی وہ اچانک رک کر کتاب کے کسی حصے کو دوبارہ پڑھنے لگتی۔

Huma Qureshi Novels

آج اس کا امتحان تھا۔۔۔۔

اور اسے یوں لگ رہا تھا جیسے پوری کتاب نے عین آخری وقت پر اس سے بدلہ لینے کی ٹھان لی ہو۔ جو کچھ بھی یاد کیا تھا۔ وہ سب ذہن سے نکل گیا تھا۔۔ اور یہ تو پر ھر اسٹوڈنٹس کا عالمی مسّلہ ہوتا ہے نا۔

دنیا کی باقی ہر چیز سے بے نیاز میرم اس وقت صرف اپنی کتاب، اپنے نوٹس اور آنے والے امتحان میں الجھی ہوئی تھی۔

Huma Qureshi Novels

کمرے کے دوسرے حصےؔ میں کھڑے زاران نے ایک اچٹتی سی نگاہ اس پر ڈالی اور گہری سانس خارج کرتا وہ ابھی بھی میرم کے مخاطب کرنا کا منتظر تھا۔۔ جس نے چپ کا روزہ رکھ لیا تھا۔۔

وہ مکمل طور پر کتاب میں گم تھی۔

ایک طرف شوٹنگ کے لیے پوری طرح تیار، پرفیکٹ اور ہمیشہ کی طرح پُراعتماد زاران یوسف۔۔۔۔

اور دوسری طرف امتحان کے خوف سے کتاب کے صفحات میں سر دیے بیٹھی میرم عبداللہ۔

Huma Qureshi Novels

ایک ہی کمرے میں موجود ہونے کے باوجود دونوں کی دنیا اس وقت بالکل الگ تھی۔

زاران نے گلہ کھنکھار کر اپنی جیکٹ کے کف درست کیے، فون جیب میں رکھا اور ایک آخری بار گھڑی پر نظر ڈالی۔

جبکہ میرم نے جلدی سے ایک اور صفحہ پلٹا۔۔۔۔

اور پھر پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے اسے یاد کرنے میں مصروف ہو گئی۔

Huma Qureshi Novels

کمرے میں صرف صفحات پلٹنے کی آواز اور گھڑی کی مدھم ٹک ٹک باقی رہ گئی تھی۔

"کیا پوری کتاب کا رٹا ایک ہی دن میں لگا لو گی۔۔ قدم قدم چلتا نزدیک آتا وہ ذرا شرارتی لہجے میں سوالیہ گویا ہوا تھا۔ میرم جو بڑے انہماک سے کتاب میں سر دیئے بیٹھی تھی۔ اس کے انداز پر بری طرح سے چونکی تھی۔۔ بھوری آنکھیں اسکی زندگی سے بھرپور سیاہ آنکھوں سے ٹکرائی تھیں۔۔

Huma Qureshi Novels

"نہیں میں تو بس ویسے ہی۔۔" وہ ذرا اڑانواں ڈول آنداز

میں لب چبا گئی۔۔اسے حیرانی ہوئی، وہ ایک بار پھر خود

سے مخاطب ہوا تھا۔۔ کہیں نہ کہیں دل میں گدگدی سی

ہوئی تھی۔۔

"ہونہہ۔۔اس نے ہاتھ بڑھا کر اسکے لب دانتوں کی

گرفت سے آزاد کیئے تھے۔۔میرم بری طرح سے سرخ

پڑی تھی۔۔

"چلو آجاؤ ناشتہ کر لو۔۔۔پھر میں تمھیں یونیورسٹی

ڈراپ کردونگا۔۔جیکٹ جھٹک کر وہ ذرا سنجیدگی سے گویا

Huma Qureshi Novels

ہوا تھا۔۔ میرم اسکے لہجے میں یکایک در آئی سنجید گی محسوس کر کر گڑ بڑائی تھی۔۔ عجیب ہی کوئی مشکل ترین انسان تھا یہ۔۔

"میں پہلے یہ والا ٹاپک ریو۔۔۔۔اس کے لفظ لبوں میں ادھورے رہ گئے تھے جب اس نے آگے بڑھ کر اسکی کتاب بند کر دی تھی۔۔ زاران نے بغور اسکا جائزہ لیا تھا۔۔ جس کے چہرے پر جھولتی شریر لٹوں کی زد میں اسکا ہونق ہوا چہرہ خاصہ مضحائقہ خیز لگ رہا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"آخری لمحات میں کچھ نہ یاد کیا کرو۔۔بس کتاب بند کرو اور آرام سے ناشتہ کرو۔۔اور ایگزام دو۔۔اس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کرتا وہ سنجیدگی سے بولتا اسے اپنی ہمراہی میں لئے نیچے کی جانب بڑھا تھا۔۔جو بیچاری سی شکل بنائے سفید دوپٹہ سنبھالتی اسکے ہم قدم ہوئی تھی۔۔

صبح کے وقت کراچی کی سڑکوں پر معمول سے کچھ زیادہ ہی رش تھا۔سیاہ رنگ کی رینج روور ٹریفک کے درمیان اپنی مخصوص رفتار سے آگے بڑھ رہی تھی۔ڈرائیونگ

Huma Qureshi Novels

سیٹ پر زاران بیٹھا تھا۔ایک ہاتھ اسٹیئرنگ پر جما ہوا تھا جبکہ دوسرا گیئر کے قریب رکھا تھا۔چہرے پر ہمیشہ کی طرح سنجیدگی تھی، مگر آج اس کی نگاہیں بار بار ساتھ بیٹھی میرم کی طرف اٹھ رہی تھیں۔

میرم نے ایک بار کتاب دونوں ہاتھوں میں پکڑ رکھی تھی۔وہ سر دیئے جلدی جلدی دہرانے میں مصروف تھی۔۔افف یہ لڑکی۔۔زاران نے تاسفی آواز میں سر جھٹکا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

”میں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے کیا کہا تھا؟ایک بار پھر اس زرہ نوازی پر میرم بے ہوش ہوتے ہوتے بچی تھی۔

”جی۔۔

”یہی کہ تم اس کتاب کو اب بند کر دو۔۔ایک ہی دن میں گھول کر پی جاؤ گی۔۔ گزشتہ چار ماہ سمسٹر میں کیا کیا۔۔ ویسے تم یونیورسٹی اسٹوڈٹ ہو۔۔ ہم تو کونسیپٹ سمجھ کر لکھا کرتے تھے۔۔ مگر پاکستان میں شاید ابھی تک اسکولز میں رٹا سسٹم چل رہا ہے۔“میرم نے ناک چڑھائی۔

Huma Qureshi Novels

"ہماری یونیورسٹی ایسی نہیں ہے۔۔۔اسکول کہنے پر وہ چڑ گئی تھی۔

"وہی تو میں کہہ رہا ہوں۔۔۔ریلیکس کرو،اور امتحان پاس کرو،یہ کیا بچوں کی طرح رٹا لگا رہی ہو۔ایک نظر اس کے تپے تپے سے تاثرات پر ڈال کر زاران نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔

"کیونکہ جب سے گاڑی میں بیٹھی ہوں،ایک ہی سوال تین دفعہ پڑھ چکی ہوں اور تینوں دفعہ بھول چکی ہوں۔

زاران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔

Huma Qureshi Novels

"کسی بھی ڈر کو خود پر اتنا حاوی نہیں کرتے۔"

"جی؟ وہ سمجھی نہیں۔

"میرے کہنے کا مطلب ہے، اتنا مت ڈرو کہ ڈر بھی تمھیں ڈرانے لگے۔"

"میرم۔۔۔۔ایک امتحان تمھاری پوری زندگی کا فیصلہ نہیں کرتا۔" نجانے وہ کیا کہنا چاہ رہا تھا۔۔

وہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگی۔

Huma Qureshi Novels

"تم نے تیاری کی ہے۔رات دیر تک پڑھا ہے۔ صبح سے

کتاب لے کر بیٹھی ہو۔اب جو آتا ہے، وہ کرو۔جو نہیں

آتا۔۔۔اسے چھوڑ دینا۔"

میرم کی آنکھوں میں اب بھی پریشانی تھی۔

"اگر میں فیل ہو گئی تو؟"

"تو اگلی بار پاس ہو جانا۔"

وہ اتنے سادہ انداز میں بولا کہ میرم چند لمحے اسے دیکھتی رہ

گئی۔

"آپ کے لیے سب کچھ اتنا آسان ہے؟"

Huma Qureshi Novels

زاران نے ہلکا سا سر جھٹکا۔

"نہیں۔"

اس کا لہجہ اس بار پہلے سے زیادہ سنجیدہ تھا۔

"بس میں نے یہ سیکھا ہے کہ گھبراہٹ سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا۔"

میرم نے آہستہ سے کتاب بند کر دی۔

زاران نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا۔

"اور ایک بات یاد رکھنا۔"

"کیا؟"

Huma Qureshi Novels

”تمہیں خود کو کسی کے سامنے ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔“

میرم کے چہرے پر ہلکی سی سنجیدگی اتر آئی۔

زاران کی نظریں اب بھی سڑک پر تھیں۔

”اپنے لیے اچھا کرو۔۔۔دوسروں ک سے زیادہ نمبر یا تعریف کے لیے نہیں۔“

میرم نے پہلی بار سکون سے سانس لی۔

اگر پھر بھی اچھا پیپر نہ ہوا تو؟“

زاران نے بے اختیار اسے دیکھا۔

Huma Qureshi Novels

"تو اس بار تمھاری کلاسز میں خود لونگا۔"

میرم کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

آپ؟"

زاران نے بھنویں سکیڑیں۔

"جی میں۔۔۔زاران کے جتاتے آنداز پر وہ خاموشی اختیار کر گئی۔۔ان دونوں کو خبر ہی نہ ہوئی کہ دونوں کے درمیان حائل خاموشی کی دیوار گر گئی تھی۔

Huma Qureshi Novels

یونیورسٹی کے گیٹ کے سامنے گاڑی رکی تو میرم نے ایک نظر زاران کی جانب دیکھا، پھر جلدی سے اپنا بیگ سنبھالا اور گاڑی سے اتر گئی۔

چند لمحوں بعد وہ طالبات کے ہجوم میں کہیں گم ہو گئی۔

زاران نے گاڑی آگے بڑھا دی۔

آج اسے شہر کے دوسرے سرے پر موجود ایک معروف برانڈ کی نئی ایڈورٹائزنگ کمپین کی شوٹنگ کے لیے پہنچنا تھا۔

Huma Qureshi Novels

تقریباً چالیس منٹ بعد سیاہ رینج روور ایک بڑے سے

اسٹوڈیو کے باہر آ کر رکی۔ اسٹوڈیو کے باہر پہلے ہی خاصا

ہنگامہ تھا۔ کچھ لوگ کیمرے اور لائٹس کا سامان اٹھائے

اندر باہر آ جا رہے تھے، کہیں میک اپ آرٹسٹ اپنی کٹس

لیے جلدی میں چل رہے تھے، جبکہ پروڈکشن ٹیم کے

لوگ ہاتھوں میں کاغذات اور فون لیے ایک دوسرے کو

ہدایات دے رہے تھے۔ زاران کے گاڑی سے اترتے ہی

پروڈکشن ٹیم کا ایک شخص فوراً اس کی طرف بڑھا۔

!گڈ مارننگ سر

Huma Qureshi Novels

زاران نے مختصر سا سر ہلایا اور اندر کی جانب بڑھ

گیا۔اسٹوڈیو کے اندر ایک بہت بڑا سیٹ تیار کیا گیا تھا۔

سامنے سفید اور سلور رنگ کا بیک ڈراپ، مختلف زاویوں

سے نصب کی گئی بڑی اسٹوڈیو لائٹس، کیمرہ ٹرالی،

ریفلیکٹرز اور ایک بڑے کیمرے کے ساتھ پوری ٹیم اپنی

اپنی جگہ مصروف تھی۔ایک طرف میک اپ آرٹسٹ

زاران کا انتظار کر رہا تھا، دوسری جانب ڈائریکٹر مانیٹر کے

سامنے کھڑا سین کے آخری شاٹ کو دیکھ رہا تھا۔

Huma Qureshi Novels

"سر، پہلے ہیرو کلوزاپ کریں گے، پھر پراڈکٹ شاٹ

میں جائیں گے۔

ڈائریکٹر نے اسے سمجھایا۔ زاران نے خاموشی سے سر

ہلایا۔ وہ شوٹ پر ایسے ہی ہوتا تھا، بے انتہا سنجیدہ اور

ریزرو۔۔اس کی ذات کا رعب اور اسکی مقبولیت تھی کہ

اس وقت پوری ٹیم اس کے آگے پیچھے گھوم رہی

تھی۔۔وہ خاموشی سے جا کر میک اپ چیئر پر بیٹھ

گیا۔ میک اپ آرٹسٹ نے اس کے چہرے پر ہلکی سی ٹچ

اَپ کی، بالوں کو دوبارہ سیٹ کیا اور جیکٹ کی فٹنگ

Huma Qureshi Novels

درست کی۔ کچھ ہی دیر میں زاران مکمل طور پر کیمرے

کے سامنے کھڑا تھا۔

سیٹ پر موجود تمام لوگوں کی توجہ اب اسی کی طرف

تھی۔

"کیمرا ریڈی؟"

!ریڈی

لائٹس؟"

!ریڈی"

ساؤنڈ؟"

Huma Qureshi Novels

"رولنگ!"

ڈائریکٹر نے ہاتھ اٹھایا۔

"اینڈ۔۔۔ایکشن!"

اگلے ہی لمحے زاران کی شخصیت بالکل بدل گئی تھی۔۔اب کیمرے کے سامنے مکمل طور پر ایک دوسرے کردار میں ڈھل چکا تھا۔

اس کی چال، نگاہ، چہرے کے تاثرات، ہاتھوں کی حرکت۔۔۔ہر چیز کو کیمرے کی ضرورت کے مطابق کنٹرول کیا جا رہا تھا۔ایک شاٹ مکمل ہوا۔

Huma Qureshi Novels

"کٹ!"

ڈائریکٹر کی آواز گونجی۔

فوراً دو لوگ آگے بڑھے۔ کسی نے زاران کی جیکٹ کا کالر درست کیا، کسی نے لائٹ کا زاویہ بدلا اور کیمرہ مین نے مانیٹر پر شاٹ دوبارہ چیک کیا۔

"ایک بار پھر کرتے ہیں، اس بار آخر میں ذرا زیادہ ٹھہری ہوئی نظر چاہیے۔"

زاران نے صرف سر ہلایا۔

"پھر وہ دوبارہ اپنی پوزیشن پر آ کھڑا ہوا۔"

!کیمرا“

!رولنگ“

!ایکشن

اس بار شاٹ پہلے سے بہتر تھا۔

ڈائریکٹر کے چہرے پر اطمینان نمودار ہوا۔

”گڈ۔۔۔یہی چاہیے تھا۔۔“

زاران کی شوٹنگ ابھی ختم نہیں ہوئی تھی۔

اگلے شاٹ کے لیے پورا سیٹ دوبارہ تبدیل کیا جانے لگا۔

Huma Qureshi Novels

”بیک ڈراپ بدلا، لائٹس دوسری سمت گھمائی گئیں،

کیمرہ ایک مخصوص ٹریک پر منتقل کیا گیا اور پراڈکٹ کو

ایک خاص زاویے سے رکھنے کے لیے ٹیم کئی بار اس کی

پوزیشن درست کرتی رہی۔“

زاران ایک طرف کو بیٹھا ذرا بیزاری سے سب کچھ دیکھ

رہا تھا۔۔ مگر یہ ایک بہت بڑا برینڈ تھا۔۔اور اچھا خاصہ

معاوضہ بھی ادا کر رہا تھا۔۔اس کے لیے یہ سب معمول

تھا۔

Huma Qureshi Novels

کیمرا چلتا۔۔۔

شاٹ بنتا۔۔۔

کٹ ہوتی۔۔۔

اور پھر وہی منظر دوبارہ۔

مگر اس بار ڈائریکٹر نے مانیٹر سے نظریں اٹھا کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"زاران، اگلا شاٹ سب سے اہم ہے۔۔۔یہ کمپین اسی شاٹ پر چلنی ہے۔"

Huma Qureshi Novels

زاران نے اپنی جیکٹ کے بٹن درست کیے۔ کیمرہ دوبارہ آن ہوا۔ اسٹوڈیو کی تمام روشنیاں ایک ساتھ جل اُٹھیں۔ اور چند لمحوں بعد پورا سیٹ ایک بار پھر خاموشی میں ڈوب گیا تھا۔ صرف کیمرے کی سرخ لائٹ جل رہی تھی۔ اور ہر منظر نہایت ہی مہارت کے ساتھ کیمرے میں آنکھ میں ہمیشہ کے لئے قید ہوتا جا رہا تھا۔

میرم کو یونیورسٹی سے واپس آئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی۔ ڈرائیور اسے یوسف ولا لے آیا تھا، مگر گھر پہنچتے ہی

Huma Qureshi Novels

آرام کرنے کے بجائے وہ سیدھی اپنے کمرے میں آگئی تھی۔ آج کا پیپر ختم ہوا تھا تو اگلے پیپر کی تیاری پہلے ہی اس کے سر پر سوار تھی۔ وہ لباس تبدیل کر کے ہلکے رنگ کا آرام دہ سوٹ پہنے اپنے اسٹڈی ٹیبل کے سامنے بیٹھی تھی۔ بال جو صبح جلدی میں ڈھیلی سی چوٹی میں باندھے تھے، اب کھول کر دوبارہ ایک سادہ سی پونی میں باندھ لیے تھے۔ چہرے پر دن بھر کی تھکن صاف دکھائی دے رہی تھی، مگر آنکھوں میں اگلے امتحان کی فکر اسے سکون سے بیٹھنے نہیں دے رہی تھی۔ اس کے سامنے کتاب کھلی

Huma Qureshi Novels

تھی۔ ساتھ ہی رجسٹر، ہائی لائٹر اور مختلف رنگوں کی پینز بکھری ہوئی تھیں۔

کبھی وہ کتاب سے کوئی اہم پوائنٹ پڑھ کر رجسٹر میں لکھتی، کبھی کسی لائن کے نیچے ہائی لائٹر پھیر دیتی اور پھر کچھ دیر کے لیے آنکھیں بند کر کے اسے یاد کرنے کی کوشش کرتی۔ میز کے ایک کونے پر رکھا فون وقفے وقفے سے روشن ہو رہا تھا، مگر میرم کی توجہ مکمل طور پر پڑھائی پر تھی۔

Huma Qureshi Novels

کمرے میں شام کی مدھم روشنی پھیلنے لگی تھی۔ کھڑکی کے باہر سورج ڈھل رہا تھا، جبکہ اندر میرم ایک کے بعد ایک صفحہ مکمل کرنے میں مصروف تھی۔ اسے اندازہ ہی نہیں ہوا کہ کب دوپہر شام میں بدل گئی۔

کبھی وہ کرسی سے ذرا پیچھے ہو کر تھکی ہوئی آنکھیں مسلتی، پھر خود ہی سیدھی ہو کر دوبارہ کتاب کھول لیتی۔

"اتنا تھک گئی ہو تو سو کیوں نہیں جاتی۔" زاران نے ڈریسنگ روم ی جانب قدم بڑھاتے کہا۔

Huma Qureshi Novels

"بس سونے ہی لگی ہوں۔۔" وہ کہہ کر ایک بار پر اپنے

سابقہ مشغلے میں مشغول ہو گئی تھی۔۔ جبکہ زاران سر

جھٹک گیا۔۔

اور میرم پوری جان لگا کر اسے اچھا دینے کی تیاری میں

مصروف تھی۔ مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ معمولی سے

امتحانات کی تیاری میں دل و جان سے مشغول تھی۔۔

جبکہ قسمت اس کے بڑے بڑے امتحان لینے کا ارادہ کئے

چپکے سے آگے بڑھ گئی تھی۔۔

"ابھی تک جاگ رہی ہو؟"

میرم نے چونک کر سکی جانب دیکھا، وہ اب آرام دہ

کپڑوں میں واشروم میں باہر آیا تھا۔۔

"میری کل صبح کی لندن کی فلائٹ ہے۔"

"لندن؟"

زاران نے صرف سر ہلا دیا۔

"ہمم۔۔۔۔ایک کنسرٹ ہے۔بتایا تو تھا۔۔۔"

"اور وہاں نئی البم کے کچھ ریکارڈنگ سیشنز بھی ہیں۔ کچھ

ٹریکس کی فائنل مکسنگ اور ماسٹرنگ ٹیم کے ساتھ بیٹھنا

Huma Qureshi Novels

ہے۔"لاسٹ ٹائم والا کنسرٹ یاد کر میر کے چہرے پر ناگواری در آئی تھی۔۔وہ زاران کو لے کر جتنی پوزیسو تھی۔۔اس نے یہ بات کبھی لبوں تک نہیں آنے دی تھی۔ مگر ہر بار کچھ نہ کچھ ایسا ضرور ہو جاتا تھا جو میرم کا ضبط آزمانے کے لئے کافی تھا۔۔۔

--

Huma Qureshi Novels

یار ٹینا ہو کیا گیا ہے تمہیں؟" وہ زبردستی اسے لندن آئی پر بلا رہی تھی، اور یہی بات تھی جو اسے بری طریقے سے کھٹک رہی تھی، کہ آخر ایسی کونسی آفت آن پڑی تھی۔۔

"عیسیٰ پلیز آ جاؤ نا! تمہارے لئے ایک سرپرائز ہے۔۔" وہ لب دانتوں تلے دبائے آگاہ کر رہی تھی۔۔

"اوہ رئیلی! ایسا کونسا سرپرائز ہے بھئی۔۔" وہ ذرا متجسس ہوا۔۔

"اب آؤ گے تو ہی بتاؤں گی نا۔۔" وہ نروٹھے پن سے بولی۔۔

Huma Qureshi Novels

اچھا آتا ہوں بھئی۔۔" وہ ذرا جھنجھلا کر ہامی بھر گیا، تبھی "

پاکستان سے ہی کال آنے لگی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

شام کا وقت تھا، ہر سو سرد ہواؤں کا راج تھا، وہ اس کے

دئے گئے وقت سے ذرا دس منٹ لیٹ لندن آئی پر پہنچا

جہاں معمول کے مطابق بے انتہا رش تھا۔ کوٹ کی

جیبوں میں ہاتھ پھنسائے وہ سرد پڑتے اعصابوں پر بمشکل

قابو پائے ابھی ارد گرد میں ہی دیکھ رہا تھا، جب ٹینا نجانے

Huma Qureshi Novels

کہاں سے نکل کر آتی سیدھا اس کے سینے سے آلگی تھی۔۔۔

"ہیلو ہینڈسم! ہاؤ آر یو!" وہ مخصوص لب و لہجے اور انگریزی میں ذرا لاڈ سے استفسار یہ بولی تو اسے کھٹکا سا ہوا۔۔۔

"آئی ایم گڈ! اینڈ واٹ اباؤٹ یو! آر یو او کے نا۔۔۔" وہ مشکوک نگاہوں سے دیکھ رہا تھا، وہ معنی خیزی سے مسکرائی۔۔

Huma Qureshi Novels

"یس ڈوڈیس! لیٹس گو ود می! تمہیں کسی سے ملوانا ہے

مجھے۔۔" وہ ذرا اترائی، عیسیٰ کو اپنے ارد گرد گھنٹیاں سی

بجتی محسوس ہوئیں تھیں۔۔

'ڈانٹ ٹیل می بے بی کہ تم نے اپنے ففٹین نمبر بوائی

فرینڈ سے شادی کرلی ہے۔۔" اس کے ساتھ کھینچا چلے

جاتے اسے بھی شرارت سوجھی تھی۔۔

"اوہ کم آن! شادی وہ بھی اس اسٹوپڈ سے، جو ایک کس

کرنے میں اتنا کورڈ ہو جاتا ہے جیسے پتہ نہیں کیا۔ آگر

لیونگ میں رہنے کو بول دیا تو پتہ نہیں کیا ہو گا، اس

Huma Qureshi Novels

بیوقوف کا۔"عیسیٰ نے ذرا خفت سے ناک کھجائی، وہ تو بھول ہی گیا تھا کہ اسکی یہ کزن کتنی پہنچی ہوئی چیز تھی، یا پھر یہ سب انکے کلچر کا حصہ تھا، مگر عیسیٰ خوامخواہ ہی شرمندہ ہو گیا تھا۔۔

"یار پھر تم نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے۔۔۔"عیسیٰ نے اب غور کیا کہ شدید سردی میں بھی اچھا خاصہ، تیار تھی۔۔ گرم ڈھیلا ڈھالا سوئیٹر اور پاؤں میں ہائی ہیلز پہنی ہوئی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

"تمہارے لئے ایک سرپرائز ہے، مگر آؤ میں تمہیں اپنے کچھ فرینڈز سے ملواتی ہوں۔۔" وہ اسے گھسیٹتی ہوئی ساتھ لے گئی۔ جبکہ وہ برے برے منہ بنا رہا تھا، کیونکہ وہ اس کی فضول سی ضد کی خاطر کمبل سے نکل کر یہاں آیا تھا۔۔۔

انہیں ساتھ انجوائے کرتے کرتے رات ہو گئی تھی، ہر سو مصنوعی روشنیاں جگمگ کرنے لگی تھیں، زمین سے ۱۳۵ میٹر کی بلندی پر موجود وہ دونوں سانس روکے اس منظر

Huma Qureshi Novels

میں کھوئے ہوئے تھے۔۔ کیپسول نما شیشے کے کیبن سے

پار نظر آتے مناظر واقعی خوبصورت تھے، رات کی تاریکی

میں لندن شہر جگمگ کر رہا تھا۔۔ وہ اس وقت ٹاپ پر

تھے۔۔ اونچائی سے نظر آتا دریا تھمیز کا پانی کسی موتی کی

طرح چمکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا، پانی پر اپنی رفتار سے چلتی

بوٹس میں سوار مسافرین، یہ سب مسمرائیزنگ تھا، کتنے

ہی لمحے وہ مبہوت سا اس منظر میں کھویا رہا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

جبھی کیپسول میں موجود باقی تمام افراد کے ہوٹنگ "

کرنے پر وہ چونک کر متوجہ ہوا۔۔ وہ ذرا حیرانی سے رخ

موڑا۔۔۔

"اس کے بالکل عین سامنے ہاتھ میں انگوٹھی لئے

گھٹنوں کے بل بیٹھی ٹینا، چمکتی آنکھوں اور ہلکی مسکراہٹ

سمیت اسے حیران کر گئی تھی۔۔۔

"یس یس!" کیپسول میں موجود باقی تمام لوگ اس

منظر کو کیمرے کی آنکھ میں قید کرنے لگے تھے، جبکہ وہ

منتظر سی تھی۔۔۔

عیسیٰ عبداللہ ولیو میری می!"" وہ اسے پروپوز کر رہی

تھی، عیسیٰ کے لبوں سے مسکراہٹ پل میں جدا ہوئی

تھی۔ کانوں میں بت سے جملوں کی بازگشت گونج اٹھی

تھی۔۔

""تمہاری ماں کا تعلق ایک عیسائی گھرانے سے ہے، اور

مجھے تمہارا اپنے ننھیال سے زیادہ میل جول رکھنا بالکل

بھی نہیں پسند۔۔""

Huma Qureshi Novels

"تم امریکا نہیں جاؤ گے ! وہاں تمہاری ماں کے خاندان والے رہتے ہیں، اور میں نہیں چاہتا کہ میری دوسری نسل بھی پھر وہی غلطی دہرائے۔۔"

"تمہاری ماں اسلام قبول کرنے کے بعد، کہ سچی مسلمان ثابت ہوئی ہے، ورنہ تم نہیں جانتے کہ ایک غیر مذہب کی عورت کو اپنی بہو کے طور پر قبول کرنے کے لئے میں نے اپنا دل کتنا بڑا کیا تھا۔۔۔"

Huma Qureshi Novels

"تم جب بھی امریکا جاؤ، انکے گھر مت جایا کرو عیسیٰ!" انکے برتنوں میں کھا کر تمہیں عجیب نہیں لگتا۔۔۔" حقارت آمیز لہجا۔۔

"یہود اور نصارا کے بارے میں تو حکم ہے یہ کسی کے سگے نہیں ہوتے، سالوں پہلے میری بیٹی اور بیٹے نے ایک ہی غلطی کر کہ مجھے دنیا کے سامنے شرمسار کر کہ رکھ دیا تھا۔۔۔"

"میری بیوی مسلمان ہے بابا جان! آپ کی بیٹی کے شوہر کے دین ایمان کا پتہ نہیں۔۔"

Huma Qureshi Novels

عیسائی عورت کے وجود سے پیدا ہونے والی اولاد "

ہے، بھلے مسلمان ہو گئی مگر اس کے ایمان کا تو اللہ ہی

جانے۔۔" یہ چچی کی آواز تھی۔۔

عیسیٰ عبداللہ آنسر می ڈارلنگ! ول یو میری می۔۔۔" وہ"

ایک بار پھر باآواز بولی تو عیسیٰ ہوش میں آیا تھا۔۔ ساتھ

ہی اسے احساس ہوا کہ مقابل بیٹھی لڑکی ٹینا کیتھلک

تھی، اسکی ماں عائشہ جیسی اس میں ایک بھی خوبی نہیں

تھی۔۔۔

Huma Qureshi Novels

"وہ سب پر ایک نگاہ ڈال کر رخ پھیر گیا تھا، اتنے میں کیپسول کا دروازہ کھلا تھا، وہ زمین پر آ گئے تھے، اور عیسیٰ کا خاموشی سے کیپسول سے نکل جانا بھی ٹینا کیتھلک کو زمین پر پٹخ گیا تھا، سب کے چہرے مرجھا سے گئے تھے، موبائل فون نیچے ہو گئے تھے۔۔اور وہ شدت گریہ سے رُو دی تھی۔۔۔۔ کتنی ہی لڑکیاں بھاگ کر اسکے پاس آئی تھیں۔۔۔

"عیسیٰ تیز تیز قدموں سے چلتا چلا جا رہا تھا۔۔وہ ہجوم، شور سب کچھ کہیں پیچھے ہی رہ گیا تھا۔۔۔وہ تو یہاں اسے

Huma Qureshi Novels

کسی سے ملوانے والی تھی۔۔وہ نہیں جانتا تھا کہ آج اس

نے انڈائیریکٹلی اس کے ساتھ ڈیٹ ارینج کی تھی۔۔آگر

غلطی سے بھی یہ تصاویریں پاکستان پہنچ جاتیں تو گرینڈ پا

نے تو ہنگامہ کھڑا کر دیا۔وہ سر جھٹک کے اپنے فلیٹ کی

جانب بڑھا تھا۔۔موڈ سخت خراب ہو گیا تھا۔۔کچھ دیر

بعد زرتاج کی کالز آنے لگی تھیں۔۔جنھیں وہ سرے سے

ہی نظر آنداز کر گیا تھا۔۔۔

____

Huma Qureshi Novels

صبح ابھی پوری طرح روشن بھی نہیں ہوئی تھی کہ یوسف ولا میں زاران کے کمرے کی روشنیاں جل چکی تھیں۔آج اسکی لندن کی فلائٹ تھی،اس لیے اسے معمول سے کہیں پہلے نکلنا تھا۔کھلی ہوئی وارڈروب کے سامنے اس کا سامان ترتیب سے رکھا تھا۔ایک طرف چند جوڑے،دوسری جانب ضروری دستاویزات،لیپ ٹاپ اور پاسپورٹ رکھا ہوا تھا۔ملازم خاموشی سے اس کا سامان پیک کرنے میں مصروف تھا جبکہ زاران خود آخری بار اپنی چیزیں چیک کر رہا تھا۔سیاہ رنگ کی شرٹ کے

Huma Qureshi Novels

ساتھ ڈارک گرے ٹراؤزر، اوپر ہلکی سی جیکٹ اور ہاتھ میں گھڑی۔۔۔۔وہ ہمیشہ کی طرح سادہ مگر پُرکشش دکھائی دے رہا تھا۔ کمرے کے باہر سے ملازم نے آکر اطلاع دی کہ گاڑی تیار ہے۔

دوسری جانب میرم بھی یونیورسٹی جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی۔

آج اس کا دوسرا پیپر تھا، مگر کل رات لندن جانے کی خبر سننے کے بعد سے اس کے دل پر ایک عجیب سی اداسی چھائی ہوئی تھی۔

Huma Qureshi Novels

وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بال سنوار رہی تھی۔ ہلکے رنگ کا سادہ سا لباس پہنے ہوئے تھی، دوپٹہ نفاست سے کندھوں پر رکھا تھا جبکہ چہرے پر رات بھر کی کم خوابی کے آثار نمایاں تھے۔

وہ خود بھی نہیں سمجھ پا رہی تھی کہ زاران کے چند دنوں کے لیے لندن جانے کی بات اسے اتنا اداس کیوں کر رہی تھی۔

اس نے اپنا بیگ اٹھایا اور کمرے سے باہر آنے لگی تو سامنے زاران کھڑا دکھائی دیا۔ وہ چند لمحوں کے لیے رک

Huma Qureshi Novels

گئی۔زاران کی نگاہ اس کے چہرے پر ٹھہر گئی۔وہ اداس

لگ رہی تھی۔بہت زیادہ۔۔۔

"اپنا خیال رکھنا۔"

زاران کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

میرم نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

وہ شاید کچھ کہنا چاہتی تھی مگر الفاظ نہ مل سکے۔

زاران نے ایک لمحے کے لیے اسے دیکھا۔۔۔پھر جیسے

خود بھی سوچے بغیر اس کے قریب آیا۔

اس کی پیشانی پر ایک مختصر سا بوسہ دیا۔

Huma Qureshi Novels

بس ایک لمحہ۔ پھر فوراً پیچھے ہٹ گیا۔

شاید اسے خود بھی احساس نہیں ہوا تھا کہ اس نے کیا کر دیا ہے۔

میرم بالکل ساکت کھڑی رہ گئی۔ زاران نے اس کی کیفیت کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنا فون اٹھایا اور دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

پیپر اچھا دینا۔" وہ موبائل میں مصروف اسے ہدایت دیتا کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔۔اسے خود علم نہیں تھا کہ وہ ابھی میرم پر کیسا جادو کر گیا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

لندن پہنچتے پہنچتے زاران کو تقریباً ایک دن سے زیادہ کا سفر در پیش تھا۔ طویل فلائٹ، ایئرپورٹ کی مصروفیات اور مسلسل سفر کے بعد جب وہ آخر کار لندن پہنچا تو شہر حسبِ معمول سردی اور ہلکی سی دھند میں لپٹا ہوا تھا۔ آسمان پر بادل چھائے تھے اور سرد ہوا چہرے سے ٹکرا رہی تھی۔ زاران نے گاڑی سے اترتے ہوئے اپنے کوٹ کے بٹن درست کیے اور ایک نظر ارد گرد دوڑائی۔ لندن اس کے لیے نیا نہیں تھا۔

یہاں اس کا اپنا اپارٹمنٹ تھا، جو اس نے کئی سال پہلے اپنے کام کی مصروفیات کو دیکھتے ہوئے لے رکھا تھا۔ شہر کے نسبتاً پرسکون علاقے میں واقع اس اپارٹمنٹ کی بڑی بڑی شیشے کی کھڑکیوں سے لندن کی روشنیاں صاف دکھائی دیتی تھیں۔ اندر داخل ہوتے ہی جدید طرز کا کشادہ لاؤنج، لکڑی کا فرش، سادہ مگر قیمتی فرنیچر اور ایک طرف رکھا ہوا چھوٹا سا میوزک کارنر نظر آتا تھا، جہاں اس کے گٹار، ہیڈ فونز اور ریکارڈنگ سے متعلق کچھ سامان موجود تھا۔

Huma Qureshi Novels

وہ سامان اندر رکھ کر سیدھا اپنے کمرے کی جانب جانے کے بجائے کچن میں آگیا۔ طویل سفر کے بعد اسے بھوک محسوس ہو رہی تھی۔

اس نے جیکٹ اتار کر ایک طرف رکھی، آستینیں ذرا اوپر کیں اور فریج کھول کر اندر موجود چیزوں پر ایک سرسری نظر ڈالی۔

اسی دوران اس کی نگاہ کاؤنٹر پر پڑے فون پر گئی۔

ایک لمحے کے لیے وہ رکا۔

Huma Qureshi Novels

پھر فون اٹھالیا۔لندن میں شام ڈھلنے کو تھی جبکہ پاکستان میں رات کا آغاز ہو چکا تھا۔

زاران نے بنا کسی تردد کے میرم کا نمبر ملایا۔کچھ لمحوں بعد کال اٹھالی گئی۔

میرم اس وقت اپنے کمرے میں اکیلی بیٹھی تھی۔کتاب اس کے سامنے کھلی تھی، مگر پچھلے کئی منٹ سے اس کی نظریں ایک ہی صفحے پر جمی ہوئی تھیں۔زاران کا نام اسکرین پر نمودار ہوتے ہی اس کے دل کی دھڑکن بے اختیار تیز ہوئی۔اس نے فوراً کال اٹھائی۔

Huma Qureshi Novels

”ہیلو۔۔۔“دوسری جانب زاران کی تھکی ہوئی مگر

مانوس آواز ابھری۔

”سوئی نہیں ابھی؟“میرم نے نظریں کتاب پر جمالیں۔

”نہیں۔۔۔پڑھ رہی تھی۔“زاران نے ہلکی سی سانس

خارج کی۔میں لندن پہنچ گیا ہوں۔نجانے کیوں یہ جملہ

سنتے ہی میرم کے دل میں ایک عجیب سی کسک

اُٹھی۔اسے پچھلے دن کا وہ لمحہ یاد آیا جب زاران نے لندن

جانے سے پہلے اس کے ماتھے کو چھوا تھا۔وہ چند لمحے

خاموش رہی۔

Huma Qureshi Novels

"سفر ٹھیک رہا؟"

"ہمم۔ لمبا تھا، مگر ٹھیک رہا"۔

زاران بات کرتے ہوئے کچن میں کھڑا ایک پین گرم کرنے لگا تھا۔ میرم خاموشی سے اس کی آواز سنتی رہی۔ کبھی برتن رکھنے کی ہلکی آواز آتی، کبھی پانی چلنے کی۔

"آپ کیا کر رہے ہیں؟"

اس نے بالآخر پوچھ ہی لیا۔

"کھانا بنا رہا ہوں۔"

میرم کے لبوں پر بے اختیار ہلکی سی مسکراہٹ آگئی۔

Huma Qureshi Novels

"آپ کو بنانا آتا ہے؟"

"اتنا ضرور آتا ہے کہ بھوکا نہ مر سکوں۔"

اس بار میرم کی ہنسی نکل گئی۔

"یعنی اب پاکستان کے عالمی شہرت یافتہ سنگر اپنے لئے کھانا بنا رہے ہیں۔" اس کی بات نے گویا میرم کو سرور بخشا تھا۔۔ زاران نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر جھٹکا۔۔ اس کے لہجے میں کھنکھ محسوس کر اس نے خود کو کچھ بھی تلخ کہنے سے باز رکھا تھا۔۔

"تمہاری پڑھائی کیسی جا رہی ہے؟"

Huma Qureshi Novels

"ٹھیک۔"

"اگلے پیپر کی تیاری؟"

"وہ بھی ٹھیک۔"

صرف ٹھیک؟"

میرم نے کچھ لمحے توقف کیا۔

ہاں۔۔۔بس تھوڑی مشکل ہے۔"

زاران نے پین میں چمچ چلاتے ہیں ہنکار بھرا۔۔یہ لڑکی اور اس کی فکریں۔

"زیادہ پریشر مت لینا۔"

Huma Qureshi Novels

میرم خاموش ہو گئی۔

"لندن کا موسم کیسا ہے؟"

"کتنے دن رہیں گے؟"

"کنسرٹ کب ہے؟"

"کب واپس آئیں گے؟"

دل میں بے شمار سوالات کھد بد کر رہے تھے۔۔ مگر زبان پر صرف چند رسمی سوال ہی آ سکے۔

"آپ بہت تھکے ہوئے لگ رہے ہیں۔

ہوں۔

Huma Qureshi Novels

زاران نے مختصر جواب دیا۔ پہلے گھر پہنچا، پھر کھانے کا سوچا۔

چند لمحوں کی خاموشی دونوں کے درمیان پھیل گئی۔ میرم نے کتاب کے صفحے کو بے مقصد پلٹا۔ اسے خود پر حیرت ہو رہی تھی۔

زاران صرف ایک دن کے لیے دور ہوا تھا اور اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کمرے کی خاموشی پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہو۔

Huma Qureshi Novels

وہ اسے مس کر رہی تھی۔۔۔۔

بہت زیادہ۔

مگر یہ بات وہ خود زاران کو تو کیا، شاید اپنے آپ کو بھی ماننے کے لیے تیار نہیں تھی۔ دوسری جانب زاران نے چولہا بند کیا۔

"اچھا، اب تم پڑھ لو۔۔۔ تمھارا ٹائم ویسٹ ہو رہا ہو گا۔"

میرم کے دل کو نجانے کیوں برا سا لگا۔ وہ چاہتی تھی کہ وہ کچھ دیر اور بات کرے۔ مگر اس نے صرف آہستہ سے کہا۔

Huma Qureshi Novels

"اوکے۔"

"اچھا زیادہ مت سوچنا۔۔پہلے ہی بیماری سے اٹھی ہو۔۔

اتنا کمزور ایمیون سسٹم ہے تمھارا۔۔خیال رکھنا اپنا۔۔اللہ

حافظ !" وہ اتنا بول کر رابطہ منقطع کر گیا تھا۔۔۔

میرم نے سمجھنے والے انداز میں ہلکا سا سر ہلایا، حالانکہ وہ

اسے دیکھ نہیں سکتا تھا۔

"آپ بھی آرام کریں۔"

"ہمم۔۔۔۔"

اچھا، اب تم آرام کرو اور اپنی پڑھائی پر دھیان دو۔

Huma Qureshi Novels

زاران کی آواز فون کے دوسری طرف سے آئی۔

اور اپنا خیال رکھنا۔ وقت پر کھانا کھانا، رات زیادہ دیر تک

مت جاگنا۔

میرم نے خاموشی سے ہمم کیا۔

زاران چند لمحے رکا، پھر بولا۔

گڈ نائٹ، میرم۔

گڈ نائٹ۔

کال منقطع ہو گئی۔

Huma Qureshi Novels

میرم کچھ دیر تک موبائل اسکرین کو دیکھتی رہی، پھر اسے آہستہ سے میز پر رکھ دیا۔

دل عجیب سا اداس تھا۔

وہ خود بھی نہیں سمجھ پا رہی تھی کہ زاران کی صرف چند دنوں کی دوری اسے اتنا خالی کیوں محسوس ہو رہی تھی

"کال ختم ہونے سے پہلے دونوں کچھ لمحے خاموش رہے۔"

"جیسے دونوں کے پاس کہنے کو بہت کچھ تھا۔۔ مگر کہنے کی ہمت دونوں ہی نہیں جٹا پا رہے تھے۔" آخر کار کال

Huma Qureshi Novels

منقطع ہو گئی۔ میرم کچھ دیر تک فون کو دیکھتی رہی۔ پھر آہستہ سے اسے میز پر رکھ دیا۔ کتاب دوبارہ کھولی۔

لندن میں زاران اپنے تیار کیے ہوئے کھانے کے ساتھ کاؤنٹر کے پاس کھڑا تھا۔ اور پاکستان میں میرم اپنے کمرے کی تنہائی میں پہلی بار شدت سے محسوس کر رہی تھی کہ شاید کسی کی عادت۔۔۔۔ فاصلے سے بھی کم نہیں ہوتی۔

Huma Qureshi Novels

عبداللہ ہاؤس میں موجود مکین میرم کی حرکت کے بعد سے خود سے بھی نظریں چراتے پھر رہے تھے، گھر کے دونوں بچے گھر سے چلے گئے تھے، گھر میں عجیب ویرانی سی چھا گئی تھی۔۔۔

ابتسام صاحب اس وقت سفاری سوٹ میں ملبوس لان میں بیٹھے بڑی گہری سوچ میں گم بیٹھے تھے، جب انکی بڑی بہو عائشہ انکے پاس آکر بیٹھی تھی۔۔

"بابا جان! یہاں کیوں بیٹھے ہیں۔۔" ابتسام صاحب نے چونک کر انکی جناب دیکھا تھا، اور بہت غور سے انکی

Huma Qureshi Novels

جانب دیکھا، جو ہر وقت سر پر دوپٹہ لپیٹ کر رکھتی تھیں، بقول میرم کے اب تو انکے چہرے کے نقش بھی ایشنز جیسے ہو گئے تھے، اب تو وہ بالکل انکی کے رنگ میں رچ بچ گئیں تھیں۔۔

"بس ویسے ہی، سوچ رہا تھا، گھر میں بچوں کے دم کی رونق ہوتی ہے۔۔" وہ سر جھٹک گئے۔۔

"آپ کو میرم کی یاد آرہی ہے۔۔" وہ جانتی تھیں کہ ملیحہ کے بعد سے میرم انکی کتنی لاڈلی رہی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

نام نہ لیں اس بدبخت کا عائشہ !" وہ یکدم طیش میں "

آ گئے تھے۔۔

بچی ہے بابا جان ! اور اس عمر میں تو بچوں سے غلطیاں "

ہو ہی جاتی ہیں۔۔" وہ سمجھانے والے لہجے میں بولیں تو وہ

خاموشی اختیار کر گئے۔۔۔

کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ میرے پیار میں کہاں کمی "

رہ گئی تھی کہ پہلے ملیحہ اور اب میرم۔۔۔۔۔ یہ بغاوت کیا

عبداللہ خاندان کی بیٹیوں کے خون میں رچ بس گئی

ہے۔۔" ان کے لہجے میں رنج تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

"کیا میرم زاران کی حقیقت سے واقف ہے بابا

جان!" وہ سوالیہ لہجے میں پوچھ رہی تھیں۔۔۔

"عیسیٰ اور میرم اس حقیقت سے ناواقف ہی رہیں تو بہتر

ہے۔" وہ پر سوچ لہجے میں بول رہے تھے۔۔۔

"خیر آپ بتائیں! اب عیسیٰ کا شادی کا کوئی ارادہ ہے یا

پھر۔۔۔" وہ جملہ ادھورا چھوڑ گئے۔۔۔

"ابھی تو ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے بابا جان! مگر مجھے نہیں

لگتا کہ عیسیٰ نے میرم والے واقعہ کو خود پر اتنا سوار کیا

ہے، کیونکہ میرم اور عیسیٰ کی شادی کا فیصلہ ہم بڑوں کا

Huma Qureshi Novels

تھا، وہ تو شروع سے اسے چھوٹی بہنوں کی نظر سے دیکھا

تھا۔۔۔

"وہ خاموش ہو گئے۔۔۔"

"زاران کی وائرل ویڈیو یقیناً آپ کی نگاہوں سے گزری

ہو گی۔۔" وہ سوالیہ بولیں تو وہ سر جھٹک گئے۔۔۔

"ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا عائشہ! کیونکہ اس لڑکی نے اپنا

نصیب خود لکھا ہے، اب وہ اسے بیوی رکھے یا پھر دس

مزید عورتوں کے ساتھ تعلقات بنائے یہ ان دونوں کا

آپسی معاملہ ہے، ہمارے لئے ہماری پوتی اسی دن مر گئی

Huma Qureshi Novels

تھی جس روز اس نے عبداللہ خاندان کی عزت کا جنازہ

نکالا تھا۔۔۔

ایسے تو نہ بولیں بابا جان۔۔۔اللہ پاک بچوں کو زندگی"

دے۔۔۔۔"عائشہ دہل کر رہ گئیں تھیں۔۔جبکہ وہ

خاموشی سے اٹھتے اب چہل قدمی کر رہے تھے،عائشہ

خاموشی سے اُٹھ کر گھر کے اندرونی حصے میں آگئ

تھیں۔۔۔

Huma Qureshi Novels

اگلی صبح لندن میں زاران کے لئے بہت سی مصروفیت لے

کر طلوع ہوئی تھی۔۔ صبح سویرے ہی وہ تیار ہو کر اسٹوڈیو

پہنچ چکا تھا۔ آج نئی البم کے ایک اہم ٹریک کی

ریکارڈنگ تھی۔

اسٹوڈیو کا ماحول مکمل طور پر بدل چکا تھا۔ شیشے کے

دوسرے پار ساؤنڈ انجینئرز اپنی جگہ سنبھالے ہوئے تھے،

ہیڈ فونز، مائیکروفون اور مختلف آلات ترتیب سے لگے

ہوئے تھے۔ زاران نے ہیڈ فونز لگائے اور مائیک کے

سامنے اپنی پوزیشن سنبھالی۔ ریکارڈنگ شروع ہوئی۔

Huma Qureshi Novels

ایک ٹریک کے بعد دوسرا ٹریک۔۔۔

کبھی آواز کا ایک حصہ دوبارہ ریکارڈ کیا جاتا، کبھی میوزک میں معمولی تبدیلی کی جاتی، کبھی ساؤنڈ انجینئر اسے روک کر کسی خاص لائن کو دوبارہ گانے کا کہتا۔

زاران پوری توجہ سے کام میں مصروف تھا۔ اس کی آواز میں وہی ٹھہراؤ تھا جو اس کی پہچان بن چکا تھا۔ ریکارڈنگ ختم ہوئی تو پروڈیوسر نے مانیٹر پر آخری ٹریک چلا کر سنا۔ کمرے میں چند لمحوں کے لیے خاموشی رہی۔

Huma Qureshi Novels

پھر سب کے چہروں پر اطمینان پھیل گیا۔ یہ والا ٹریک البم کا بہترین ٹریک بن سکتا ہے۔ زاران نے صرف ہلکا سا سر ہلایا۔

اس کے لیے کام ابھی ختم نہیں ہوا تھا۔

شام کو اس کا کنسرٹ تھا۔

لندن میں مقیم پاکستانی کمیونٹی کے چند معروف کاروباری افراد اور ریسٹورنٹ مالکان نے خاص طور پر اس کے لیے ایک خصوصی ایونٹ آرگنائز کیا تھا۔ شہر میں موجود

Huma Qureshi Novels

پاکستانی ریسٹورنٹس اور کمیونٹی کے لوگوں نے کئی دن پہلے سے اس پروگرام کی تیاری شروع کر رکھی تھی۔

جس ریسٹورنٹ میں ایونٹ رکھا گیا تھا، وہاں باہر سے ہی پاکستانی جھنڈوں اور روشنیوں سے سجاوٹ کی گئی تھی۔ اندر بڑی تعداد میں پاکستانی اور ہندوستانی خاندان موجود تھے۔ کسی کے ہاتھ میں موبائل تھا، کوئی زاران کے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔ زاران کے پہنچتے ہی پورا ماحول شور اور تالیوں سے گونج اُٹھا۔ اس نے سیاہ رنگ کی شرٹ اور ڈارک جیکٹ پہن رکھی تھی، ہاتھ میں مائیک

Huma Qureshi Novels

لیے وہ درمیان آکر کھڑا ہو گیا۔۔پہلے پہل ذرا ہائے ہیلو میں وقت گزرا۔۔۔ہر بندہ ہی اسکا فین تھا۔۔

پاکستان سے دور لندن میں اتنی بڑی تعداد میں اپنے لوگوں کو دیکھنا یقیناً الگ احساس تھا۔میوزک شروع ہوا۔اور اگلے ہی لمحے زاران کی آواز پورے ہال میں پھیل گئی۔لوگوں نے موبائل فونز بلند کر دیے۔

کچھ نوجوان اس کے گانوں پر جھومنے لگے، کچھ خاندان دور بیٹھے مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہے تھے۔۔جبکہ وہ مسرور انداز میں آنکھیں بند کئے میرم کا چہرہ تصورات

Huma Qureshi Novels

میں لائے دھیرے دھیرے گنگنانے میں مصروف

تھا۔۔

ایک گانا ختم ہوا تو پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔زاران

نے چند لمحوں کے لیے مائیک نیچے کیا۔۔

____

"ہیلو! اسے کسی ان نان نمبر سے کال موصول ہوئی

تھی۔۔ جبکہ اس کے مسلسل ہیلو ہیلو بولنے کے باوجود کو

ئی اسے جواب نہیں دے رہا تھا۔۔

"ہیلو۔۔۔" میرم کو شدید جھنجھلاہٹ ہوئی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

"افف! کوئی بول کیوں نہیں رہا۔۔" اس کا دل کیا۔۔۔ دوسری طرف موجود ہستی کا سر کھول دے۔۔ جس نے رات کے اس پہر بلاوجہ تنگ کرنے کے لئے کال کی تھی۔۔۔

"یار زرتاج مسّلہ کیا ہے۔۔ میں وہاں نہیں جانا چاہتا۔۔" وہ جھنجھلایا۔۔ وہ جانتا تھا کہ آج زاران انوئیٹڈ تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"عیسیٰ پلیز نا۔۔مجھے اسکی آواز بہت پسند ہے۔۔پہلی بار اتنا قریب سے دیکھنے کا موقع ملے گا۔۔پلیز چلو۔۔" وہ باضد ہوئی۔۔

"ٹینا کی حرکت کے بعد سے وہ پہلے ہی بہت اپ سیٹ تھا۔۔اور اب زرتاج کی ضد۔۔وہ چاروناچار اسکے ہم قدم ہوا تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

لندن کی شام بھرپور رونقیں سمیٹے اپنے عروج پر تھی۔۔

ایسے میں ریسٹورینٹ میں موجود زاران یوسف ہر نظر کی

توجہ کا مرکز تھا۔۔۔

ہال میں موجود پاکستانی کمیونٹی زاران کی آواز پر خوب داد

دے رہی تھی۔ سامنے بیٹھے لوگ پورے جوش کے ساتھ

اس کے گانوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

زاران ایک گانے کے اختتام پر مائیک نیچے کرنے ہی والا

تھا کہ اسی لمحے ہال کے داخلی دروازے کی جانب سے

زرتاج اندر داخل ہوئی۔ اس کے ساتھ عیسیٰ بھی

Huma Qureshi Novels

تھا۔زاران کی اور عیسیٰ کی نظریں ملیں تھیں اور دونوں

کے ہی تاثرات حد سے زیادہ سخت اور سنجیدہ ہو گئے

تھے۔۔۔زرتاج کے بار بار اصرار پر اسے اس کے ساتھ

آنا پڑا تھا۔

عیسٰی کی آنکھوں میں فوراً شدید ناگواری ابھری۔اس کے

چہرے کے تاثرات یکسر بدل گئے۔وہ زاران کا سامنا

نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"عیسٰی چلو۔۔مجھے ایک سیلفی لینی ہے۔۔" وہ تو چپل

ہی گئی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

"بالکل نہیں۔" اس نے کئی بار خود کو اس شخص سے دور رکھنے کی کوشش کی تھی، مگر آج قسمت نے اسے اسی جگہ لا کھڑا کیا تھا جہاں وہ شخص اس کے سامنے موجود تھا۔ اس کے اندر بھی ایک دم سے غصہ بھڑک اٹھا تھا۔

زاران کا حال بھی کچھ مختلف نہیں تھا۔۔

مگر اگلے ہی لمحے اس کی نگاہ اپنے میزبان افراد پر پڑی تھی۔ یہ لوگ اسے عزت اور محبت سے یہاں لے کر آئے تھے۔ وہ اپنے ذاتی معاملات کا اثر اس محفل پر نہیں پڑنے دے سکتا تھا۔ زاران نے ایک گہری سانس لی۔

Huma Qureshi Novels

اپنے چہرے کے تاثرات کو دوبارہ معمول پر لایا اور ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ مائیک اٹھالیا۔

وہ دوبارہ سے گنگنانے لگا تھا۔۔ مگر عیسیٰ کی نگاہوں کی تپش وہ بخوبی خود پر محسوس کر سکتا تھا۔اس کی آواز میں پہلے والی روانی ضرور کہیں نہ کہیں متاثر ہوئی تھی۔زرتاج نے عیسٰی کے چہرے کی سختی محسوس کرلی تھی۔۔۔

"عیسیٰ کم آن یار! کیا ہو گیا ہے۔۔ وہ تمھاری کزن کا ہز بینڈ ہے؟" زرتاج کا حیرانی ہوئی تھی۔

Huma Qureshi Novels

"آئی نو ڈیٹ۔۔بٹ مجھے وہ خاص پسند نہیں۔" پینٹ کی

جیبوں میں ہاتھ اڑس کر اس نے خود کو ٹھنڈا کرنا چاہا

تھا۔۔

"وہ آئی سو۔۔۔" وہ اب سمجھی تھی۔۔

"میں کہہ رہی تھی۔۔ایک سیلفی۔۔۔"

وہ کچھ کہنے کے لیے اس کی طرف بڑھی، مگر عیسٰی نے

اسے موقع ہی نہ دیا۔ زرتاج چند لمحے حیرت سے اسے

دیکھتی رہی۔۔

"عیسٰی۔۔۔"

Huma Qureshi Novels

اس نے پکارا، مگر وہ نہیں رکا۔ہال کے دروازے سے باہر نکلتے ہی اس نے ایک لمبی سانس لی۔۔۔

وہ زرتاج کے سامنے اپنے خاندانی مسائل نہیں لانا چاہتا تھا۔۔بس اسی محفل سے نکل آیا تھا۔۔زاران کی آواز ابھی بھی کانوں میں کسی تیزاب کی طرح جھنجھارہی تھی۔۔یہی وہ آواز تھی جس سے متاثر ہو کر میرم نے اتنا بڑا قدم اٹھایا تھا۔۔۔

\-

آج ٹینا اُسکے اَپارٹمنٹ میں موجود تھی، وہ ہائی چیئر پر بیٹھی تھی، جبکہ عیسیٰ کچن کاؤنٹر کے نزدیک کھڑا اس کے لیے کافی پھینٹ رہا تھا۔۔ کافی دیر سے دونوں کے درمیان خاموشی حائل تھی، گزشتہ پانچ روز میں دونوں کی طرف سے کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا، جبکہ ٹینا اپنی سیلف ریسپیکٹ کو پس پشت ڈالتی، ایک بار پھر اِسکے سامنے موجود تھی۔۔۔

تم نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا عیسیٰ۔۔۔" وہ یکدم" شکوہ کناں لہجے میں بولی تو ایک لمحے کے لئے اس کے ہاتھون کی حرکت تھم سی گئی تھی۔۔۔

Huma Qureshi Novels

"تمہیں کم از کم مجھے یوں سب کے سامنے بے عزت کرنے کا کوئی حق نہیں تھا۔۔۔" وہ مزید بولی وہ خاموش رہا۔۔

"عیسیٰ میں تم سے بات کر رہی ہوں۔۔ "

"میں نے نہیں کہا تھا کہ تم یوں سر عام مجھے پرپوز کرو، جبکہ تم جانتی ہو کہ ہماری فیملیز ایک دوسرے کو پسند نہیں کرتی ہیں پھر بھی۔۔۔"

Huma Qureshi Novels

"تم پسند کرتے ہو عیسیٰ؟ تم کیا سوچتے ہو۔ تمہاری میرے بارے میں کیا رائے ہے، مجھے اس سے مطلب ہے۔۔" وہ سوال کر رہی تھی۔۔

"نہیں ٹینا! مجھ میں اور تم میں زمین آسمان کا فرق ہے۔۔ دوسری بات میں کسی اور میں انٹرسٹڈ ہوں۔۔"

وہ ایک لمحے کے لئے خاموش رہ گئی۔ آنکھوں میں تحیر سمٹ آیا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"تم میری محبت کی تزلیل کر رہے ہو عیسیٰ۔۔۔"اس

کے لہجے میں دکھ شامل تھا، عیسیٰ کے ہاتھوں کی حرکت

ایک بار پھر سے تھم گئی تھی۔۔۔

"جب کسی سے محبت نہ ہو تو اس کے ساتھ گزارا نا ممکن

ہو جاتا ہے۔۔"وہ صاف گوئی سے بولتا ایک بار پھر اپنے

کام میں غرق ہوا تھا۔۔

"محبت ضروری تو نہیں ہوتی، دوستی زیادہ میٹر کرتی

ہے۔۔"وہ دل کی بات بیان کر رہی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

افسانوی باتیں کتابوں تک ہی محدود رہیں تو اچھی بات "

ہے، محبت نہ بھی ہو تو مزاج کی ہم آہنگی بہت ضروری

ہوتی ہے ٹینا، میں اور تم دو الگ دنیا کے لوگ

ہیں، تمہارے اور میرے رنگ و مذہب میں زمین آسمان

کا فرق ہے ہم کبھی ایک نہیں ہو سکتے، ساتھ نبھا نہیں کر

سکتے۔۔" کافی پھنٹ چکی تھی، وہ فرج سے دودھ کا ڈبہ

نکال رہا تھا۔۔

عیسیٰ اپنے فلسفے میں تم ایک بات شدت سے نظر "

انداز کر گئے ہو کہ تمہاری ممارشتے میں میری آنٹی

Huma Qureshi Novels

(پھپھی) لگتی ہے، تمہارے بابا اور میری آنٹی بھی دونوں الگ دنیا کے لوگ، دو الگ مزاج کی مخلوق تھے، تو شاید انکے درمیان محبت کا ہو جانا بھی ایک معجزہ تھا۔۔۔" وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں جتاتے لہجے میں گویا ہوئی تھی، اس بار عیسیٰ کے لبوں پر مسکراہٹ کھل گئی تھی۔۔

"ٹینا کیتھولک تم عائشہ عرشمان عبداللہ کی برابری کبھی نہیں کرسکتیں۔۔" دو انگلیوں سے اسکے گال تھپتھپاتا وہ ایک بہت کچھ جتا گیا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

آخر مجھ میں برائی ہی کیا ہے۔۔"اس بار وہ زچ ہوئی"

تھی۔۔

"تم ایک وقت میں کئی سارے بوائی فرینڈز رکھ لیتی

ہو، میری سو کالڈ پاکستانی غیرت کو یہ گوارہ نہیں، نہ آج نہ

کبھی شادی کے بعد ہو گا،اور یقیناً پھر میرے جیسے

کنزرویٹو مرد کے ساتھ تمہارا گزارہ ناممکن ہو گا۔۔"

اس بار وہ سپاٹ لہجے میں بولتا گلاس میں آئس کیوبز ڈال رہا

تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

یعنی میری محبت کوئی معنی نہیں رکھتی۔۔“ وہ سر ہلاتی ”
استہزائیہ مسکرائی۔ جبکہ وہ ملک ڈال کر اُپر سے کافی ڈالتا
،کالڈ کافی کا ایک بڑا سا گلاس اسکی جانب بڑھا چکا تھا۔۔۔

میں تمہاری محبت کی قدر کرتا ہوں، ہم ہمیشہ اچھے ”
دوست رہیں گے۔۔۔ مگر میں کسی اور سے کمٹمنٹ کر چکا
ہوں۔۔“ ٹینا کے تاثرات میں ناگواری سے در آئی
تھی۔۔

کیا وہ لڑکی زرتاج شاہ ہے؟“ اس نے تیکھے انداز میں ”
استفسار یا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

ہاں!" وہ کالڈ کافی کا ایک گھونٹ بھرتا اب ٹینا کی

طرف دیکھ رہا تھا، جس کے چہرے کے تاثرات یکدم سرد

پڑ گئے تھے، بالکل اس کالڈ کافی کی

مانند۔۔۔۔۔۔ ٹھنڈے ٹھار۔۔۔

"آئی وش عیسیٰ کے تمہیں کسی سے بے انتہا محبت

ہو، اور تم جس شخص سے بے انتہا محبت کرو، وہ بھی بالکل

تمہاری طرح، تمہاری محبت کی تزلیل کرتا، بیچ راہ میں

ہاتھ چھوڑ جائے۔۔۔" عیسیٰ جو کافی کے سپ لے رہا

تھا، اسے ایک دم پھندا سا لگا تھا۔۔

خیال سے!'' وہ اَپنی جگہ سے ایک اِنچ بھی نہیں ہلی'' تھی۔۔چہرے کے تاثرات بالکل ویسے ہی سرد تھے۔۔

''کیا تم مجھے بد دعا دے رہی ہو؟'' اس نے آئی برو اٹھائے۔۔

''نہیں! بس تمہیں احساس دلا رہی ہوں، کہ کسی محبت کرنے والے کا ہاتھ اتنی بری طرح سے نہیں جھٹکنا چاہئے، جس طرح تم نے میرا جھٹکا ہے۔'' وہ درشتگی سے بولتی، اپنا موبائل اٹھاتی ہائی چیئر سے اٹھتی باہر کی جانب قدم بڑھا رہی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

"یار اب ناراض تو نہ ہو، یہ کافی تو پیتی جاؤ۔۔۔۔"اس نے پیچھے سے ہانک لگائی، ایک لمحے کو ٹھہری۔۔

"یہ کالڈ کافی میری طرف سے تم پی لو عیسیٰ، عنقریب تم ایسی آگ میں جلنے والے ہو کہ دنیا کی کوئی چیز تمہاری ذات کی اس تپش کو ٹھنڈا نہیں کر سکے گی۔ تم بے سکون رہو گے۔"عیسیٰ نے آنکھیں پھاڑ کر اس نکمی عاشق کو دیکھا تھا، اور پھر ہنس دیا۔۔

"یار۔۔۔۔"وہ اسکی جانب بڑھا، مگر تب تک وہ گھر سے باہر نکل گئی۔۔

Huma Qureshi Novels

مجھے اس کا پرپوزل ایکسیپٹ کر کہ دادا ابو اور بابا سے مار"

کھانی ہے کیا۔۔ دس بوائے فرینڈ رکھتی ہے لڑکی، بیوی

میٹریئیل تو کبھی نہیں ہو سکتی۔۔۔" اس نے آنکھیں

گھماتے سر جھٹکا تھا۔۔

آج عیسیٰ زرتاج کی ہمراہی میں لنچ پر آیا ہوا تھا، وہ دونوں

کافی عرصے سے رابطے میں تھے، اب تو باقاعدہ طور پر

دونوں شادی کے بارے میں بھی ڈیسائیڈ کر چکے

Huma Qureshi Novels

تھے۔۔۔ٹینا کی وجہ سے تو وہ مزید اپنے ریلشن شپ کے ساتھ سنجیدہ ہو گیا تھا۔۔

"عیسیٰ میرے مام ڈیڈ تو پاکستان جا کر شادی کرنا چاہتے ہیں۔ایک پراپر طریقے سے۔۔ تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے۔۔" چکن چاؤمن کا بائٹ منہ میں رکھتی وہ سوالیہ بولی، وہ نیپکن سے منہ تھپتھپاتا ذرا سیدھا ہوا تھا۔۔

"اچھا خیال ہے، میں چاہتا ہوں کہ ہم دونوں پاکستان جائیں، پھر وہاں ایک جو طریقہ ہے اس پر عمل کرتے ہوئے شادی کریں، میں اپنی فیملی کے ساتھ تمہارے گھر

Huma Qureshi Novels

رشتہ لے کر آؤنگا اور پھر باقی کا پراسس، میں اپنے گھر والوں کو یہ کہنے کا موقع نہیں دینا چاہتا کہ لڑکا باہر گیا تھا اور وہیں سے لڑکی پسند کر کہ لے آیا۔۔" وہ ذرا منہ بنا کر بولا تو زرتاج کی ہنسی بے ساختہ تھی۔۔

"کچھ بھی کرلو، اب یہ بات تو طے ہے کہ لڑکی تم باہر سے ہی لے کر آئے ہو۔۔" وہ شرارتی لہجے میں بولی تو وہ دھیما سا مسکرایا۔۔

"خیر تم بتاؤ، اپنے پیرنٹس سے ہمارے بارے میں بات کرلی؟" اس نے آئی برو اُٹھائے۔۔

Huma Qureshi Novels

ہمم! ممی، پاپا کو تو میری پسند پر کوئی اعتراض نہیں ہے، "

انہیں پتہ ہے کہ انکی بیٹی عیسیٰ عبداللہ کی کتنی بڑی فین

ہے۔۔" وہ سر جھکا کر مسکرایا۔۔

تم اور تمہاری ابسیشن!" وہ سر جھٹک گیا۔۔"

"پھر پاکستان کی فلائٹ کب کی لے رہے ہیں ہم؟"

تم کہو تو کل کی۔۔۔" زرتاج ہنوز شرارت کے موڈ میں"

تھی۔۔

ہاہا! نہیں ایک دو کام ہیں وہ نبٹا لوں، کچھ پاکستانی"

انٹر نیشنل چینلز کے ساتھ انٹر ویوز ہیں وہ بھگتا لوں، پھر

Huma Qureshi Novels

ساتھ ہی پاکستان کے لئے فلائی کریں گے۔۔" وہ آگاہ کر رہا تھا۔۔

"آہاں! گڈ ویری گڈ!" وہ شرارت سے بولی۔۔ تو وہ مسکرا دیا۔۔

زاران کو لندن آئے پورے پندرہ دن گزر چکے تھے۔ ان پندرہ دنوں میں اس کی زندگی جیسے مسلسل ایک ہی رفتار سے چلتی رہی تھی۔ کبھی ریکارڈنگ اسٹوڈیو، کبھی میوزک پروڈیوسرز کے ساتھ میٹنگز، کبھی کنسرٹ، کبھی

Huma Qureshi Novels

پاکستانی کمیونٹی کے پروگرام اور کبھی نئی البم کے باقی ماندہ کام کو مکمل کرنے کی دوڑ۔ مگر اب سب کچھ تقریباً ختم ہو چکا تھا۔

اس کی واپسی کی فلائٹ میں صرف دو دن باقی تھے۔ ادھر پاکستان میں میرم کے تمام امتحانات بھی ختم ہو چکے تھے۔ پچھلے کئی دنوں سے کتابوں میں الجھی رہنے والی میرم کو اب پہلی بار کچھ فرصت ملی تھی۔

"کبھی کبھار زاران کی کال آ بھی جاتی تو اسکا سرد اور خشک رویہ محسوس کر ساری ہمت جواب دے جاتی تھی۔۔ وہ

Huma Qureshi Novels

اس شخص کی منطق سمجھنے سے بالکل قاصر تھی۔۔اس کے دھوپ چھاؤں سے رویے نے اسے بالکل بے بس کر کہ رکھ دیا تھا۔۔۔

کبھی اس کی کال آجاتی تو اس کے چہرے پر بے اختیار رونق آجاتی، مگر وہ اپنی اس کیفیت کو ہمیشہ معمولی سی خوشی کا نام دے کر خود کو بہلا دیتی۔

اسے معلوم نہیں تھا کہ زاران کی بدولت لندن میں اس کی زندگی ایک ایسے موڑ کی طرف بڑھ رہی ہے جہاں آنے والے دنوں میں بہت کچھ بدلنے والا تھا۔

Huma Qureshi Novels

لندن کی اس رات موسم خاصا سرد تھا۔ شہر کی روشنیاں گیلی سڑکوں پر بکھری ہوئی تھیں اور آسمان پر چھائے بادلوں کے باعث رات معمول سے زیادہ گہری محسوس ہو رہی تھی۔ زاران ایک نجی پارٹی میں موجود تھا۔

یہ کوئی عام عوامی تقریب نہیں تھی بلکہ اس کے چند پرانے دوستوں کی ایک نجی محفل تھی، جہاں لندن میں مقیم اس کے پرانے جاننے والے بھی موجود تھے۔ کافی عرصے بعد وہ ان لوگوں سے ملا تھا۔

Huma Qureshi Novels

ایک طرف ہلکی موسیقی چل رہی تھی، دوسری جانب لوگ چھوٹے چھوٹے گروپس میں کھڑے باتیں کررہے تھے۔

زاران بھی اپنے چند پرانے دوستوں کے ساتھ بیٹھا تھا۔

اس نے ڈارک بلیو شرٹ کے ساتھ سیاہ پینٹ پہن رکھی تھی۔ بال معمول کے مطابق نفاست سے سیٹ تھے، جبکہ چہرے پر وہی سنجیدہ اور باوقار تاثر تھا۔ وہ بہت زیادہ گھلنے ملنے والا شخص نہیں تھا۔

Huma Qureshi Novels

زیادہ تر خاموش رہتا، کسی کی بات سنتا، مختصر جواب دیتا اور پھر اپنی ڈرنک کا ایک گھونٹ لے لیتا۔ اسی محفل میں وہ لڑکی بھی موجود تھی۔ وہ زاران کے پرانے فرینڈ سرکل سے تھی۔ زاران اسے برسوں سے جانتا تھا۔

وہ خوبصورت، پراعتماد اور لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا ہنر رکھنے والی لڑکی تھی۔ اور شاید اسی لیے اسے یہ یقین بھی تھا کہ کسی نہ کسی دن وہ زاران کو اپنی طرف متوجہ کر لے گی۔ حالانکہ زاران نے کبھی اسے ایسا کوئی اشارہ نہیں دیا تھا۔ نہ کبھی ضرورت سے زیادہ بات کی۔

Huma Qureshi Novels

"وہ ابھرتا ہوا سنگر تھا، جب شینا نے اسے پرپوز کیا تھا۔۔

زاران نے صاف انکار کر دیا تھا۔۔اور انکی دوستی یونہی

برقرار رہے اسی وجہ سے دونوں نے ہی دوبارہ کبھی اس

ٹاپک پر بات نہیں کی تھی۔۔۔

مگر لڑکی نے زاران کی خاموشی کو انکار سمجھنے کے بجائے

ایک چیلنج سمجھ لیا تھا۔

اس رات بھی وہ بار بار کسی نہ کسی بہانے اس کے قریب

آرہی تھی۔

Huma Qureshi Novels

کبھی اس کے ساتھ بیٹھ جاتی۔ کبھی باتیں شروع کر دیتی۔۔زاران اس کی انٹیشنز سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔

''زاران تم اپنی وائف کو ساتھ نہیں لائے۔''اس بار اس قدر پرسنل کوئسچن پر زاران کے ماتھے پر ناگواری کی شکنیں ابھری تھیں۔

''اس کی یونیورسٹی تھی۔۔اس وجہ سے۔''ماپ تول کر مختصر جواب دیا تھا۔

Huma Qureshi Novels

"اوہ۔۔ڈانٹ ٹیل می۔۔ کہ تم نے ایک اسکول گوئینگ بچی سے شادی کرلی ہے۔۔"اس بار اس نے مسکراہٹ دبائی تھی۔

"وہ اسکول گوئینگ ہو، یا کنڈر گارڈن کی اسٹوڈنٹ یہ تمھارا ہیڈک نہیں ہے مائی ڈئیر۔۔"وہ طنزیہ بولا تو وہاں کھڑے باقی دوستوں نے قہقہہ لگایا تھا۔

"یار شینا تم نے ابھی زاران کی مسز کو دیکھا نہیں ہے۔۔ کمال کی جوڑی ہے دونوں کی۔۔"اس کے دوست کی وائف نے اب بیچ میں مداخلت کی تھی۔

Huma Qureshi Novels

"اوہ کم آن شمائلہ ۔۔۔ایک پینتیس سال کے نواجون کے سامنے تو ہر کم عمر لڑکی ہی چپکے گی ۔۔اس میں مسز زاران کی کیا خاصیت ہے ۔"اس کو ناگوار گزرا تھا۔

"اس کی خاصیت یہ ہے کہ شی از مائی وائف السومائی لو۔۔۔"زاران نے اس طرح کہنے پر وہاں سب نے ہوٹنگ کی تھی ۔۔جبکہ وہ خفیف آنداز میں ناک سہلاتا دھیرے سے مسکرایا تھا۔۔جبکہ شینا کو تو آگ ہی لگ گئی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

"ویٹ ایور۔۔۔" دھیرے سے بڑبڑاتی وہ وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔ جبکہ باقی سب نے اب زاران کو گھیر لیا تھا۔ کیونکہ وہ شادی اور لو جیسی چیزوں سے بہت دور رہنے والا شخص کیونکہ سرے عام اظہار محبت کر رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج کی یہ لیٹ نائٹ پارٹی اپنے عروج پر تھی۔۔ رات کافی ہو گئی تھی۔۔ وہ وہ جلد ہی واپس جانے کا سوچ رہا

Huma Qureshi Novels

تھا۔ پاکستان واپسی میں صرف دو دن باقی تھے اور وہ چاہتا

تھا کہ باقی وقت کسی غیر ضروری مصروفیت میں ضائع نہ

ہو۔ چار دن کو ٹور پندرہ سولہ دن پر تجاوز کر گیا

تھا۔۔۔اس نے کلائی پر بندھی قیمتی رسٹ واچ میں وقت

دیکھا۔۔۔اور گلاس میں موجود سوفٹ ڈرنک کا ایک

سپ لیا تھا۔۔

پھر ایک دوست کو الوداع کہنے کے لیے اُٹھنے ہی لگا تھا کہ

ساتھ بیٹھتے دوست سے اچانک ہاتھ ملانے کے لئے

ڈرنک کا گلاس رکھتا وہ مکمل طور پر اسکی جانب متوجہ ہو چکا

Huma Qureshi Novels

تھا۔وہ دوبارہ باتوں میں مصروف ہو گیا تھا۔اسی دوران شیینااس کے پاس آئی تھی۔۔

اس نے زاران کی ڈرنک کا گلاس دیکھااور کچھ لمحے کے لیے اس کی نظریں اس پر ٹھہر گئیں۔زاران اس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔

چند لمحوں بعد اس نے اپنا گلاس اٹھایااور بے فکری سے ایک گھونٹ لے لیا۔اسے ذرا سا بھی اندازہ نہیں تھا کہ اس کے ساتھ کیا کیا جا چکا ہے۔ایک لمحے کو زائقہ عجیب لگا،ساتھ بیٹھی شیینا کو دیکھ وہ نظریں پھیرنے ہی لگا تھا کہ

Huma Qureshi Novels

اسے مسکراتا دیکھ، وہ متعجب آنداز میں سر جھٹکتا دوبارہ

باتوں میں مشغول ہو گیا تھا۔۔

کچھ ہی دیر بعد اسے عجیب سا محسوس ہونے لگا، پہلے ہلکا سا

سر چکرایا۔

زاران نے ایک ہاتھ میز پر رکھ دیا۔اس نے آنکھیں چند

لمحوں کے لیے بند کیں۔شاید تھکن تھی۔پندرہ دن سے

مسلسل کام۔۔۔۔

نیند پوری نہ ہونا۔۔۔ مسلسل سفر اور مصروفیات۔۔

Huma Qureshi Novels

اس نے بمشکل خود کو سنبھالا تھا۔ مگر چند لمحوں بعد اس کے سر کا بوجھ بڑھنے لگا۔ آوازیں جیسے دُور ہوتی جا رہی تھیں۔ سامنے کھڑے لوگوں کے چہرے دھندلے محسوس ہونے لگے۔ اس نے سیدھا کھڑے ہونے کی کوشش کی۔ مگر قدم ڈگمگا گئے۔ مگر وہ خود پر ضبط کرتا واشروم کی جانب بڑھا تھا۔ شینا فوراً سے قریب آئی تھی۔۔

"زاران آر یو اوکے؟" وہ فکرمند لہجے میں گویا ہوئی تھی۔

Huma Qureshi Novels

"یس آئی ایم۔۔۔ شینا کیا تمھے میرے فلیٹ تک ڈراپ کر سکتی ہو۔" وہ اس وقت مکمل طور پر جھوم رہا تھا۔۔ جبکہ شینا کی تو باچھیں کھل گئیں تھیں۔۔

زاران۔۔۔۔ تم ٹھیک ہو؟

زاران نے جواب دینے کی کوشش کی مگر آواز واضح طور پر نہ نکل سکی۔

اس نے اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔

"مجھے۔۔۔۔ شاید تھکن ہے۔" اس نے فوراً اسے سہارا دیا۔

Huma Qureshi Novels

بظاہر اس کے چہرے پر فکر تھی۔

مگر آنکھوں میں وہ اطمینان چھپا ہوا تھا جیسے زاران اس وقت دیکھنے کی حالت میں نہیں تھا۔

''چلو، تمہیں آرام کی ضرورت ہے۔'' زاران نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ وہ کسی کے سامنے اس طرح کمزور دکھائی دینا پسند نہیں کرتا تھا۔ مگر اس وقت جسم جیسے اس کے اختیار میں نہیں تھا۔

Huma Qureshi Novels

شینا اسے سہارا دے کر پارٹی کے نسبتاً خاموش حصے کی

طرف لے گئی تھی۔ ویٹر سے روم کی چابی لیتی پھر ایک

الگ کمرے میں۔ دروازہ بند ہوا۔

زاران نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی۔ اس کے

سامنے سب کچھ دھندلا تھا۔ وہ کچھ کہنا چاہتا تھا۔ اگلے ہی

لمحے اس کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ وہ مکمل طور پر بے ہوش

ہو چکا تھا۔

Huma Qureshi Novels

میرم اس وقت زاران یوسف اور اپنے مشترکہ کمرے میں موجود قد آور کھڑکی کے سامنے پڑے صوفہ کم بیڈ پر آڑی ترچھی سی لیٹی، کسی برے خواب کے زیر اثر ہڑ بڑا کر اٹھی تھی۔۔

"زاران۔۔۔" اسکا اپنا پورا وجود پسینے سے بھیگا ہوا تھا۔۔

اس نے تیزی سے اٹھتے زاران کا نمبر ڈائل کیا تھا۔۔ مگر دوسری طرف سے نمبر بند جا رہا تھا۔۔

"اللہ پاک زاران کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔۔

آمین۔۔۔

Huma Qureshi Novels

کراچی جناح انٹرنیشنل فلائٹ کی لینڈنگ کے ساتھ ہی وہاں موجود مسافرین میں ایک خوشی کی لہر سی دوڑ گئی تھی۔انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئی تھیں،سب اپنے پیاروں سے ملنے کے لئے بے چین تھے،کوئی سالوں بعد ملنے والا تھا،تو کوئی اپنوں سے ملنے کے لئے بے تاب تھا۔۔

وہ دونوں ایک ساتھ ہمراہی میں قدم اٹھاتے،آئیرپورٹ سے باہر آئے تھے۔۔

"چلو پھر ابھی اپنی اپنی منزل کی جانب بڑھتے ہیں، تاکہ جلد ہماری منزلیں ایک ہو سکیں۔" زرتاج ہلکا سا مسکرائی، عیسیٰ نے اسکے لئے کیب بکڈ کی تھی۔۔

"ان شاءاللہ۔۔۔اینڈ اللہ حافظ بیب۔۔" عیسیٰ بھی مسکرا کر عبداللہ ہاؤس سے بھیجی گئی گاڑی میں سوار ہوتا گھر کی جانب جا نکلا تھا۔۔

صبح کی ہلکی سی روشنی پردوں کے کناروں سے چھن کر کمرے میں داخل ہو رہی تھی جب زاران کی آنکھ

Huma Qureshi Novels

کھلی۔ چند لمحوں تک وہ بالکل ساکت پڑا چھت کو دیکھتا رہا۔ سر میں شدید بوجھ محسوس ہو رہا تھا۔

اس نے آنکھیں بند کر کے گزشتہ رات کے واقعات کو یاد کرنے کی کوشش کی، مگر ذہن جیسے خالی تھا۔ صرف پارٹی کی کچھ بکھری ہوئی یادیں۔۔۔ دوستوں کے چہرے۔۔۔ موسیقی کی آواز۔۔۔ اور پھر اس کے بعد کچھ بھی واضح نہیں تھا۔ زاران نے بے اختیار ماتھے پر ہاتھ رکھا۔ پھر آہستہ سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

اس نے ارد گرد دیکھا۔ یہ اس کا فلیٹ نہیں تھا۔

Huma Qureshi Novels

وہ ایک ہوٹل کے کمرے میں تھا۔ یہ احساس ہوتے ہی اس کے چہرے کے تاثرات فوراً بدل گئے۔

وہ کچھ لمحے خاموش بیٹھا رہا، جیسے وہ ابھی بھی اپنے حواسوں میں نہ ہو۔۔۔ پھر اس کی نظر سامنے رکھے موبائل پر پڑی۔ اس نے فون اٹھایا تو کئی پیغامات موجود تھے۔

سب سے اوپر اس کے قریبی دوست عادل کا پیغام تھا۔

زاران نے پیغام کھولا۔

Huma Qureshi Novels

اس کے ماتھے پر فوراً بل پڑ گئے۔۔۔عادل نے رات کے حوالے سے کئی سوال کیے تھے اور بتایا تھا کہ اسے زاران کے اچانک غائب ہو جانے پر تشویش ہوئی تھی۔

زاران نے دوبارہ پیغام پڑھا۔

پھر ایک اور پیغام آیا۔

اس نے اسے بھی کھولا۔

اس بار اس کی پیشانی پر پڑی شکنیں اور گہری ہو گئیں۔

Huma Qureshi Novels

واٹس ایپ پر میرم کے میسجز تھے۔۔انٹر نیشل کالز کی گئیں تھیں۔۔وہ یقیناً اسکی غیر موجودگی کی وجہ سے پریشان ہو رہی تھی۔۔۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

وہ یہاں کیسے پہنچا؟

اسے ہوٹل تک کون لایا؟

اور سب سے بڑھ کر۔۔۔اسے رات کے آخری حصے کی کچھ بھی یاد کیوں نہیں تھا؟

Huma Qureshi Novels

زاران نے چند لمحے آنکھیں بند رکھیں۔ پھر جیسے خود کو جھنجھوڑتے ہوئے سر جھٹکا۔ وہ ان سوالوں میں الجھ کر بیٹھنے والا نہیں تھا۔ اس نے بستر سے اٹھ کر اپنا لباس درست کیا۔۔ شرٹ کے بٹن دوبارہ بند کیے، جیکٹ اٹھائی اور آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے چہرے کو دیکھا۔ آنکھوں میں نیند اور سر درد کی واضح کیفیت تھی، مگر اس کی شخصیت کی سنجیدگی اب بھی ویسی ہی تھی۔

اس نے فون دوبارہ ہاتھ میں لیا۔

Huma Qureshi Novels

پاکستان واپسی کی فلائٹ وہ پہلے ہی کل صبح کی بک کروا چکا تھا، مگر اب اچانک اسے محسوس ہوا کہ ایک دن بھی یہاں مزید رکنا مناسب نہیں۔

اس نے ایئر لائن کی ایپ کھولی۔

کل کی بکنگ موجود تھی۔

اس نے فلائٹ کی تفصیلات دوبارہ چیک کیں۔

صبح کی پرواز۔

پاکستان۔

اس نے موبائل اسکرین کچھ دیر دیکھی۔

Huma Qureshi Novels

پھر ایک گہری سانس لی۔

اس وقت اسے صرف ایک چیز چاہیے تھی۔۔۔۔

اپنے فلیٹ واپس جانا، ضروری سامان اٹھانا اور جتنی جلدی ممکن ہو پاکستان پہنچنا۔ اس نے ہوٹل کے کمرے پر آخری نظر ڈالی۔ پھر اپنا فون جیب میں رکھا، گھڑی باندھی اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

راہداری میں قدم رکھتے ہوئے بھی اس کے ذہن میں گزشتہ رات کے ٹوٹے پھوٹے مناظر گردش کر رہے تھے۔

Huma Qureshi Novels

مگر کوئی تصویر مکمل نہیں ہو رہی تھی۔

کوئی جواب نہیں مل رہا تھا۔

صرف ایک بے نام سی بے چینی اس کے اندر مسلسل بڑھ رہی تھی۔

وہ لفٹ کی جانب بڑھا۔

دروازے بند ہوئے۔

اور زاران کی نظریں لفٹ کے آئینے میں اپنے عکس پر جا ٹھہریں۔

Huma Qureshi Novels

اس کے چہرے پر پہلی بار ایک ایسی الجھن تھی جسے وہ خود بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ رات کی وہ چند گھنٹوں کی گمشدگی۔۔ اس کی زندگی میں آنے والے طوفان کا پیش خیمہ تھی۔

کل زاران کا میسج آیا تھا، کہ وہ مصروفیت کی وجہ سے اسکی کال نہیں پک کر سکا۔۔ مگر میرم کو عجیب سی بے چینی نے گھیر رکھا تھا۔۔ وہ کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔

آج زاران کی واپسی کا دن تھا۔

Huma Qureshi Novels

پندرہ دن۔۔۔۔

پورے پندرہ دن بعد وہ واپس آنے والا تھا۔

میرم صبح سے ہی عجیب سی بے قراری میں مبتلا تھی۔

دوپہر کے بعد وہ اپنے وارڈروب کے سامنے کھڑی تھی۔ صبح سے کئی بار لباس تبدیل کرنے کا سوچ چکی تھی۔ کبھی کوئی جوڑا نکالتی، آئینے کے سامنے رکھتی، پھر واپس رکھ دیتی۔ آخر کار اس نے ایک خوبصورت مگر نفیس لباس منتخب کیا۔ ہلکے آسمانی رنگ کا خوبصورت سوٹ، جس پر نہایت باریک کام تھا۔

Huma Qureshi Novels

ساتھ سفید دوپٹہ۔

لباس نہ زیادہ بھاری تھا، نہ بہت سادہ۔۔۔۔

اس کے لمبے بھورے بال کمر کے قریب تک آتے تھے۔

اس نے انہیں ہلکے سے سنوار کر کھلا چھوڑ دیا، صرف

سامنے کی چند لٹیں کانوں کے پیچھے کر لیں۔۔ پھر آئینے

کے سامنے کھڑی ہو کر خود کو دیکھا۔

بھوری آنکھوں میں آج معمول سے زیادہ چمک

تھی۔ چہرے پر ہلکی سی تازگی تھی۔

Huma Qureshi Novels

اس نے بہت ہلکا سا میک اپ کیا تھا، بس اتنا کہ چہرہ نکھرا ہوا محسوس ہو۔

ہونٹوں پر ہلکی گلابی لپ اسٹک لگائی اور پھر فوراً آئینے سے نظریں چرالیں۔

نجانے کیوں اسے خود اپنی تیاری پر شرم سی آنے لگی۔

میں بھی نا۔۔۔۔

وہ آہستہ سے مسکرائی۔

پھر اچانک اسے یاد آیا کہ زاران نے کبھی اس کی تیاری کو خاص اہمیت نہیں دی تھی۔

Huma Qureshi Novels

مگر آج۔۔۔۔

وہ چاہتی تھی کہ جب وہ کمرے میں داخل ہو تو ایک لمحے کے لیے ہی سہی، اس کی نظر اس پر ضرور ٹھہرے۔

یہ خواہش سوچتے ہی اس کے گالوں پر ہلکی سی سرخی پھیل گئی۔

وہ فوراً آئینے سے ہٹ گئی۔

\-

Huma Qureshi Novels

"عیسیٰ میرے بچے۔۔۔۔شکر ہے تمھیں اپنے ماں باپ کی یاد آگئی۔۔" انھوں نے بیٹے کو دیکھ محبت سے کہا تھا۔۔

"ایسی بات نہیں ہے گرینڈ پا۔۔بھلا میں آپ لوگوں کو کیسے بھول سکتا ہوں؟" وہ ذرا ناراضی سے بولا۔

"خیر تم بتاؤ۔۔اب تو واپس جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے نا تمھارا؟" وہ متجسس ہوئے۔۔

"بالکل بھی نہیں۔۔" وہ شرارت سے گویا ہوا تو سب ہی ہولے سے مسکرا دیئے۔۔اب وہ سب باتوں میں

Huma Qureshi Novels

مصروف تھے۔۔ عثمان صاحب کو اپنی بیٹی کی کمی شدت
سے محسوس ہوئی تھی۔۔

”ویسے کیا میرم گھر آتی ہے؟“ وہ اس قدر اچانک سے
بولا تھا، کہ سب ہی خاموش رہ گئے تھے۔

”اس لڑکی سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں ہے عیسیٰ عبداللہ۔۔
وہ ہمارے لئے مر چکی ہو۔۔“ وہ اس قدر سفاک لہجے میں
گویا ہوا تھے کہ سب ہی نے انہیں تاسف سے دیکھا تھا۔

”اتنی بڑی غلطی نہیں تھی اسکی۔۔ بس اب آپ لوگ
اسے معاف کر دیں۔۔ کیونکہ میں موو آن کر چکا

Huma Qureshi Novels

ہوں۔" عرشمان صاحب نے بڑی حیرت سے بیٹے کو دیکھا تھا۔

"زاران آپ کا نواسہ ہے۔۔اور اس سے نفرت کی وجہ۔۔ملیحہ پھپھو کی پسند کی شادی تھی۔۔پہلے بھی اس گھر کی بیٹی کے ساتھ زیادتی ہو چکی ہے۔۔تو اب تاریخ دوبارہ کیوں خود کو دہرا رہی ہے؟" اب سب بڑے ہی سنجیدہ ہو گئے تھے۔عائشہ نے کچھ روز قبل ہی اسے حقیقت سے آگاہ کیا تھا۔۔جب اس نے اپنی ماں کو ٹینا کے

Huma Qureshi Novels

پرپوزل کے بارے میں بتایا تھا۔۔ابتسام صاحب ایک لمحے کو خاموش ہو گئے تھے۔۔

"تم اس معاملے میں مت بولو عیسیٰ۔۔"انھوں نے بیٹے کو تنبیہ کی۔۔

"کیوں نہ بولوں دادا ابو؟"

"کیا آپ میرم کو بھی ساری زندگی معاف نہیں کریں گے؟ صرف اس لئے کہ اس نے اپنی پسند سے کاح کیا ہے؟"

وہ بازپرس پر اترا تھا۔

Huma Qureshi Novels

”عرشمان اپنے بیٹے کو کہے خاموش رہے۔۔“ وہ جلالی

آنداز میں بولے۔

”کیوں خاموش رہوں۔جب اس گھر کے مردوں کو اپنی

پسند سے غیر مسلم تک سے شادی کی اجازت ہے تو ایک

عورت کو کیوں نہیں؟“

وہ ہنوز غصے میں تھا۔

”عیسیٰ۔۔۔ تمیز سے بات کرو بابا سے۔۔“

عرشمان نے بیٹے کو ڈپٹا۔وہ استہزائیہ مسکرایا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

”نہیں بابا۔۔جب آپ کو مما سے شادی کی اجازت تھی تو

پھپھو کو کیوں نہیں۔۔“وہ آج سوال بن کر کھڑا تھا۔۔

وہی سوال جس سے عبداللہ صاحب سالوں سے بچتے

آرہے تھے۔۔

اپنی بکواس بند کریں عیسیٰ عبداللہ۔۔مجھ سے سوال کا کوئی

حق نہیں رکھتا۔۔“وہ درشتگی سے غرائے۔۔

”کمال ہے کہ آپ سے کوئی سوال کا حق نہیں رکھتا۔۔

خیر آپ کو بتانا تھا کہ میں شادی کرنا چاہتا ہوں اپنی پسند کی

لڑکی سے۔۔اور لڑکی میں نے تلاش کرلی ہے۔۔“

Huma Qureshi Novels

ابتسام صاحب کے ماتھے پر سینکڑوں بل نمودار ہوئے تھے۔

"عرشمان تمھارا بیٹا بالکل قابو سے باہر ہو گیا ہے۔۔" وہ ہنوز طیش میں دکھائی دے رہے تھے۔

"جی دادا ابو میں بالکل قابو سے باہر ہوں، کیونکہ آپ کے قابوں میں رکھنے کی اس عادت نے ہم سب کی زندگیوں میں کبھی نہ ختم ہونے والا خلا ڈال دیا ہے۔۔" وہ آج کسی کی سننے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔اس لڑکے کو ہماری نظروں کے سامنے سے دور کر دو۔۔اور بتاؤ کہ اس لڑکی

Huma Qureshi Novels

کے گھر کب رشتہ لے کر جانا ہے۔" وہ شدید طیش میں دکھائی دے رہے تھے۔۔ جبکہ عیسیٰ تن فن کرتا وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔ سب ہی ایک دوسرے سے نظریں چرا رہے تھے۔۔۔

رات کے تقریباً نو بج رہے تھے جب یوسف ولا کے بڑے سے گیٹ کے باہر گاڑی آ کر رکی۔ میرم جو پچھلے کئی گھنٹوں سے بے قراری کے عالم میں کبھی کمرے میں،

Huma Qureshi Novels

کبھی کھڑکی کے پاس اور کبھی راہداری میں چکر لگا رہی

تھی، گاڑی کی آواز سنتے ہی تقریباً دوڑتی ہوئی باہر

آگئی۔دل جیسے ایک دم سے سینے میں زور زور سے

دھڑکنے لگا تھا۔

زاران۔۔۔۔

وہ واپس آگیا تھا۔

پندرہ دن بعد۔

میرم گیٹ کے قریب پہنچ کر ایک لمحے کو رک گئی۔اس

نے بے اختیار اپنے دوپٹے کو درست کیا، کھلے بالوں کی

Huma Qureshi Novels

چند لٹیں کان کے پیچھے کیں اور پھر نظریں گاڑی پر جما دیں۔

ڈرائیور نے اتر کر پچھلا دروازہ کھولا۔ زاران باہر نکلا۔

لمبے سفر کی تھکن اس کے چہرے پر نمایاں تھی۔ آنکھوں کے گرد ہلکی سی تھکن، چہرے پر غیر معمولی سختی اور معمول سے زیادہ سنجیدگی۔

اس نے سیاہ رنگ کا کوٹ پہن رکھا تھا، اندر سفید شرٹ اور ڈارک ٹراؤزر۔ ہاتھ میں فون تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں گاڑی سے نکالا گیا چھوٹا سا بیگ تھا۔

Huma Qureshi Novels

میرم کے چہرے پر اسے دیکھتے ہی جو چمک ابھری تھی، وہ زاران کے سرد تاثرات دیکھ کر کچھ مدھم پڑ گئی۔

مگر وہ رکی نہیں۔

وہ مسکراتی ہوئی اس کے قریب آئی۔

"السلام علیکم! آ گئے آپ۔۔ سفر کیسا رہا؟"

زاران نے صرف ایک نظر اس پر ڈالی۔ نجانے کیوں میرم کا یوں سجا سنوارا سا روپ دیکھ کر اسے ایک بار پھر تپ چڑھی تھی۔۔۔

ہمم۔ اچھا تھا" وہ ہنکار بھر کر آگے بڑھ گیا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

میرم کو اس کے مختصر جواب دینے پر ذرا شرمندگی سی ہوئی تھی۔ مگر وہ ایک بار پھر خوشگوار لہجے میں سوالیہ گویا ہوئی تھی۔۔

"سفر کیسا رہا؟" ساتھ ساتھ چلتے وہ ابھی بھی پرجوش تھی۔

"ٹھیک۔" وہ اب کمرے میں پہنچ چکے تھے۔

"آپ شاور لے لیں۔۔ میں کھانا لگواتی ہوں۔۔" وہ بغیر کوئی جواب دیئے واشروم کی جانب بڑھ گیا۔۔ جبکہ میرم کا دل بیٹھ سا گیا تھا۔۔ ان پندرہ دنوں میں وہ زاران کی تمام

Huma Qureshi Novels

تر غصہ اور جھنجھلاہٹ، دل دکھانے والی باتیں بھلا کر

پہل کر چکی تھی۔۔ کیونکہ غلطی اسی کی تھی۔۔ وہ

زبردستی، اور بدنامی کا راستہ اختیار کر کہ اس کی زندگی میں

داخل ہوئی تھی۔۔ وہ ہر حال اپنی غلطی کا ازالہ کرنا چاہتی

تھی۔۔ مگر شاید سچ تو یہ تھا کہ زاران کی نظرمین اسکی کوئی

ویلیو ہی نہیں تھی۔۔۔

میرم نے کچھ سوچ کر جلدی جلدی کمرے کو تھوڑا سا

ڈیکوریٹ کرنا شروع کیا تھا۔۔ کیا پتہ زاران کا موڈ بحال

Huma Qureshi Novels

ہو جاتا۔۔روم فریج میں پہلے سے منگوا کر رکھی گئی۔۔

گلاب کی پتیاں بیڈ سمیت وہ ہر جگہ پھیلا چکی تھی۔۔

مصنوعی دیئے ہر جگہ رکھ کر کمرے میں ڈم سی لائٹ جگہ دی تھی۔۔روم اسپرے کی وجہ سے اب پورا کمرہ دلفریب خوشبو سے مہک رہا تھا۔۔وہ ایکسائیٹڈ سی زاران کے واشروم سے باہر آنے کی منتظر تھی۔۔

کچھ ہی لمحے گزرے تھے جب وہ تازہ دم ہوتا، گیلے بالوں میں تولیہ چلاتا، باہر آیا تھا۔۔اس نے ابھی تک کمرے کی تبدیلی کا نوٹس نہیں لیا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"میرم پلیز میں ڈنر روم میں ہی کرونگا۔۔" وہ اپنی لے میں بولتا ہوا باہر آیا تھا۔۔ٹاول ایک طرف کو رکھنے کے لئے اس نے جیسے ہی کمرے کا جائزہ لیا تھا۔۔ تمام ترتیاری دیکھ اس نے لب بھینچ لیے تھے۔۔اور طیش بھری نگاہوں سے سامنے کھڑی میرم کو دیکھا، جو بہت پرجوش نگاہوں سے اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

"ٹھیک ہے آپ بیٹھیں۔۔ میں ملازم سے بول کر۔۔۔" اس کے لفظ لبوں میں ادھورے ہی رہ گئے۔

Huma Qureshi Novels

"کیا تماشہ ہے یہ۔۔" وہ زور سے دھاڑا تھا۔۔وہ پورے وجود سے اچھل گئی تھی۔۔

"کی۔۔کیا ہوا زارام۔۔"اس بار وہ بری طرح سے سہمی تھی۔

"یہ سب کیا تماشہ ہے۔۔"ایک جھٹکے سے کہنی سے پکڑتا وہ اس پر شدت سے غرایا تھا۔۔جس کا دل بند ہونے کو آ گیا تھا۔۔

"کچھ بھی نہیں۔۔یہ تو بس۔۔۔" وہ ہکلائی۔

Huma Qureshi Novels

"کچھ بھی نہیں۔۔اور کتنا گرو گی تم؟ تمھیں شرم نہیں

آتی مسلسل ایک مرد کو اپنی طرف متوجہ کرتے

ہوئے۔"زاران کے لفظ تھے یا تیزاب۔جو ایک بار پھر

اسے بے مول کر گئے تھے۔آنسوؤں سے لبالب آنکھیں

میچتی وہ لٹ د با گئی تھی۔۔۔

"شرم آنی چاہیے تمھیں اس قدر گھٹیا حرکتیں کرتے

ہوئے۔۔اس سجاوٹ کا مطلب سمجھتی ہو تم۔۔۔نہیں

بلکہ تم سب سمجھتی ہو۔۔سب معلوم ہے تمھیں۔۔جان

بوجھ کر ننھی کاکی بننے کا شوق ہے تمھیں۔۔اپنا یہ دماغ

کسی دوسرے کام میں لگاؤ۔۔۔مجھے بہکانے کی فضول کوششیں نہ کیا کرو۔۔"زاران کے دماغ پر اس وقت جنون سوار تھا۔آخر یہ لڑکی اس کے لئے آزمائش بنتی جا رہی تھی۔۔

"زاران میں۔۔۔میں بیوی ہوں آپ کی۔۔میں بھلا آپ کو کیوں بہکا۔۔۔"اس کے لفظ زاران کے جھٹکے پر ادھورے رہ گئے تھے۔

"نہیں ہو تم میری بیوی۔۔۔میرا کوئی واسطہ نہیں ہے عبداللہ خاندان کے کسی بھی فرد سے۔۔سنا تم نے۔۔"وہ

Huma Qureshi Novels

پوری قوت سے چلتا، اس وقت میرم کو کوئی وحشی لگا تھا۔۔اس بار تو اسے سامنے کھڑے اپنے محرم سے شدید خوف آیا تھا۔۔

"اس کمرے سے دفع ہو جاؤ۔۔میرے کمرے میں، اس گھر میں، میری زندگی میں تمھاری کوئی جگہ نہیں ہے سنا تم نے۔۔" وہ شدید طیش میں بولتا اسے دفعہ ہو جانے کا بولتا خود کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

Huma Qureshi Novels

زاران کمرے سے نکل کر سیدھا سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا تھا۔ چہرے پر اب بھی غصے کی سختی نمایاں تھی، جبکہ اندر کچھ ایسا تھا جو مسلسل اسے بے چین کیے دے رہا تھا۔۔

سیڑھیاں اترتے ہوئے اس نے آستینیں کہنیوں تک چڑھالی تھیں۔ ولا کے عقبی حصے میں اس کا ذاتی جم موجود تھا، جو کسی پروفیشنل فٹنس سینٹر سے کم نہ تھا۔ چاروں دیواروں پر فل لینتھ شیشے نصب تھے، جن میں ہر زاویہ صاف دکھائی دیتا تھا۔ ایک جانب جدید ٹریڈ ملز قطار میں

Huma Qureshi Novels

رکھی تھیں، دوسری طرف ڈمبل ریک، اولمپک باربیلز، بینچ پریس، اسکواٹ ریک، کیبل مشین، پنچنگ بیگ، لیٹ پل ڈاؤن اور کئی جدید مشینیں ترتیب سے سجی ہوئی تھیں۔

چھت میں نصب سفید ایل ای ڈی لائٹس پورے جم کو روشن کیے ہوئے تھیں، جبکہ سنٹرل اے سی کی ٹھنڈی ہوا کے باوجود ربڑ میٹس اور لوہے کی مخصوص خوشبو ماحول میں رچی ہوئی تھی۔

زاران نے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ زور سے بند کیا۔

Huma Qureshi Novels

ٹھاک!

آواز پورے جم میں گونج اٹھی۔

وہ چند لمحے ساکت کھڑا رہا۔

پھر ایک جھٹکے سے اس نے اپنی شرٹ اتار کر سائیڈ پر رکھی بینچ پر پھینکی اور سیاہ رنگ کی اسپورٹس شرٹ میں پنچنگ بیگ کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ اس نے ہاتھوں میں دستانے چڑھائے۔

اور اگلے ہی لمحے پوری قوت سے مکا پنچنگ بیگ پر جا پڑا۔ اسن لڑکیوں کا بار بار اپنی طرف متوجہ ہونا اسے آگ

Huma Qureshi Novels

لگا دیتا تھا۔۔اسے شاید ان حرکتوں سے ہی چڑ تھی۔۔اور

میرم کی اس واہیات حرکت نے تو اسے مزید ڈسٹرب کر

دیا تھا۔۔۔

ایک۔۔۔۔

دوسرا۔۔۔۔

تیسرا۔۔۔۔۔

ہر وار پہلے سے زیادہ شدید تھا۔

Huma Qureshi Novels

جیسے وہ بیگ نہیں بلکہ اپنے اندر اٹھنے والے کسی طوفان کو خاموش کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔اس کے ذہن میں بار بار وہی منظر آرہا تھا۔

میرم کا حیرت سے اسے دیکھنا۔۔۔۔

اس کی نم آنکھیں۔۔۔۔

وہ بے یقینی۔۔۔۔

"اس کا اسکو اپنی طرف متوجہ کرنا۔۔

اس کی بے باک حرکتیں۔۔

اور پھر فرش پر بکھری ہوئی وہ مصنوعی موم بتیاں۔ کیا وہ

Huma Qureshi Novels

اپنے عمل کا مطلب نہیں سمجھتی تھی۔۔آگر وہ اسے بہکا کر اپنے قابو میں نہیں کرنا چاہتی تھی تو بھلا اسکا بار بار زاران کی طرف متوجہ ہونے کا مقصد کیا تھا۔۔وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔

وہ شدید غصے میں یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ وہ اسکی بیوی تھی۔۔اسکی محرم۔۔۔

زاران نے زور سے مکا مارا۔

پنچنگ بیگ زنجیر کے ساتھ پیچھے کی جانب جھول گیا۔

Huma Qureshi Novels

اس نے ایک لمحے کو آنکھیں بند کیں۔ مگر اگلے ہی لمحے

پھر وار شروع کر دیئے۔ وہ غصے میں تھا۔ بہت زیادہ غصے

میں۔

مگر عجیب بات یہ تھی کہ جتنا وہ خود کو جسمانی طور پر

تھکانے کی کوشش کر رہا تھا، اتنا ہی اس کا ذہن اسی کمرے

کی جانب لوٹ رہا تھا۔

"زاران میرا قصور کیا ہے۔۔۔" میرم کو آنسو سے بھیگا

کوئی بھولا بھٹکا جملہ سماعتوں سے ٹکرایا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

س نے ایک آخری زوردار مکا پنچنگ بیگ پر مارا اور چند قدم پیچھے ہٹ گیا۔

سینے کا اتار چڑھاؤ واضح تھا۔وہ دونوں ہاتھ کمر پر رکھے گہری گہری سانسیں لیتا رہا۔

دوسری جانب میرم فرش پر بیٹھی خاموش آنسو بہا رہی تھی۔۔دل ڈوب سا رہا تھا۔۔آنکھوں میں آنسو جما تھے۔۔اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ آخر یہ سب ہو کیا رہا تھا۔۔ایسی کون سی غلطی ہو گئی تھی جو کوئی معاف کرنے

Huma Qureshi Novels

کا تیار ہی نہیں تھا۔۔۔زاران کے جانے کے بعد کمرے میں عجیب سی خاموشی اتر آئی تھی۔

وہی کمرہ جسے چند گھنٹے پہلے اس نے کتنی محبت سے سجایا تھا۔۔۔اب اسے جیسے کاٹنے کو دوڑ رہا تھا۔وہ رو نہیں رہی تھی، بلکہ فرش پر بیٹھی غیر مرئی نکتے کو ساکت نگاہوں سے گھور رہی تھی۔۔

اسے زاران کا غصہ کرنا سمجھ نہیں آیا تھا۔۔وہ اپنا قصور تلاش کر رہی تھی۔۔اسے سمجھ نہیں آیا کہ آخر یہ شخص

Huma Qureshi Novels

اس کی ایک غلطی معاف کیوں نہیں کر دیتا۔ کیونکہ درا صل وہ تو حقیقت سے ناواقف تھی۔۔۔

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے فرش پر بکھری ہوئی مصنوعی موم بتیاں اس کی نگاہوں میں بار بار آرہی تھیں۔ وہ اس کمرے میں رہ کر اپنی مزید بے عزتی نہیں کروائے گی۔ زاران کو اس کی موجودگی اچھی نہیں لگتی تو ٹھیک ہے۔

وہ خود اس کے راستے سے ہٹ جائے گی۔ کم از کم اتنا اختیار تو اسے اپنے اوپر ہونا چاہیے تھا۔ میرم نے ایک

Huma Qureshi Novels

گہری سانس کھینچی اور بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ وہ وارڈروب کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔ دروازہ کھولا اور اپنے چند ضروری کپڑے نکالنے لگی۔

ہر کپڑا تہہ کرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی، مگر وہ فوراً پلکیں جھپک کر اسے روک لیا تھا۔۔ اب وہ مزید اس بے رحم شخص کے لئے اپنے آنسو بہانے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔۔

اس نے اپنے چند کپڑے ایک بیگ میں رکھے، ضروری سامان سمیٹا اور پھر کمرے پر آخری نظر ڈالی۔ اس کی نظر

Huma Qureshi Novels

دوبارہ فرش پر بکھری موم بتیوں پر گئی۔۔۔دل کے کسی کونے میں درد سا اٹھا۔اس نے نظریں پھیر لیں۔

بیگ اٹھایا اور خاموشی سے کمرے سے باہر نکل آئی۔

اپنا سوٹ کیس لئے وہ خاموشی سے دوسرے کمرے میں شفٹ ہو گئی تھی۔۔اس نے اپنے ماں، باپ سے بغاوت مول لے کر یہ شادی کی تھی۔۔اب اس کے پاس لوٹ کے واپس جانے کا کوئی جواز نہیں تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

کافی دیر جم میں گزارنے کے بعد بالآخر زاران کا غصہ کچھ کم ہوا تھا۔

وہ پسینے سے شرابور بینچ پر بیٹھا گہری سانسیں لے رہا تھا۔ جسم تھک چکا تھا، بازوؤں میں کھنچاؤ محسوس ہو رہا تھا اور ذہن میں بھی پہلے جیسی شدت باقی نہیں رہی تھی۔ اور شاید اسی لمحے اسے پہلی بار اپنے کیے کا احساس ہوا تھا۔

اس نے آنکھیں بند کیں تو میرم کا چہرہ سامنے آگیا۔

Huma Qureshi Novels

نم آنکھیں۔۔۔۔

وہ حیرت۔۔۔۔

وہ ٹوٹتی ہوئی آواز۔۔۔۔۔

زاران نے بے اختیار اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپالیا۔

اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ غصہ میرم کا تھا ہی نہیں۔

وہ کسی اور ہی بات کی الجھن اور غصہ اپنے اندر لیے پھر رہا

تھا اور سارا غصہ اس نے میرم پر نکال دیا تھا۔

Huma Qureshi Novels

وہ بھی ایسے الفاظ میں۔۔۔۔ جنہیں یاد کر کے اب خود اسے ناگواری محسوس ہورہی تھی۔اس نے لمبی سانس لی۔

دل کے اندر کہیں ہلکی سی شرمندگی ابھری، مگراس کی انا اسے ماننے پر آمادہ نہیں تھی۔کچھ دیر بعد وہ اٹھااور جم سے باہر آگیا۔راہداری میں آتے ہی اس کی نظر گھڑی پر پڑی۔رات خاصی گزر چکی تھی۔اسے اچانک ہی بھوک کا احساس جاگا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

وہ ٹاول سے پسینہ پونچھتا جب خود کو میرم ذہنی طور پر تیار

کرتا اپنے روم کی طرف بڑھا تھا۔۔ وہ یقیناً رو رہی

ہو گی۔۔۔ہاں وہ سے سوری بول دے گا۔۔ بلکہ نہیں وہ

اس سے کھانے کا بولے گا۔۔۔ہاں یہ ٹھیک تھا۔۔انا کا

پرچم ابھی بھی سربلند رکھا گیا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تھا میرم کہیں نہیں تھی۔۔وہ

ڈریسنگ روم میں آ آتو الماری کے دروازے کھل تھے۔۔

Huma Qureshi Novels

زاران کی پیشانی پر فوراً بل پڑ گئے۔ وہ چند لمحے وہیں کھڑا رہا۔۔ میرم کا سامان بھی وہاں نہیں تھا۔

اسے ایک عجیب سا احساس ہوا۔ اس نے فوراً جیب سے موبائل نکالا اور میرم کا نمبر ملایا۔

چند لمحے بعد فون کی گھنٹی بجی۔

نیچے والے کمرے میں بیٹھی میرم نے موبائل کی اسکرین پر زاران کا نام دیکھا۔ دل ایک لمحے کو پھر سے دھڑکا۔ مگر اس نے کال اٹھانے کے بجائے موبائل خاموش کر دیا چند سیکنڈ بعد اس نے ایک مختصر سا پیغام لکھا۔

Huma Qureshi Novels

میں نیچے والے روم میں ہوں، پلیز مجھے ڈسٹرب مت "
کیجیے گا۔

پیغام بھیج کر اس نے فون ایک طرف رکھ دیا۔

اوپر زاران کے موبائل پر میسج کی اطلاع آئی۔ اس نے فوراً
اسکرین دیکھی۔

پیغام پڑھتے ہی اس کی پیشانی پر پڑی شکنیں مزید گہری
ہو گئیں۔

زاران کے اندر پھر غصہ بھڑک اٹھا۔

ڈسٹرب مت کیجیے گا؟

Huma Qureshi Novels

وہ بے اختیار زیرِ لب بڑبڑایا۔

اب وہ واقعی میرم کے یہ نخرے دیکھنے کے موڈ میں نہیں تھا۔

اس نے موبائل زور سے بیڈ پر پھینکا اور غصے سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

اس وقت اسے بھوک بھی لگ رہی تھی اور ذہن بھی شدید تھکا ہوا تھا۔

ڈائننگ ہال میں پہنچ کر اس نے خاموشی سے ڈنر کیا۔

آج اسے کھانے کا ذائقہ بھی محسوس نہیں ہو رہا تھا۔

Huma Qureshi Novels

ذہن میں بار بار وہی پیغام گردش کر رہا تھا۔

"مجھے ڈسٹرب مت کیجیے گا۔" وہ اسے ڈسٹرب کرتی تھی۔۔ یا وہ اس ڈسٹرب کر رہا تھا۔۔ اب بار پھر غصہٰ آیا۔۔ اسے اتنی بھی توفیق نہیں تھی کہ شوہر کو کھانا ہی پوچھ لیتی۔۔ اب وہ ایک مرد کو لبھانے والی لڑکی سے بیوی بن گئی تھی۔۔ اور وہ شوہر۔۔ وہ اسے نظر انداز کیے جانے کا عادی نہیں تھا۔ اور میرم کا یوں خاموشی سے دوسرے کمرے میں چلے جانا اسے مزید ناگوار گزر رہا تھا۔ ڈنر کے بعد وہ دوبارہ اپنے کمرے میں آگیا۔

Huma Qureshi Novels

اس نے لباس تبدیل کیا، فریش ہونے کے لیے واش روم چلا گیا۔ ٹھنڈے پانی نے جیسے پورے دن کی تھکن اپنے اندر سمیٹ لی۔

باہر آیا تو ذہن پہلے سے کہیں زیادہ پر سکون تھا۔ جسم میں تھکن تھی۔

سفر کی تھکن، جم کی مشقت اور دن بھر کی ذہنی الجھن۔۔۔۔ سب مل کر اسے بری طرح تھکا چکے تھے۔ وہ بیڈ پر لیٹا۔ چند لمحے چھت کو دیکھتا رہا۔

Huma Qureshi Novels

پھر آنکھیں بند کیں۔اس بار نیند نے اسے سوچنے کا موقع ہی نہیں دیا۔

چند ہی لمحوں میں وہ گہری نیند میں جا چکا تھا۔

____

جبکہ یوسف ہاؤس کے نچلے حصے میں میرم کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔رات گہری ہوتی جا رہی تھی۔کمرے میں صرف بیڈ سائیڈ لیمپ کی مدھم روشنی تھی۔میرم خاموشی سے بیڈ پر بیٹھی تھی۔آنکھیں رو رو کر سوج چکی تھیں۔کبھی وہ تکیے سے ٹیک لگا لیتی اور کبھی

Huma Qureshi Novels

کروٹ بدل کر آنکھیں بند کر لیتی، مگر جیسے ہی آنکھیں بند ہوتیں، زاران کے الفاظ دوبارہ کانوں میں گونجنے لگتے۔ وہ دل پر جبر کر کے خود کو سمجھاتی رہی۔

مگر آج اس کا دل کسی بات سے بہلنے والا نہیں تھا۔

صبح سے اس نے کتنی محبت سے زاران کے لیے کھانا بنوایا تھا۔

وہ کتنی ہی دیر جاگتی رہی اور وہ پھر نجانے کب اسکی آنکھ لگ گئی تھی' جبکہ دوسری طرف شدید تھکن کا شکار

Huma Qureshi Novels

زاران بیڈ پر گرتے ہی سو گیا تھا۔۔ مگر سونے سے پہلے وہ بیڈ پر سے چادر اٹھا کر فرش پر پھینکنا نہیں بھولا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے بیدار ہوئے کافی دیر ہو چکی تھی۔۔ مگر میرم کا کوئی آتا پتہ نہیں تھا۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ انکے روم کی بات ملازمین تک جائے۔۔اس لئے وہ شاور لینے کے فوراً بعد میرم کے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

زاران کافی دیر سے دروازہ بجا رہا تھا، مگر اندر سے کوئی جواب نہیں آیا۔ وہ ایک بار پھر دروازے کے قریب ہوا اور ہلکی سی دستک دی۔

"میرم۔۔۔"

اس کی آواز پہلے سے کچھ مدھم تھی۔

اندر بیڈ پر لیٹی میرم کی آنکھیں کب کی کھل چکی تھیں۔

رات بھر رونے کے باعث سر بھاری تھا، آنکھیں بوجھل تھیں اور جسم میں عجیب سی تھکن پھیلی ہوئی تھی۔ زاران

Huma Qureshi Novels

کی آواز سنتے ہی اس کا دل ایک لمحے کو تیزی سے دھڑکا تھا، مگر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"میرم دروازہ کھولو۔" اس بار وہ دبی دبی سی آواز میں غصے سے بولا تھا۔

"میں جانتا ہوں تم جاگ رہی ہو۔ سیدھی شرافت سے باہر آجاؤ۔ کیوں تماشہ بنانا چاہ رہی ہو۔" وہ تپا تھا۔ آخر اس لڑکی کے نخرے کیوں ختم نہیں ہوتے تھے۔

"میرم۔۔" دوسری جانب سے کوئی رسپانس نہیں تھا۔

Huma Qureshi Novels

"ٹھیک ہے رہو یہیں۔۔اور خبر دار جو میرے کمرے

میں آنے کی جرات کی تو۔۔یا مجھے مخاطب کیا۔۔"آندر

لیٹی میرم کی آنکھوں سے نکلتے آنسو کنپٹیوں میں جذب ہو

گئے تھے۔۔

کراچی کے پوش علاقے میں واقع زرتاج کے گھر کا وسیع

پورٹیکو آج معمول سے کچھ زیادہ ہی آباد دکھائی دے رہا

تھا۔جدید طرز کے سفید ولا کے سامنے تراشے ہوئے

Huma Qureshi Novels

لان، بلند شیشے کی کھڑکیاں اور مین گیٹ کے ساتھ لگی وارم لائٹس نے پورے گھر کو ایک نفیس اور شاہانہ لک دے رکھا تھا۔

مین گیٹ کھلا تو ایک کے بعد ایک سیاہ رنگ کی لگژری گاڑیاں اندر داخل ہوئیں۔

پہلی گاڑی پورٹیکو کے عین سامنے آکر رکی، اس کے فوراً پیچھے دوسری اور پھر تیسری گاڑی بھی آکر ٹھہر گئی۔

گاڑیوں سے عبداللہ خاندان کے افراد اترنے لگے تو گھر کے ملازمین فوراً آگے بڑھے۔ ڈرائیورز نے گاڑیوں کے

Huma Qureshi Novels

دروازے کھولے اور مرد حضرات کے ساتھ ساتھ خواتین کو بھی نہایت احترام سے اندر کی جانب لے جایا جانے لگا۔ ہر گاڑی کے ساتھ شگون کے طور پر خوب صورت انداز میں سجائے گئے مٹھائی کے ٹوکرے بھی تھے۔

"السلام علیکم! کیسے ہیں سر آپ۔" زرتاج کے والد جو ایک ریٹائرڈ بنکر تھے۔ ابتسام صاحب کی جانب بڑھے، جبنھو نے اپنے مخصوص رعب دار آنداز میں انھیں سے

Huma Qureshi Novels

ملتے آندرونی جانب قدم بڑھائے تھے۔۔۔انکی تیز نگاہیوں ارد گرد کی شان وشوکت کا جائزہ لے رہی تھیں۔۔وہ کسی طرح بھی ان سے کم ہرگز نہیں تھے۔۔

کسی ٹوکرے میں مختلف ذائقوں کی روایتی مٹھائیاں نفیس سنہری ریپرز میں سجی تھیں، کسی میں خشک میوہ جات کے خوب صورت ڈبے تھے، جبکہ کچھ ٹوکروں میں مہنگی چاکلیٹس، کھجوریں اور خاص طور پر تیار کروائی گئی مٹھائیاں نفاست سے ترتیب دی گئی تھیں۔ٹوکروں پر تازہ پھولوں اور ہلکے سنہری ربن کا کام انہیں مزید دیدہ

Huma Qureshi Novels

زیب بنا رہا تھا۔ ملازمین نے ایک ایک کر کے وہ تمام

ٹوکرے گاڑیوں سے اتارے اور احتیاط سے اندر منتقل

کرنے شروع کیے۔۔۔زرتاج کی والدہ ماجدہ خود مرکزی

دروازے پر موجود تھیں۔

ان کے ساتھ گھر کے دوسرے بڑے بھی عبداللہ خاندان

کے استقبال کے لیے کھڑے تھے۔

گھر کا وسیع لاؤنج آج کے موقعے کی مناسبت سے سیٹ کیا

گیا تھا۔ تھری سیٹر صوفوں کی ترتیب اس طرح رکھی گئی

تھی کہ دونوں خاندان با آسانی ایک دوسرے کے آمنے

Huma Qureshi Novels

سامنے بیٹھ سکیں۔ درمیان میں شیشے کی نفیس ٹیبل پر تازہ

پھولوں کا بڑا سا گلدستہ رکھا تھا

خواتین کے لیے گھر کے نسبتا کشادہ فیملی لاؤنج میں

نشست کا اہتمام کیا گیا تھا جہاں بڑے شیشے کے دروازوں

سے باہر کا خوب صورت لان بھی دکھائی دے رہا تھا۔

"عائشہ آپ عیسیٰ کی ممی ہیں نا؟" شاہانہ بیگم جو کہ زرتاج

کی والدہ تھیں۔۔ ذرا متجسس لہجے میں بولیں۔۔ انھیں

زرتاج نے بتایا تھا کہ عیسیٰ کی ماں ایک اسپینش خاتون

ہیں۔۔

Huma Qureshi Novels

"جی بالکل۔۔اور یہ عیسیٰ کی چچی ہیں۔۔

فریحہ۔۔۔"تعارف کے بعد وہ خواتین باتوں میں مصروف ہو گئی تھیں۔۔جبکہ مرد حضرات اپنی باتوں میں مگن تھے۔۔عیسیٰ بس زرتاج کا منتظر تھا۔۔جو نجانے کہاں غائب تھی۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ دور سے سیڑھیاں اترتی دکھائی دی تھی۔۔اسے دیکھتے ہی عیسیٰ کے چہرے پر مسکراہٹ سی کھل گئی تھی۔۔

"السلام علیکم!"

Huma Qureshi Novels

اس نے گہرے میرون رنگ کا ایک نفیس، ڈریس زیب تن کر رکھا تھا جس پر انتہائی باریک سنہری کام تھا۔ دوپٹہ روایتی انداز میں سنبھالنے کے بجائے ایک کندھے پر سلیقے سے رکھا ہوا تھا۔ کانوں میں جھمکے، ہاتھ میں نفیس بریسلٹ اور انگلیوں میں چند خوب صورت انگوٹھیاں اس کے لباس کے ساتھ مکمل ہم آہنگ تھیں۔۔ سنہری بالوں کو کھول رکھا تھا۔۔ اور میک اَپ نفیس ہونے کے باوجود اس کی شخصیت کے بولڈ تاثر کو نمایاں کر رہا تھا۔

Huma Qureshi Novels

بلکہ ہمیشہ کی طرح پراعتماد، بے باک اور زندہ دل زررتاج ہی تھی۔۔نیچے پہنچتے ہی اس کی نظر سب سے پہلے بزرگوں پر پڑی۔وہ فوراً آگے بڑھی اور نہایت احترام سے سب سے ملی۔

"بہت پیاری بچی ہے۔۔جب دونوں بچے۔۔اس رشتے سے راضی ہیں تو مجھے لگتا ہے کہ ہمیں مزید دیر نہیں کرنی چاہیے۔۔" بیگ صاحب نے ابتسام عبداللہ کی رائے لینی چاہئے۔

Huma Qureshi Novels

"بالکل! بسمہ اللہ کریں۔۔ کچھ دیر بعد جب دونوں

خاندانوں کی باقاعدہ رضامندی سامنے آئی تو ماحول میں

ایک واضح خوشی پھیل گئی۔

مٹھائی کے ٹوکرے دوبارہ کھولے گئے۔ایک طرف سے

مبارک بادوں کا سلسلہ شروع ہوا تو دوسری طرف

زرتاج کو خواتین نے اپنے درمیان گھیر لیا۔

کچھ ہی دیر بعد محفل اپنے اختتام کو پہنچ گئی تھی۔۔ مگر

حقیقت یہی تھی کہ عبداللہ صاحب اس رشتے سے بالکل

بھی خوش نہیں تھے۔۔۔

Huma Qureshi Novels

زرتاج اور عیسیٰ کی منگنی ہوئے ایک ماہ سے زائد عرصہ ہو گیا تھا۔۔ مگر عیسیٰ کو نجانے کیوں زرتاج کے رویہ میں واضح بدلاؤ محسوس ہونے لگا تھا۔۔

وہ آج کل اسکی کال ہی نہیں پک کرتی تھی۔۔

وہ دونوں اس وقت، رسٹورینٹ میں موجود تھے۔۔ جب زرتاج نے گہری نگاہوں سے زرتاج کو دیکھا۔ جو ذرا بدلی بدلی سی لگ رہی تھی۔۔

"زرتاج۔۔میں نے نوٹس کیا ہے۔اب ہم جب بھی ساتھ ہوں۔ تم موبائل پر ہی مصروف ہوتی ہو۔" اس نے شکوہ کیا۔

"ایسا نہیں ہے۔۔بس ویسے ہی یار۔۔اب ہم میچیور ہیں۔" وہ بات گھما گئی۔۔ جبھی عیسیٰ کو ایک دوست ازمیر وہاں آیا تھا۔۔

"وہ ہیلو، بڈی کیسا ہے۔۔"

"میں ٹھیک۔۔ تو سنا؟"

Huma Qureshi Novels

میں بالکل ٹھیک۔۔۔آپ کیسی ہیں زرتاج۔۔"اسکا

زرتاج سے ہاتھ ملانا عیسیٰ کو پسند نہیں آیا مگر وہ نظر آبداز

کر گیا۔۔

اب وہ باتون میں مصروف تھے۔۔ازمیر اور زرتاج کے

نمبر بھی ایکسچیج ہوئے تھے۔۔اس چیز کو عیسیٰ نے بغور

نوٹس کیا تھا۔۔ مگر پھر نظر آنداز کر گیا۔۔

میرم اور زاران کے درمیان حائل اس ناراضی کو پورا

ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔ایک ہفتہ۔۔۔ مگر جیسے دونوں

Huma Qureshi Novels

کے درمیان مہینوں جتنی خاموشی پھیل گئی تھی۔میرم نے زاران سے مکمل طور پر کلام ترک کر دیا تھا۔پہلے پہل تو اسے خود بھی یقین نہیں آیا تھا کہ وہ واقعی اتنے دن اس شخص سے بات کیے بغیر رہ پائے گی جس کی ایک آواز سننے کے لیے وہ کبھی بے چین رہا کرتی تھی۔مگر اب وہ خود کو سمجھا چکی تھی۔۔عزت نفس سے بڑی کوئی چیز نہیں ہوتی۔۔

وہ اپنی عزتِ نفس کو اس شخص کی خاطر بہت بار روند چکی تھی۔ہر بار زاران کی بے رخی کو نظر انداز کیا،اس کے

Huma Qureshi Novels

سخت لہجے کو برداشت کیا، اپنی طرف سے رشتے میں گرمجوشی لانے کی کوشش کی اور ہر مرتبہ جواب میں خود کو ہی شرمندہ محسوس کیا۔ اب اس کے اندر مزید ہمت باقی نہیں تھی۔ وہ دوبارہ اپنی روٹین کے مطابق یونیورسٹی جانے لگی تھی۔۔

صبح تیار ہو کر خاموشی سے گھر سے نکل جاتی اور واپسی پر بھی کوشش کرتی کہ زاران سے سامنا نہ ہو۔

Huma Qureshi Novels

اور اگر کبھی اتفاق سے دونوں ایک ہی جگہ آجاتے تو میرم کی نظریں فوراً دوسری جانب ہو جاتیں۔ زاران نے ایک دو مرتبہ اسے مخاطب کرنے کی کوشش بھی کی تھی۔۔ مگر دوسری طرف سے نو لفٹ کا بورڈ آویزہ تھا۔۔ وہ میرم کی طرف سے اتنی مکمل بے اعتنائی کا عادی نہیں تھا۔۔ شروع کے دو تین دن تو اس نے بھی اسے زیادہ اہمیت نہیں دی۔ اسے لگا تھا میرم کا غصہ چند دن میں ختم ہو جائے گا۔ مگر جب چوتھا دن بھی گزر گیا، پھر پانچواں۔۔۔۔ اور چھٹا بھی، تو اسے پہلی بار احساس ہونے

لگا کہ معاملہ صرف ناراضی تک محدود نہیں رہا۔وہ شاید اس کے ساتھ زیادہ ہی زیادتی کر گیا تھا۔۔۔

مگر اس بار میرم نے نہ جھکنے کی قسم کھائی تھی تو زاران کی انا کا مارا شخص تھا۔۔۔

میرم یونیورسٹی میں مصروف ہو گئی تھی جبکہ زاران دوبارہ کام کی مصروفیات میں مگن ہو گیا تھا۔۔اس کی نئی البم کی تیاری اپنے آخری مرحلے میں پہنچ رہی تھی۔ریکارڈنگ اسٹوڈیو کے چکر بڑھ گئے تھے۔

Huma Qureshi Novels

نئے گانوں کی ریکارڈنگ، میوزک اریجمنٹ، پروڈیوسرز کے ساتھ میٹنگز، البم کے کور اور پروموشنل شوٹس۔۔۔ سب کچھ ایک ساتھ چل رہا تھا۔ کئی کئی گھنٹے وہ اسٹوڈیو میں گزارتا۔ کبھی میوزک پروڈیوسر کے ساتھ کسی دھن پر بحث ہوتی، کبھی کسی گانے کی ایک لائن دوبارہ ریکارڈ کروائی جاتی، کبھی وہ خود ہی ریکارڈنگ روم میں بیٹھ کر اپنی آواز سنتا اور معمولی سی خامی پر دوبارہ ٹیک دینے کا کہتا۔ کام میں مصروف رہنا شاید اس کے لیے آسان تھا۔

Huma Qureshi Novels

کیونکہ جیسے ہی فارغ بیٹھتا تھا ذہن حال اور ماضی میں الجھ سا جاتا تھا۔

ایک شام اسٹوڈیو میں ریکارڈنگ مکمل کرنے کے بعد وہ شیشے کے پار موجود کنٹرول روم میں بیٹھا اپنی نئی ریکارڈنگ سن رہا تھا۔

آواز خوبصورت تھی۔

دھن مکمل تھی۔

سب کچھ ویسا ہی تھا جیسا وہ چاہتا تھا۔

مگر نجانے کیوں اس کا دل مطمئن نہیں تھا۔

Huma Qureshi Novels

گانا ختم ہوا تو اس نے ہیڈ فون اتار دیے۔

کچھ دیر خاموش بیٹھا رہا۔

پھر موبائل اٹھایا۔

اسکرین پر میرم کا نام موجود تھا۔

زاران کی انگلی چند لمحوں تک اسی نام پر ٹھہری رہی۔

وہ اسے کال کر سکتا تھا۔

صرف ایک کال۔۔۔۔

مگر پھر وہی انا درمیان میں آگئی۔

اس نے فون لاک کر دیا۔

Huma Qureshi Novels

کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔

وہ جتنا کام میں خود کو مصروف کر رہا تھا، اتنا ہی اسے احساس ہو رہا تھا کہ انسان کچھ چیزوں سے خود کو بھگا تو سکتا ہے۔۔۔۔ مگر ہمیشہ کے لیے بچ نہیں سکتا۔ اور کہیں نہ کہیں وہ اپنے لفظوں پر شرمندہ بھی تھا۔۔

شاید اس نے واقعی اس لڑکی کے دل کو وہاں چوٹ پہنچائی تھی جہاں سے واپسی آسان نہیں ہوتی۔ مگر ابھی تک دونوں اپنی اپنی انا کے حصار میں تھے۔ میرم اپنی عزتِ نفس بچانے کے لیے خاموش تھی۔ اور زاران اپنی غلطی

Huma Qureshi Novels

تسلیم نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔اسے ابھی بھی کہیں نہ کہیں میرم ہی قصوروار لگتی تھی۔۔۔

آج زاران کی نئی البم کی لانچ تھی۔وہ البم جس کے لیے گزشتہ کئی مہینوں سے اسٹوڈیو کے چکر،ریکارڈنگز، میوزک سیشنز اور پروموشنل سرگرمیاں جاری تھیں، آخرکار آج لوگوں کے سامنے آنے والی تھی۔

صبح ہی سے زاران کا شیڈول غیر معمولی طور پر مصروف تھا۔مختلف میڈیا ہاؤسز، میوزک بلاگز اور انٹرٹینمنٹ

Huma Qureshi Novels

چینلز کی جانب سے اس کے انٹرویوز اور مختصر سیشنز رکھے گئے تھے، جبکہ شام کو البم کی باقاعدہ لانچ تقریب تھی۔

زاران صبح سے ہی اپنے اسٹائلسٹ اور میک اپ ٹیم کے ساتھ مصروف تھا۔

اس کے کمرے میں مختلف کپڑے، جوتے اور ایکسیسریز ترتیب سے رکھی تھیں۔ آخر کار اس نے ایک نفیس بلیک سوٹ منتخب کیا، جس کے اندر سادہ سفید شرٹ تھی۔

بالوں کو اس کے معمول کے مطابق قدرے بے ترتیب

Huma Qureshi Novels

مگر اسٹائلش انداز میں سیٹ کیا گیا تھا، جبکہ ہلکی سی گرومنگ نے اس کے چہرے کی تھکن بھی چھپادی تھی۔

آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے اپنی گھڑی باندھی، اس کے اسٹائلسٹ نے آخری بار اس کے کالر کو درست کیا۔

”پرفیکٹ!“ وہ گھنگریالے بالوں والا کم عمر لڑکا، اسکا ہیئر اسٹائلسٹ تھا۔۔

زاران نے آئینے میں خود کو دیکھا۔

Huma Qureshi Novels

زاران کا دل کیا کہ وہ ایک بار میرم سے مل لیتا، اس سے سوری کر لیتا، مگر پھر جھٹک کر نکل گیا۔۔۔

____

شام کو تقریب ایک معروف لگژری ہوٹل کے بڑے ہال میں منعقد کی گئی تھی۔

ہال کے داخلی دروازے سے لے کر اندر موجود اسٹیج تک ہر جگہ زاران کی نئی البم کے بڑے بڑے پوسٹرز اور ڈیجیٹل اسکرینز نصب تھیں۔ درمیان میں ایک خوبصورت بیک ڈراپ بنایا گیا تھا، جس پر البم کا نام اور

Huma Qureshi Novels

زاران کی تصویر نمایاں تھی۔ میڈیا پہلے ہی پہنچ چکا تھا۔ کیمروں کی فلیشز مسلسل روشن ہو رہی تھیں۔

صحافی، فوٹوگرافرز، میوزک پروڈیوسرز، انڈسٹری سے وابستہ لوگ، زاران کے پرانے دوست اور اس کے مداحوں کی ایک خاص تعداد تقریب کا حصہ تھی۔ جیسے ہی باہر گاڑی آکر رکی، سیکیورٹی اہلکار متحرک ہو گئے۔

زاران اپنی سحر انگیز شخصیت سمیت گاڑی سے باہر نکلا۔ فوراً کیمروں کا رخ اس کی طرف ہو گیا۔

زاران! اِدھر دیکھیں پلیز!

Huma Qureshi Novels

!زاران، ون پکچر پلیز

!زاران، البم کے بارے میں کچھ کہیں

وہ چند لمحے میڈیا وال کے سامنے رکا۔

ہلکی سی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر آئی اور اس نے

مختلف زاویوں سے تصاویر بنوائیں۔

اس کے بعد وہ اندر داخل ہوا، جہاں منتظمین نے اسے فوراً

اسٹیج کے قریب موجود مخصوص جگہ پر بٹھایا۔ کچھ ہی دیر

بعد تقریب کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

اسکرین پر زاران کی نئی البم کا مختصر ساٹیزر چلایا گیا۔

Huma Qureshi Novels

ہال میں موسیقی کی آواز گونجی اور بڑی اسکرین پر البم کے گانوں کے مختصر حصے دکھائی دینے لگے۔ زاران خاموشی سے بیٹھا اسکرین کو دیکھتا رہا۔

یہ وہ لمحہ تھا جس کے لیے اس نے کئی ہفتے محنت کی تھی۔

پھر میزبان اسٹیج پر آیا۔ اس نے زاران کو اسٹیج پر مدعو کیا۔

مائیک کے سامنے کھڑے ہوتے ہی کیمروں کی فلیشز ایک بار پھر تیز ہو گئیں۔ میزبان نے البم کی تیاری، اس کے میوزک اور زاران کے تجربے کے بارے میں سوالات کیے۔ زاران نے ہمیشہ کی طرح مختصر مگر پراعتماد

Huma Qureshi Novels

انداز میں جواب دیے۔ حقیقت تو یہ تھی کہ اس کا دماغ

وہاں حاضر ہونے کے باوجود حاضر نہیں تھا۔۔۔

اس نے اپنی ٹیم، میوزک پروڈیوسرز اور ان تمام لوگوں کا

شکریہ ادا کیا جنہوں نے البم کی تیاری میں اس کا ساتھ دیا

تھا۔ پھر میزبان نے البم کے لانچ کا اعلان کیا۔

اسٹیج پر موجود ڈیجیٹل اسکرین پر الٹی گنتی شروع ہوئی۔

5۔۔۔

ہال میں شور بڑھ گیا۔

4۔۔۔

Huma Qureshi Novels

کیمروں کا رخ اسٹیج کی طرف ہو گیا۔

3۔۔۔

زاران کے چہرے پر پہلی بار واضح مسکراہٹ آئی۔

2۔۔۔

اس نے اپنے ساتھ کھڑے پروڈیوسر کی طرف دیکھا۔

1۔۔۔

اسکرین پر البم کا کور نمودار ہو گیا۔ہال تالیوں سے گونج

اٹھا۔

Huma Qureshi Novels

زاران نے مسکراتے ہوئے اپنی ٹیم کے ساتھ کھڑے ہو کر تصویریں بنوائیں۔اس کے لیے یہ صرف ایک البم کی لانچ نہیں تھی۔

یہ اس کی کئی مہینوں کی محنت کا نتیجہ تھا۔پھر میڈیا کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

مختلف صحافی اس کے پاس آکر سوالات کرنے لگے۔

نئی البم میں اس کے پسندیدہ گانے سے لے کر مستقبل کے کنسرٹس،بیرونِ ملک شوز اور میوزک انڈسٹری کے

Huma Qureshi Novels

حوالے سے کئی سوالات کیے گئے۔ زاران ہر سوال کا جواب اسی پر سکون انداز میں دے رہا تھا۔

مگر اس پورے ہجوم، روشنیوں اور کامیابی کے شور کے درمیان بھی اس کے ذہن کے کسی گوشے میں ایک خاموش سا خیال موجود تھا۔

"میرم۔"

اس نے فوراً اس خیال کو جھٹک دیا۔

آج اس کا دن تھا۔

اسے اپنی کامیابی پر توجہ دینی تھی۔

Huma Qureshi Novels

تقریب کے اختتام پر اس نے اپنی ٹیم کے ساتھ دوبارہ تصاویر بنوائیں۔

پروڈیوسر نے اسے مبارکباد دی۔

دوستوں نے گلے مل کر اسے کامیابی کی مبارک دی۔

اور زاران پہلی بار پورے دل سے مسکرایا۔

مگر جب ایک لمحے کے لیے ہجوم سے نظریں ہٹیں تو اس کی نظر موبائل پر جا ٹھہری۔ اس نے اسکرین آن کی۔ میرم کی طرف سے کوئی پیغام نہیں تھا۔ وہ چند لمحے خاموشی سے اسکرین دیکھتا رہا۔ کہاں تو وہ اس سے محبت کا

Huma Qureshi Novels

دم بھرا کرتی تھی۔۔اور اب ایک مبارک کا پیغام تک

بھیجنا گوارہ نہیں کیا تھا۔۔

اس جذباتی لڑکی کی محبت بھی اسی کی طرح تھی۔۔یا پتہ

نہیں محبت تھی یا محض ایک چیلنج تھا، جو اس نے زاران کی

صورت جیت لیا تھا۔۔

پھر موبائل واپس جیب میں رکھ لیا۔

البم لانچ ہو چکی تھی۔

زاران کی آواز اب ایک بار پھر دنیا بھر میں سنائی دینے والی

تھی۔

Huma Qureshi Novels

مگر اس کامیابی کے شور میں بھی ایک شخص کی خاموشی

اسے سب سے زیادہ سنائی دے رہی تھی۔

زاران کی مہینوں کی محنت اب مختلف میوزک پلیٹ فارمز

پر لوگوں کی دسترس میں تھی۔ سوشل میڈیا پر اس کے

گانوں کے کلپس گردش کرنے لگے تھے، مداح اسے

مبارک باد دے رہے تھے اور لانچ تقریب سے آنے والی

تصاویر مسلسل شیئر ہو رہی تھیں۔

Huma Qureshi Novels

مگر اسی شور سے کچھ دور۔۔۔یوسف ولا کے ایک

خاموش کمرے میں میرم اپنے موبائل کی اسکرین پر بیٹھی

زاران کی نئی البم دیکھ رہی تھی۔اس نے جانے کتنی دیر

خود کو روکنے کی کوشش کی تھی۔

مگر آخر وہ خود کو کہاں روک پاتی تھی؟

زاران کو خاموشی سے اسٹاک کرنا تو جیسے اس کا پرانا،

پسندیدہ مشغلہ تھا۔

وہ اس کی نئی تصاویر دیکھتی، اس کے انٹرویوز ڈھونڈتی،

اس کے نئے گانوں کے چھوٹے چھوٹے کلپس سنتی اور پھر

Huma Qureshi Novels

خود ہی مسکرا دیتی۔ آج بھی اس نے بہت دیر تک اسکرین کو دیکھنے کے بعد بالآخر البم کھول لی تھی۔

پہلا گانا چلایا۔

ہیڈ فون کانوں میں لگائے وہ خاموشی سے بیٹھی رہی۔

زاران کی آواز کانوں کو سکون بخش رہی تھی۔۔

میرم کی پلکیں خود بخود جھک گئیں۔

وہ آواز۔۔۔۔ جسے سننے کی اسے ہمیشہ سے عادت تھی۔

وہی گہری، پُر اعتماد آواز۔

Huma Qureshi Novels

مگر آج جانے کیوں اس آواز میں بھی اسے کچھ اداسی

محسوس ہو رہی تھی۔

اس نے آنکھیں کھول کر موبائل کی اسکرین

دیکھی۔زاران کی تصویر اسکرین پر موجود تھی۔میرم

نے بے اختیار انگلی سے اس کی تصویر کو ذرا سا بڑا کیا۔

پھر خود ہی مسکرا دی۔

”سڑو انکل۔۔۔“وہ تپ کر اسے انکل ہی بلایا کرتی

تھی۔۔آگر زاران سن لیتا تو یقیناً وہ غش ہی کھا جاتا۔۔

بھلا وہ کس اینگل سے انکل لگتا تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

”اتنا غصہ بھی کوئی کرتا ہے؟“

مگر اگلے ہی لمحے اس کی مسکراہٹ ماند پڑ گئی۔

اسے وہ رات یاد آ گئی۔

وہ الفاظ یاد آ گئے۔

آنکھیں پھر نم ہونے لگیں۔

میرم نے فوراً گانا روکنے کے بجائے آواز کچھ کم کر دی۔

وہ زاران سے ناراض تھی۔

بہت ناراض۔

Huma Qureshi Novels

مگراس کے باوجوداس کی آواز سننے سے خود کوروک نہیں پارہی تھی۔

شاید محبت کا سب سے عجیب پہلو یہی تھا۔۔۔انسان جس شخص سے سب سے زیادہ ناراض ہو، کبھی کبھی اسی کی ایک آواز سننے کے لیے سب سے زیادہ بے چین بھی رہتا ہے۔

دوسری طرف تقریب اپنے عروج پر تھی۔۔جبکہ زاران مسلسل بے چینی سے بس اسکرین کو گھور رہا تھا۔۔اسے

Huma Qureshi Novels

اب میرم پر غصہ آ رہا تھا۔۔ دنیا مبارک دے رہی تھی۔۔

اور بیوی صاحبہ کے مزاج ہی نہیں مل رہے

تھے۔۔ بیٹھائے بیٹھائے ایک عالمی شہرت یافتہ شوہر مل

گیا تھا۔ مگر دوسری جانب انا عزیز تھی۔۔۔

جبھی سامنے سے ایک پرانا دوست آ کر اسے گلے لگا تھا۔۔

اور بری طرح سے چونکا تھا۔ پھر مسکرایا۔۔۔

Congratulations, bro!

زاران نے بھی مسکرا کر اسے گلے لگا لیا۔

Huma Qureshi Novels

اب وہ میرم پر سے اپنی توجہ ہٹائے تقریب میں گم ہو گیا تھا۔۔۔ جہاں مسز زاران یوسف کی غیر موجودگی بھی چرچہ میں تھی۔۔۔

رات کافی گزر چکی تھی جب زاران یوسف ولا واپس آیا۔ لانچ کی تقریب کی چہل پہل، لوگوں کی مبارک بادیں، کیمروں کی چمک اور مسلسل چلنے والی گفتگو کے بعد

اب اسے گھر کی خاموشی کچھ زیادہ ہی محسوس ہو رہی تھی۔

وہ اندر داخل ہوا تو ملازمین اپنے اپنے کام سمیٹ چکے تھے۔پورا گھر تقریباً خاموش تھا۔

زاران نے موبائل جیب میں رکھا اور بے دھیانی میں کچن کی جانب بڑھ گیا۔

کچن کی لائٹ جل رہی تھی۔

Huma Qureshi Novels

اندر داخل ہوتے ہی اس کی نظر کاؤنٹر کے پاس موجود ہائی چیئر پر بیٹھی میرم پر پڑی۔ وہ اکیلی بیٹھی رات کا کھانا کھا رہی تھی۔

بال سادہ سے انداز میں پیچھے بندھے ہوئے تھے، چہرے پر دن بھر کی تھکن صاف دکھائی دے رہی تھی اور اس کی توجہ پوری طرح اپنی پلیٹ پر تھی۔ زاران چند لمحے وہیں کھڑا اسے دیکھتا رہا۔۔

جانے کیوں اسے اسے دیکھ کر ایک عجیب سا سکون محسوس ہوا۔

Huma Qureshi Novels

وہ خاموشی سے آگے بڑھا اور دوسری ہائی چیئر کھینچ کر اس کے ساتھ آ بیٹھا۔ میرم نے ایک لمحے کو اس کی طرف دیکھا۔۔۔

پھر بنا کچھ کہے دوبارہ اپنی پلیٹ کی طرف متوجہ ہو گئی۔ زاران نے بازو کاؤنٹر پر رکھ دیے۔

”آج کافی مصروف دن تھا۔۔“

میرم نے بس ہلکا سا سر ہلایا۔

”ہمم۔“

زاران نے اسے دیکھا۔

Huma Qureshi Novels

"لانچ اچھی رہی۔"

اس بار بھی وہ صرف ہوں ہاں میں جواب دیتی رہی۔

زاران نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا۔ میرم نے نظریں پلیٹ سے نہیں اٹھائیں۔ وہ چپ چاپ کھانا کھاتی رہی۔

زاران کچھ دیر اسے دیکھتا رہا، پھر قدرے شرارتی انداز میں بولا۔

"کم از کم مجھ سے کھانے کا تو پوچھ لو۔"

میرم کا ہاتھ ایک لمحے کے لیے رک گیا۔

Huma Qureshi Novels

پھر اس نے زاران کی طرف دیکھے بغیر بالکل سپاٹ لہجے میں کہا۔

مجھے معلوم ہے آپ کھا کر آئے ہوں گے۔”

زاران کی بھنویں ذرا سی بلند ہوئیں۔

میرم نے پلیٹ میں موجود نوالہ اٹھاتے ہوئے ہی بات مکمل کی۔

اور اگر کھانے کا دل چاہ رہا ہے تو یہ رکھا ہے کھانا۔”

اس نے کاؤنٹر پر موجود ڈش کی طرف اشارہ کر دیا۔

زاران نے چند لمحے اسے دیکھا۔

Huma Qureshi Novels

پھر جیسے جان بوجھ کر اسے چڑانے کے لیے، وہ سیدھا اس کی پلیٹ کی طرف جھکا اور اس میں سے ایک نوالہ اٹھا کر کھانے لگا۔ میرم نے چونک کر اسے دیکھا۔

آپ۔۔۔”

زاران نے بڑے اطمینان سے نوالہ چباتے ہوئے اسے دیکھا۔

کیا؟”

میرم نے حیرت سے اپنی پلیٹ کو دیکھا، پھر زاران کو۔

آپ کے لیے الگ کھانا رکھا ہے۔”

Huma Qureshi Novels

دیکھ لیا۔"

وہ ڈھیٹوں کی طرح اسی کی پلیٹ سے دوسرا نوالہ اٹھانے لگا۔

میرم کے چہرے پر ناگواری ابھری۔

اس نے فوراً اپنی پلیٹ زاران سے ذرا دور کی اور ہائی چیئر سے اترنے لگی۔

مگر ابھی وہ ایک قدم ہی آگے بڑھی تھی کہ زاران نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

Huma Qureshi Novels

میرم کے قدم وہیں رک گئے۔اس نے پلٹ کر زاران کی طرف دیکھا۔

زاران کے چہرے پر اب وہ ہلکی سی مسکراہٹ نہیں تھی۔

وہ کچھ لمحے خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

پھر قدرے دھیمے لہجے میں بولا۔

"آج سب نے مجھے مبارک دی ہے مگر تم نے نہیں دی ہے۔۔"میرم کو سمجھ نہ آیا کہ وہ شکوہ کر رہا تھا۔یا جتا رہا تھا۔۔میرم کی آنکھیں ایک لمحے کو اس کی آنکھوں سے جا ملیں۔

Huma Qureshi Novels

"بہت مبارک ہو آپ کو۔۔" وہی رکھا پھیکا سا انداز۔۔۔

زاران بس اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔ میرم نے فوراً اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے چھڑایا اور بغیر مزید کچھ کہے وہاں سے چلی گئی۔۔۔

اگلے دن دوپہر کے وقت زاران کے مینیجر کی کال آئی تھی۔

ایک معروف انٹرٹینمنٹ چینل کی جانب سے اسے خصوصی انٹرویو کے لیے مدعو کیا گیا تھا۔ البم کی کامیاب

Huma Qureshi Novels

لانچ کے بعد میڈیا میں زاران کی مصروفیات بڑھ گئی تھیں

اور آج کا انٹرویو بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی تھا۔

کال ختم کرنے کے بعد زاران کچھ دیر موبائل اسکرین کو

دیکھتا رہا۔

پھر اچانک اسے میرم کا خیال آیا۔ کیونکہ یہ دعوت نامہ

مسٹر اینڈ مسز زاران یوسف کے لئے تھا۔۔۔

کچھ دیر تو عجیب سی کشمکش سے دوچار رہا۔۔ پھر سر جھٹک

کر وہ میرم کے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ پھر سیدھا

میرم کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے تک پہنچ

Huma Qureshi Novels

کراس نے ہلکی سی دستک دی۔اندر سے کچھ دیر بعد میرم

کی آواز آئی۔

"کون ؟"

"میں ہوں۔" کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد دروازہ

کھلا۔۔میرم سامنے کھڑی تھی۔

اس کے ہاتھ میں شاید کوئی کتاب تھی اور بال سادہ سے

انداز میں پیچھے بندھے ہوئے تھے۔زاران نے ایک نظر

اس کے چہرے کو دیکھا۔

Huma Qureshi Novels

"دو دن بعد ایک انٹرویو ہے۔۔"اس نے آئی

برو اُٹھائے۔

"تو!"

زاران نے ذرا سا گلا صاف کیا۔

تم میرے ساتھ چلو گی۔"

میرم کی بھنویں ذرا سی اٹھیں۔

میں؟"

ہاں۔"

کیوں؟"

Huma Qureshi Novels

زاران نے چند لمحے اسے دیکھا۔

"زیادہ دیر نہیں لگے گی۔انٹرویو ہے، پھر واپس آجائیں گے۔

میرم نے کوئی جواب نہیں دیا۔زاران نے دوبارہ کہا۔

اور۔۔۔میں تمہیں ساتھ لے کر جانا چاہتا ہوں۔"

اس بار اس کی آواز پہلے سے زیادہ سنجیدہ تھی۔

میرم نے نظریں جھکا لیں۔اتنا سب بولنے کے بعد وہ وہ کنسی محبت جتانا چاہ رہا تھا۔۔میرم کی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

یہ اس کی اپنی عزتِ نفس کا بھی معاملہ تھا۔

کافی دیر کی خاموشی کے بعد اس نے دھیرے سے کہا۔

ٹھیک ہے۔"

زاران کے چہرے پر بے اختیار ہلکی سی مسکراہٹ آگئی۔

میں صرف اس لیے جا رہی ہوں کیونکہ میں نہیں چاہتی"

کہ باہر کسی کو ہمارے درمیان کسی مسئلے کا اندازہ ہو۔

زاران کی مسکراہٹ ایک لمحے کو سمٹی۔۔

مگر اس نے بُرا نہیں مانا۔

Huma Qureshi Novels

اس کے لیے فی الحال اتنا ہی کافی تھا کہ میرم اس کے ساتھ

جانے پر راضی

ہو گئی تھی۔۔"

ٹھیک ہے کل ریڈی رہنا۔۔" ویسے عموماً تو اس طرح کے

انٹرویوز میں صرف گلوکار کو ہی بلایا جاتا ہے۔۔ مگر زاران

اب خود چاہتا تھا کہ میرم کو انڈسٹری میں انٹرڈیو کروایا

جائے مسز زاران کی حثیت سے۔۔۔۔

اپنے مقررہ دن پر وہ دونوں ایک نجی ٹی وی چینل کے میک اپ روم میں موجود تھے۔ باہر اسٹوڈیو کی سرگرمیاں پوری شدت سے جاری تھیں۔ کہیں کیمروں کی لائٹس چیک کی جارہی تھیں، کہیں آواز کے لیے مائیک ٹیسٹ ہورہے تھے اور کہیں پروڈیوسر اپنی ٹیم کو اگلے سیگمنٹ کی ہدایات دے رہے تھے۔ وقفے وقفے سے دروازہ کھلتا اور کوئی نہ کوئی شخص اندر آکر پروگرام کی تیاریوں کے بارے میں بتا کر چلا جاتا۔

میرم ایک طرف رکھی کرسی پر بیٹھی تھی۔

Huma Qureshi Novels

وہ بظاہر بالکل پر سکون رہنے کی کوشش کر رہی تھی، مگر اس کی انگلیاں بار بار ایک دوسرے میں الجھ رہی تھیں۔

یہ اس کا پہلا موقع تھا جب وہ کیمرے کے سامنے بیٹھنے والی تھی۔

کیمرے کے سامنے بیٹھ کر اجنبی لوگوں کے سوالات کا جواب دینا اسے ذرا مشکل لگ رہا تھا۔ اس نے آئینے میں اپنا عکس دیکھا۔

میک اپ بہت ہلکا اور نفیس تھا۔ بالوں کو سلیقے سے اسٹائل کیا گیا تھا اور اس کے لباس کی نفاست اس کی شخصیت کے

Huma Qureshi Novels

ساتھ خوب بچ رہی تھی۔ مگر آنکھوں میں چھپی ہلکی سی گھبراہٹ واضح تھی۔ وہ ایک بار پھر اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔ زاران کچھ فاصلے پر صوفے پر بڑے اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ جبھی وہ میرم کو اپنی طرف دیکھنا محسوس کر متوجہ ہوا تھا۔۔۔

کیا ہوا؟"

میرم نے فوراً نظریں پھیر لیں۔

کچھ نہیں۔"

زاران نے اسے چند لمحے دیکھا۔

Huma Qureshi Novels

پھر اس کی انگلیوں کی طرف نظر گئی جو مسلسل ایک دوسرے میں الجھ رہی تھیں۔

نروس ہو؟”

میرم نے فوراً نفی میں سر ہلا دیا۔

نہیں۔”

زاران کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

مسز آپ کے ہاتھوں کی حرکت تو کچھ اور ہی بتا رہی” ہے۔

Huma Qureshi Novels

میرم نے فوراً اپنی انگلیاں سیدھی کر لیں۔اس کا مسز کہنا دل دھڑکا گیا تھا۔۔ مگر جلدی سے اپنے دل کو خاموش کرایا تھا۔۔

"میں بس پہلی بار کیمرہ فیس کر رہی ہوں تو اسی لئے۔۔

۔"

"تو؟"

آپ کے لیے آسان ہے۔آپ تو روز کرتے ہیں یہ" سب۔

زاران نے موبائل ایک طرف رکھ دیا۔

Huma Qureshi Novels

اسی لیے کہہ رہا ہوں، اتنا مت سوچو۔ جو پوچھیں، جواب"

دے دینا۔

میرم نے ہلکی سی سانس خارج کی۔

اگر کچھ غلط بول دیا تو؟"

زاران نے اسے دیکھتے ہوئے قدرے سنجیدہ انداز میں

کہا۔

غلط کیا بولنا ہے؟"

وہ ایک لمحے کو رکا، پھر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

Huma Qureshi Novels

بس خود کو میری بیوی سمجھ کر بیٹھنا۔۔۔ کوئی یونیورسٹی کا امتحان نہیں ہے۔"

میرم نے فوراً نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔ اسکی آنکھوں میں شرارت واضح تھی۔۔

اس جملے پر اس کے دل کی دھڑکن جیسے ایک لمحے کو تیز ہوئی تھی۔

مگر زاران بالکل معمول کے انداز میں بیٹھا تھا۔ جیسے اس نے کوئی خاص بات کہی ہی نہ ہو۔ میرم نے نظریں جھکا لیں۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک اسٹاف ممبر اندر آیا۔

Huma Qureshi Novels

زاران، بھابھی۔۔۔پانچ منٹ میں آپ دونوں کو بلایا"

جائے گا۔

زاران نے سر ہلا دیا۔ جبکہ اس طرز تخاطب پر وہ سرخ پڑ

گئی تھی۔۔۔

"اوکے۔" وہ شخص واپس چلا گیا۔ میرم نے ایک بار پھر

گہری سانس لی۔

زاران نے اسے دیکھا اور اس بار اس کے لہجے میں واقعی

تسلی تھی۔

Huma Qureshi Novels

”ریلیکس۔“میرم نے صرف سر ہلا دیا۔ مگر دل کی دھڑکن اب بھی پہلے سے تیز تھی۔چند ہی منٹ بعد ان دونوں کو کیمرے کے سامنے بیٹھنا تھا۔

زاران کے لیے یہ ایک معمول تھا۔

مگر میرم کے لیے۔۔۔آج پہلی بار اس کی نجی زندگی کی ایک جھلک دنیا کی آنکھوں کے سامنے جانے والی تھی۔اور شاید اسی لیے اس کی گھبراہٹ زاران سے کہیں زیادہ تھی۔

Huma Qureshi Novels

کچھ ہی دیر بعد اسٹوڈیو کی لائیٹس مدھم ہوئیں اور سامنے موجود بڑی ایل ای ڈی اسکرین پر پروگرام کا لوگو نمودار ہوا۔ کیمرے کے سرخ اشارے کے ساتھ ہی ریکارڈنگ شروع ہو گئی۔

سامنے خوبصورت انداز میں سجایا گیا سیٹ تھا۔ درمیان میں ہوسٹ کی نشست تھی، جبکہ اس کے دائیں جانب زاران اور میرم کے لیے دو آرام دہ کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ کیمرے مختلف زاویوں سے تینوں کو فوکس کیے ہوئے تھے۔

Huma Qureshi Novels

ہوسٹ نے کیمرے کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا۔

"السلام علیکم ناظرین! آج کا پروگرام یقیناً ہمارے میوزک لورز کے لیے خاص ہے، کیونکہ ہمارے ساتھ موجود ہیں پاکستان میوزک انڈسٹری کے ان دنوں کے سب سے زیادہ زیرِ بحث گلوکار، جن کی نئی البم نے ریلیز ہوتے ہی سوشل میڈیا پر دھوم مچادی ہے۔۔۔۔زاران یوسف۔۔!"

کیمرا زاران کی طرف گھوما۔

Huma Qureshi Novels

زاران نے حسبِ معمول پر اعتماد انداز میں ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر جھکایا۔

"ویلکم، زاران!"

"تھینک یو۔"

ہوسٹ نے اب میرم کی طرف رخ کیا۔

"اور آج پہلی بار زاران کے ساتھ ان کی اہلیہ میرم بھی ہمارے پروگرام کا حصہ ہیں۔ میرم، آپ کو بھی بہت خوش آمدید۔

کیمرا فوراً میرم کی طرف آیا۔

Huma Qureshi Novels

میرم کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

"تھینک یو۔"

آواز میں ہلکی سی جھجھک صاف محسوس کی جاسکتی تھی۔

زاران نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا۔

پھر بہت معمولی سا سر اس کی جانب جھکا کر جیسے اسے تسلی

دی کہ بالکل نارمل رہو۔ ہوسٹ نے بھی اس کی

گھبراہٹ محسوس کرلی تھی۔

"میرم، پہلی بار کیمرہ فیس کر رہی ہیں؟ میرم نے ہلکا سا

سر ہلایا۔

Huma Qureshi Novels

"جی۔۔۔"

"نروس؟"

میرم کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ آگئی۔

"تھوڑی سی۔"

زاران نے فوراً بات میں شامل ہوتے ہوئے کہا۔

"تھوڑی سی نہیں، کافی زیادہ نروس ہیں۔"

میرم نے فوراً اسے دیکھا۔

ہوسٹ ہنس پڑا۔

Huma Qureshi Novels

"اچھا! توزاران صاحب نے راز کھول دیا۔" میرم بھی

ہلکا سا مسکرا دی۔

زاران نے کندھے اچکائے۔

میں نے سوچا پہلے ہی بتا دوں، بعد میں خود ہی اندازہ"

ہو جائے گا۔

سیٹ پر ہنسی کی ہلکی سی لہر دوڑ گئی۔

میرم کی گھبراہٹ بھی قدرے کم ہو گئی۔

ہوسٹ نے بات آگے بڑھائی۔

Huma Qureshi Novels

تو زاران، سب سے پہلے نئی البم کی بات کرتے ہیں۔ کافی عرصے سے آپ اس پر کام کر رہے تھے۔ اب جب وہ ریلیز ہو چکی ہے اور لوگوں کا ردعمل بھی آ رہا ہے، آپ خود کیسا محسوس کر رہے ہیں؟

زاران نے چند لمحے سوچا۔

"سچ کہوں تو بہت ریلیکس محسوس کر رہا ہوں۔ کیونکہ جب آپ کسی چیز پر مہینوں کام کرتے ہیں تو ایک وقت آتا ہے جب آپ چاہتے ہیں کہ بس اب یہ لوگوں کے سامنے

Huma Qureshi Novels

جائے اور وہ خود فیصلہ کریں کہ انہیں کیسی لگی۔اب وہ

مرحلہ آچکا ہے۔"

"یعنی اب لوگوں کا فیصلہ اہم ہے؟"

"بالکل۔"

زاران نے مسکرا کر کہا۔

"گانا بنانے کے وقت آپ کو لگتا ہے کہ یہ بہت اچھا ہے،

لیکن اصل فیصلہ سننے والے کرتے ہیں۔ ہوسٹ نے سر

ہلایا۔

Huma Qureshi Novels

"اور البم میں کوئی ایسا گانا ہے جو آپ کے دل کے سب سے قریب ہو؟

زاران نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

"ایک نہیں، دو تین ہیں۔ ہر گانے کے ساتھ ایک الگ وقت اور ایک الگ کیفیت جڑی ہوئی ہے، اس لیے کسی ایک کو چننا مشکل ہے۔ ہوسٹ نے فوراً میرم کی طرف رخ کیا۔

"میرم، آپ نے تو یقیناً پوری البم سنی ہو گی۔" میرم تو جیسے چوری پکڑی جانے پر ہڑبڑا سی گئی تھی۔۔۔

Huma Qureshi Novels

اس کی آنکھوں میں ہلکی سی مسکراہٹ تھی، جیسے وہ کہہ رہا

ہو کہ آرام سے جواب دو۔

میرم نے آہستہ سے کہا۔

جی، سنی ہے۔"

تو آپ کا فیورٹ کون سا ہے؟"

میرم نے زاران کی طرف دیکھا۔

زاران نے ذرا سا ابرو اٹھایا۔

اب بتانا پڑے گا۔"

میرم کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔

Huma Qureshi Novels

ایک گانا ہے۔۔۔۔وہ مجھے زیادہ اچھا لگا۔"

ہوسٹ نے فوراً پوچھا۔

"صرف زیادہ اچھا لگا یا آپ کو زاران صاحب کی آواز بھی

پسند ہے؟

میرم ہنس دی۔

"آواز تو اچھی ہے۔

زاران نے فوراً میزبان کی طرف دیکھ کر کہا۔

"یہ بہت بڑا کمپلیمنٹ ہے، آپ نوٹ کر لیں۔

سب ہنس پڑے۔

Huma Qureshi Novels

میرم نے اسے گھورا۔

میں نے اتنا بھی نہیں کہا تھا۔”

زاران نے بے فکری سے کندھے اچکائے۔

میں نے اپنی طرف سے مطلب نکال لیا۔”

ہوسٹ نے مسکراتے ہوئے دونوں کو دیکھا۔

اچھا، یہ تو لگ رہا ہے کہ گھر میں بھی اسی طرح بحث ہوتی ہو گی۔“

Huma Qureshi Novels

میرم نے فوراً نظریں جھکا لیں۔ بھلا گھر میں وہ دونوں ایک دوسرے سے مخاطب ہی کب ہوتے تھے۔۔۔زاران نے پرسکون انداز میں جواب دیا۔

"گھر میں تو بحث کا زیادہ حق انہیں حاصل ہے۔" میرم نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔زاران نے ہلکی "مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا۔

ہوسٹ نے اسی لمحے موضوع بدلتے ہوئے پوچھا۔

زاران، آپ کی کامیابی کے ساتھ ایک اور چیز بھی ہمیشہ" لوگوں کی دلچسپی کا باعث رہی ہے، اور وہ ہے آپ کی

Huma Qureshi Novels

پرسنل لائف۔آپ اپنی شہرت اور نجی زندگی کے درمیان توازن کیسے رکھتے ہیں؟

زاران کا انداز فوراً سنجیدہ ہو گیا۔

”کوشش کرتا ہوں کہ دونوں کو الگ رکھوں۔جو چیز پبلک کے ساتھ شیئر کرنی ہے، وہ ضرور کرتا ہوں، لیکن ہر رشتہ کی اپنی ایک پرائیویسی ہوتی ہے۔میرے خیال میں وہ برقرار رہنی چاہیے۔“ ہوسٹ نے میرم کی طرف دیکھا، جو شاید زاران کا رویہ سمجھنے میں کوشاں تھی۔۔۔

جیسا وہ دنیا کے سامنے تھا کاش وہ سچ میں بھی ایسا ہوتا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

آپ کے لیے کیسا ہے؟ اچانک اتنی توجہ ملنا؟"

میرم نے ہلکی سی سانس لی۔ اب کی بار اس کی گھبراہٹ پہلے جیسی نہیں تھی۔

"شروع میں تھوڑا عجیب لگتا ہے، خاص طور پر جب آپ کی عادت نہ ہو۔ لیکن پھر آہستہ آہستہ سمجھ آجاتی ہے کہ یہ ان کی پروفیشن کا حصہ ہے۔"

زاران نے اس کی بات سنتے ہوئے ایک لمحے کو اسے دیکھا۔

Huma Qureshi Novels

اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔ہوسٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تومیرم، کیاآپ کبھی زاران کی فین رہی ہیں؟”

میرم ایک لمحے کو ٹھہر گئی۔۔زاران کی بھی مکمل توجہ اسکی طرف تھی۔۔۔اس لمحے نجانے کیوں اسے ہوسٹ کا سوال ناگوار گزرا تھا۔

زاران نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے جواب دینے کا اشارہ کیا۔

شاید۔۔۔۔”

Huma Qureshi Novels

ہوسٹ فوراً بول اٹھا۔

شاید؟”

میرم نے پہلی بار نسبتاً کھل کر مسکراتے ہوئے کہا۔

جی، تھوڑی بہت۔”

زاران ہنس دیا۔ وہ بھرپور طریقے سے خود کو ریلیکس

رکھنے میں کوشاں تھی۔۔

تھوڑی بہت؟”

میرم نے اسے دیکھا۔

زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔”

Huma Qureshi Novels

اس بار تینوں ہی ہنس پڑے۔

کیمرا چند لمحوں کے لیے دونوں کو ایک ہی فریم میں لے آیا۔

زاران کا انداز اب بھی پر اعتماد تھا، مگر وہ بار بار میرم کو دیکھ کر اس کی گھبراہٹ کم کر رہا تھا۔

اور میرم۔۔۔۔جو پروگرام شروع ہونے سے چند منٹ پہلے کیمرے کے سامنے بیٹھنے سے گھبرا رہی تھی،اب نسبتاً پرسکون ہو چکی تھی۔ہوسٹ نے کیمرے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

Huma Qureshi Novels

"تو ناظرین، زاران کی نئی البم آپ سن سکتے ہیں، ہمارا سنگر ویسے ہی بہت فیمس ہے۔۔ مگر آپ کی مزید سپورٹ کی ضرورت ہے۔۔"

کیمرا دوبارہ زاران اور میرم کی طرف آیا۔ زاران نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ میرم کی طرف دیکھا۔

میرم نے بھی پہلی بار بغیر کسی گھبراہٹ کے کیمرے کی طرف دیکھا۔

Huma Qureshi Novels

اور یوں پروگرام کا اگلا سیگمنٹ شروع ہو گیا۔ زاران تو

پہلے ہی ان تمام مراحل سے گزر چکا تھا۔۔ مگر میرم کے

لئے یہ سب کچھ نیا نیا ہی تھا۔۔

پروگرام ختم ہونے کے بعد دونوں دوبارہ گھر کی جانب

گامزن تھے۔

گاڑی کی کھڑکیوں سے باہر شہر کی روشنیاں تیزی سے

پیچھے چھوٹ رہی تھیں۔ سڑک پر ٹریفک پہلے کی نسبت کم

Huma Qureshi Novels

ہو چکا تھا اور گاڑی کے اندر ایک عجیب سی خاموشی پھیلی ہوئی تھی۔

ابھی کچھ دیر پہلے تک دونوں کیمروں کے سامنے بیٹھے ہنس رہے تھے، ایک دوسرے کی باتوں پر مسکرا رہے تھے اور ایسے لگ رہا تھا جیسے ان کے درمیان کوئی ناراضی کبھی آئی ہی نہیں۔

مگر گاڑی میں بیٹھتے ہی جیسے وہی پرانی خاموشی دوبارہ دونوں کے درمیان آ بیٹھی تھی۔ میرم کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔

Huma Qureshi Novels

اس کے چہرے پر سکون تھا، مگر اندر ہی اندر وہ پروگرام کے کئی لمحوں کو سوچ رہی تھی۔ خاص طور پر وہ لمحہ جب زاران نے سب کے سامنے اسے ریلیکس رکھنے کی کوشش کی تھی۔ زاران ڈرائیونگ سیٹ پر تھا۔

کچھ دیر تک وہ بھی خاموش رہا، مگر پھر اس نے ایک نظر میرم کی طرف ڈالی۔ وہ بدستور باہر دیکھ رہی تھی۔

زاران کے ہونٹوں پر آہستہ آہستہ ایک شرارتی سی مسکراہٹ ابھری۔

ایک بات پوچھوں؟"

Huma Qureshi Novels

میرم نے کھڑکی سے نظریں ہٹائے بغیر کہا۔

ہمم۔"

زاران نے چند لمحے خاموش رہ کر جیسے جان بوجھ کر بات کو کھینچا۔

"تم نے چپکے چپکے میری پوری البم سُن لی ہے۔" میرم کی پلکیں ایک لمحے کو بند ہوئیں۔۔دل چوری پکڑی جانے پر خفیف سا ہوا تھا۔۔۔اس نے فوراً خود کو سنبھالا اور زاران کی طرف دیکھا۔

چہرے پر حتیٰ الامکان بے نیازی سجانے کی کوشش کی۔

Huma Qureshi Novels

"ایسی کوئی بات نہیں۔"

میرم نے فوراً اپنی صفائی پیش کی۔

بس ویسے ہی۔۔۔۔ ہر جگہ آپ کے سانگز ٹرینڈنگ پر"

ہیں، تو میری نظر سے بھی گزر گیا۔ جملہ مکمل کرتے

ہوئے اس نے دوبارہ نظریں کھڑکی کی طرف

کرلیں۔ اسے لگا شاید بات بن گئی ہے۔ مگر اگلے ہی لمحے

گاڑی میں زاران کا جاندار قہقہہ گونج اٹھا۔ اسے پہلے ہی

اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کا جھوٹ پکڑا جا چکا ہے۔ زاران ہنستا

رہا۔

Huma Qureshi Novels

ٹرینڈ نگ پر تھے؟"

اس نے بمشکل اپنی ہنسی روکتے ہوئے کہا۔

میرم نے دانت بھینچ لیے۔

جی۔"

اچھا۔۔۔زاران نے مسکراہٹ دبائی۔ "توٹرینڈ نگ" نے تمہیں پوری البم سنوادی؟ میرم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ خاموشی سے باہر دیکھتی رہی۔ دل ہی دل میں خود کو کوس رہی تھی۔

Huma Qureshi Novels

"کیا ضرورت تھی ہوسٹ کے سوال کا جواب دینے کی۔۔"

اسے معلوم تھا زاران کو پہلے ہی اندازہ تھا۔

اور اب تو اس کے چہرے پر پھیلی وہ شرارتی مسکراہٹ اس بات کا ثبوت تھی کہ وہ اسے بالکل نہیں چھوڑنے والا۔ زاران نے ایک بار پھر اسے دیکھا۔

"ایک بات بتاؤں؟"

میرم نے خاموشی سے کھڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم جھوٹ بولتے ہوئے بہت بری لگتی ہو۔"

Huma Qureshi Novels

میرم نے فوراً اس کی طرف دیکھا۔

میں نے جھوٹ نہیں بولا۔"

زاران پھر ہنس دیا۔

"اچھا؟"

میرم نے خفگی سے رخ دوسری طرف پھیر لیا۔

"جی۔"

زاران نے سر ہلایا۔

ٹھیک ہے، مان لیا۔"

Huma Qureshi Novels

اس کے لہجے میں ایسی شرارت تھی کہ میرم سمجھ گئی وہ

ہرگز نہیں مانا تھا۔

وہ خاموش ہو گئی۔

" ویسے تم سانگز پسند آئے۔" اب وہ بہت نارمل انداز

میں پوچھ رہا تھا۔

" ہمم اچھے تھے۔" وہی مختصر لہجا۔۔

" ہمم۔۔۔یعنی اور محنت کرنی پڑے گی۔۔" وہ ذرا جان پر

مایوسی سے بولا۔۔

Huma Qureshi Novels

”ایسی بات تو نہیں ہے۔۔واقعی سارے سانگز بہت اچھے تھے۔“وہ جلدی سے بولی تو ایک بار پھر زاران کا قہقہہ بے ساختہ تھا، وہ خفیف سی نظریں چرا گئی، جبکہ زاران کافی دیر تک مسکراتا رہا تھا۔۔

عیسیٰ اور زرتاج ک نکاح کی ڈیٹ چھ ماہ بعد کی فکس کی گئی تھی۔۔آج کل وہ اپنے کام میں مصروف تھا۔اسے شوز آفر ہوئے تھے۔۔وہ اب انڈسٹری کے س اتھ ساتھ عبداللہ خاندان کا بزنس بھی رن کر رہا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

ایسے میں سب ہی بہت خوش تھے۔ عیسیٰ کی شادی کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں۔۔

آج اتفاق سے وہ ایک پارٹی میں آیا ہوا تھا۔۔اسے زرتاج نظر آئی تھی۔۔اس کا رخ اُپر رومز کی جانب تھا۔۔وہ اس کے پیچھے پیچھے ہی جا رہا تھا۔۔جبھی اس نے زرتاج کو ایک روم میں انٹر ہوتے دیکھا تو وہ بھی متجسس سا پیچھے ہی جانے لگا تھا،، مگر ایک کال کی وجہ سے وہ ٹھہر گیا تھا۔۔پھر تھوڑی دیر بعد وہ دروازہ کھول کر داخل ہوا تھا۔۔سامنے کا منظر ناقابل فراموش تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"زرتاج اور امیر ایک دوسرے کی بانہوں میں بانہیں ڈال کر کھڑے تھے۔۔"زرتاج اور ازمیر عیسیٰ کو وہ وہاں دیکھ ہڑبڑا گئے تھے۔

"عیسیٰ تم یہاں۔۔"

"تم بے غیرت آدمی۔۔۔"عیسیٰ صورت حال سمجھ آنے پر اس پر مکوں اور گھونسو کی برسات کر چکا تھا۔۔۔

"عیسیٰ تم غلط سمجھ رہے ہو۔۔۔"وہ لہولہان ہو گیا تھا۔۔ وہاں ایک شور و غل مچ گیا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

”عیسیٰ چھوڑو اس کو جنگلی آدمی۔۔۔“ زرتاج بیچ میں آئی

تھی۔۔عیسیٰ نے اس سے پھر پکڑ کر دو تین تھپڑ جڑ دیئے

تھے۔۔غیرت پر کاری وار ہوا تھا۔۔یہ دوسری بار تھا

جب ایک عورت نے اسے دھوکا دیا تھا۔۔

”عیسیٰ چھوڑ مجھے۔۔“ ہوٹل کے کچھ ویٹرز آندر آ گئے

تھے۔انھونے انکا بیچ بچاؤ کروایا تھا۔۔عیسیٰ غصے مین

زرتاج کو باتیں سناتا، انگوٹھی اس کے منہ پر پھینک کر وہاں

سے واک آوٹ کر گیا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

”رزدیل لوگ۔۔“ وہ زیر لب بڑبڑا رہا تھا۔۔ جبھی ایک

لڑکی اس سے ٹکرا گئی تھی(یہاں سے پورا اگلا سین اور

عیسیٰ کی دلچسپ کہانی سیزن ٹو میں ہے۔جو آپ انبا کس کر

کہ حاصل کر سکتے ہیں)

”تم ساری عورتیں ایک جیسے ہوتی ہو۔۔‘عیسیٰ کی بلاوجہ

کی بے عزتی پر وہ لڑکی تو حواس باختہ ہی رہ گئی تھی۔۔ وہ تو

جسٹ اس کی ایک فین تھی۔۔ اور اپنی دوست مناہل کے

کہنے پر یہاں آگئی تھی۔۔ مگر اس مشہور کمیڈین کے الفاظ

Huma Qureshi Novels

اس قدر ذلیل کرنے والے تھے،، کہ وہ روتی ہوئی الٹے

پاؤں وہاں سے بھاگ گئی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عیسیٰ کے خلاف سوشل میڈیا پر ٹاکسک پرسن کا ہیش ٹیگ

ٹرینڈ میں تھا۔۔ زرتاج نے اس کے کریئر کو نقصان

پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔اس کی ساکھ کو

شدید نقصان پہنچا تھا۔اس نے عیسیٰ پر مارنے کی کوشش

کرنے کا پرچہ بھی کٹوایا تھا۔۔ جس سے وہ اور عبداللہ

Huma Qureshi Novels

خاندان کے لوگ بہت مشکل سے اپنی عزت بچا کر نکلے تھے۔۔۔

"بدبخت، بے حیا لڑکی تھی۔۔اچھا ہوا بیٹا۔۔ تمھاری جان چھوٹ گئی۔۔" یہ میرم کی امی فریحہ مامی تھیں۔۔

"ہاں میں تو اس وقت کو کوس رہی ہوں۔۔جب عیسیٰ اور اس لڑکی کی ملاقات ہوئی تھی۔۔" وہ بیٹے کی یہ حالت دیکھ شدید رنج میں مبتلہ تھی۔۔

"آپ لوگ بس کر دیں پلیز۔۔مجھے اس منحوس عورت کی نہیں۔۔بس اپنے کرئیر کی فکر ہے۔۔اس بے حیا

Huma Qureshi Novels

عورت نے انڈسٹری میں میرا نام خراب کر کہ رکھ دیا

ہے۔۔" وہ شدید غصے میں پاگل ہو رہا تھا۔۔ جبکہ وہ

دونوں خواتین اس کو دلاسہ دلا رہی تھیں۔۔ جبکہ عثمان

صاحب نے تواب عیسیٰ کو سنجیدگی سے بزنس جوائن

کرنے کا مشورہ دیا تھا۔۔ جس کا فیالحال ایسا کوئی ارادہ نہیں

تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔

دو ماہ بعد۔۔۔۔۔

Huma Qureshi Novels

پتہ ہی نہیں چلا کہ البم کی پروموشنز، انٹرویوز، مختلف ایونٹس اور مسلسل مصروفیات میں وقت کہاں گزر گیا تھا۔

میرم کی یونیورسٹی بدستور جاری تھی اور زاران اپنی دنیا میں بری طرح مصروف رہا تھا۔ دونوں کے درمیان ناراضی اپنی جگہ قائم تھی، اگرچہ وقت کے ساتھ اس کی شدت کچھ کم ضرور ہوئی تھی۔ عیسیٰ اور زرتاج کا اسکینڈل بھی کچھ دن خبروں میں سرگرم رہنے کے بعد

Huma Qureshi Novels

ماند پڑ گیا تھا۔۔میر م کو دیکھ کر دکھ ہوا تھا۔۔مگر اس کے تو

اپنے ہی مسلے بہت بڑے تھے۔۔

وہ اور زاران دوسرے سے بات تو کر لیتے تھے، مگر وہ پہلے

والی بے تکلفی ابھی واپس نہیں آئی تھی۔البتہ زاران نے

ایک فیصلہ ضرور کر لیا تھا۔اس نے پچھلے دو ماہ میں بہت

کچھ سوچا تھا۔

اسے اب محسوس ہونے لگا تھا کہ وہ اس رشتے کو صرف نام

کے رشتے کی طرح نہیں گزار سکتا۔میر م اس کی زندگی کا

Huma Qureshi Novels

حصہ تھی اور اگر وہ واقعی اس رشتے کو نبھانا چاہتا تھا تو اسے

خود بھی ایک قدم آگے بڑھانا ہو گا۔

اسی لیے آج، تقریباً دو ماہ بعد، اس نے اپنی تمام

مصروفیات سے وقت نکال کر میرم سے بات کرنے کا

ارادہ کیا تھا۔ شام کے وقت وہ اس کے کمرے میں موجود

تھا۔ اس نے ایک نظر چوری سے زاران کی طرف دیکھا۔

زاران کمرے میں موجود صوفے پر خاموش بیٹھا تھا۔ آج

اس کے دیکھنے کا انداز ہی نرالہ تھا۔۔ وہ بھرپور نگاہوں

Huma Qureshi Novels

سے میرم کے سراپے کا جائزہ لے رہا تھا۔اور وہ بلاوجہ گھبرا سی رہی تھی۔وہ سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا۔

میرم غیر ارادی طور پر لانڈری آئے الریڈی فولڈ ہوئے کپڑوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتی دوبارہ فولڈ کرنے لگی تھی۔۔اسے سمجھ نہیں آیا کہ زاران اسے اس قدر پر شوق نگاہوں سے کیوں دیکھ رہا تھا۔۔

"یہ کپڑے کتنی بار تہہ کرو گی۔۔۔"وہ شرارت سے بولا تو میرم کے ہاتھوں کو بریک لگی تھی۔

"جی۔۔"وہ ذرا ٹھٹھکی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

"مجھے تم سے کچھ بات کرنی تھی۔۔" وہ گلہ کھنکھار کر گویا

ہوا تو میرم اسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔

وہ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد صوفے سے اٹھا اور آہستہ

آہستہ اس کی طرف بڑھا۔

بس بہت رہ لیں تم یہاں آرام سے۔"

میرم کے ہاتھوں کی حرکت تھم سی گئی تھی۔۔۔

زاران نے اس کے قریب کھڑے ہو کر قدرے نرم لہجے

میں کہا تھا" "

Huma Qureshi Novels

"اب واپس روم میں چلو۔"

میرم نے فوراً نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"میں یہیں ٹھیک ہوں۔"

"میرم۔۔۔"

"زاران، پلیز۔"

وہ دوبارہ کپڑے تہہ کرنے لگی۔

زاران نے گہری سانس لی۔

"کتنے دن ہو گئے ہیں؟"

میرم نے جواب نہیں دیا۔

Huma Qureshi Novels

دو ماہ؟"

اس نے خود ہی کہا۔

"تم دو ماہ سے اس کمرے میں رہ رہی ہو۔۔مزید کب تک ناراضی قائم رکھنے کا ارادہ ہے تمھارا۔۔" وہ خفا ہوا تھا۔

میرم نے کپڑے الماری میں رکھتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"جب تک میرا دل چاہے۔"

زاران کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آگئی۔

"اچھا۔۔۔تو دل کا معاملہ ہے؟"

Huma Qureshi Novels

میرم نے اسے گھورا۔

جی۔”

زاران ذرا سا جھکا۔

تو پھر دل کو منانا پڑے گا۔”

میرم نے فوراً نظریں پھیر لیں۔

آپ اپنا وقت ضائع نہ کریں۔”

میں نے آج کا وقت اسی کام کے لیے رکھا ہے۔”

میرم نے بے اختیار اسے دیکھا۔

Huma Qureshi Novels

زاران کے چہرے پر اس بار شرارت کے ساتھ ایک سنجیدگی بھی تھی۔

میں سنجیدہ ہوں، میرم۔"

وہ چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔

اب مزید تمہیں یہاں نہیں رہنے دوں گا۔"

اور اگر میں نہ مانی؟"

میرم کے لہجے میں پہلی بار ہلکی سی چیلنج تھی۔

زاران مسکرایا۔

Huma Qureshi Novels

تو منالونگا۔۔ کیونکہ اب مجھے لگتا ہے۔۔ ہمیں سنجیدگی"

سے اس رشتے کے بارے میں سوچنا چاہئے۔۔

وہ ایک قدم مزید قریب آیا۔ میرم استہزائیہ مسکرائی۔۔

سب کچھ اس شخص کی مرضی سے ہونا تھا کیا؟

"جب آپ کا دل چاہئے گا آپ میری طرف قدم اٹھالیں

گے۔۔اور جب دل چاہئے گا مجھے بے عزت کردیں

گے؟" نجانے کیوں مگر آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی۔۔

لہجہ آپ ہی گلوگیر ہو گیا تھا۔۔زاران سنجیدہ ہوا۔۔

Huma Qureshi Novels

"میرم میں اتنے دن بعد گھر واپس آیا تھا۔۔میں زہنی طور پر ڈسٹرب تھا۔۔اور تمھاری اس بیوقوفانہ حرکت نے مجھے طیش دلا دیا تھا۔۔مانتا ہوں کہ غلطی میری تھی۔۔مگر تمھیں بھی تو اپنے شوہر کے مزاج کا خیال رکھنا چاہئے تھا۔۔"میرم نے اس بار ناگواری سے اسے دیکھا تھا۔

"ایسا کونسا مزاج ہے آپ کا؟ جو ہر وقت بگڑا ہی رہتا ہے۔" وہ طنزیہ بولی۔توزاران لب بھینچ گیا۔۔

Huma Qureshi Novels

”خیر جو ہوا، سو ہوا، سب بھول جاؤ۔ میں معذرت کرتا ہوں۔۔اب روم میں واپس چلو۔۔“ وہ صلاح جو آنداز میں بولا مگر میرم اتنی جلدی ماننے والوں میں سے کہاں تھی۔۔

”سوری زاران مگر اب میرا دل راضی نہیں ہے۔“ وہ ابھی نہیں پگھلی تھی۔

”مجھے سے جب نکاح کے لئے رضامندی دے دی تھی تو مزید فضول سے بہانوں کی گنجائش باقی نہیں رہی۔۔“ اس بار لہجے میں سختی در آئی تھی۔۔۔

Huma Qureshi Novels

میرم نے جواب دینے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ

اچانک زاران کا موبائل زور سے بج اٹھا۔ کمرے میں

پھیلی خاموشی میں ارتعاش سا برپا ہوا تھا۔۔

زاران نے جیب سے موبائل نکالا۔ اسکرین پر اپنے مینیجر

کا نام دیکھ کر اس کی پیشانی پر ہلکی سی شکن پڑی۔

"اس وقت کال؟"

وہ چند لمحے اسکرین دیکھتا رہا، پھر فوراً کال اٹھالی۔

ہیلو؟"

Huma Qureshi Novels

دوسری طرف سے جانے کیا کہا گیا کہ زاران کے چہرے کے تاثرات یک دم بدل گئے۔میرم بھی بغور اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ ملاحظہ کر رہی تھی۔۔۔

کیا؟"

وہ چند لمحے خاموشی سے سنتا رہا۔پھر اس کی گرفت موبائل پر مضبوط ہو گئی۔

تم ابھی مجھے ساری ڈیٹیلز بھیجو۔"

دوسری طرف سے کچھ کہا گیا۔

Huma Qureshi Novels

زاران نے بے چینی سے کمرے میں ایک نظر دوڑائی۔ پھر گہری سانس بھر کر کال بند کر دی تھی۔۔۔

کیا ہوا؟''

مگر زاران نے جواب دینے کے بجائے تیزی سے دروازے کی جانب قدم بڑھا دیے۔

زاران؟''

وہ رکنے کے بجائے بس اتنا کہہ سکا۔

''تم روم میں چلی جاؤ پلیز۔۔ صبح بات کریں گے۔''

اور اگلے ہی لمحے وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

Huma Qureshi Novels

میرم کچھ لمحے حیرت سے بند ہوتے دروازے کو دیکھتی

رہی۔

پھر آہستہ سے سر جھٹکا۔

پتہ نہیں کیا ہو گیا۔۔۔"

وہ دوبارہ اپنے کپڑوں کی طرف متوجہ ہو گئی۔

مگر ابھی اس نے ایک لباس ہاتھ میں لیا ہی تھا کہ اس کا

موبائل بج اٹھا۔

ایک بار۔

پھر دوسری بار۔

Huma Qureshi Novels

پھر مسلسل۔

میرم نے پہلے تو توجہ نہیں دی۔

مگر جب موبائل مسلسل بجتا رہا تو اس نے جھنجھلا کر اسے اٹھالیا۔

اسکرین پر بے شمار نوٹیفکیشنز موجود تھے۔

سوشل میڈیا کی اطلاعات۔

میسجز۔

کالز۔

ٹیگز۔

Huma Qureshi Novels

اتنی زیادہ اطلاعات دیکھ کر اس کی بھنویں سکڑ گئیں۔

اتنے سارے میسجز؟"

اس نے حیرت سے سرگوشی کی۔وہ جیسے جیسے دیکھتی جا رہی تھی۔۔غصے کی زیادتی سے چہرہ سرخ پڑتا جا رہا تھا۔۔

ایک تصویر۔

پھر دوسری۔

پھر تیسری۔

اس نے ایک تصویر کھولی۔

Huma Qureshi Novels

پھر اگلی۔

جیسے جیسے وہ تصاویر دیکھتی گئی، اس کے چہرے کا رنگ

بدلتا گیا۔

پہلے حیرت۔

پھر بے یقینی۔

اور پھر۔۔۔۔ غصہ۔

اس کی انگلیاں کانپنے لگیں۔

اس نے اگلی تصویر کھولی۔

پھر اگلی۔

Huma Qureshi Novels

اب اس کے سینے میں جیسے آگ بھڑک اٹھی تھی۔وہ تصویریں ہر جگہ سوشل میڈیا پر گردش کر رہی تھیں۔۔۔

لوگوں کے تبصرے۔۔

وائرل ہوتی پکچرز۔۔۔

میڈیا میں چلتی نیوز۔۔۔

زو معنی سوال۔۔۔

ان کے رشتے کے حوالے سے اٹھتے سولات۔۔۔۔

Huma Qureshi Novels

ان سب نے میرم عبداللہ کے دماغ کو مفلوج کر کہ رکھ دیا

تھا۔۔۔غصے میں موبائل ایک طرف کو اچھل دی اتھا۔۔

جو دور جا گرا تھا۔۔۔پھر اپنا سر ہاتھوں میں تھام کر بیٹھ

گئی۔۔۔

"میں اس بے وفائی کے لئے آپ کو کبھی معاف نہیں

کرونگی زاران۔۔۔"آپ نے ہمیشہ میری حق تلفی کی

ہے۔۔میرا حق کسی اور کو دے ئے ہے۔۔"

Huma Qureshi Novels

گھٹنوں میں چہرہ چھپائے وہ آنسوؤں اور سسکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔چہرہ غصے کی زیادتی کے باعث سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔

"زاران نے اس سے یہ کیسا انتقام لیا تھا۔۔"سوچ سوچ کر اسکا دماغ مفلوج ہو رہا تھا۔۔۔

رات کے پچھلے پہر زاران اپنے کمرے میں بے چینی سے ٹہل رہا تھا۔کمرے کی خاموشی بار بار اس کی بلند ہوتی آواز سے ٹوٹ رہی تھی۔موبائل اس کے کان سے لگا ہوا تھا

Huma Qureshi Novels

اور دوسری طرف اس کا مینیجر مسلسل اسے کچھ سمجھانے

کی کوشش کر رہا تھا۔۔

"مجھے کچھ نہیں سننا، مجھے ہر جگہ سے یہ تصویریں ہٹوانی

ہیں۔"

اس کی آواز میں غصہ ہی نہیں، بے بسی بھی شامل

تھی۔ سوچ کر دماغ پھٹا جا رہا تھا۔۔

"زاران، ہم پوری کوشش کر رہے ہیں، لیکن۔۔۔۔۔"

"مجھے کوشش نہیں چاہیے! وہ یکدم دھاڑا۔"

Huma Qureshi Novels

"مجھے رزلٹ چاہیے، سمجھ میں آیا تمہیں؟"اس کا دماغ اس وقت کچھ بھی پراسس کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔۔۔

لندن کے اس ہوٹل میں بنائی گئی وہ تصاویر اب صرف کسی ایک پیج یا اکاؤنٹ تک محدود نہیں رہی تھیں۔وہ ہر طرف پھیل چکی تھیں۔

سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر لوگ انہیں ایک دوسرے کو بھیج رہے تھے۔مختلف پیجز پر اسکرین شاٹس لگ چکے تھے اور ہر گزرتے لمحے کے ساتھ نئے اکاؤنٹس انہیں

Huma Qureshi Novels

شیئر کر رہے تھے۔ شینا کا پشت دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا۔۔

اس رات اس نے یہی جوڑا پہن رکھا تھا۔۔ لڑکی کا چہرہ

واضح نہیں تھا۔۔ مگر نشے میں جھومتے زاران کا شینا کو

تھامنا بیڈ کے "مناظر۔۔۔ سوچ سوچ کر اسکا دماغ پھٹا جا

رہا تھا۔۔۔ زاران نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند

کیں۔

"تمھیں اندازہ بھی ہے کہ یہ سب میرے کرئیر کو کس

طرح نقصان پہنچا سکتا ہے، میرے ریلشن شپ پر اسکا کیا

اثر پڑے گا۔"

Huma Qureshi Novels

دوسری طرف سے مینیجر نے کچھ کہا تو زاران نے فوراً

بات کاٹ دی۔۔

”مجھے کسی بھی میڈیا والے سے بات نہیں کرنی۔ کسی کو

بھی بیان نہیں دینا۔“

اسی لمحے اس کا دوسرا فون بج اٹھا۔

پھر تیسری بار۔

پھر مسلسل۔

Huma Qureshi Novels

اسکرین پر ایک کے بعد ایک میڈیا چینلز اور صحافیوں کے نمبرز نمودار ہو رہے تھے۔ زاران نے ایک نظر موبائل پر ڈالی اور کال کاٹ دی۔

چند سیکنڈ بعد پھر فون بج اٹھا۔ اس نے اسے بھی نظر انداز کر دیا۔

"اور سنو۔۔۔" اس نے مینیجر سے کہا، "جو بھی پوسٹ، تصویر یا ویڈیو ہماری طرف سے ہٹ سکتی ہے، فوراً ہٹواؤ۔ باقی کے لیے قانونی ٹیم کو لگاؤ۔

لیکن زاران، یہ اب بہت پھیل چکا ہے۔"

Huma Qureshi Novels

زاران کی آنکھوں میں غصہ مزید گہرا ہو گیا۔

اسی لیے کہہ رہا ہوں، جو کچھ ہمارے اختیار میں ہے وہ تو"

کرو!

وہ چند لمحے خاموش رہا۔

"مجھے نہیں چاہیے کہ ایک بھی تصویر مزید میری فیملی"

تک پہنچے۔

یہ کہتے ہوئے اس کی نگاہ بے اختیار دروازے کی طرف

اٹھ گئی۔ عبداللہ خاندان کو بے ساختہ اپنی فیملی کہہ گیا

تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"میرم۔" ایک لمحے کے لیے اس کے چہرے پر غصے کی جگہ خوف نے لے لی تھی۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ اس وقت وہ کیا سوچ رہی ہو گی۔

"میں ابھی کسی کو جواب نہیں دوں گا۔"

اس نے آخری بار مینیجر سے کہا۔

"بس تم یہ سب سنبھالو۔ باقی میں دیکھ لوں گا۔"

کال ختم ہوئی۔

کمرے میں اچانک مکمل خاموشی چھا گئی۔

Huma Qureshi Novels

زاران وہیں کھڑا رہا۔چند لمحے پہلے تک جس شخص کی آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی،اب وہ اپنے ہی خیالوں میں گم تھا۔۔ نگاہوں کے سامنے سالوں پرانے مناظر چل رہے تھے۔۔۔عبداللہ صاحب کی ڈانٹ پھٹکار، دھتکار،سب کچھ سماعتوں میں گونجنے لگا تھا۔۔ گویاان تصویروں نے عبداللہ صاحب کے خدشات پر مہر ثبت کر دی تھی۔۔ کہ وہ ایک بدکردار باپ کی بدکرادر اولاد تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

یہ وار اتنا جان دار تھا کہ زاران نے شدت سے چلاتے ہوئے سامنے رکھی شیشے کی میز پر پاؤں مارتے اسے پل میں چکنا چور کر دیا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زاران کے ذہن میں جیسے ہی میرم کا خیال آیا تھا، وہ ایک لمحے کی بھی تاخیر کیے بغیر اپنے کمرے سے باہر نکل آیا تھا۔ وہ جانتا تھا۔۔ وہ پاگل سی لڑکی اس کے لیے کس قدر جذباتی تھی۔

Huma Qureshi Novels

اور آج جو کچھ اس نے دیکھا تھا، وہ اس کے لیے کتنا بڑا

صدمہ ہو سکتا تھا۔

دروازے تک پہنچ کر اس نے ہینڈل گھمایا۔ دروازہ کھلا تو

اندر کی خاموشی نے جیسے اس کے قدم روک دیے تھے۔

کمرے کی لائٹ جل رہی تھی۔

"میرم۔۔"اس نے ہولے سے سرگوشی میں پکارا تو اس

کی ہچکیاں مزید بلند ہو گئی تھیں۔۔ وہ مسلسل آنسوؤں

سے رو رہی تھی۔۔ زاران کو اب اس پر ترس آنے لگا

تھا،،

Huma Qureshi Novels

ایسے جیسے جانے کتنی دیر سے اپنے اندر جمع ہر دکھ آنسوؤں کے راستے باہر نکال رہی ہو۔

زاران دروازے پر کھڑا اسے دیکھتا رہ گیا تھا وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا اس کے قریب آیا۔ میرم کو شاید اس کے آنے کا احساس بھی نہیں ہوا تھا۔ وہ بدستور گھٹنوں میں سر دیے روئے جا رہی تھی۔ زاران اس کے سر پر آ کھڑا ہوا۔ کچھ لمحے تک وہ خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

Huma Qureshi Novels

”میرم اس طرح کیوں رو رہی ہو یار؟“ اس کے بے انتہا نزدیک گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا، میرم ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی۔۔

”میں مر گیا ہوں کیا جو اس طرح رو رہی ہو؟“ اس بار وہ چڑ گیا تھا۔۔

”میری آپ سے محبت مر گئی ہے۔۔ اس کا ماتم بنا رہی ہوں۔۔ سن لیا آپ نے۔۔ اب میرے کمرے سے چلیں جائیں۔۔ اس سے قبل کے میں خود کو کوئی نقصان پہنچا لوں۔۔“ وہ عجیب ہزیانی کی سی کیفیت سے داؤ و چار

Huma Qureshi Novels

چلا رہی تھی۔۔زاران کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے۔مگر

وہ خود پر ضبط کے کڑے پہرے بیٹھا گیا۔۔

"میرم۔۔۔۔ایک بار میری بات سن لو تسلی سے۔۔"

اس نے صفائی دینی چاہی۔۔

"نہیں سننی مجھے آپ کی کوئی بات۔۔ سمجھ کیوں

نہیں آتا آپ کو۔۔"اس بار وہ آپے سے باہر ہوئی

تھی۔۔چہرہ رونے کی زیادتی سے سرخ پڑ گیا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

”وہ تصویریں جعلی ہیں۔۔تم خود غور سے دیکھو۔۔کچھ بھی حقیقت نہیں ہے۔۔مان لیا تم میری پسند یا محبت نہیں ہو۔۔مگر میں کوئی ہلکے کردار کا شخص نہیں ہوں۔۔“

میں تمہیں قسم دے کر کہہ رہا ہوں، میرم۔۔۔ان” تصویروں میں جو کچھ دکھایا جا رہا ہے، وہ حقیقت نہیں ہے۔

صفائیاں پیش کرنا اس کے لئے دنیا کا سب سے مشکل کام تھا۔۔اور عبداللہ خاندان کے لوگ ہمیشہ اسے اس کرب سے گزارتے تھے۔۔

Huma Qureshi Novels

”میں وہاں ایک پارٹی میں گیا تھا۔۔۔کچھ پرانے دوست

ملے تھے۔اس کے بعد مجھے کچھ یاد نہیں۔

اس کی آواز میں الجھن اتر آئی تھی۔۔میرم کے تاثرات

یں کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔

”صبح جب آنکھ کھلی تو میں ہوٹل کے کمرے میں تھا۔مجھے

خود نہیں معلوم تھا کہ میرے ساتھ کیا ہوا ہے۔

میرم استہزائیہ مسکرا کر رخ پھیر گئی۔۔اسکا یہ آنداز جان

لیوا تھا۔بھلا اسے کہاں عادت تھی میرم کی بے رخی

Huma Qureshi Novels

برداشت کرنے کی۔۔۔وہ تو سب سہنے کے باوجود اس

کے آگے پیچھے گھومتی تھی۔۔۔

میں نے اسی وقت پاکستان کی فلائٹ بک کروائی تھی۔"

وہ مسلسل بول رہا تھا۔۔اپنی صفائی پیش کر رہا تھا۔۔کیونکہ

سامنے بیٹھی لڑکی اس کے لئے کیا حثیت رکھتی تھی۔۔

اس کا اسے خود بھی آندازہ نہیں تھا۔۔۔

اگر میں نے واقعی کچھ کیا ہوتا تو کیا میں واپس آنے کی"

اتنی جلدی کرتا؟

میرم کے آنسو اب بھی تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

Huma Qureshi Novels

میرم۔۔۔میری طرف دیکھو۔"

اس بار بھی کوئی جواب نہیں آیا۔

تمہیں شاید میری کسی بات پر یقین نہ آئے۔۔۔ مگر کم "
از کم اتنا یقین ضرور کرنا کہ میں نے تمہارے ساتھ بے
وفائی نہیں کی۔ باقی اب میں تمھیں اپنے کردار کی صفائی
نہیں دونگا۔۔"میرم ہنوز رخ پھیر کر بیٹھی تھی۔۔

میرم کی سسکیاں جیسے اس کے صبر کا امتحان لے رہی
تھیں۔وہ پہلے ہی اس صورتِ حال کو سنبھالنے میں خود کو
بے حد بے بس محسوس کر رہا تھا اور اب اس کے مسلسل

Huma Qureshi Novels

رونے سے اس کے اندر کا اضطراب غصے میں بدلنے لگا

تھا۔اب وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"بس کرو،میرم!"

اس بار اس کی آواز سخت تھی۔

میرم کی سسکیاں ایک لمحے کو تھم سی گئیں۔

زاران نے جھک کر اس کی کہنی تھامی اور اسے اٹھا کر اپنے

مقابل کھڑا کر دیا۔

"میں نے کہا بس کرو!اس طرح رونے سے کیا مل جائے

گا تمہیں؟

Huma Qureshi Novels

مگر اگلے ہی لمحے اس کی نظر میرم کے چہرے پر پڑی تو اس کے الفاظ جیسے خود ہی رک گئے۔

اس کا چہرہ رونے سے سرخ ہو چکا تھا۔ آنکھیں سوجی ہوئی تھیں، پلکوں پر آنسو ٹھہرے تھے اور بکھرے بال اس کے چہرے سے الجھ رہے تھے۔ زاران کے دل کو کچھ ہوا تھا۔ اس نے بے اختیار اپنی گرفت ڈھیلی کر دی۔

مگر میرم کے اندر ایک اشتعال برپا تھا۔۔۔اس نے اچانک آگے بڑھ کر زاران کا گریبان پکڑ لیا۔

زاران ایک لمحے کو ساکت رہ گیا۔

Huma Qureshi Novels

میرم کی آنکھوں میں آنسو تھے، مگر اس وقت ان

آنسوؤں سے کہیں زیادہ شدید غصہ تھا۔

"بتاؤ زاران یوسف!

اس کی آواز سسکیوں کے باعث ٹوٹ رہی تھی۔

"تم سے محبت کرنا میرا اتنا بڑا جرم تھا کہ تم نے مجھے یہ سزا

دی؟

زاران نے اسے دیکھتے ہوئے کچھ کہنا چاہا، مگر میرم نے

اس کے گریبان پر گرفت اور مضبوط کر دی۔اور پھر اسکا

Huma Qureshi Novels

طرز تخاطب زران کے لفظو لبوں میں ہی دم توڑ گئے

تھے۔۔۔

میرے اپنوں کی نظروں میں گرا دیا مجھے۔۔۔"

اس کی آواز بلند ہو گئی۔

"میری اپنی نظروں میں گرا دیا۔۔"آنسو گال پر سے

پھسلتے بے مول ہو رہے تھے۔۔

"میں نہیں جانتی تھی کہ تم اتنے گرے ہوئے آدمی

ہو۔"

Huma Qureshi Novels

زاران کے چہرے پر ایک لمحے کو تکلیف ابھری۔ مگر آج

وہاسے بولنے دے رہا تھا۔۔ عبداللہ خاندان کا تو یہ شیوہ

تھا،، مگر حقیقت جانے الزام تراشی کرنے کا۔۔

"میرم، میری بات۔۔۔"

نہیں"

!آج مجھے کچھ نہیں سننا"

اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔

میں نے تمہیں کیا سمجھا تھا اور تم کیا نکلے؟ میں نے تم پر"

!اعتبار کیا تھا۔۔۔اپنی محبت پر اعتبار کیا تھا

Huma Qureshi Novels

اس کی آواز آخر میں بری طرح ٹوٹ گئی۔ وہ آج سارے آدب اور لحاظ بھول گئی تھی۔۔ اسے آنداز پر زاران نے بمشکل اپنا غصہ ضبط کیا تھا۔۔۔

زاران خاموش کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ میرم نے آنکھیں بند کیں اور جیسے اپنے اندر کے سارے درد کو ایک ہی جملے میں سمیٹ دیا۔

میں لعنت بھیجتی ہوں اپنی محبت پر۔۔۔"

یہ کہتے ہوئے اس کی گرفت زاران کے گریبان سے ڈھیلی پڑ گئی۔

Huma Qureshi Novels

زاران وہیں کھڑا رہ گیا۔

"میں اپنی محبت پر، اپنی غلطی پر لعنت بھیجتی ہوں۔ بالکل ٹھیک کہتے ہیں گرینڈ پا تمھارے بارے میں۔ تم ایک بدکردار آدمی ہو زاران یوسف۔۔۔۔" الفاظ تھے یا زہر۔۔۔۔

"میرم۔۔۔۔" گویا کسی نے پرانے زخموں پر نمک چھڑک دیا تھا۔۔۔ کوئی یقین نہ کرتا مگر وہ تو کرتی نا۔۔ وہ تو اسکی محبت کی دعویدار تھی۔۔۔

Huma Qureshi Novels

"پیچھے ہٹو۔۔اور خبردار جو آئندہ کے بعد میرے کردار کے بارے مُں ایک لفظ بھی کہا تھا۔۔اتنی دیر سے تمھاری بکواس صرف اس لئے برداشت کر رہا تھا کیونکہ تم میری بیوی ہو۔۔تم مجھ سے صفائی مانگنے کا حق رکھتی ہو۔۔مگر جو گناہ میں نے کیا ہی نہیں۔۔میں اس کی مزید کوئی صفائی پیش نہیں کرونگا۔۔"وہ جھٹکے سے اپنا گریبان اسکی کمزور گرفت سے آزاد کرواتا کمرے سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔جبکہ پیچھے شکست خورسی میرم بیڈ کا سہارا لئے فرش پر بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔

Huma Qureshi Novels

خر یہ لڑکی خود کو سمجھتی کیا تھی؟

اگر وہ واقعی اتنا ہی گیا گزرا ہوتا، جتنا ابھی وہ اسے اپنی نظروں میں بنا کر کھڑی تھی، تو سب سے پہلے وہ اسی کا استعمال کرتا۔

وہ لڑکی جو گزشتہ کئی ماہ سے اسی کی خواب گاہ میں اس کے پہلو میں موجود تھی۔۔۔ جس پر اس نے حق رکھنے کے باوجود کبھی حق نہیں جتایا تھا۔ آج اسی کے سامنے کھڑی ہو کر اسے بد کردار کہہ رہی تھی۔

زاران کے جبڑے غصے سے بھنچ گئے تھے۔

Huma Qureshi Novels

اس کے ذہن میں میرم کے کہے ہوئے الفاظ بار بار گونج رہے تھے۔

میں نہیں جانتی تھی کہ تم اتنے گرے ہوئے آدمی" ہو۔۔۔

"بدکردار آدمی۔۔۔"

وہ گاڑی تک پہنچا اور غصے سے دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا۔۔چند ہی لمحوں بعد گاڑی یوسف ہاؤس سے نکل کر سڑک پر دوڑ رہی تھی اس کے ہاتھ

Huma Qureshi Novels

اسٹیئرنگ پر سختی سے جمے ہوئے تھے اور آنکھوں میں غصہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔

وہ سڑک پر نظریں جمائے ہوئے تھا، مگر ذہن اب بھی اسی کمرے میں اٹکا ہوا تھا۔ اسے میرم کی سرخ آنکھیں یاد آ رہی تھیں۔

اس کے کانپتے ہونٹ۔

اور وہ الفاظ۔۔۔ جنہوں نے اس کے غصے کے باوجود کہیں نہ کہیں دل پر ضرب لگائی تھی۔

زاران نے جھنجھلا کر سر جھٹک دیا۔۔

Huma Qureshi Novels

اسے اپنے اوپر غصہ تھا، میرم پر غصہ تھا اور شاید سب سے زیادہ اس پوری صورتِ حال پر غصہ تھا جس نے اسے ایسی جگہ لا کھڑا کیا تھا جہاں اسے اپنی صفائی بھی ایک جرم جیسی محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے گاڑی کی رفتار کچھ اور بڑھا دی۔ آج وہ واپس نہیں جانا چاہتا تھا۔۔۔

کم از کم اتنی جلدی تو ہر گز نہیں۔

اسے اپنے غصے کو ٹھنڈا کرنے کے لیے وقت چاہیے تھا۔ گاڑی شہر کی مصروف سڑکوں میں کہیں دور نکل گئی۔

Huma Qureshi Novels

جبکہ یوسف ولا کے ایک کمرے میں۔۔۔۔۔میرم پتھر

کی مورت بنی، اپنی قسمت پر ماتم کناں تھی۔۔اپنے ماں

باپ کی ازیت کا باعث بننے کے بعد آج اسے سہی معنوں

میں اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا۔۔

اور اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ جس شخص کے لیے اس نے

اپنی محبت تک کو سب کچھ سمجھ لیا تھا، وہ آج اسے اتنا اجنبی

کیوں لگ رہا تھا۔

ـــــــــــــــــــــــــ

Huma Qureshi Novels

کراچی کے پوش علاقے میں واقع عبداللہ ہاؤس میں ایک بے معنی سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔ہر شخص ایک دوجے سے نظریں چرا رہا تھا۔۔۔

ڈرائنگ روم میں موجود بڑی ایل ای ڈی اسکرین پر نیوز چینل کی بریکنگ نیوز مسلسل چل رہی تھی۔

مشہور پاکستانی سنگر زاران یوسف ایک بار پھر تنازعے کی" زد میں۔۔۔

اسکرین پر زاران کی مختلف تصاویر ایک کے بعد ایک دکھائی جا رہی تھیں۔

Huma Qureshi Novels

کبھی کسی کنسرٹ کی۔۔۔۔۔

کبھی کسی ایوارڈ شو کی۔۔۔۔۔

اور پھر وہی متنازعہ تصاویر۔۔۔۔۔

جنہوں نے چند ہی گھنٹوں میں پورے ملک کو اپنی لپیٹ

میں لے لیا تھا۔

نیوز اینکر کی آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔

سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی ان تصاویر نے زاران"

یوسف کی نجی زندگی پر ایک بار پھر کئی سوالات کھڑے

کر دیئے ہیں۔۔۔۔۔ذرائع کے مطابق ان کی اہلیہ میرم

Huma Qureshi Novels

عبداللہ بھی اُس وقت پاکستان میں موجود تھیں۔۔ تو وہ وہ

تصویریں کس کی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ سنتے ہی صوفے پر بیٹھی میرم کی والدہ کے چہرے کا

رنگ بدل گیا۔

ان کی نظریں اسکرین پر جم سی گئی تھیں۔

زاران کی تصویر کے نیچے چلتی ہوئی سرخ پٹی۔۔۔۔۔

زاران یوسف کا نیا اسکینڈل۔۔۔۔۔"

ان کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔

انہوں نے بے اختیار اپنے سینے پر ہاتھ رکھا۔

Huma Qureshi Novels

"یااللہ۔۔۔۔"

لبوں سے بمشکل نکلا تھا۔

ان کے برابر بیٹھیں میرم کے والد بھی پتھر کے بنے اسکرین کو دیکھ رہے تھے۔

"بھلا ان کی لاڈلی کا نصیب اس قدر سیاہ کیسے ہو سکتا تھا؟ جیسے انھوں نے ہمیشہ ہتھلی کا چھالہ بنا کر رکھا تھا وہ آج زمانے کے رحم و کرم پر آگئی تھی۔۔میرم کی والدہ نے نم آنکھوں سے شوہر کی طرف دیکھا۔

"ہم نے اپنی بیٹی کے ساتھ بہت زیادتی کی ہے۔۔۔۔"

Huma Qureshi Novels

ان کی آواز بھرا گئی۔

"ہمیں کبھی اسے اس شادی کے لیے مجبور نہیں کرنا

چاہیے تھا۔"

"وہ بچی تھی ہم اسے سمجھا بھی تو سکتے تھے۔۔"

میرم کے والد نے نظریں جھکا لیں۔ان کے پاس اس

بات کا بھی کوئی جواب نہیں تھا۔۔ابتسام صاحب تو بالکل

خاموش تھے۔۔۔جبکہ عرشمان عبداللہ کا غصے سے برا حال

تھا۔۔

"یہ سب حد سے زیادہ ہو رہا ہے۔۔۔۔"

Huma Qureshi Novels

وہ دانت بھینچ کر بولا۔

ہر خبر میں بس میرم کا نام کیوں لیا جا رہا ہے؟"

"میں نے پہلے ہی کہا تھا۔۔۔وہ لڑکا ٹھیک نہیں ہے۔۔

یہ شادی ضروری نہیں تھی۔

سب کی بے اختیار عرشمان صاحب کو دیکھا تھا۔۔ جبکہ

عیسیٰ کا تو کچھ پتہ ہی نہیں تھا۔۔ابھی ایک بیٹے کا اسکینڈل

بھگتا کر بیٹھے تھے اور اب دوسرا سر پر آن کھڑا ہوا تھا۔۔

عبداللہ خاندان مسلسل کنٹورسی کا شکار چلا رہا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

مجھے پہلے دن سے معلوم تھا کہ زاران یوسف کا کردار"

صاف نہیں ہے۔

میرم کی والدہ نے نم آنکھوں سے اپنے سسر کو دیکھا،

جنھیں پوری دنیا کو اپنے اشاروں پر چلانے کی عادت سی

تھی۔۔

مگر آپ نے ہی تو۔۔۔۔۔"

وہ کہتے کہتے رک گئیں۔

ابتسام صاحب کی نظریں ان پر اٹھیں۔

ہاں۔۔۔۔۔میں نے ہی شادی کروائی تھی۔"

Huma Qureshi Novels

چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ان کے چہرے پر سختی مزید

گہری ہو گئی۔

لیکن اگر میرم نے اپنی وہ حرکت نہ کی ہوتی۔۔۔۔۔تو"

میں کبھی بھی اس لڑکے سے اس کی شادی نہ کرواتا۔

کمرے میں بیٹھے سب لوگ خاموش ہو گئے۔

وہ پرانی بات آج پھر کسی زخم کی طرح تازہ ہو گئی تھی۔

ابتسام صاحب نے نظریں اسکرین سے ہٹا لیں۔

میں نے صرف اس کی غلطی کی سزا ختم کرنے کے لیے"

یہ فیصلہ کیا تھا۔ عیسیٰ شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ تین دن

Huma Qureshi Novels

بعد بارات تھی۔۔تو کیا منہ دکھاتے ہم زمانے والوں کو؟

بھلا کیسے فیس کرتے تم؟"

ان کے لہجے میں کوئی نرمی نہیں تھی۔

مجھے اس لڑکے سے کبھی کوئی امید نہیں تھی۔"

عرشمان نے کچھ کہنا چاہا، مگر خاموش ہو گئے۔۔

کیونکہ وہ جانتا تھا۔۔۔۔

بابا کے سامنے اس وقت زاران کے حق میں ایک لفظ کہنا

بھی آسان نہیں تھا۔

Huma Qureshi Novels

اگر زاران واقعی قصور وار نہ ہو تو؟" اس بار عرشمان نے

تھوڑی تسلی دلانی چاہی تھی۔۔

مگر وہ سوال ابھی اس کے لبوں تک نہیں آیا تھا۔

ٹی وی پر نیوز اینکر کی آواز دوبارہ بلند ہوئی۔

دوسری جانب زاران یوسف کی اہلیہ میرم عبداللہ کی "

جانب سے تاحال کوئی مؤقف سامنے نہیں آیا۔۔۔۔

میرم کی والدہ نے فوراً ٹی وی کی طرف دیکھا۔

ان کی آنکھوں سے ایک آنسو پھسل کر رخساروں پر بہہ گیا

تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

وہ کچھ بولے گی بھی نہیں۔۔۔اس کے اپنوں نے جو"

اسے بے آسرا کر دیا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ساری رات سڑکوں پر گاڑی دوڑانے کے بعد وہ بالآخر

ایک نتیجے پر پہنچا تھا۔۔اور اب اس پر مزید سوچنے کی

بجائے، اسی وقت عمل کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔گاڑی

تیزی سے یوسف ولا کے راستے پر گامزن تھی۔

رات کافی بیت چکی تھی، مگر زاران کی آنکھوں میں نیند کا

نام ونشان تک نہیں تھا۔ساری رات وہ اپنے غصے، اپنی

Huma Qureshi Novels

الجھن اور میرم کے کہے ہوئے الفاظ کے درمیان الجھا رہا

تھا۔

میں لعنت بھیجتی ہوں اپنی محبت پر۔۔۔"

وہ جملہ جتنا یاد آتا، اس کا جبڑا اتنا ہی بھنچ جاتا۔

مگر اب وہ جانتا تھا کہ غصے میں وہاں سے نکل آنا مسئلے کا

حل نہیں تھا۔

اسے کچھ کرنا تھا۔

اور وہ بھی۔۔۔ابھی۔

Huma Qureshi Novels

گاڑی ولا کے پورچ میں آکر رکی تو زاران نے انجن بند کیا
اور ایک لمحہ بھی ضائع کیے بغیر باہر نکل آیا۔اس کے قدم
غیر معمولی تیزی سے اٹھ رہے تھے۔وہ ولا کا وسیع ہال
عبور کرتا ہوا سیدھا سیڑھیوں کی جانب بڑھا۔

رات کی خاموشی میں اس کے قدموں کی آواز صاف سنائی
دے رہی تھی۔

وہ تیزی سے میرم کے کمرے میں پہنچا تھا۔۔اور بغیر
کسی توقف کے اس کمرے کے دروازے کے سامنے جا
کھڑا ہوا جہاں آج کل میرم رہائش پذیر تھی۔ایک لمحے

Huma Qureshi Novels

کے لیے اس کا ہاتھ دروازے کے ہینڈل پر ٹھہرا۔ پھر اس نے دروازہ کھول دیا۔ کمرے کے اندر مدھم روشنی جل رہی تھی۔

میرم شاید سوئی نہیں تھی۔

وہ کھڑکی کے قریب بیٹھی تھی، گھٹنوں کے گرد بازو لپیٹے، نظریں باہر پھیلے اندھیرے پر جمی ہوئی تھیں۔ زاران کی آہٹ پر اس نے فوراً پلٹ کر دیکھا۔ اسے سامنے دیکھتے ہی اس کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لیے حیرت ابھری۔ پھر وہ نظریں جھکا گئی۔ زاران چند قدم اندر آیا۔

Huma Qureshi Novels

اس کی نظریں سیدھی میرم پر تھیں۔اس بار اس کے چہرے پر غصہ نہیں تھا۔۔

"میرم۔۔۔"

اس کی آواز سن کر میرم نے پلکیں اٹھائیں۔

زاران نے چند لمحے اسے دیکھا، پھر قدرے سنجیدہ لہجے میں بولا۔

اٹھو۔"

میرم کی بھنویں سکڑ گئیں۔

وہ کچھ سمجھ نہ پائی۔

Huma Qureshi Novels

"اپنے روم میں واپس چلو۔۔۔'

اران اسے اپنے روم میں واپس لے جانا چاہتا تھا، مگر میرم حسبِ معمول اپنی ضد پر اڑ گئی تھی۔ زز

میں نہیں جاؤں گی آپ کے ساتھ۔۔۔"

وہ آنکھوں میں آنسو لیے صاف انکار کر گئی تھی۔

میرم۔۔۔"

نہیں! آپ مجھے جہاں سے لائے ہیں وہیں چھوڑ" دیں۔۔۔ مجھے آپ کے روم میں نہیں جانا۔

زاران نے ایک گہری سانس لی تھی۔

Huma Qureshi Novels

وہ پہلے ہی ساری رات سڑکوں پر گاڑی دوڑا کر اپنے دماغ کو الجھائے بیٹھا تھا اور اب میرم کی یہ ضد اس کے صبر کا مزید امتحان لے رہی تھی۔

"میرم، خاموشی سے میرے ساتھ چلو۔"

"نہیں جاؤں گی!"

اس بار وہ تقریباً چیخ اٹھی تھی۔

مگر زاران نے اس کی ایک نہ سنی تھی۔

Huma Qureshi Novels

وہ آگے بڑھا اور اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے ساتھ گھسیٹتا ہوا روم میں لے گیا تھا۔۔جو مسلسل مزاحمت کر رہی تھی۔۔۔

میرم راستے بھر اس سے الجھتی رہی تھی، مگر زاران نے اس کی کسی بات کا جواب نہیں دیا تھا۔

چند ہی لمحوں بعد وہ اسے اپنے روم میں لے آیا تھا۔

میرم ابھی کچھ سمجھ بھی نہ پائی تھی کہ زاران نے اسے بیڈ پر جھٹکے سے بٹھا دیا تھا۔

"زاران!

وہ غصے اور خوف سے چیخی تھی۔۔ مگر اسکی چیخ و پکار پر بغیر

کان دھرے وہ اپنے کام میں مصروف رہا تھا۔۔۔

میرم کی نظریں بے اختیار دروازے پر جا ٹھہری تھیں۔

پھر آہستہ آہستہ زاران کی جانب اٹھیں۔

وہ اسے عجیب سی خوفزدہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

وہ مسلسل اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا۔

پھر اچانک اس نے اپنی شرٹ اتاری اور ایک طرف

پھینک دی تھی۔

Huma Qureshi Novels

رات بھر کی تھکن اور اندر جمع ہوتی گھٹن نے اسے بے

چین کر رکھا تھا۔

وہ گہری سانس لیتا ہوا چند لمحوں کے لیے وہیں کھڑا رہا

تھا۔وہ میرم کی طرف دیکھے بغیر خود کو پرسکون کرنے کی

کوشش کر رہا تھا۔۔

مگر دوسری طرف۔۔۔۔

میرم کے دماغ نے جیسے اپنے ہی مطلب نکالنے شروع

کر دیئے تھے۔

بند دروازہ۔۔۔

Huma Qureshi Novels

زاران کا غصہ۔۔۔۔

اور اب اس کا یوں شرٹ اتار دینا۔۔۔۔

اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔

اس نے بے اختیار اپنے دوپٹے کو مضبوطی سے تھام لیا تھا۔

کہیں زاران واقعی۔۔۔۔۔

وہ آگے سوچ بھی نہ سکی تھی۔

اس نے فوراً نظریں جھکالی تھیں۔

Huma Qureshi Novels

زاران نے کسی احساس کے تحت جب اس کی طرف رخ پھیراا تو اس کے چہرے پر پھیلا خوف صاف نظر آگیا تھا۔

وہ چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔

پھر اس کی پیشانی پر شکن اُبھری تھی۔

تمہیں کیا ہوا ہے؟""

میرم نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

بس خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھتی رہی تھی۔ زاران نے ذرا الجھ کر اس کے تاثرات سمجھنے کی کوشش کی

Huma Qureshi Novels

تھی۔۔آخراس وقت اس کے زہن میں مزید کونسی نئ

خرافات نے جنم لیا تھا

”کیا سوچ رہی ہو؟“ وہ کچھ کچھ سمجھتا اس بار غصے سے

استفساریہ بولا۔۔جبکہ وہ ایک نظر اٹھا کر دیکھتی سر جھکا

ئے بیٹھی رہی تھی۔

زاران نے اس کی آنکھوں میں پھیلا خوف دیکھا تو اس کے

دانت ایک بار پھر غصے سے بھینچ گئے تھے

Huma Qureshi Novels

وہ اسے ان نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔ جیسے وہ کوئی

درندہ ہو، اور بس ابھی اسے نوچ کھائے گا۔۔

اس کے اندر کچھ جیسے بہت زور سے ٹوٹا تھا۔اس نے ضبط

سے اپنی کنپٹی سہلائی تھی۔۔

"میں کوئی وحشی درندہ نہیں ہوں!"

اس کی آواز پر میرم ایک دم سہم گئی تھی۔

اس نے بے اختیار اپنے ہاتھ آپس میں بھینچ لیے تھے۔

زاران نے اس کے چہرے پر خوف دیکھا تو اس کا غصہ اور

بڑھ گیا تھا۔

Huma Qureshi Novels

شوہر ہوں تمہارا۔۔۔"

وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولا تھا۔

نکاح میں ہو تم میرے۔۔۔"

اس کی آواز میں غصہ تھا، مگر اس غصے کے پیچھے کہیں گہری چوٹ بھی چھپی ہوئی تھی۔

"مجھے ان سہمی نظروں سے دیکھنا بند کرو۔۔"

وہ چند قدم اس کی جانب بڑھا تھا۔۔ میرم مزید خود میں سمٹ سی گئی تھی۔۔ زاران وہیں ٹھہر گیا تھا۔۔

اس کی نظریں اس کے چہرے پر جمی تھیں۔

Huma Qureshi Novels

"ان نظروں سے دیکھنا بند کردو میرم۔۔۔ورنہ جان سے مار دوں گا تمہیں۔۔۔"

وہ دانت پیستے ہوئے بولا تھا۔کمرے میں ایک دم خاموشی چھاگئی تھی۔میرم نے پلکیں جھکالی تھیں۔

اس کا دل اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا کہ اسے خود اپنی دھڑکنیں سنائی دے رہی تھیں۔

رات کا یہ پہر۔۔۔۔

بند کمرہ۔۔۔۔

سامنے کھڑا ازاران۔۔۔۔

Huma Qureshi Novels

اور اس کا یہ روپ۔۔۔۔

ان کے درمیان حائل عجیب سی خاموشی میرم کے پسینے چھڑانے کے لئے کافی تھی۔۔ کمرے میں اے سی چل رہا تھا مگر اس کے باوجود دونوں پسینے سے شرابور تھے۔۔

زاران ہمیشہ سے سخت تھا، غصے والا تھا، اس کے لہجے میں اکثر سرد مہری ہوتی تھی۔۔۔ مگر آج اس کے چہرے پر جو کیفیت تھی، وہ میرم کے لیے بالکل نئ تھی۔ وہ واقعی ڈر گئ تھی۔

Huma Qureshi Novels

اس نے آہستہ سے اپنا دوپٹہ درست کیا اور خود کو مزید سمٹ کر بیڈ کے کونے میں کر لیا تھا۔

زاران اسے دیکھتا رہا۔ کچھ لمحوں تک۔

پھر اس نے بے بسی سے اپنی آنکھیں بند کر لی تھیں۔

اس کی بس ہو گئی تھی۔

وہ ساری رات خود کو سمجھاتا رہا تھا کہ اسے میرم سے بات کرنی ہے، اسے حقیقت بتانی ہے، اسے اس غلط فہمی سے نکالنا ہے۔۔۔ مگر یہاں آتے ہی وہ ایک بار پھر اپنے غصے کے ہاتھوں مجبور ہو گیا تھا۔

Huma Qureshi Novels

اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ رگڑا تھا۔

یا اللہ۔۔۔بہت دھیمی آواز میں نکلا تھا۔۔"

پھر اس نے میرم کی جانب دیکھا۔وہ اب بھی سہم کر بیٹھی تھی۔

زاران کے سینے میں عجیب سی چبھن ہوئی تھی۔اس نے تو کبھی نہیں چاہا تھا کہ میرم اس سے ڈرے۔وہ تو صرف یہ چاہتا تھا کہ وہ ایک بار۔۔۔صرف ایک بار اس کی بات پر یقین کرلے۔

Huma Qureshi Novels

مگر آج وہ خود ہی اسے مزید خوفزدہ کر بیٹھا تھا۔اس نے نظریں چرا لیں۔

وہ کچھ دیر خاموش رہا تھا۔پھر تلخی سے مسکرایا۔

"اتنا بھی برا نہیں ہوں میں، میرم۔۔۔"

اس کے لہجے میں اس بار غصے سے زیادہ تھکن تھی۔

دماغ بہت تیزی سے چل رہا تھا۔وہ دھیرے سے قریب آیا اور میرم کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔میرم اس اچانک حرکت پر چونکی تھی، مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ پاتی، زاران نے اسے اُٹھا کر اپنے مقابل لا کھڑا کیا تھا۔

Huma Qureshi Novels

تم چاہتی تھیں نا کہ میں اس رشتے کا حق ادا کروں۔۔۔"

میرم نے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا تھا۔

زاران کی آنکھوں میں اس وقت عجیب سی سنجیدگی تھی۔

"تو اب خود کو تیار کر لو۔۔۔"اس بار زاران کے لہجے میں غصے کی واضح جھلک دکھائی دے رہی تھی۔۔

کیونکہ تمہارے دماغ میں پتہ نہیں کیا کیا خناس گھس گیا" ہے۔۔۔

Huma Qureshi Novels

میرم کی آنکھیں مزید پھیل گئی تھیں۔زاران نے اس کا

ہاتھ ابھی تک تھام رکھا تھا۔اس رشتے کو سمجھنے کے لیے

ہم دونوں کو جتنا وقت چاہیے تھا۔۔۔"

وہ ذرا ٹھہرا تھا۔

وہ کافی ہے اب۔۔۔"

میرم جیسے اس کی بات سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی،زاران دھیرے سے اسے

خود سے قریب کرتا،اس پر جھکا تھا۔۔

اس کے ہونٹوں نے ایک لمحے کے لیے میرم کی گردن کو ابھی چھوا ہی تھا کہ میرم جیسے سکتے میں آگئی تھی۔اس کے وجود میں ایک دم سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔

اگلے ہی لمحے شدید طیش کے عالم میں اس نے پوری قوت سے زاران کو خود سے دور جھٹک دیا تھا۔زاران اس دھکے کے لئے بالکل بھی تیار نہیں تھا۔۔اس لئے لڑکھڑا کر دو قدم دور ہوا تھا۔۔اس کی نظریں فوراً میرم کے چہرے پر اٹھ گئی تھیں۔جہاں حقارت ہی حقارت تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

میرم کی سانسیں بے ترتیب تھیں۔آنکھوں میں خوف کے ساتھ غصہ بھی صاف دکھائی دے رہا تھا۔

جیسے ابھی جو کچھ ہوا تھا،اسے قبول کرنے سے انکار کر رہی ہو۔

زاران کے چہرے کے تاثرات بھی یکدم سخت ہو گئے تھے۔اس نے چند لمحے اسے خاموشی سے دیکھا۔

پھر دانت پیستے ہوئے بولا۔

کیا مسئلہ ہے تمہارا؟"

Huma Qureshi Novels

میرم نے جواب نہیں دیا تھا۔بس غصے سے اسے دیکھتی

رہی تھی۔

اور اس خاموشی نے زاران کے اندر بھڑکتے غصے کو ایک

بار پھر ہوا دے دی تھی۔

زاران نے غصے سے آگے بڑھ کر اس کی کمر میں ہاتھ ڈالا

اور اسے اپنے قریب کھینچ لیا تھا۔میرم کا چہرہ ایک دم اس

کے قریب آگیا تھا۔اس کی آنکھوں میں خوف سے زیادہ

غصہ تھا۔

Huma Qureshi Novels

"چھوڑیں مجھے!"

وہ دانت پیستے ہوئے بولی تھی۔ مگر زاران کی گرفت ایک لمحے کے لیے بھی ڈھیلی نہیں ہوئی تھی۔

"تمہاری یہ ضد آخر کب ختم ہو گی؟"

اس کے لہجے میں شدید غصہ تھا۔ میرم نے اسے گھورا تھا۔

پھر جیسے اس کے اندر جمع سارا غصہ ایک ہی لمحے میں باہر آگیا تھا۔

"کیوں؟"

وہ تلخی سے ہنسی تھی۔

Huma Qureshi Novels

حرام میسر آنا بند ہو گیا ہے۔۔۔جواب حلال یاد آگیا؟"

وہ جملہ زاران کے لیے کسی طمانچے سے کم نہیں تھا۔وہ یکدم سناٹوں کی زد میں آگیا تھا۔۔اسے لگ رہا تھا یہ سب غلط فہمیاں ان کے رشتہ کے درمیان فاصلے کی وجہ سے ہیں۔۔مگر میرم نے تو اسے ایک لمحے میں دو کوڑی کا کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔

اس کی گرفت میرم کی کمر پر جمی ہوئی تھی، مگر چند لمحوں کے لیے جیسے اس کے ہاتھوں میں بھی جان نہیں رہی تھی۔وہ اسے دیکھتا رہ گیا تھا۔

Huma Qureshi Novels

میرم نے شاید پہلی بار اس کی آنکھوں میں وہ تکلیف دیکھی تھی جو اس کے اپنے الفاظ نے پیدا کی تھی۔ مگر آج وہ رکنے والی نہیں تھی۔

کیا ہوا؟”

اس نے تلخی سے کہا تھا۔

برا لگا؟”

زاران کی آنکھیں سرخ ہونے لگی تھیں۔

Huma Qureshi Novels

"حقیقت بیان کر دی تو ناگوار گزر گیا۔۔ کل تک میرم عبداللہ کے وجود کو دھتکارتے آرہے تھے۔۔ آج آپ کو میں یاد آگئی۔۔۔"

"میرم۔۔۔"

"کیوں؟"

وہ اس کی بات کاٹ کر بولی تھی۔

"اب وہ دستیاب نہیں تو اپنی بیوی یاد آگئی؟"

زاران کے اندر جیسے کچھ ٹوٹ کر بکھر گیا تھا۔

Huma Qureshi Novels

اسے اچانک وہ رات یاد آگئی تھی۔۔۔وہ رات جب غصے میں اس نے میرم کو ایسی ہی باتیں کہہ کر ذلیل کیا تھا۔آج وہی الفاظ پلٹ کر اس کے سامنے آکھڑے ہوئے تھے۔مگر یہ احساس اس کے غصے کو کم کرنے کے بجائے اور بھڑکا گیا تھا۔میرم اب بھی بول رہی تھی۔

آپ نے اس رات مجھے کیا کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔یاد ہے؟"

اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔

"میری محبت کو تماشہ بنایا تھا آپ نے۔۔۔مجھے ایسی لڑکی ثابت کر دیا تھا جیسے میری کوئی عزت ہی نہ ہو۔یا پھر میں

Huma Qureshi Novels

کوئی ہلکے کردار کی مالک۔۔۔۔پتہ نہیں۔۔کیسے لڑکی

ہوں۔۔'' وہ انتہائی دکھ سے بول رہی تھی۔۔زاران

خاموش کھڑا اسے دیکھتا رہا۔

تو آج آپ کو کیوں تکلیف ہو رہی ہے؟میرم کی آواز''

کانپ رہی تھی۔

''آج اگر میں نے آپ کو وہی بات کہہ دی تو اتنی''

تکلیف کیوں ہوئی؟

زاران کی آنکھوں میں شدید طیش اتر آیا تھا۔

Huma Qureshi Novels

"جبکہ میں نے تو حقیقت بیان کی ہے۔۔" وہ استہزائیہ مسکرائی۔۔

"بس کرو۔"

وہ دھیمی مگر انتہائی سخت آواز میں بولا تھا۔

مگر میرم رکنے والی نہیں تھی۔

"کیوں بس کروں؟"

وہ آنسو پونچھتے ہوئے بولی۔

Huma Qureshi Novels

آپ نے بھی تو نہیں روکا تھا خود کو۔۔۔جب آپ مجھے "

ذلیل کر رہے تھے۔ زاران نے ایک جھٹکے سے اس کی کمر

سے ہاتھ ہٹا لیا تھا۔

اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو چکا تھا۔ وہ چند لمحے اسے دیکھتا

رہا۔ مگر وہ تھی کہ لفظوں کے نشتر چلاتی ہی جارہی

تھی۔۔ پھر اچانک اس نے میرم کا بازو تھاما اور اسے اپنے

ساتھ گھسیٹ کر بالکنی تک لایا تھا۔۔۔

!زاران ! چھوڑیں مجھے "

میرم نے مزاحمت کی تھی۔

Huma Qureshi Novels

مگر وہ خاموش رہا۔

وہ اسے اپنے روم سے متصل بالکنی میں لے آیا تھا۔

رات کی ٹھنڈی ہوا اچانک دونوں سے ٹکرائی تھی۔ میرم نے پلٹ کر اسے دیکھا۔

آپ کر کیا رہے ہیں؟"

زاران نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے اسے بالکنی کے اندر پہنچایا اور دروازہ کھول کر اسے وہاں چھوڑ دیا تھا۔ میرم ابھی کچھ سمجھ بھی نہ پائی تھی کہ زاران نے باہر سے دروازہ بند کر دیا۔

Huma Qureshi Novels

کلک۔۔۔

میرم کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔

!زاران”

وہ فوراً دروازے کے قریب آئی تھی۔

!دروازہ کھولیں”

زاران دوسری جانب کھڑا تھا۔

اس کے چہرے پر غصہ ابھی تک پوری شدت سے موجود تھا۔

میرم نے شیشے کے پار اسے دیکھا۔

Huma Qureshi Novels

زاران! مجھے یہاں کیوں بند کیا ہے؟”

زاران نے صرف ایک لمحے کے لیے اس کی طرف دیکھا تھا۔

پھر نظریں پھیر لیں۔

”کیوں تمھاری عقل کو ٹھکانے پر آنے کی شدید ضرورت ہے۔۔“

میرم نے غصے سے دروازے پر ہاتھ مارا تھا۔

!دروازہ کھولیں”

Huma Qureshi Novels

مگر زاران پلٹ کر جا چکا تھا۔۔ میرم مسلسل چیخ چلا رہی تھی۔۔ جیسی آگ زاران کے وجود میں لگی ہوئی تھی۔۔

وہ آگر یہ نہ کرتا تو شاید میرم کے ساتھ کچھ بہت برا کر جاتا۔۔

جبکہ زاران کے ذہن میں صرف ایک ہی جملہ گونج رہا تھا۔

حرام میسر آنا بند ہو گیا ہے۔۔۔ جواب حلال یاد آ گیا"

Huma Qureshi Novels

ساری رات زاران کا غصہ کم نہیں ہوا تھا۔ وہ کمرے میں کبھی کھڑکی کے پاس جا کر کھڑا ہو جاتا اور کبھی بے مقصد چند قدم چل کر واپس آجاتا۔

اس کے ذہن میں میرم کے الفاظ مسلسل گردش کر رہے تھے۔

حرام میسر آنا بند ہو گیا ہے۔۔۔ جواب حلال یاد آگیا؟"

وہ جتنا اس جملے کو ذہن سے نکالنے کی کوشش کرتا، وہ اتنی ہی شدت سے اس کے اندر گونجنے لگتا۔ اس نے کئی بار

Huma Qureshi Novels

بالکنی کے شیشے کے دروازے کی جانب دیکھا تھا۔اس طرف میرم موجود تھی۔

"زاران میں آپ کو کبھی معاف نہیں کرونگی۔۔" وہ مسلسل چلارہی تھی۔۔ مگر وہ تو گویا بہرہ ہو گیا تھا۔۔۔

"زاران۔۔دروازہ کھول دیں۔۔۔"

"اپنی بدکرداری کی مجھے کیوں سزا دے رہے ہیں۔۔" زاران جو کچھ دیر میں دروازہ کھولنے کا ارادہ رکھتا تھا کہ اس کے لفظوں نے تو گویا جلتی پر نمک کا کام کیا

Huma Qureshi Novels

تھا۔۔۔اور نہ جانے کب وہ بیڈ پر لیٹا تھا اور اسکی آنکھ لگ گئی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح آنکھ کھلی تو زاران ایک دم اٹھ بیٹھا تھا۔چند لمحوں تک اسے سمجھ ہی نہیں آیا کہ وہ کہاں ہے۔پھر رات کے تمام مناظر یکدم ذہن میں تازہ ہو گئے تھے۔۔۔اس کی نظریں فوراً بالکنی کے دروازے کی جانب اٹھیں۔

اگلے ہی لمحے وہ بیڈ سے اٹھ کر تقریباً بھاگتا ہوا وہاں پہنچا تھا۔

Huma Qureshi Novels

اس نے جلدی سے دروازہ کھولا تھا۔

اور سامنے ہی۔۔۔۔۔

میرم بیٹھی ہوئی تھی۔

وہ بالکنی کے ایک کونے میں خود کو سمیٹے بیٹھی تھی۔

رات کی ٹھنڈی ہوا نے اس کے چہرے کی ساری رنگت چرالی تھی۔

بال بکھرے ہوئے تھے۔آنکھیں تھکی ہوئی تھیں۔وہ واقعی سردی سے بری طرح متاثر ہو چکی تھی۔زاران کا دل ایک لمحے کو جیسے رک سا گیا تھا۔

Huma Qureshi Novels

اس نے اسے چند لمحے خاموشی سے دیکھا۔ اسے توقع تھی کہ میرم اسے دیکھتے ہی شاید کچھ کہے گی۔

شاید رُوئے گی۔

شاید غصہ کرے گی۔

مگر میرم نے صرف اپنی تھکی ہوئی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

ایک ایسی نظر سے۔۔۔ جس میں غصہ بھی تھا اور شکایت بھی۔

Huma Qureshi Novels

مگر سب سے زیادہ بے سکونی تھی۔ زاران کے سینے میں

کچھ چبھا تھا۔

میرم۔۔۔"

وہ بے اختیار بولا تھا۔

مگر میرم نے فوراً نظریں پھیر لی تھیں۔

وہ آہستہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

چند لمحے وہ اپنے کپڑے درست کرتی رہی تھی، پھر زاران

کی طرف ایک بار بھی دیکھے بغیر کمرے میں آگئی

تھی۔۔اس کے قدم لڑکھڑا سے رہے تھے۔

Huma Qureshi Novels

”میرم۔۔۔ سوری میری بات۔۔۔“اس نے کچھ کہنا چاہا

تھا۔۔

”خبر دار! خبر دار جو مجھے ہاتھ بھی لگایا تو۔۔ ورنہ چیخ چیخ کر

سارے ملازمین کو اکھٹا کر لونگی زاران یوسف، کہ تم

میرے ساتھ زیادتی کر رہے ہو۔۔۔“اس لڑکی کے

لفظ۔۔۔۔افففف۔۔۔اس کے انہی لفظوں کی وجہ سے

خون دماغ میں ٹھوکریں مارنے لگتا تھا۔۔۔مگر زاران ضبط

سے اپنی جگہ کھڑا اسے دیکھتا رہا تھا۔

Huma Qureshi Novels

میرم زاران کے روم سے نکل کر سیدھی اپنے کمرے کی

جانب بڑھ گئی تھی۔اس نے آنکھیں بند کر کے خود کو

پر سکون کرنے کی کوشش کی۔۔

اسے اپنے کیے پر غصہ آنے لگا تھا۔

آخر وہ اتنا بے حس کیسے ہو گیا تھا؟

وہ جانتا تھا کہ میرم ضدی ہے۔

وہ جانتا تھا کہ غصے میں وہ کچھ بھی کہہ جاتی ہے۔

مگر کیا اس کی باتوں کی سزا اسے پوری رات سردی میں

بیٹھ کر ملنی چاہیے تھی؟

Huma Qureshi Novels

اس نے ایک بار پھر گہری سانس لی۔ پھر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اندر آگیا تھا۔

اس وقت اسے سب سے پہلے خود کو سنبھالنے کی ضرورت تھی۔

وہ فریش ہونے کے لیے باتھ روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔

گزشتہ چند دنوں سے اس کی اپنی زندگی بھی جیسے ایک الجھن بن چکی تھی۔

Huma Qureshi Novels

اس کی البم ریلیز ہوئی تھی۔اور اسے توقع تھی کہ ریلیز کے بعد توجہ موسیقی اور اس کے کام پر ہو گی۔ مگر البم کی ریلیز کے ساتھ ہی یہ اسکینڈل سامنے آگیا تھا۔جب وہ پرموشنز میں مصروف تھا۔۔ سامنے والا اسے اونچائی پر لاجاتے نیچے پٹخ چکا تھا۔البم ریلیز کے دو ماہ بعد اسکینڈل کا سامنے آنا اسے بری طرح سے ڈسٹرب کر گیا تھا۔۔

اسے کسی کی فکر نہیں تھی۔۔ فکر تھی تو اپنی عزت کی۔۔

میڈیا میں ایک ہی خبر گردش کر رہی تھی۔ سوشل میڈیا پر لوگ اپنی اپنی کہانیاں بنا رہے تھے۔ کسی کو اس کی پرواہ

نہیں تھی کہ حقیقت کیا ہے۔ہر شخص اپنی رائے دے رہا تھا۔

رات بھر اس کے فون پر مسلسل میسجز آتے رہے تھے۔

پروڈیوسر۔

میڈیا پرسنز۔

ایونٹ مینیجرز۔

اور نہ جانے کتنے لوگ۔

کسی کو وضاحت چاہیے تھی۔

کسی کو اس کی طرف سے بیان چاہیے تھا۔

Huma Qureshi Novels

کسی کو یہ جاننا تھا کہ وہ اگلا قدم کیا اٹھانے والا ہے۔

زاران نے فون کی اسکرین پر نظر ڈالی تھی۔

درجنوں ان ریڈ میسجز تھے۔۔۔

اس نے ایک ایک کر کے سب کو دیکھا۔ مگر کسی کا جواب دینے کی خواہش نہیں ہوئی تھی۔ اس وقت وہ کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

نہ میڈیا سے۔

نہ پروڈیوسر سے۔

نہ کسی دوست سے۔

Huma Qureshi Novels

اور شاید۔۔۔سب سے زیادہ خود سے بھی نہیں۔

اس نے فون اٹھایا، چند لمحے اسے دیکھا، پھر خاموشی سے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔

اسے معلوم تھا کہ یہ معاملہ اتنی آسانی سے ختم ہونے والا نہیں۔

اس کی شہرت، اس کا کیریئر، اس کی نئی البم۔۔۔سب کچھ اس وقت ایک ایسے تنازعے کے بیچ کھڑا تھا، جس میں اس کا ایک عمل اس کی سالوں کی عزت مٹی میں ملا سکتا تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک دن اسی طرح خاموشی کی نظر ہو گیا تھا۔

وہ فیک ویڈیو اب ہر پلیٹ فارم سے ہٹا دی گئی تھی۔۔۔

مگر اس کا چرچا ابھی ختم نہیں ہوا تھا۔لوگوں کے ذہنوں میں سوال باقی تھے۔میڈیا کے پاس کہنے کو بہت کچھ تھا۔

اور زاران کے پاس۔۔۔اب خاموش رہنے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔

Huma Qureshi Novels

مینجر کے مشورے پر اس نے ایک میڈیا کانفرنس ارینج کی تھی۔

وہ کیمرے کے سامنے بیٹھا تھا۔

سامنے بے شمار کیمرے تھے، صحافی تھے، سوالات تھے۔۔۔اور ہر کسی کی نظریں اسی پر جمی ہوئی تھیں۔

زاران نے اس روز پہلی بار پوری وضاحت کے ساتھ اس معاملے پر بات کی تھی۔

اس نے صاف الفاظ میں بتایا تھا کہ لندن میں اس رات کیا ہوا تھا۔

Huma Qureshi Novels

وہ پارٹی میں گیا تھا۔اس کے بعد اسے کچھ یاد نہیں رہا تھا۔اور جب صبح آنکھ کھلی تو وہ ہوٹل کے کمرے میں موجود تھا۔

اس نے یہ بھی واضح کر دیا تھا کہ وائرل ہونے والی ویڈیو حقیقت نہیں تھی۔اس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی گئی تھی۔اور وہ کسی بھی ایسی حرکت کا حصہ نہیں تھا جس کا الزام اس پر لگایا جا رہا تھا۔

Huma Qureshi Novels

صحافیوں نے بہت سے سوالات کیے تھے۔ کچھ سوالات ذاتی تھے۔ کچھ اس کی شادی سے متعلق تھے۔ کچھ میرم کے بارے میں تھے۔

مگر زاران نے کسی سوال سے پہلو نہیں بچایا تھا۔ وہ ہر بات کا جواب دے رہا تھا۔ متوازن اور پر اعتماد آنداز میں۔

اور آخر میں اس نے صرف اتنا کہا تھا کہ وہ اپنی نجی زندگی کو مزید کسی بحث کا موضوع نہیں بنانا چاہتا۔ اس کے بعد وہ خاموشی سے وہاں سے اٹھ گیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ وضاحت دینا ضروری تھا۔

Huma Qureshi Novels

اپنے لیے بھی۔۔۔اور اپنے خاندان کے لیے بھی۔

مگر اس سب کے بعد بھی اس کے اندر ایک عجیب سی تھکن تھی۔

جیسے کئی دنوں سے اس کے اندر جو شور چل رہا تھا، وہ اب بھی ختم نہیں ہوا تھا۔

"سر آپ سیریس ہیں؟ آپ واقعی امریکا واپس جانا چاہتے ہیں؟" اُس کا مینجر تو سن کر ہی پریشان ہو گیا تھا

Huma Qureshi Novels

"ہاں۔۔۔کیونکہ میں کچھ دن سکون چاہتا ہوں۔۔" وہ

اتنا بول کر اپنا سامان پیک کرنے لگا تھا۔

"زاران کیا بھابھی بھی ساتھ جا رہی ہیں؟" وہ متجسس

لہجے میں گویا ہوا۔

"نہیں۔۔" وہ محض اتنا ہی بول سکا۔۔

"پھر وہ یہاں۔۔۔"

"تم فکر نہ کرو، وہ میری زمہ داری ہے۔۔" وہ نخوت سے

جتا تا رابطہ منقطع کر گیا تھا۔۔رات کیا س کی فلائٹ

Huma Qureshi Novels

تھی۔۔فی الحال اس نے میرم کو بھی آگاہ کرنا ضروری

نہیں سمجھا تھا۔۔اور پھر وہ رات سے چلا بھی گیا تھا۔۔

اور میرم جو کہیں نہ کہیں ایک بار پھر زاران کے منانے

کی منتظر تھی۔۔اس کا انتظار انتظار ہی رہ گیا تھا۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

زاران کو گئے تقریباً گیارہ ماہ کا عرصہ گزر چکا تھا۔گیارہ ماہ

کا طوی عرصہ آنکھوں میں گزر گیا تھا۔۔۔

گیارہ ماہ۔۔۔۔

Huma Qureshi Novels

اور ان گیارہ ماہ میں ایک بار بھی ایسا نہیں ہوا تھا کہ اس نے

پلٹ کر میرم کی خبر لی ہو۔

نہ فون۔۔۔۔۔

نہ کوئی پیغام۔۔۔۔۔

نہ کسی سے اس کے بارے میں پوچھا تھا۔

جیسے میرم نام کی کوئی لڑکی کبھی اس کی زندگی کا حصہ بنی

ہی نہ ہو۔

جیسے وہ نکاح۔۔۔۔۔

وہ رشتہ۔۔۔۔۔

Huma Qureshi Novels

سب کچھ بس ایک غلطی تھی، جسے زاران نے اپنی زندگی

سے نکال پھینکا تھا۔اس کے جانے کے بعد میرم ایک

عجیب سے صدمے میں چلی گئی تھی۔

شروع کے کئی دن تو اسے یقین ہی نہیں آتا تھا کہ زاران

واقعی جا چکا ہے۔

وہ اسے ملازمین سے بھرے گھر میں تنہا چھوڑ گیا تھا۔۔۔

اس نے اس کی محبت کی ذر قدر نہیں کی تھی۔۔اس گھر کی

تنہائی اور وحشت اسے کاٹ کھانے کو دوڑتی تھی۔۔۔وہ

اس سے کتنا باخبر تھا وہ نہیں جانتی تھی۔۔ مگر وہ تو ہر لمحہ بس اسی کو یاد کرتی تھی۔۔ اسی کو اسٹاک کرتی تھی۔۔۔

وہ صرف اسے سزا دے رہا تھا۔۔ اس وائرل ویڈیو کی عوض اس کے نکاح میں شامل ہونے کی سزا۔

"میں آپ کو کبھی معاف نہیں کرونگی۔۔ زاران یوسف۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔" اس کے کمرے میں موجود،، ہر چیز کو ہاتھ لگا کر دیکھتی وہ اس وقت شدید رنج کا شکار تھی۔۔ دل بیٹھا جا رہا تھا۔۔ غم و غصے کی کیفیت ایسی تھی کہ کسی کل چین میسر نہیں آرہا تھا۔۔۔ گیارہ ماہ

Huma Qureshi Novels

ہو گئے تھے۔۔اوراس نے پلٹ کر دیکھنا بھی گوارہ نہیں

کیا تھا کہ وہ زندہ بھی تھی یا مر گئی تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرم اسکی یاد میں پاگل ہوئی جارہی تھی اور موصوف اپنی

دنیا میں مصروف تھے۔۔اسکی واپسی کی منتظر میرم کو اسے

اسٹاک کرنے کی پرانی عادت تھی اور وہ پیچھے گیارہ ماہ سے

یہی کر رہی تھی۔۔

کبھی کسی کنسرٹ کی ویڈیو۔

کبھی کسی انٹرویو کی۔

Huma Qureshi Novels

کبھی کسی ایوارڈ شو کی۔

اور کبھی کسی نئی ماڈل کے ساتھ اس کی تصویر۔

دنیا کے مختلف ممالک میں زاران کے دھڑادھڑ کنسرٹس

ہو رہے تھے۔

وہ اسٹیج پر کھڑا ہوتا۔ ہزاروں لوگ اس کے نام کے نعرے

لگا رہے ہوتے۔

روشنیوں کے درمیان وہ ہمیشہ کی طرح پرسکون اور

پراعتماد دکھائی دیتا۔

اور میرم۔۔۔۔

Huma Qureshi Novels

وہ اپنے کمرے کی خاموشی میں بیٹھ کر موبائل کی اسکرین پر اسے دیکھتی رہتی۔ شاید یہ اندھیرے ہی اس کے ساہ نصیب کا حصہ تھے۔۔

"کیا میرم عبداللہ کا وجود اتنا ہی ارزاں تھا کہ ہر کوئی اسے ٹھکرا دے۔۔" وہ خود ساختہ قیاس کرتی آنسوؤں سے رو پڑی تھی۔۔

کیا اسے کبھی اپنے نکاح کا خیال نہیں آتا؟

مگر اگلے ہی لمحے اس کے سامنے ایک نئی خبر آ جاتی۔

Huma Qureshi Novels

زاران یوسف نے فلاں ملک میں شاندار پرفارمنس"

سے مداحوں کے دل جیت لیے تھے۔

اور میرم کی آنکھیں بھیگ جاتیں۔

اسے محسوس ہوتا جیسے زاران کی زندگی اس کے بغیر پہلے

سے زیادہ خوبصورت ہو گئی تھی۔

کہیں وہ کسی رئیلٹی شو کا چیف گیسٹ بنا بیٹھا ہوتا۔

کہیں کسی بڑے میوزک فیسٹیول میں اس کا نام سب سے

اوپر ہوتا۔

کہیں اس کی نئی البم ریلیز ہونے کی خبر ہوتی۔

Huma Qureshi Novels

اور کہیں نئی ماڈلز کے ساتھ اس کی تصاویر سوشل میڈیا پر گردش کر رہی ہوتیں۔ ہر تصویر میرم کے دل پر ایک نئی چوٹ لگاتی تھی۔

وہ جانتی تھی کہ زاران ایک مشہور سنگر ہے۔ وہ جانتی تھی کہ اس کی زندگی میں بہت سے لوگ آتے جاتے ہیں۔

مگر وہ یہ بھی تو جانتی تھی کہ اس بار اس نے خود اسے دھتکارہ تھا۔۔

اور ہاں اس کے دادا سے رشتے کی ہامی بھرتے وقت اس نے واضح الفاظ میں کہہ دیا تھا۔ کہ اس میں ہر طرح کا

Huma Qureshi Novels

عیب ہے۔۔اس حقیقت کو جانے لینے کے بعد اس شخص کا انتخاب تو اسکا خود کا اور اسکے خاندان کا تھا۔۔جنھوں نے اسے سزا دینے کے لئے کیا تھا۔۔۔

پھر اب یہ سب دیکھ کر اس کے دل کو سکون کیوں نہیں ملتا تھا؟

وقت کے ساتھ میرم کے اندر کی بے چینی اس کی صحت پر بھی اثر انداز ہونے لگی تھی۔وہ پہلے جیسی نہیں رہی تھی۔اس کا وزن کافی کم ہو گیا تھا۔

Huma Qureshi Novels

چہرے کی وہ معصوم سی رونق کہیں کھو سی گئی تھی۔آنکھوں کے نیچے ہلکے پڑ گئے تھے۔بال اکثر بکھرے رہتے تھے۔کپڑوں میں بھی پہلے جیسی دلچسپی نہیں رہی تھی۔

پچھلے ایک ہفتے سے میرم کے موبائل پر ایک انجان نمبر سے مسلسل زاران کی ایڈ شوٹس کی تصاویر آرہی تھیں۔

شروع میں تو اس نے ان تصاویر کو زیادہ اہمیت نہیں دی تھی۔

اس نے سوچا تھا شاید کسی نے یونہی بھیج دی ہوں گی۔

Huma Qureshi Novels

مگر جب اگلے دن پھر وہی نمبر سامنے آیا۔۔اور اس بار

ایک نہیں بلکہ کئی تصاویر تھیں، تو میرم کی پیشانی پر بل پڑ

گئے تھے۔

اس نے ایک ایک کر کے تصاویر دیکھنا شروع کی تھیں۔

اور ہر تصویر کے ساتھ اس کا غصہ بڑھتا چلا گیا تھا۔

کہیں زاران کسی نئی ماڈل کے بالکل قریب کھڑا تھا۔

کہیں وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے شوٹ دے رہا

تھا۔

Huma Qureshi Novels

کسی تصویر میں ماڈل اس کے بازو کے ساتھ کھڑی تھی، تو کسی میں زاران نے اس کی کمر کے گرد ہاتھ ڈال رکھا تھا۔ میرم نے ایک تصویر پر انگلی روک دی تھی۔

اس میں زاران کے چہرے پر وہی پراعتماد تاثر تھا جو وہ ہمیشہ کیمرے کے سامنے رکھتا تھا، جبکہ سامنے کھڑی ماڈل اس کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ میرم کے ہاتھ میں پکڑا موبائل زور سے بھینچ گیا تھا۔

”نامحرم لڑکیوں کی بانہوں میں بانہیں ڈال کر گھومنے کا کچھ زیادہ ہی شوق ہے انکل کو۔۔“ وہ زیرِ لب بڑبڑائی

Huma Qureshi Novels

تھی۔ ہر تصویر اس کے اندر کچھ اور جلا رہی تھی۔ اسے

زاران کے کام سے مسئلہ نہیں تھا۔

وہ جانتی تھی کہ وہ سنگر ہے، ماڈلز کے ساتھ ایڈ شوٹس کرنا

اس کے کام کا حصہ ہے۔

”مگر یہ قربت۔۔۔۔“

”یہ انداز۔۔۔۔“

”یہ بے فکری۔۔۔۔“

اور سب سے بڑھ کر یہ کہ زاران کو جیسے کسی چیز کی پرواہ

ہی نہیں تھی۔

Huma Qureshi Novels

نہ اس رشتے کی۔

نہ اس کی۔

نہ اس بات کی کہ پاکستان میں اس کی بیوی ان تصویروں کو دیکھ کر کس اذیت سے گزر رہی ہو گی۔ پچھلے ایک ہفتے سے میرم یہ سب برداشت کر رہی تھی۔ ہر روز کوئی نہ کوئی تصویر آ جاتی۔ اور ہر بار وہ خود کو سمجھاتی۔

مجھے کیا؟"

وہ اپنی زندگی جی رہا ہے۔"

مجھے بھی اپنی زندگی جینی چاہیے۔"

Huma Qureshi Novels

مگر دل مانتا ہی نہیں تھا۔

آج جب دوبارہ اسی نمبر سے تصاویر آئیں تو میرم نے بمشکل خود کو قابو میں رکھا تھا۔اس نے موبائل بیڈ پر رکھا۔چند لمحے خاموش بیٹھی رہی۔

پھر اچانک جیسے اس کے اندر کچھ ٹوٹ گیا تھا۔

اس نے دوبارہ موبائل اٹھایا اور زاران کا نمبر کھول لیا تھا۔

گیارہ ماہ میں پہلی بار۔۔۔۔۔

اس نے خود اسے فون کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

Huma Qureshi Novels

کال ملاتے ہوئے اس کی انگلیاں غصے سے کانپ رہی تھیں۔

ایک بیل۔۔۔۔

دوسری بیل۔۔۔۔

تیسری بیل۔۔۔۔

پھر کال اٹھالی گئی تھی۔

ہیلو؟”

دوسری جانب زاران کا مینیجر تھا۔

میرم ایک لمحے کو خاموش رہ گئی تھی۔

Huma Qureshi Novels

اسے زاران کی آواز کی امید تھی۔

مجھے زاران سے بات کرنی ہے۔"

اس کے لہجے میں غصہ صاف محسوس ہو رہا تھا۔ مینیجر نے ایک لمحے کو سامنے دیکھا تھا۔ زاران وہیں موجود تھا۔ اس نے مینیجر کو ہاتھ کے اشارے سے کچھ کہا تھا۔ مینیجر نے فوراً نظریں جھکا کر جواب دیا۔

"سر بہت مصروف ہیں۔۔۔" میرم کے ماتھے پر شکنیں اور گہری ہو گئی تھیں۔

Huma Qureshi Novels

"مجھے زاران سے بات کرنی ہے۔" وہ اس بار قدرے بلند لہجے میں بولی تھی۔

"آپ انہیں فون دیں۔" مینیجر نے ایک بار پھر زاران کی طرف دیکھا تھا۔ زاران نے نفی میں سر ہلا دیا تھا۔

"میم، ابھی سر واقعی بہت مصروف ہیں۔۔۔"

"مجھے نہیں معلوم وہ کتنے مصروف ہیں۔۔۔" میرم کا ضبط جواب دینے لگا تھا۔

Huma Qureshi Novels

"مجھے ان سے بات کرنی ہے۔بس۔" دوسری جانب چند لمحے خاموشی رہی۔پھر مینیجر نے قدرے محتاط لہجے میں کہا۔

"وہ ابھی ایک شوٹ میں ہیں۔آپ چاہیں تو میں انہیں بتا دوں گا کہ آپ کی کال آئی تھی۔۔۔۔" میرم نے آنکھیں بند کر لیں۔اس کے اندر جیسے غصے کا طوفان اٹھ رہا تھا۔

گیارہ ماہ۔۔۔۔

گیارہ ماہ بعد اس نے ہمت کر کے فون کیا تھا۔

Huma Qureshi Novels

اور زاران کے پاس اس کے لیے دو منٹ بھی نہیں تھے؟

وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔

"رہنے دیں۔۔۔"

اس کی آواز اچانک بہت سرد ہو گئی تھی۔

"مجھے نہیں کرنی بات۔۔۔"

اس نے کال کاٹ دی تھی۔چند لمحے موبائل اس کے ہاتھ میں ہی رہا۔

Huma Qureshi Novels

پھر اس نے غصے سے اسے بیڈ پر دے مارا۔ موبائل اُچھل کر گدے پر جا گرا تھا۔ میرم کی آنکھوں میں آنسو تیر نے لگے تھے۔ وہ غصے سے ہانپ رہی تھی۔

"بہت مصروف ہیں۔۔۔" وہ طنزیہ انداز میں بڑبڑائی تھی۔

پھر اس کی نظر دوبارہ موبائل پر پڑی تھی۔ اسکرین پر وہی تصاویر موجود تھیں۔

Huma Qureshi Novels

"زاران۔۔۔" اور اس کے ساتھ وہ نئی نئی ماڈلز۔ میرم نے فوراً نظریں پھیر لی تھیں۔ مگر اس بار اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔

"اتنی بھی کیا مصروفیت۔۔۔" اس کی آواز بری طرح ٹوٹ گئی تھی۔

"کہ اپنی بیوی سے دو منٹ بات نہیں کر سکتے؟" وہ بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔ دماغ سوچ سوچ کر پھٹا جا رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Huma Qureshi Novels

پھر اگلے چار دن میرم کا غصے سے برا حال رہا تھا۔ وہ خود بھی نہیں سمجھ پا رہی تھی کہ اسے زاران پر اتنا غصہ کیوں آ رہا تھا۔

اس کی کال پک نہیں کی تھی سونے پر سہاگہ کال بیک کرنے کی بھی توفیق نہیں ہوئی تھی۔۔ ایک تو گیارہ ماہ سے وہاں سے کچھ بھی بتائے بغیر چھوڑ گیا تھا۔ اس قید خانے میں وہ پاگل ہونے کے در پر تھی۔۔ مگر اسے ذرا احساس نہیں تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

اس نے اس کمرے سے نکلنا ہی چھوڑ دیا تھا۔۔زاران کی غیر موجودگی اسے خوفزدہ رکھتی تھی۔۔

بھلا اسے کہاں عادت تھی تنہا گھر میں رہنے کی۔۔وہ کس قدر لاڈلی تھی اپنے گھر کی۔۔ مگر زاران یوسف کو کہاں اس کی قدر تھی۔۔۔اور یہ قدر بھی تو اس نے خود ہی گنوائی تھی۔۔۔

اتنے مصروف کہ اپنی بیوی کی کال بھی نہیں اٹھا سکتے۔"

پھر اسے وہ تصاویر یاد آجاتیں جو پچھلے ایک ہفتے سے اسے بھیجی جارہی تھیں۔

Huma Qureshi Novels

ماڈلز کے ساتھ زاران کی قربت۔

اس کے چہرے پر بے فکری۔

اور پھر اس کا فون نہ اٹھانا۔۔۔۔

بس یہی سوچ سوچ کر اس کا خون کھول اٹھتا تھا۔۔۔ کوئی مصروفیت نہیں رہی تھی۔۔اب بس وہ خیالوں ہی خیالوں میں زاران سے جنگ کرنے پر تلی رہتی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مزید دن گزر گئے تھے،اور ساتویں روز زاران اچانک سے لوٹ آیا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

اس کو دیکھتے ہی ملازمین متحرک ہو گئے تھے۔۔ جبکہ

زاران سب پر اور گھر کے نظام پر طائرانہ نگاہ ڈالتا، اپنے

کمرے کی جانب بڑھا تھا۔۔ اسے خبر مل تھی کہ میرم کئی

ماہ پہلے ہی اس کے کمرے میں شفٹ ہو گئی تھی۔۔ کیونکہ

اس گھر مین اس کے کمرے سے زیادہ اور کوئی محفوظ جگہ

نہیں تھی۔۔۔

میرم صوفہ کم بیڈ پر پاؤں سکوڑے اداس ہی بیٹھی تھی۔۔

اسکی آخری سمسٹر کے فائینلز بھی ہو گئے تھے۔۔ اب تو

Huma Qureshi Novels

کرنے کو کچھ تھا بھی نہیں۔۔ تو ایسے میں وہ صرف زاران کو یاد ہی کر سکتی تھی۔۔۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں محو تھی، جب کوئی دروازہ کھول کر آندر داخل ہوا تھا۔ مگر اس نے خاص نوٹس نہیں لیا تھا۔۔

زاران نے گلہ کھنکھار کر متوجہ کرنا چاہا۔۔ مگر وہ ہنوز یونہی بیٹھی رہی تھی۔۔

"گھر ملازمین سے بھرا پڑا ہے۔ اور تم یوں دروازہ کھول کر بیٹھی ہو۔۔" عقب سے ابھرتی اچانک آواز پر، میرم بری طرح سے چونکی تھی۔۔ اور ہڑبڑ کر گردن موڑ کر

Huma Qureshi Novels

دوسری جانب دیکھا، جہاں وہ اپنے پورے قد کے ساتھ آج بھی یوں ہی اپنی سحر انگیز شخصیت سمیت کھڑا تھا۔۔۔

سیاہ لباس میں، سفر کی ہلکی سی تھکن چہرے پر لیے، بال حسبِ معمول قدرے بے ترتیب اور وہی سنجیدہ سا چہرہ۔۔چند لمحوں کے لیے میرم اسے دیکھتی ہی رہ گئی تھی۔اس کا دل جیسے ایک دم سینے میں زور سے دھڑکا تھا۔

Huma Qureshi Novels

اتنے عرصے بعد اسے سامنے دیکھ کر جانے کیوں سب کچھ

ایک لمحے کو رک سا گیا تھا۔ بس وہ دونوں تھے، اور ارد

گرد کا ہر منظر ٹھہر گیا تھا۔۔۔

مگر پھر۔۔۔۔

پچھلے ایک ہفتے کی وہ تصاویر اس کی آنکھوں کے سامنے

گھوم گئی تھیں۔

زاران کا دوسری لڑکیوں کے قریب کھڑا ہونا۔۔۔

کبھی کسی کی آنکھوں میں دیکھنا۔۔۔

کبھی کسی کی کمر میں ہاتھ ڈالے کھڑا ہونا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

اور پھر اس کی اپنی کال اگنور کرنا۔۔ گیارہ ماہ سے ذہنی

اذیت سے دوچار کرنا۔۔

میرم کے اندر دبا ہوا غصہ ایک دم واپس آگیا تھا۔

اس کی آنکھوں میں جو ایک لمحے کو حیرت تھی، وہ پل بھر

میں غصے میں بدل گئی تھی۔

زاران کی نظریں چند لمحوں تک اس کے چہرے پر ٹھہری

رہی تھیں۔

میرم پہلے سے کہیں زیادہ کمزور لگ رہی تھی۔ چہرہ پہلے کی

نسبت کملا سا گیا تھا۔ آنکھوں کے نیچے ہلکے نمایاں

Huma Qureshi Novels

تھے۔۔۔زاران بہت گہری نگاہوں سے اسکا جائزہ لے رہا

تھا۔۔۔

اس ایک نظر سے ہی جیسے اس کا سارا ضبط جواب دے گیا

تھا۔

وہ اچانک کسی بلی کی طرح اس پر جھپٹی تھی۔زاران کچھ

سمجھ پاتا اس سے پہلے ہی میرم نے آگے بڑھ کر اس کا

گریبان پکڑ لیا تھا۔

"آپ کی ہمت کیسے ہوئی؟"

Huma Qureshi Novels

اس کی آواز غصے سے کانپ رہی تھی۔زاران ایک لمحے کو ساکت رہ گیا تھا۔آخر یہ لڑکی پنجے کیوں مارتی رہتی تھی۔۔۔

کیا؟"

اس نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

میرم کی انگلیاں اس کے گریبان پر اور مضبوط ہو گئی تھیں۔

"میری کال ریسیو نہ کرنے کی آپ کی ہمت بھی کیسے ہوئی۔۔۔مجھے اگنور کیسے کیا آپ نے؟"

Huma Qureshi Novels

اس کی آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے، مگر لہجے میں غصہ کم نہیں ہوا تھا۔

"اور ان لڑکیوں کی بانہوں میں جھولنے کی بھی آپ کی ہمت کیسے ہوئی؟" زاران کی پیشانی پر شکنیں اُبھر آئی تھیں۔ وہ اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا۔

"میرم۔۔۔" مگر وہ کہاں رکنے والی تھی۔

ایک سال کا غصہ، شکایت اور دل میں دبا ہوا دکھ جیسے آج اسے زبان مل گئی تھی۔

"ایک سال بعد گھر واپس آنا یاد آیا ہے۔۔۔۔"

Huma Qureshi Novels

وہ تقریباً چیخ کر بولی تھی۔

ایک بار بھی پلٹ کر پوچھا کہ میں زندہ بھی ہوں یا" نہیں؟ ایک بار بھی خیال آیا کہ آپ کی بیوی کس حال میں ہے؟

زاران بس خاموشی سے اسے بولنے دے رہا تھا۔۔۔

"ملازمین کی فوج کے درمیان اکیلا چھوڑ کر جاتے ہوئے میرا خیال نہیں آیا تھا آپ کو؟" وہ اب بازپرس پر اتر آئی تھی۔۔۔

Huma Qureshi Novels

"میرم ہوش کرو۔" اس نے گریبان پر رکھے ہاتھ تھام لئے تھے۔

"کیوں ہوش کروں۔۔ ہمیشہ میں ہی کیوں ہوش کرو۔۔ کیوں چھوڑ کر گئے تھے مجھے یہاں۔۔ پورا سال مجھے زہنی ازیت میں مبتلہ رکھا۔۔" وہ اب زاران کے سینے پر تھپڑ مار رہی تھی۔۔ اور وہ بہت ضبط سے سہہ رہا تھا۔۔ کیونکہ اس بار وہ پہلے کی طرح جذباتیت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"میرم۔۔۔۔" اسکے ہاتھوں کو قابو کر کہ اس نے اس بار

سینے سے لگایا تھا۔۔ایک ہاتھ بالوں میں چل رہا تھا۔۔

جبکہ دوسرے وہ اسے قابو کیے ہوئے تھا۔

"میں۔۔۔میں یہاں نہیں رہونگی۔۔مجھے اپنے گھر جانا

ہے۔" وہ مسلسل رُو رہی تھی۔۔ جبکہ زاران بالکل

خاموش تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مکمل رُونے دُھونے کے بعد میرم کو بیڈ پر بیٹھا دیا تھا، جبکہ

وہ فریش ہونے کی غرض سے واشروم میں بند ہوگیا

Huma Qureshi Novels

تھا۔۔ جبکہ وہ کچھ سوچتی ہوئی کمرے سے نکل گئی تھی۔۔، تقریباً آدھا گھنٹہ گزرنے کے بعد زاران شاور لے کر سے باہر آیا تھا۔اس نے تولیہ اٹھا کر اپنے بال خشک کیے تھے۔

چہرے پر ابھی بھی غصے کے آثار تھے۔وہ کمرے سے باہر نکلنے ہی والا تھا کہ دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔اس نے دروازہ کھولا۔ سامنے وہی ملازم کھڑا تھا۔

"سر۔۔"اس کی آواز میں گھبراہٹ تھی۔زاران نے اسے سخت نظروں سے دیکھا۔

Huma Qureshi Novels

”کیا ہوا؟“ ملازم ایک لمحے کو ہچکچایا۔۔ پھر جلدی سے بولا۔

”میم۔۔۔ گھر سے باہر چلی گئی ہیں۔ زاران جیسے ایک لمحے کے لیے ساکت رہ گیا تھا۔

”کیا؟“

”سر، ہم نے روکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر وہ نہیں رکیں۔ کافی دیر ہو گئی ہے۔ اس کے چہرے کے تاثرات ایک دم بدل گئے تھے۔۔

Huma Qureshi Novels

ابھی کچھ دیر پہلے جو غصہ اس کی آنکھوں میں تھا، اس کی

جگہ اچانک بے چینی نے لے لی تھی۔

کتنی دیر؟"

تقریباً آدھا گھنٹہ، سر۔"

زاران نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کی تھیں۔

پھر بغیر کچھ کہے پلٹا تھا۔ اس نے موبائل اٹھایا، گاڑی کی

چابیاں پکڑیں اور تقریباً دوڑتا ہوا ولا سے باہر نکلا تھا۔ اس

کے ذہن میں صرف ایک ہی خیال تھا۔

Huma Qureshi Novels

”نجانے وہ بیوقوف لڑکی کہاں چلی گئی تھی۔۔۔وہ گاڑی گارڈرز کی ہمراہی میں لئے باہر نکلا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رات کی سیاہ تاریکی ہر سو پھیل چکی تھی۔۔میرم انجان راستوں پر گامزن تھی۔۔۔آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔اس نے گھر چھوڑنے کی بات کی تھی۔۔اور زاران نے ایک حرف بھی تسلی کا نہ کہا تھا۔۔اور نہ ہی رکنے کا کہا تھا۔۔بلکہ الٹا شاور لینے چلا گیا تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

”تمھاری قسمت ہی خراب ہے میرم عبداللہ۔۔۔“ وہ اپنی سوچوں مین گم چل رہی تھی۔۔جب ایک تیزرفتار گاڑی پاس سے گزرتی میرم کو خوف زدہ کر گئی تھی۔۔وہ گاڑی تھوڑا آگے جا کر سلو موشن میں پیچھے آئی تھی۔پیچھے میرم نے خوف سے اپنے گرد دوپٹہ لیپٹ لیا تھا۔

”میرم تم یہاں؟آدھی رات کو کیا کر رہی ہو؟“ کار سے نکلتے عیسیٰ کی آواز سن اسکی جان میں جان آئی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

"عیسیٰ۔۔۔" وہ روتی ہوئی قریب جاتی اسکے کندھے سے جا لگی تھی۔۔ کوئی اپنا نظر آتے ہی آنسو بہانے کا موقع مل گیا تھا۔۔

"کیا ہوا ہے میرم؟ زاران کہاں ہے؟ کیا اس نے تمھیں کچھ کہا ہے۔۔ مجھے بتاؤ۔۔" ذاتی اختلاف ایک طرف مگر وہ تھی تو اسکی کزن، گھر کی عزت تھی۔۔

"عیسیٰ میں۔۔۔" اس کے لب کپکپا رہے تھے، جبھی ایک زناٹے دار گاڑی پاس آکر ٹھہری تھی۔ جبکہ ساتھ

Huma Qureshi Novels

ہی گارڈز کی گاڑی بھی تھی۔۔میرم ابھی تک عیسیٰ کے

کندھے سے لگی کھڑی تھی۔۔

"میرم۔۔یہ کیا بچکانہ حرکت تھی۔۔گھر سے قدم کیسے

نکالا تم نے۔"اسے طیش میں عیسیٰ کے کندھے سے لگا

دیکھ وہ اپنی جانب کھینچتا غصے سے غرایا تھا۔

"یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا؟اور یہ تو تم مجھے بتاؤ گے

کہ میرم آدھی رات کو گھر سے باہر کیا کر رہی

تھی۔"عیسیٰ بازپرس پر اُترا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"یہ ہمارا پرسنل میٹر ہے۔۔ تم بیچ میں انٹرفیئر مت کرو۔" اس نے میرم کو اپنے ساتھ لگاتے انگشت شہادت اٹھا کر بازر کھا تھا۔۔

"اوہ پرسنل میٹر۔۔۔ جبھی تمھاری بیوی آدھی رات کو سڑکوں پر اکیلی گھوم رہی ہے۔۔" وہ استہزائیہ مسکرایا تھا۔۔۔

"شٹ اپ۔۔۔ اپنی بکواس بند کرو۔۔" زاران اسے خاموش کرواتا اب میرم کو اپنے ساتھ لیجانا چاہتا تھا۔۔

"چلو میرم۔۔۔"

Huma Qureshi Novels

"میرم کہیں نہیں جائے گی۔۔ یہ کوئی لاوارث نہیں ہے

، جو رات کو اکیلی سڑکوں پر گھومے۔۔۔ اور تم جو مرضی

چاہے سلوک رواں رکھو اس کے ساتھ۔۔" وہ تلخی سے

گویا ہوا تھا۔۔

"میرم میری بیوی ہے۔۔ تم سے مشورہ کس نے مانگا

ہے؟" اس نے دانت کچکچائے۔

"میں اپنے گھر جانا چاہتی ہوں۔۔" ابھی کوئی کچھ درمیان

میں بولتا کہ میرم فوری درمیان میں بولی تھی۔۔ عیسیٰ

استہزائیہ مسکرایا۔۔

Huma Qureshi Novels

"میرم۔۔"زاران کے لہجے میں وارننگ تھی۔۔۔

"مجھے ماما، بابا کی یاد آرہی ہے۔۔۔"اس نے روہانسو لہجے میں کہا تھا جبکہ زاران لب بھینچ گیا۔۔

"اوکے جاؤ۔۔جب واپس آنا ہو مجھے کال کرلینا۔۔"اس نے اب فورس کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔۔جبکہ میرم تو حیران پریشان سی کھڑی تھی۔۔

"جبکہ وہ میرم کے ماتھے پر اپنے لب رکھتا، پیچھے ہوا تھا جو عیسیٰ کے سامنے اس پیش قدمی پر پانی پانی ہوئی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

جبکہ عیسیٰ نے تمسخر بھرے آنداز میں نظریں گھمالیں تھیں۔۔۔

"اپنا خیال رکھنا اوکے۔۔۔" اسکے گال تھپتھپاتا اس پر ایک الگ ہی سور پھونکتا وہ پلٹ گیا تھا۔۔۔

"چلو میرم۔۔۔" وہ ٹرانس کی کیفیت میں گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔۔جواب میرم عبداللہ کی جانب گامزن تھی۔۔۔

Huma Qureshi Novels

عیسیٰ عبداللہ کی گاڑی پورٹیکو سے ہوتی ہوئی، بلڈنگ کے عین سامنے جا ٹھہری تھی۔ میرم جب سے ہی گم سم کی سی کیفیت میں ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھتی، مسلسل لب چبا رہی تھی۔۔ عیسیٰ نے اسے دیکھ ایک گہری سانس خارج کی تھی۔۔

"گھر میں بس اتنا ہی بولنا کہ زاران تمھیں خود یہاں چھوڑ کر گیا ہے، کیونکہ وہ شوٹس کے سلسلے میں باہر جا رہا ہے۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولا تو میرم نے جھٹکے سے سر اٹھایا تھا، اور اس پر ایک اچٹتی سی نگاہ ڈالتی، گاڑی سے باہر

Huma Qureshi Novels

نکل گئی تھی۔۔ ملازمین نے میرم کو عبداللہ ہاؤس مین دیکھ گردیں جھکالی تھیں۔۔ جبکہ وہ کسی کی طرف بھی دیکھے بغیر چلتی ہوئی بلڈنگ کے اندرونی حصے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

لاؤنج میں موجود اس وقت سب بڑے میرم کو دیکھ کر حیران و پریشان ہوئے تھے، جبکہ وہ روتی ہوئی اپنی ماں کے سینے سے جالگی تھی۔۔ ابتسام صاحب نے خشک نگاہوں سے بیٹی کو دیکھا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"یا اللہ خیر میرم۔۔ تم اتنی رات کو یہاں کیا کر رہی ہو۔۔

اور تمھارا شوہر کہاں ہے؟"آج وہ دہ پورے دو سال بعد

اپنے گھر واپس لوٹی تھی۔۔ وہ بھی رات کے اس پہر۔۔

"زاران کام سے گیا ہے کہیں۔۔ اس لئے اس کو یہاں

چھوڑ گیا۔۔ یہ آپ لوگوں کو یاد کر رہی تھی۔۔"عیسیٰ

نے مختصر لہجے میں کہتے ہوئے، اُپر کی جانب قدم بڑھا

دیئے تھے۔ کیونکہ دو دن بعد اسکی دوبارہ لندن واپسی کی

فلائٹ تھی۔۔ وہ صرف ایک ہفتے کے لئے ماں کے بے

Huma Qureshi Novels

حد اسرار پر اتنے دن ٹھہر بھی گیا تھا۔۔ مگر وہ اس گھریلو میلوڈرامہ کا حصہ نہیں بنانا چاہتا تھا۔۔

"بابا۔۔مجھے معاف کردیں پلیز۔۔۔" وہ ساتھ کھڑے عثمان صاحب کے گلے سے لگی تھی۔۔جو بیٹی کو یوں دیکھ پریشان ہو گئے تھے۔۔سچ تو یہ تھا کہ وہ کب کا اس کو معاف کر چکے تھے۔۔بس تھوڑی سی ناراضی باقی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

"بہو اس کو کمرے میں لے کر جائیں۔۔۔" اس بار لاؤنج میں ابتسام صاحب کی سخت آواز گونجی تھی، تو میرم رونا چھوڑ کر انکی طرف متوجہ ہوئی۔۔

"مجھے معاف کر دیں گرینڈ پا۔۔ مجھ سے نادانی میں غلطی ہو گئی تھی۔۔ مگر مجھے میرے کئے کی سزا مل گئی ہے۔۔ مجھے سکون نہیں ہے۔۔" وہ دادا کے سامنے جا کر ہاتھ جوڑتی سسک کر بولی تھی۔۔ جبکہ ابتسام صاحب کا دل پسیج گیا تھا۔۔ سالوں پہلے کچھ اسی طرح انکی اپنی بیٹی بھی تو معافی کی طلب گار تھی۔۔ مگر انھوں نے پتھر دل بن

Huma Qureshi Novels

کر اسے معاف نہیں کیا تھا۔۔اس بار وہ غلطی دہرانا نہیں

چاہتے تھے۔۔

"بیٹیاں ہاتھ نہیں جوڑتی ہیں۔۔" انھوں نے اسے اپنے

پاس کرتے پیار سے سر تھپتھپایا تو سب ہی کے چہروں پر

مسکان کھل گئی تھی۔۔آغا جان معاف کر چکے تھے تو

گویا سب کا دل صاف ہو گیا تھا۔۔

"چلو جب تک تمھارا شوہر نہیں آجاتا تم یہاں آرام سے

رہو۔۔" وہ ابھی بھی میرم کا شوہر تھا۔۔انکا نواسہ کہلانے

کی حثیت ابھی بھی نہیں تھی۔۔۔جبکہ میرم اب عرشمان

Huma Qureshi Novels

صاحب اور عائشہ بیگم سے ملتی معافی مانگ رہی تھی۔۔وہ

انکی بچی تھی اپنی غلطی پر پشیمان تھی،وہ شرمندہ تھی اور

سب بڑے اسے معاف کر رہے تھے۔۔۔وہ عبداللہ

خاندان کا حصہ تھی۔۔ناخن کبھی گوشت سے جدا نہیں

ہوتا۔۔ناراضی ختم ہو گئی تھی۔۔۔مگر

زاران۔۔۔۔۔۔۔وہ زاران یوسف تھا۔۔عبداللہ

خاندان کی باغی بیٹی کا وارث۔۔اس کے لئے قاعدے

الگ تھے۔۔۔کسی غیر مسلم کا خون۔۔۔ناپاک،بے

باک،اور بدکردار بھی۔۔۔۔۔۔۔

Huma Qureshi Novels

زاران گھر واپس آگیا تھا۔۔ وہ اس وقت اپنے کمرے میں

بستر پر نیم دراز چھت کو گھور رہا تھا۔۔۔ اسے میرم سے

اس رویے کی ہر گز بھی امید نہیں تھی، کہ وہ یوں آدھی

رات کو منہ اٹھا کر گھر سے نکل جائے گی۔۔

اسے غصہ تھا، تو زاران کو بھی اس کے لفظوں پر غصہ

تھا۔۔ اور وہ اپنی آخری تلخ کلامی کو یہ سوچ کر بھول چکا تھا

کہ وہ بھی میرم کو کئی بار نا چاہتے ہوئے بھی تکلیف پہنچا چکا

Huma Qureshi Novels

تھا۔ایسے میں اس بار اسکا وار بھاری تھا تو یہاں وہ اسے

سزا دینے کا مستحق نہیں تھا۔۔

اسے لگتا تھا کہ زاران سال بھر سے اسے ولا میں اکیلا چھوڑ

کر امریکا بیٹھا ہے۔۔ جبکہ وہ امریکا گیا ضرور تھا۔۔ واپسی کا

کوئی ارادہ بھی نہیں تھا۔ مگر محض دس دن میں ہی اسے

میرم کی فکر ستانے لگی تھی۔۔ وہ اسے یوں ایک طویل

عرصہ ملازمین کے درمیان چھوڑنے کا اہل بھی نہیں

تھا۔۔اسی سوچ کے پیش نظر وہ گھر واپس آگیا تھا۔۔اور

الگ کمرے میں رہ رہا تھا۔۔ جبکہ زاران نے نوٹس کیا تھا

Huma Qureshi Novels

وہ ابھی تک الگ کمرے میں رہائش پزیر تھی۔۔ایسے میں

اسکی یونیورسٹی ٹائمنگ میں اپنے کمرے سے سامان اٹھانا

اس کے لئے کوئی بڑی بات نہیں تھی۔۔۔

جبکہ یونیورسٹی سے آنے کے بعد وہ کمرے سے ہی باہر

نہیں نکلتی تھی۔۔اس تمام عرصے میں زاران حقیقتاً

انٹر نیشنل کئی ٹرپ لگا چکا تھا۔۔ملازمین کو اسنے میرم کو

اپنی موجودگی سے باخبر کرنے سے منع کر دیا تھا۔۔کیونکہ

وہ اس رشتے کو ٹائم دینا چاہتا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

میرم کا بچپنا کئی حد تک ختم ہو گیا تھا۔۔ مگر اس نے اسکی ذات میں واضح تبدیلی محسوس کی تھیں۔۔

"اُفف ! میں کیوں اتنا سوچ رہا ہوں۔۔ میڈم مجھے چھوڑ کر گئی ہیں نا۔۔اب رہیں وہیں۔۔" وہ سر جھٹک کر سونے کی کوشش کرنے لگا۔۔کیونکہ اب وہ واقعی میرم کو نہیں سوچنا چاہتا تھا۔ مگر سوچوں پر بھلا کس کا زور تھا۔۔

"گرینڈ پا آپ یہاں ؟" میرم اپنے کمرے میں موجود اپنی سوچوں میں گم بیٹھی تھی۔۔ جبھی سامنے سے ابتسام

Huma Qureshi Novels

عبداللہ کو دیکھ وہ چونک گئی تھی، جو رنجیدگی سے قریب آئے۔۔

"ہمم! کیسی ہے میری بیٹی۔۔"ان کے لہجے کی شفقت پر میرم کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔

"میں ٹھیک ہوں داداابو۔ پلیز آپ مجھے معاف کردیں۔۔۔"وہ جلدی سے اٹھ کر ان کے سینے سے لگی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

”اگر آپ کہیں گے تو میں زاران سے بھی رشتہ ختم

کر لونگی۔۔وہ میری غلطی تھی۔۔“ابتسام صاحب کو

حیرت آنگیز جھٹکا لگا تھا۔

”کیا کیا بکواس ہے بچے! شوہر سے لڑ کر آئی ہو

یہاں؟“میرم سر جھکا گئی۔

”وہ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں بابا۔۔میں ان کی بیوی

ہوں، مگر وہ ہر روز کسی نہ کسی نئی لڑکی کے ساتھ ہوتے

ہیں۔۔“ابتسام صاحب کی پیشانی پر بل پڑے۔

Huma Qureshi Novels

"کیا اس کے دوسری عورتوں سے تعلقات ہیں؟" میرم نے جلدی سے نفی میں سر ہلایا۔۔

"نہ۔۔نہیں مطلب۔۔ پتہ نہیں۔۔ لیکن ماڈلز، اور پتہ نہیں کون کون انکی دوستیں ہیں۔۔" ابتسام صاحب نے گہرا سانس لیا۔

"یہ تو اس کا پروفیشن ہے۔۔ تمھیں تو پہلے سے سب معلوم تھا نا۔۔" وہ سر جھکا گئی۔

"اپنی غلطی سدھارنا چاہتی ہو؟" میرم کا سانس اٹک گیا تھا۔۔ کہنا بہت آسان تھا۔۔ مگر عمل بہت مشکل۔۔

Huma Qureshi Novels

"میں آج تمھیں ایک حقیقت بتانا چاہتا ہوں، پھر باقی فیصلہ تمھارا اپنا ہے۔۔۔" وہ آج پہلی بار اپنے دل کی بات اپنی کسی اولاد کے سامنے رکھ رہے تھے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

(پانچ سال بعد)

زاران کی پیدائش کے بعد ان دونوں کے حالات بہت خراب ہو گئے تھے، وہ ملیحہ کی ہمراہی میں لندن شفٹ ہو گیا تھا۔ جہاں ملیحہ کے نام ایک اپارٹمنٹ تھا، جو رہائش

Huma Qureshi Novels

نہ ہونے کے باعث ملیحہ اور دانیال کو استعمال کرنا پڑا

تھا۔۔۔ابتسام صاحب جو پیسہ دے کر گئے تھے، گزشتہ

پانچ سالوں سے وہی چل رہا تھا۔دانیال کی تعلیم اتنی نہیں

تھی کہ اسے کوئی اچھی جاب مل جاتی، ایسے میں ملیحہ ہی

جاب کر رہی تھی، مگر وہ دونوں اپنی زندگی سے خوش اور

مطمئن تھے، اس فلیٹ میں انکا گزر بسر اچھے سے ہو رہا

تھا۔۔۔

زاران جب چھوٹا تھا ملیحہ جاب چھوڑ چکی تھی، ایسے میں

انہوں نے بہت سے فنانشلی کرائسز فیس کئے تھے۔ملیحہ

Huma Qureshi Novels

اپنے باپ کی دی ہوئی ایک بھی چیز استعمال نہیں کرنا چاہتی تھی، اور شادی کے ایک سال تک ان دونوں نے اپنی مدد آپ کے تحت زندگی کو دھکا دینے کی بھرپور کوشش کی تھی۔ مگر زاران کی پیدائش کے بعد خرچے بڑھتے گئے تو ایسے میں انہیں وہ پیسے بھی استعمال کرنا پڑا تھا۔ جب بوگوٹا میں رہائش افورڈ کرنا ناممکن ہوا تو جاوید کے مشورے پر وہ لندن کے فلیٹ میں شفٹ ہو گئے تھے، اس کے علاوہ بھی بہت سی جائیداد تھی جو ملیحہ کے نام تھی، مگر وہ ضرورت کے علاوہ ہر چیز سرے سے لینے

Huma Qureshi Novels

سے انکار کر چکی تھی، یہ پیسہ بھی وہ صرف اس لئے

استعمال کر لیا کرتی تھی کہ ایک وقت پر یہ اس نے اپنے

باپ کو واپس لوٹانا تھا۔۔۔

ماما!" چھوٹا سازاران ملیحہ کے آفس کے واپس آتے ہی"

اسکے پاؤں سے جا لپٹا تھا۔

جی ماما کی جان!" اس نے اپنی تھکن سرے سے نظر"

انداز کیئے اسے گود میں اُٹھا کر سینے سے لگایا،، کچن میں

پہلے سے موجود دانیال ماں بیٹے کی محبت پر کھل کر مسکرایا

تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

ملیحہ! تمہارا بیٹا صبح سے تمہیں یاد کر رہا ہے، اِسے مارٹ

میں ایک ریموٹ کار پسند آگئی ہے، بھئی میں نے کہا میں تو

افورڈ نہیں کر سکتا، آگر تمہاری ماما دلا سکتی ہوں تو الگ

بات ہے۔۔" وہ ڈمپلنگ پلیٹ میں سرو کرنے کے بعد

اسکے آگے رکھتا مسکرا کر بولا۔ تو ملیحہ کی مسکراہٹ پل میں

ہونٹوں سے جدا ہوئی تھی۔۔

"دانیال میں کب تک زاران کی ضرورتیں پوری کرتی

رہونگی، اب تو یہ اسکول بھی جانے لگا ہے، اب مجھ سے

اکیلے یہ سب کچھ نہیں ہوتا، تم یہ گانا بجانا چھوڑ کر کوئی

Huma Qureshi Novels

ڈھنگ کی جاب کیوں نہیں کر لیتے۔۔" پہلی بار ملیحہ کو اسکی باتوں پر غصہ آیا تھا۔۔

"یار تمہیں تو معلوم ہے، مجھے کوئی ڈھنگ کی جاب آفر ہو تب نا، اور جو جاب آفر ہوتی ہیں وہ مجھے بالکل نہیں پسند، اس سے زیادہ میں اپنے بینڈ کے ساتھ ایک ایونٹ میں ارن کر لیتا ہوں۔۔" وہ لاپرواہی سے کندھے اچکا کر بولا۔۔

"تو وہ پیسہ جاتا کہاں ہے، پہلے ہمیں رینٹ دینا ہوتا تھا، اب وہ بھی نہیں دینا پڑتا، اس کے بعد گھر کی تمام گروسری میں

Huma Qureshi Novels

کر لیتی ہوں۔۔زاران کی فیس بھی میں ہی پے کرتی ہوں۔۔"دانیال کے ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہوا تھا۔۔

"تم شاید بھول رہی ہو ہنی کہ تمہاری ضد ہے کہ اب تک ہم نے تمہارے بابا کا جتنا بھی پیسہ یوز کیا ہے وہ سب ہم انہیں رٹن کریں گے۔۔ایسے میں میں جو بھی کماتا ہوں وہ سب جاوید کے ہینڈ اور کر دیتا ہوں، تاکہ ہم پر برڈن کم سے کم رہے۔۔"اس بار اس نے بھی جتایا تھا تو ملیحہ کو چپ سی لگی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

کوئی ضرورت نہیں ہے جاوید کو کوئی بھی پیسہ دینے”
کی، میرا نہیں خیال کہ اب بابا واپس لیں گے۔ میں ہی
پاگل تھی، ویسے بھی خرچے بڑھتے ہی جا رہے ہیں تو بہتر
ہے کہ ہم کچھ سیونگ کر لیں۔“ وہ زاران کے منہ میں
ڈمپلنگ ڈالتی ذرا نخوت سے بولی۔۔۔ تو دانیال نے
خاموشی سے اسکے تاثرات دیکھے تھے۔

کیا ہوا خاموش کیوں ہو گئے؟“ اس نے اچھنبے سے اسکی”
جانب دیکھا۔

Huma Qureshi Novels

تھک گئی ہو میرے جیسے شخص کے ساتھ نبھا کرتے ”

کرتے۔۔“ملیحہ کو یکدم اپنے تلخ لفظوں کا احساس ہوا

تھا۔۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے دانیال! بس کبھی کبھی میرا دل ”

چاہتا ہے کہ ہمارے درمیان سے یہ پیسے کی فکر نکل جائے

اور ہم ایک آئیڈیل زندگی گزار سکیں، زاران کو وہ سب

دے سکیں جو اسکا حق ہے۔۔“وہ زاران کو صوفے ر

بیٹھاتی اسکے پاس آکر بازو پر سر رکھتی نم لہجے میں بولی تو وہ

اسے اپنے حصار میں قید کر گیا۔۔

Huma Qureshi Novels

میں کوشش کر رہا ہوں یار ! تم دیکھنا ایک دن ہماری "

" ساری پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔۔

ان شاءاللہ !" وہ آسودگی سے مسکرائی۔۔ "

____

وقت کا کام ہے گزرنا اور وہ گزرتا ہی چلا گیا، زاران چودہ

برس کا تھا۔ جب ایک روز وہ اسکول سے واپس آیا تو انکے

فلیٹ پر کوئی بہت سی رعب دار شخصیت کے مالک اَدھیڑ

عمر شخص موجود تھے۔ ان کے سوٹ بوٹ شخص کو دیکھ

کر اندازہ لگانا مشکل نہ تھا کہ وہ ایک رائیس آدمی

Huma Qureshi Novels

تھے۔۔۔بلڈنگ کے باہر ایک بڑی سے کار موجود تھی۔

دو گارڈز بھی تھے،ان میں سے ایک کو اس نے اکثر اپنے

باپ سے بات چیت کرتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔وہ وہیں

سیٹنگ ایریا میں موجود تھے،وہ بھی وہیں چلا آیا تھا۔

"بابا یہ زاران ہے میرا بیٹا!"ملیحہ نے زاران کو دیکھ فوراً

باپ کے سامنے کیا تھا،جبکہ انہوں نے ایک نگاہ اٹھا کر اس پر

ڈالی اور نخوت سے سر پھیر لیا،وہ چھوٹا ضرور تھا مگر اتنا بھی

نہیں کہ مقابل کی نظریں نہ پہچان سکے۔۔

Huma Qureshi Novels

ملیحہ جلدی بولو میرا بچہ تم نے کیا فیصلہ کیا۔۔ کیا تم"

میرے ساتھ پاکستان چلنے کو تیار ہو۔ میں تمہاری ہر غلطی

کو معاف کر دونگا۔۔"ملیحہ نے رنج سے باپ کو دیکھا۔۔

بابا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔"دانیال اس وقت گھر"

میں موجود نہیں تھا۔۔

ٹھیک کہہ رہا ہوں، تمہارا دل نہیں بھرا یہ زندگی"

گزراتے ہوئے، جیسی زندگی تم گزار رہی ہو ملیحہ ایسی

زندگی تو ہمارے یہاں کے ملازم بھی نہیں گزارتے، تم

سے لاکھ درجہ اچھا لائف اسٹائل ہے عبداللہ ہاؤس کے

Huma Qureshi Novels

ملازمین کا۔اور یہ لڑکا،اس شخص کی اولاد، وہ اسے خود پالنے کے بجائے تمہارے اپر تھوپ کر خود ادھر ادھر منہ مارتا پھرتا ہے۔۔“ وہ تلخ سے بولے۔۔

بابا پلیز! دانیال پر تہمت تو نہ لگائیں۔۔“ وہ تڑپ اٹھی ”
تھی۔

باپ کہاں ہے تمہارا لڑکے۔۔“ انکا لہجا حقارت زدہ ”
ہے۔۔

بابا آپ کی بیٹی کی اولاد ہے یہ۔کچھ خیال کریں۔۔“ وہ ”
زاران کو سنجیدہ ہوتا دیکھ دکھ سے بولی، وہ زاران کی

Huma Qureshi Novels

فطرت سے بہت اچھے سے واقف تھی، وہ کم گو، مگر حساس طبیعت کا حامل تھا۔۔

"یہ تمہاری نہیں صرف اس گھٹیا شخص کی اولاد ہے۔ جس کے ساتھ تم ضد میں رہ رہی ہوں۔ میں پھر کہتا ہوں ملیحہ چھوڑو اس شخص کو اور اس لڑکے کو میرے ساتھ پاکستان چلو، میں تمہاری شادی ایک اچھی فیملی میں کردونگا تم بہتر زندگی گزار سکو گی، یوں دو دو پاؤنڈز کا حساب نہیں کرنا پڑے گا۔" وہ حقیقت بول رہے تھے۔۔

Huma Qureshi Novels

"بابا یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔ میں بھلا اپنے شوہر اور بچے کو چھوڑ کر کیوں واپس جاؤ نگی۔۔" وہ باپ کی سنگدلی پر آنسوؤں سے رو پڑی تھی، اسے لگا تھا کہ اسکا باپ آج سب کچھ معاف کر یہاں سے لینے آیا ہے، مگر ایسا نہیں تھا، وہ آج بھی اپنی انا میں تھے۔۔

"دیکھو ملیحہ تم نے آج سے پندرہ سال پہلے بھی اِس سڑک چھاپ لڑکے سے شادی کر کہ جذباتی فیصلہ کیا تھا، جو تمہاری زمہ داری اٹھانے کے بجائے، اُدھر اُدھر منہ مارتا پھرتا ہے۔۔" وہ نخوت سے بولے۔۔۔

Huma Qureshi Novels

"بابا!"

"ماما یہ ہمارے گھر سے کب جائیں گے؟" زاران جو خاموشی سے انکی گفتگو سن رہا تھا، یکدم سرد لہجے میں بولا تھا، ابتسام صاحب نے بغور اسکا چہرہ دیکھا تھا، جو شاید غصے کی زیادتی سے سرخ پڑ گیا تھا، ماتھے پر ڈھیروں سلوٹیں تھیں، لب باہم آپس میں بھینچ رکھے تھے۔۔

"بیٹا یہ آپ کے نانا ابو ہیں، تمہاری مام کے بابا!" ملیحہ نے آنسو پونچھ کر بیٹے کو ٹھنڈا کرنا چاہا۔۔

Huma Qureshi Novels

"نو یہ میرے کوئی نہیں ہیں مام،، جو میرے بابا کو برا کہے

وہ شخص اچھا نہیں ہو سکتا۔۔"زاران دانیال سے ملیحہ سے

زیادہ اٹیچڈ تھا، کیونکہ وہ تو آفس صبح کی گئی رات گئے ہی

لوٹتی تھی۔

"نو زاران ہی از یور گرینڈ۔۔۔۔"اس سے قبل کے وہ

کچھ بولتی ابتسام صاحب کی سخت آواز نے اسکے لفظوں پر

پہرے بیٹھائے تھے۔۔

"اوہ کم آن ملیحہ ! اسٹاپ دس نونسینس ! مجھے اس غلیظ

شخص کی اولاد سے کوئی مطلب نہیں ہے، میرا اور اس بچے

Huma Qureshi Novels

کا کوئی ریلیشن نہیں ہے، صرف تم ہماری بیٹی ہو، بس بات

ختم۔۔" ملیحہ نے حیرت سے اپنے باپ کی جانب دیکھا

تھا، اتنے سفاک تو وہ کبھی نہیں رہے تھے۔ آخر ایسا کیا تھا

جو وہ اسکی اولاد سے نفرت پر اتر آئے تھے۔۔

"بابا ایسا تو نہ کہیں، نکاح کیا تھا میں نے، اولاد ہے میری،

ناجائز نہیں ہے یہ۔۔" یہ الفاظ ادا کرتے ملیحہ کی روح تک

کانپ گئی تھی، ابتسام صاحب کو یکدم چپ سی لگی تھی۔۔

"تم جانتی ہو تمہارا وہ شوہر گانا بجانے کے بہانے کتنی

عورتوں سے میل مراسم بنائے ہوئے ہے، بس تم

Huma Qureshi Novels

بیوقوفوں کی طرح نائن ٹو فائیو کی جاب میں خود کو ختم کر رہی ہو، جبکہ تمہارے پیچھے میں یہ لڑکا اور اسکا باپ تمہارے کمائے ہوئے پیسوں پر عیاشی کر رہے ہیں۔۔"

وہ حقارت زدہ لہجے میں پھنکارے، زاران کا دل کیا وہ مقابل کھڑے شخص کا کچھ کر ڈالے، مگر اس وقت اسے اپنا آپ بہت کمزور لگا تھا، اسکی ماں مسلسل رو رہی تھی۔۔

"مام پلیز اسٹاپ کرائینگ! پلیز ریمو یور ٹیئرز! آئی کانٹ بئیر اپ۔اینڈ پلیز سیے ہم، گیٹ آوٹ آف مائی

Huma Qureshi Novels

ہوم۔۔" وہ چودہ سال کی عمر میں بھی اچھا خاصی جسامت

کا مالک ایک بھرپور نوجوان تھا۔۔

نوزاران! پلیز ڈانٹ ہی از مائی فادر لائک یور فادر دانیال"

۔۔۔پلیز شو سم رسپیکٹ مائی بچہ!" وہ بیٹے کو خود سے

لگائے ابھی بھی اسے ہی سمجھا رہی تھی، جو آنکھوں میں

بے پناہ نفرت سموئے اپنے نانا کو دیکھ رہا تھا۔

ملیحہ میں آخری بار پوچھ رہا ہوں کیا فیصلہ ہے"

تمہارا۔۔ کیا تم ہمارے ساتھ پاکستان واپس جا رہی ہو، یا

پھر یہیں ان دونون باپ بیٹے کے ساتھ مزید زندگی برباد

Huma Qureshi Novels

کرنی ہے۔۔" وہ تلخی سے بولے۔۔ملیحہ کے معافی مانگنے پر وہ سرے سے انکار کرتے نئی شرط رکھ چکے تھے۔۔۔

"بابا کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔ایسا کونسا گناہ کر دیا ہے میں نے، بھائی کو اور اس اسپینش عورت سے پیدا اولاد کو بھی تو قبول کیا ہے نا آپ نے۔۔" وہ تلخی لہجے میں ہزیانی انداز میں غرائی تھی۔۔

"ہمارے وارث کو اس دو ٹکے کے شخص کی اولاد سے مت ملاؤ ملیحہ! کہاں عیسیٰ عبداللہ اور کہاں یہ لڑکا۔۔"

Huma Qureshi Novels

زاران اور عیسیٰ کا موازنہ کرتے وہ ہتک آمیز لہجے میں

غرائے۔۔

بس بابا بہت بول لیا آپ نے میری اولاد کے ”

خلاف ! اب میں ایک لفظ بھی نہیں سنو گی۔۔ یہ بیٹا ہے

میرا، میری اولاد، میں مر تو سکتی ہوں مگر اپنے بچے کو نہیں

چھوڑ سکتی۔ ویسے بھی آپ سالوں پہلے مجھ پر فاتح پڑھ چکے

ہیں۔ تو بہتر ہے یہاں سے تشریف لے جائیں، قبروں پر

فاتحہ کے لئے آیا جاتا ہے، مردہ کو زندہ کرنا انسانوں کے

Huma Qureshi Novels

بس کا روگ نہیں۔۔"اس بار وہ نگاہوں میں بے پناہ درد سموئے سختی سے غرائی۔۔

"پچھتاؤ گی تم ملیحہ! بہت پچھتاؤ گی۔۔ مگر ایک بات یاد رکھنا میرے جیتے جی وہ شخص اور اسکی اولاد کبھی عبداللہ خاندان کا حصہ نہیں بن سکتے۔۔"ملیحہ نے خاموشی سے رخ پھیر لیا۔۔

"مما اب ہم یہاں نہیں رہیں گے، یہ گھر بھی شاید انہی کا ہے نا۔۔"زاران اچانک سے بولا، وہ جو پلٹ کر جانے لگے تھے، یکدم ٹھہرے۔۔

Huma Qureshi Novels

"تو پھر کہاں رہو گے سڑک پر؟" وہ استہزائیہ لہجے میں

سوالیہ بولے۔

"رہ لیں گے مگر آپ کے گھر میں نہیں رہیں گے۔ مام

چلیں یہاں سے۔۔" ملیحہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔

"یہ گھر میری بیٹی کی ملکیت ہے، وہ یہاں سے کہیں نہیں

جائے گی، آگر تم کہیں جانا چاہتے ہو تو بصد شوق

جاؤ۔۔" زاران نے غصے سے انکی طرف دیکھا۔۔

"ماما کیا آپ ہمارے ساتھ نہیں جائیں گی۔۔" شدید غصے

کے باعث ناک کے نتھنے پھول گئے تھے۔۔

Huma Qureshi Novels

"بیٹا بابا کو آنے دو۔۔" ملیحہ نے بیٹے کو ٹھنڈا کرنا چاہا۔۔

"میں آگیا ملیحہ! پیکنگ کرلو، ہم آج ہی اس گھر سے موو کر رہے ہیں۔۔" وہ انتہائی درشت لہجے میں بولا تو ملیحہ نے چونک کر اپنے شوہر کی جانب دیکھا تھا۔۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو یوسف!" ابتسام صاحب استہزائیہ مسکرائے۔۔

"تم جا سکتے ہو مگر میری بیٹی، تمہارے ساتھ کہیں نہیں جائے گی۔۔" ملیحہ نے غیر یقینی کی سی کیفیت میں باپ کو دیکھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"ماما پلیز چلیں یہاں سے۔۔" وہ زچ ہوا تو وہ چونک کر ہوش میں آئی تھی۔۔

"جی جی، ہم بس چل رہے ہیں یہاں سے۔۔" وہ چونک کر ہوش میں آئی تھی۔۔

"بابا پلیز جائیں یہاں سے، میں اس ماہ کے آخر تک یہ گھر خالی کر دونگی، اور پلیز کوشش کیجئے گا کہ آئندہ آپ ہماری زندگیوں میں انٹرفئیر نہ کریں، اور پلیز اپنے جاسوس ساتھ لے کر جائیے گا ورنہ اس بار میں پولیس میں کمپلین

کروں گی۔۔"ملیحہ کا چہرہ اہانت کے باعث سرخ پڑ گیا تھا، اس کی بے عزتی اسکے شوہر کی بے عزتی تھی۔۔

"ٹھیک ہے، اگر تم یہی زندگی گزارنے کی خواہش مند ہو تو تمہاری مرضی۔ مگر میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا، تم زندگی میں بہت پچھتاؤ گی۔۔"وہ ناگوار لہجے میں گویا ہوتے وہاں سے واک آوٹ کر گئے تھے۔۔

____

"ملیحہ پلیز بس کر دو رونا! تمہارے ڈیڈی جا چکے ہیں۔۔"

دانیال مسلسل اسے سمجھانے میں کوشاں تھا۔

Huma Qureshi Novels

دانیال آپ نے دیکھا، بابا اتنے سنگدل کیسے ہو سکتے ”

ہیں۔مجھے تو آج تک یقین ہی نہیں آتا کہ یہ میرے بابا

ہیں، جو میری ذرا سی تکلیف پر تڑپ جایا کرتے تھے، جو

میری چیزیں تک سنبھال کر رکھتے تھے، آج وہ میری پیدا

کی ہوئی اولاد سے گھن کھا رہے ہیں، اسے دھتکار رہے

ہیں، اسے حقارت کی نظر سے دیکھ رہے ہیں، جیسے زاران

ہماری ناجائز اولاد ہو۔۔“آنسو تھے کہ تھمنے کا نام ہی نہیں

لے رہے تھے۔۔

Huma Qureshi Novels

کیا اپنی مرضی سے اپنی پسند کے شخص سے شادی کرنا"

اتنا بڑا جرم تھا میرا۔۔" وہ آنسوؤں سے روئی تھی۔۔

خاموش ہو جاؤ پلیز! اور پیکنگ اسٹارٹ کرو، ہم جلد ہی"

یہاں سے شفٹ ہو جائیں گے۔۔ میں جاب ڈھونڈ رہا

ہوں، اب سنگنگ سے گزارا نا ممکن سا ہے۔۔" وہ کچھ

میگزین کے لئے ماڈلنگ بھی کر چکا تھا، مگر پھر بھی ایک

فیملی کو پالنے کے لئے یہ سب ناکافی تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

ابتسام صاحب کو پاکستان واپس آئے دس دن سے زیادہ ہو گئے تھے ،اب انکا زیادہ تر وقت اسٹڈی میں کتابوں کے ساتھ ہی گزرتا تھا، مگر اس وقت وہ بڑے سے پوٹریٹ کے سامنے کھڑے تھے ، جہاں وہ اپنے تینوں بچوں سمیت اپنی شریک حیات کے ساتھ کھڑے تھے۔۔

جبھی کوئی دروازے پر دستک دے کر اسٹڈی میں داخل ہوا تھا، انہوں نے تیزی سے آنکھوں کی نمی پونچھی تھی۔۔

السلام علیکم سر!“ وہ انکا خاص آدمی جاوید تھا۔۔”

Huma Qureshi Novels

وعلیکم السلام! کہو کیسے آنا ہوا۔" وہ جانتے تھے کہ وہ" کیا خبر دینے لگا ہے۔۔

سر میڈم نے وہ اپارٹمنٹ خالی کر دیا ہے۔۔" ابتسام" صاحب کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔

سر آپ میڈم کی غلطی کو معاف کیوں نہیں کر" دیتے۔" وہ سمجھانے والے لہجے میں بولا تو وہ خاموش رہے۔۔۔

آگر برا نہ مانیں تو ایک بات کہوں۔۔" وہ جھجھکا۔" کہو۔۔" وہی سرد آنداز۔۔"

Huma Qureshi Novels

عرشمان سر نے بھی تو ایک غیر مسلم لڑکی کو مسلمان کر ”

کہ شادی کی تھی، آگر میڈم نے کرلی تو اس میں کونسا گناہ

ہو گیا۔۔“ وہ ڈرتے ڈرتے جملہ مکمل کر سکا تھا۔ جبکہ وہ

ہنوز خاموش رہے تھے۔۔۔

جاوید تم جا سکتے ہو۔۔“ وہ اسے نہیں بتا سکتے تھے، کہ ”

انہیں اس معاشرے میں اپنی بیٹی کے اس قدم کے

بارے میں بتاتے میں ڈر لگتا تھا کہ کہیں لوگ اس کے

کردار پر کیچڑ نہ اچھالیں، انہیں ہر وقت ایک خدشہ سا

لاحق رہتا تھا کہ کہیں سچ میں اسکے خدشات سچ نہ ہو جائیں

Huma Qureshi Novels

اور وہ شخص ملیحہ کا ہاتھ چھوڑ جائے، سوسائٹی کا پریشر تھا یا

پھر در حقیقت انکی غیرت نے اب تک یہ گوارہ نہیں کیا

تھا کہ انکی بیٹی اپنی رضامندی کے بغیر اتنا بڑا قدم اُٹھا چکی

تھی۔۔۔

"مبارک ہو ابتسام عبداللہ خیر سے پوتی کے دادا بن گئے

ہیں آپ۔۔" یہ میرم کے نانا تھے، جو ابتسام صاحب کے

بہت اچھے دوست ہونے کے ساتھ ساتھ سمدھی بھی

تھے۔

Huma Qureshi Novels

خیر مبارک، تم بھی دوسری بار نانا بن گئے ہو۔۔" وہ
خوشدلی سے بغل گیر ہوئے تھے۔۔
" ویسے یہ بتاؤ ملیحہ بیٹی پاکستان کب واپس آرہی ہے، سنا
ہے وہاں اس نے کسی گورے سے شادی وغیرہ کرلی
ہے۔۔" وہ اس قدر اچانک سے بولے تھے کہ ابتسام
صاحب ایک لمحے کو خاموش رہ گئے۔۔۔ یہ بات انکے گھر
کی چاردیواری سے باہر نہیں گئی تھی تو آج یہ کیا ہوا تھا کہ
عبداللہ ہاؤس کی چاردیواری سے راز باہر جانے لگے
تھے۔۔

Huma Qureshi Novels

ایسا کچھ نہیں ہے، اور آئندہ میری بیٹی کے بارے میں "بات کرنے سے پہلے دس بار سوچ لینا، حسن۔۔" وہ ناگواری سے بولتے مہمان خانے سے واک آوٹ کر چکے تھے، جبکہ حسن صاحب کی خاموش نگاہوں سے دور تک انکا پیچھا کیا تھا۔۔

____

"عثمان پوچھو اپنی بیوی سے، یہ بات اس گھر کی چار دیواری سے باہر گئی کیسے!" ابتسام صاحب کا جلال آج

Huma Qureshi Novels

سالوں بعد عبداللہ ہاؤس کے آنگن میں دکھائی دے رہا

تھا۔۔

بابا جان میں بات کرونگا۔۔۔"انہوں نے اپنی بیوی کو"

گھورا، جو پندرہ دن کی میرم کو گود میں لئے بیٹھی کچھ

خائف خائف سی تھیں۔۔

بابا جان یہ بات آخر کب تک چھپ سکتی ہے، اب ملیحہ"

نے شادی کر ہی لی ہے تو دنیا کے سامنے تسلیم کرنے میں

"کیا حرج ہے، اور وہ میرے بابا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

بس دلہن! مت بھولو کہ عبداللہ ہاؤس کے راز، اس گھر کی چار دیواری سے باہر نہیں جاتے، کیا آپ اس گھر کے اصول بھی بھول گئی ہیں۔۔" وہ خاموش ہو گئیں۔۔ جبکہ عثمان صاحب نے تاسفی نگاہوں سے بیوی کو دیکھا تھا۔۔۔

"بابا جان! میرے خیال سے آپ کو ملیحہ کو پاکستان واپس بلا لینا چاہئے، میرے خیال سے محبت کا بھوت اتر چکا ہو گا اسکے سر سے اب تک تو۔۔" عرشمان ذرا سردگی سے بولا۔۔

Huma Qureshi Novels

"کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا عرشمان، نکاح کیا ہے
میں نے اپنی بیٹی کا۔۔ سمجھے۔" انہوں نے بیٹے کو ڈپٹا۔۔

"بابا آپ بھول رہے ہیں کہ اس نے کس قسم کے مرد
سے نکاح کیا ہے۔۔" وہ ناگواری سے بولے۔۔

"کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا۔۔ آگر تمہیں اسکے
غیر مذہب کا ہونے پر اعتراض ہے تو بہتر ہے کہ پہلے تم
اپنے گریبان میں جھانکو۔۔" انکا چہرہ اہانت کے باعث
سرخ پڑ گیا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"بابا میری بات الگ ہے، دین السلام مرد کو اہل کتاب

عورت سے نکاح کی مکمل اجازت دیتا ہے، اور پھر میں نے

تو عائشہ کو مسلمان کیا ہے، اور دیکھ لیں آپ کے سامنے

ہے، سالوں سے ہمارے ساتھ یہاں اپنے

گھر، خاندان، جائے پیدائش سے دور رہ رہی ہے، ہم سے

اچھی مسلمان ہے، جو باتیں آج تک ہمیں نہیں معلوم، وہ

سیکھنے کی کوشش کرتی ہے اور آپ پھر بھی اس پر انگلی اٹھا

رہے ہیں، وہ بھی ایک لفنگے قسم کے گورے کی وجہ

Huma Qureshi Novels

سے، جس سے آپ کی بیٹی عاشقی کر بیٹھی۔۔۔" وہ غصے

میں آئے تو باپ کا لحاظ بھول گئے تھے۔۔

"بس عرشمان! اگر تمہیں اسلام اجازت دیتا ہے تو مت

بھولو، کہ میری بیٹی نے بھی ایک مسلمان سے جائز

طریقے سے نکاح کیا ہے، اور اسکا نکاح میں نے خود کرایا

ہے۔ تم ہوتے کون ہو میری اولاد پر انگلی اٹھانے

والے۔۔" وہ جو اپنے لفظوں سے بیٹی کا دل چیر آئے تھے

نجانے کیوں یہاں بیٹی کا دفاع کر رہے تھے۔۔

Huma Qureshi Novels

تو پھر بابا دنیا کے سامنے قبول کرنے میں کیا مسلہ ”

ہے، اپنی بیٹی کو بلائیں، اور ایک گرینڈ فنکشن میں اسکی

شادی اناؤنس کر دیں۔۔ بات ختم۔۔“ اس بار وہ درشتگی

سے بولے۔۔

” یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عرشمان بھائی۔ ہم سوسائٹی کو

کیا منہ دکھائیں گے، لوگ طرح طرح کی باتیں کریں گے

کہ ملیحہ نے ایک گورے سے شادی کر رکھی ہے، وہ

سالوں کہاں غائب رہی اور اچانک سے اسکا اتنا بڑا بیٹا کہاں

Huma Qureshi Novels

سے آگیا۔۔" عثمان صاحب نے اپنی بیوی کو گھور کر دیکھا۔۔

"تم خاموش رہو۔۔ بابا جان اور بھائی بات کر رہے ہیں نا۔۔" انہوں نے ڈپٹا، ابتسام صاحب سوچ میں پڑ گئے۔

"عثمان اپنی بیوی کو بتا دو، اگر ہم چاہیں تو کل ملیحہ کو اور اسکے شوہر کو قبول کر سکتے ہیں، ہمیں دنیا سے یا پھر کسی کے بھی کچھ بھی سوچنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔" وہ ناگواری سے بولے تھے۔۔

Huma Qureshi Novels

"فرق پڑتا ہے بابا جان، آپ خود سوچیں کیا آپ برداشت کر لیں گے کہ منہ پر ہنس کر ملنے والے، پ پیٹھ پیچھے آپ کی بیٹی پر تہمت لگائیں۔" وہ زیادہ ہی بول رہی تھیں، عائشہ خاموش رہی تھیں، وہ گھریلو معاملات میں ویسے بھی زیادہ دخل آندازی نہیں کرتی تھیں۔۔

"خیال سے بہو۔۔۔اب خیر سے تم بھی بیٹی والی ہو۔۔" انہوں نے باز رکھنا چاہا، عثمان کا دل کو کچھ ہوا تھا، جبکہ وہ آپے سے باہر ہوئی تھیں۔۔

Huma Qureshi Novels

"بابا جان آپ کہنا کیا چاہتے ہیں، آپ ملیحہ کی بغاوت کا بدلہ کیا ہم سب سے لیں گے، ایک بات اور ملیحہ اس گھر میں نہیں آسکتی، آگر وہ اس گھر میں آئی تو میں یہاں نہیں رہو نگی، اپنی بچی کو لے کر یہاں سے دور چلی جاؤ نگی۔ اور پلیز آئندہ اس سب میں میری میرم کو بیچ میں نہ لائیے گا۔۔" وہ تڑخ کر بولی تو عثمان نے بھی باپ کو شکوہ کناں نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔

"کوئی کہیں نہیں جائے گا، کیونکہ اب ملیحہ کبھی پاکستان نہیں آئے گی، وہ وہاں اپنے شوہر اور خاندان کے ساتھ

خوش ہے، بہتر ہے آپ سب بھی اپنی زندگیوں میں خوش

رہیں، آئندہ اس گھر میں ملیحہ کا ذکر نہیں ہو گا۔۔" وہ

اتنے بھی نادان نہیں تھے، کہ اپنے لوگوں کے رویوں

سے ناواقفیت رکھتے ہوں، مگر اب وہ ایک فیصلے پر ضرور

پہنچ گئے تھے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"بابا یہ کیا فیصلہ ہے، ہم ملیحہ کے بغیر، ملیحہ کی شادی کی

اناؤنسمنٹ کا فنکشن کیسے رکھ سکتے ہیں۔' عثمان صاحب

حیران ہوئے۔

Huma Qureshi Novels

کیوں نہیں رکھ سکتے، یہ ہماری زندگی ہے، ہم جو مرضی

چاہے فیصلہ کرنا چاہیں۔۔' وہ اٹل لہجے میں بولے۔

"بابا میری بات سنیں، مانتا ہوں ملیحہ سے غلطی ہوئی

ہے، اس نے آپ کی اجازت کے بغیر اتنا بڑا قدم

اٹھالیا، مگر آپ یہ بھی تو دیکھیں وہ لڑکا برا نہیں ہے، آپ

پچھلے پندرہ سالوں سے اسکے پیچھے سائے کی طرح چل

رہے ہیں۔۔ وہ کسی غلط ایکٹیوٹی میں ملوث نہیں ہے۔ تو

پھر، ملیحہ کا یہ قدم اتنا ہولناک تو نہیں ہے کہ قابل معافی

Huma Qureshi Novels

نہ ہو۔۔" وہ باپ کو سمجھانے والے لہجے میں بولے تو وہ سوچ میں پڑ گئے تھے۔۔

" تم چاہتے ہو کہ میں اپنی بچی کو یہاں لے آؤ، تاکہ یہاں تمہاری بیوی کی سوچ رکھنے والے لوگ، اسکا جینا حرام کر دیں، طرح طرح کی باتیں کریں، تم نہیں جانتے کہ تمہارے بھائی کی شادی پر ہی اس سوسائٹی نے کتنی باتیں بنائیں تھیں، مگر وہ مرد ہے اسکی بات الگ ہے، وہ لڑکی ہم میں آکر رہ رہی ہے، مگر یہاں معاملہ مختلف ہے کوئی یہ نہیں دیکھے گا کہ اس لڑکے نے مذہب قبول کیا ہے، یا پھر

Huma Qureshi Novels

وہ شروع سے ہی کسی مسلمان باپ کی اولاد تھا، سب میری بیٹی پر انگلیاں اٹھائیں گے، اسکی کردار کشی کریں گے، سالوں بیت جائیں گے مگر لوگ نہیں بھولیں گے کہ عبداللہ خاندان کی لڑکی نے باہر کسی گورے سے باپ بھائیوں کی مرضی کے خلاف جاکر شادی کی تھی، کہنے والے تو بہت کچھ کہہ سکتے ہیں، جو ایک بھائی ہونے کے ناطے تمہاری غیرت گوارہ نہیں کرے گی۔" وہ دکھی دل سے بول رہے تھے، عثمان کو آج احساس ہوا تھا کہ انسان کے سامنے جب آپ پورا ماضی گھوم جائے اور پھر

Huma Qureshi Novels

اور سچی حقیقت بن کر آپ کے سامنے آن کھڑا ہو تو انسان بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے، ابتسام صاحب شروع دن سے ایک تیز مزاج کے حامل سخت گیر شخص رہے تھے، جنہوں نے اپنے لفظوں کے کسی کا دل چیرتے ہوئے کبھی احساس نہیں کیا تھا، دولت، شہرت، اسٹیٹس، اعلیٰ خاندان کا نشہ ایسا سوار تھا کہ ہر ایک کو اپنے سامنے حقیر سمجھا، کسی کی چھوٹی سے چھوٹی غلطی کو بھی دنیا کے سامنے سزا بنا دیا، آج جب بڑے لفظوں کا بھگتان بیٹی کی صورت سامنے آیا تھا، تو وہ خود سے ہی منہ چھپاتے پھر

Huma Qureshi Novels

رہے تھے، انہیں ڈر لگ رہا تھا کہ وہ ساری زندگی

دوسروں کی بہن بیٹیوں کو منہ بھر کر بولتے رہے

تھے، آگر آج کوئی انکی بیٹی کے خلاف کوئی غلط لفظ بول

دیتا تو وہ کیسے گوارہ کرتے بھلا۔۔۔

"بابا میں ملیحہ کے پاس جاؤنگا، اس سے بات کرونگا اور

یہاں پاکستان لے کر آؤنگا۔۔" اسکی اور ملیحہ کی شروع

سے بہت اچھی بانڈنگ رہی تھی۔۔

"مگر اسکا شوہر اور بیٹا!" وہ کسی خدشے کے تحت

بولے۔۔

Huma Qureshi Novels

"کیا مطلب ہے بابا جان! ان دونوں کو بھی ساتھ

لاؤنگا، اور ملیحہ کی اولاد تو ہماری اپنی اولاد جیسی ہوئی

نا۔۔" وہ نام کا دماغ اچھے سے سمجھ رہا تھا۔۔

"تم میری بات نہیں سمجھ رہے ہو عثمان، مجھے وہ لڑکا

ٹھیک نہیں لگتا، نجانے کیوں مجھے لگتا ہے وہ عبداللہ

خاندان کے لئے اچھا ثابت نہیں ہو گا، میں نے اپنے لئے

اسکی آنکھوں میں عجیب سی نفرت دیکھی ہے۔۔" زاران

کو یاد کرتے وہ شاید بھول گئے تھے کہ وہ اس معصوم بچے

کے ساتھ کیا کر کہ آئے تھے۔۔

Huma Qureshi Novels

"کیا ہو گیا ہے آپ کو بابا جان، اس بچے کو صرف اسکے باپ کی نظر سے دیکھنا بند کر دیں، مت بھولیں کہ ملیحہ کا نکاح کرانے والے بھی آپ ہی تھے۔۔" عثمان نے جتایا۔۔

"مجبوری تھی میری، ورنہ میں کبھی اپنی بیٹی کا نکاح کسی ایسے سڑک پر بیٹھ کر گانا بجانے والے سے نہیں کرتا، ملیحہ آگر ضد پر نہ اترتی تو میں کبھی اسکی بات نہ مانتا، سچ تو یہ ہے کہ میرا دل آج تک اس بات پر راضی نہیں ہو سکا ہے کہ وہ لڑکا واقعی ملیحہ سے وفادار ہے۔۔اور پھر اسکی

Huma Qureshi Novels

اولاد، نجانے کیوں مگر مجھے اس بچے سے عجیب سی نفرت محسوس ہوتی ہے بالکل ویسی ہی جیسی اسکے باپ سے ہوتی ہے، کیونکہ وہ وہی شخص ہے جس کی وجہ سے میری بیٹی مجھ سے بغاوت پر اتر آئی، اور اب وہ اس شخص کی اولاد کی خاطر سب کچھ کر رہی ہے۔" وہ خود بھی نہیں جانتے تھے کہ وہ آخر چاہتے کیا تھے، وہ بیٹی کے معاملے میں جذباتی تھے یا پھر زاران کا وجود نا قابل قبول تھا۔ یا پھر دانیال کا مذہب قبول کر لینے کے باوجود نکاح کو تسلیم کرنا

Huma Qureshi Novels

مشکل تھا، یا پھر معاشرے کا خوف، انکی اپنی سوچیں گڈ مڈ ہو کر رہ گئیں تھیں۔۔۔

آگر تم ملیحہ کو لانا چاہتے ہو تو میں تمہیں منع نہیں کرونگا" مگر ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا کہ ملیحہ کو واپس لانا، دنیا سے متعارف کرانا، شادی کا علان کرنا تمہارے لئے آزمائش بھی بن سکتا ہے، آگر تم اس آزمائش میں پورا اتر سکتے ہو تو ضرور جاؤ۔۔۔" وہ اپنی طرف سے مکمل اجازت دے چکے تھے۔۔۔

لندن شہر میں اُتری یہ شام انتہا کی سرد تھی، ایسے میں ملیحہ لانگ کوٹ اور لانگ بوٹ میں ملبوس آفس سے واپسی پر اسٹریٹ پر لمبے لمبے ڈگ بھرتی بھاگنے کے انداز میں چلتی اپنی وین تک جانا چاہتی تھی۔۔۔

وہ اپنے بجٹ میں رہتے ہوئے کوئی گھر تو افورڈ نہیں کر سکتے تھے، مگر تمام تر سیونگز لگا کر وہ وین میں اپنی رہائش کا انتظام کر چکے تھے، ٹائینی ہاؤس کا کنسیپٹ لندن جیسے ملک میں عام تھا۔۔ زندگی دن بادن دشوار ہوتی چلی جا رہی تھی۔۔۔

Huma Qureshi Novels

"ماما! آپ آج پھر لیٹ ہو گئی ہیں۔۔" وہ وین میں سائیڈ پر بنے چھوٹے سے کچن میں کھڑا اپنے لئے اور مام کے لئے کافی بناتا ذرا انروٹھے پن سے بولا تھا۔۔

"اوہ کم آن! اب ناراض نہ ہونا، آج کی پوری رات میری اور میرے بیٹے کے نام۔۔" وہ اسے خوش کرنے کی خاطر بولی تھیں۔۔۔ تو وہ ہولے سے مسکرایا، کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ اسکی ماں، اسکی خاطر کتنی محنت کرتی تھی۔۔

"تمہارے بابا کب تک آئینگے۔۔" وہ آج کل ایونٹس میں مصروف تھا، اب اسکی سنگنگ کو لوگ پسند کرنے

Huma Qureshi Novels

لگے تھے، وہ ایک بار پھر باقاعدہ ایک بینڈ کے ساتھ جڑ گیا

تھا۔۔ چھوٹے موٹے کنسرٹ میں بھی وہ اکثر اوقات جاتا

رہتا تھا۔۔

انہوں نے کہا تھا وہ جلد آجائیں گے۔۔" باپ کی طرح وہ"

بھی گنگنانے لگا تھا، وہ نا صرف بہت اچھا گا لیا کرتا تھا بلکہ وہ

بہت اچھے سے گٹار اور ڈرم بجایا کرتا تھا۔۔ دانیال تو اسے

بھی باقاعدہ کنسرٹ میں لے جانا چاہتا تھا مگر ملیحہ اسکے

تعلیم کرانے کے حق میں تھی، کیونکہ وہ دیکھ چکی تھی کہ

Huma Qureshi Novels

دانیال کا یہ جنون کسی کام کا نہیں تھا، وہ اس چکر میں کہیں

ٹک کر جاب تک نہیں کرتا تھا۔۔۔

اوکے! آج ڈنر میں کیا لو گے۔۔" وہ اپنا کوٹ اور بوٹ"

اتار کر ایک طرف رکھ چکی تھیں، اور اب ساتھ ہی لگے

بیڈ پر بیٹھی وہ محبت بھرے لہجے میں پوچھ رہی تھیں۔۔

ہم ڈنر باہر ہی کریں گے، بھول گئیں آپ۔۔۔" وہ"

انکے ہاتھ میں کافی کا کپ تھماتا محبت سے گویا ہوا تھا۔۔۔تو

اس نے آگے بڑھ کر اسکا ماتھا چوم لیا تھا۔۔۔

\-

Huma Qureshi Novels

نہیں بھائی یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔میں پاکستان نہیں "

جانا چاہتی پلیز،اور بابا نے جو کچھ میرے شوہر اور بچے کے

بارے میں کہا اسکے بعد تو بالکل نہیں۔۔" وہ خفگی سے

بولی تو عثمان نے ذرا تاسف سے بہن کو دیکھا،اتفاق کی

بات تھی کہ زاران اور یوسف دونوں ہی گھر میں موجود

نہیں تھے۔۔

" ملیحہ جذباتی نہ ہو۔۔سوچ سمجھ کر فیصلہ کرو۔۔" وہ

سمجھا رہے تھے۔۔

Huma Qureshi Novels

سوچ کر ہی فیصلہ کیا ہے، میرا اب آپ لوگوں سے کوئی"

واسطہ نہیں ہے۔۔" وہ درشتگی سے بولی۔

"ایسے تو نہ بولو ملیحہ۔ بابا دکھی ہیں۔۔"

وہ دکھی ہیں اور میں۔۔ میرا خیال ہے کسی کو، میری ایک"

غلطی کو سزا بنا دیا،، مانتی ہون میں نے غلط کیا، مگر مجبور

بھی تو بابا نے کیا ہے نا۔۔۔ وہ بھائی کا نکاح تو تسلیم کر سکتے

ہیں، اپنے خاندان کا وارث پیدا کر سکتے ہیں مگر بیٹی کی اولاد

کو تسلیم کرنے میں انکی انا آڑے آ رہی ہے۔" وہ تلخ سے

بولی۔۔

Huma Qureshi Novels

ملیحہ۔۔۔"انہوں نے کچھ کہنا چاہا۔۔"

پلیز چلیں جائیں بھائی،اور مجھے میری دنیا میں جینے دیں، میں اپنے شوہر اور بچے کے ساتھ بہت خوش ہوں۔۔۔"وہ خاموشی اختیار کر گئے،،انہوں نے ملیحہ کو بہت سمجھایا، مگر اس نے نہ ماننا تھا اور نہ وہ مانی۔۔۔

بابا ماما ٹھیک تو ہو جائیں گی نا۔۔۔"زاران کی پیدائش کے سترہ سال بعد اللہ نے پھر سے خوشخبری سنائی تھی۔۔ مگر ساتویں ماہ میں ملیحہ کی طبیعت کا بگڑ جانا دانیال

Huma Qureshi Novels

کو بری طرح سے ٹینشن میں ڈال گیا تھا۔ وہ اور زاران

ساتھ ہی تھے۔۔ اچانک تیز رفتار گاڑی کے سامنے

آجانے کے باعث ملیحہ نے زاران کو بچاتے ہوئے زرا

پیچھے کو دھکا دیا تھا جبکہ اس صورت حال میں اسے خود بھی

اچھا خاصہ جھٹکا لگا تھا، گاڑی والا تو معذرت کر کہ جا چکا

تھا، مگر ملیحہ کو وہ جھٹکا ہضم نہیں ہوا تھا۔ راستے میں طبعت

بگڑ جانے کے باعث زاران اسے ہسپتال لے آیا تھا، اور وہ

جب سے ہی آپریشن تھیٹر میں تھی۔

Huma Qureshi Novels

ہاں زاران! تم دعا کرونا اپنی ماں کے لئے۔۔"وہ خود"

پریشان تھا، جبھی آپریشن تھیٹر سے ڈاکٹر باہر آئی تھی۔۔۔

آئی ایم ریئلی سوری، وی لاسٹ دیم بوتھ!"ڈاکٹر"

قیامت خیز الفاظ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اب تفصیل

سے بھی آگاہ کر رہی تھی، مگر ان دونوں باپ بیٹے کی تو

جیسے دنیا ہی تباہ ہو گئی تھی۔۔۔

Huma Qureshi Novels

بابا سنبھالیں خود کو۔۔" ابتسام بیٹی کی موت کی خبر"

سن کر ڈھے سے گئے تھے، بد قسمتی یہ تھی کہ وہ اپنی بیٹی کا

آخری دیدار تک نہیں کر سکے تھے۔۔

کیا کچھ یاد نہیں آیا تھا، بیٹی سے آخری ملاقات، اسکا رونا

، سسکنا، التجا کرنا، ابتسام صاحب کو سانس لینا محال لگا

تھا، اکلوتی لاڈلی بیٹی یوں اچانک سے دنیا چھوڑ گئی تھی، یہ

حقیقت تسلیم کرنا بے حد مشکل ہو گیا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

میں کیسے سنبھالوں خود کو عثمان میری بچی۔۔" وہ ٹوٹے

پھوٹے الفاظ ادا کرتے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑے

تھے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ملیحہ کو گزرے ایک سال ہونے کو آیا تھا، زاران کا ہالینڈ

کی یونیورسٹی میں ایڈمیشن ہو گیا تھا۔۔ایسے میں ہر لمحہ ملیحہ

کی کمی کو محسوس کرتا تھا۔۔

دانیال کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں رہتی تھی، وہ کافی شاپ

میں پارٹ ٹائم جاب کرتا تھا۔ مگر اس تمام عرصے میں

Huma Qureshi Novels

اسے سب سے زیادہ نفرت، اسے اپنے نانا سے محسوس ہوتی تھی، اسنے اپنی ماں کو راتوں کو روتے دیکھا تھا، باپ کی یاد میں سسکتے دیکھا تھا، وہ کتنے کتنے گھنٹوں تک دانیال کے سینے سے لگی باپ کی یاد میں آنسو بہا دیا کرتی تھی، انکی سنگدلی پر دلبرداشتہ رہتی تھی۔۔۔ مگر وہ شخص، وہ کیسے اسکی ماں کو رلا کر گیا تھا، جب وہ امید سے تھی، جب بھی ہر وقت اپنے باپ، بھائیوں کی یاد میں گھلتی رہتی تھی، اسے ابتسام عبداللہ سے نفرت سی ہونے لگی

Huma Qureshi Novels

تھی۔۔۔اور اب وہ نفرت تناور درخت کی شکل اختیار کر

گئی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وقت دھیرے دھیرے سرک رہا تھا۔۔دانیال بھی دنیا

سے جاچکا تھا، وہ جاب پر کھڑا ہو گیا تھا، فانشلی انڈ پینڈنٹ

تھا۔۔وہ وقت کے ساتھ ساتھ سرد ہوتا جارہا تھا، پہلے ملیحہ

اور پھر دانیال کی موت نے اسکی ذات پر گہرا اثر چھوڑا

تھا۔۔وہ دن بادن سرد ہوتا جارہا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

اسی کی ماں ہمیشہ کہتی تھی کہ وہ ایک بار پاکستان ضرور جائے وہی اسکا اصل تھا۔۔۔ماں کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے وہ وہاں سے نکل آیا تھا۔۔ سنگنگ کا شوق تو ہمیشہ سے رہا تھا، اردو وہ ماں کی بدولت سیکھ چکا تھا، انڈین اور پاکستانی گانے گنگنانے کا وہ شروع سے شوقین تھا۔۔ دانیال کی ہمراہی میں وہ اکثر ایونٹس میں جاتا تھا جہاں انڈین پاکستانیوں کی گیدرنگ مسٹ ہوتی تھی۔۔۔

Huma Qureshi Novels

بس ایک بار اس کی ملاقات ابتسام صاحب سے ہوئی تھی۔۔۔جو شاید اسی سے ملنے آئے تھے۔

"یہ چھوٹی موٹی سی جاب مت کرو۔۔ ہمارے ساتھ چلو۔۔ ہم تمھیں اچھ زندگی دیں گے۔۔ ملیحہ تمھاری وجہ سے بہت پریشان رہتی تھی۔۔"زاران نے نفرت سے اس شخص کو دیکھا تھا۔۔

"مجھے آپ کی ضرورت نہیں ہے میں بہت اچھی زندسگی گزار رہا ہوں۔۔ سنا آپ نے۔۔"وہ درشت لہجے میں بولا تھا۔

Huma Qureshi Novels

"کیا زندگی ہے تمھاری؟ یہ معمولی سی جاب، بیکار سا کھانا، یہ کپڑے۔۔۔ یہ زندگی ہے۔۔" وہ عادت سے مجبوراً استہزائیہ بولے تو زاران لب بھینچ گیا۔

"جاب کے ساتھ میں سنگنگ بھی کرتا ہوں۔" اس نے جتایا۔۔

"اپنے باپ کی طرح۔۔ جس طرح وہ ادھر ادھر منہ مارتا پھرتا تھا۔۔ تم بھی ایسے ہی کرتے ہو گے۔۔" زاران کو شدید طیش آیا مگر سامنے کھڑا شخص اسکا نانا لگتا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"آپ پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔۔میری ماں نے مجھے اس قابل بنایا ہے کہ مین اپنا بوجھ خود اٹھا سکون۔۔اور مین بدکردار ہوں، یا کوئی گانا بجانے والا۔۔اس سے آپ کو کوئی کنسرن نہیں ہونا چاہئے۔۔"وہ باور کراتے لہجے میں بولا کافی شاپ سے نکل گیا تھا۔۔جبکہ جاوید نے مزید کچھ دن اسے کنوینس کرنا چاہا تھا۔۔مگر وہ ایک خودار ماں کی خودار اولاد تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

وہ پاکستان گھوم رہا تھا، جبھی ایک دوست نے اس کا گنگنانے کا ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پر ڈال دیا تھا، اور وہی سے زاران کی قسمت کا ستارہ چمک اُٹھا تھا۔۔اس کی آواز میں ایسا درد تھا، ایسا جادو تھا کہ اسے کتنے ہی لوگ اپروچ کر چکے تھے۔۔وہ لندن واپس آگیا تھا، مگر اب وہ فیلڈ میں ہی تھا، اور اکثر گُنگنا تا رہتا تھا۔۔۔

اور یونہی دیکھتے دیکھتے وہ ایشاء کا ایک مشہور سِنگر بَن چکا تھا۔۔اب ہر کوئی زاران یوسف کا دیوانہ تھا۔۔ہر کوئی

زاران یوسف سے ملنا چاہتا تھا، مگر حقیقت یہی تھی کہ وہ

لوگوں سے بہت دور رہتا تھا۔۔۔

وقت کا کام ہے گزرنا اور وہ گزرتا چلا گیا تھا۔۔زاران دن

بادن ترقی کی منزلوں کو چھو رہا تھا۔۔ مگر نجانے کیوں

زابتسام صاحب کو زاران بھی اپنی بیٹی کا قاتل لگتا تھا۔۔

کیونکہ وہ اس شخص کی اولاد تھا۔۔انھوں نے کبھی اسے اپنی

اولاد سمجھا ہی نہیں تھا۔۔۔اور میرم میرم کی حماقت ،اسکا

نکاح۔۔وہ سب کچھ تفصیلی طور پر میرم کو بتاتے چلے گئے

تھے۔۔انکے لہجے میں پچھتاوا بول رہا تھا۔۔شاید اب

Huma Qureshi Novels

سالوں بعد احساس جاگا تھا۔۔۔یہ نرمی میرم کی بدولت

تھی یا ملیحہ کی اولاد کے لئے فی الحال وہ سمجھنے سے قاصر

تھی۔۔۔۔حالانکہ وہ بہت اچھے سے جانتے تھے کہ

زاران بھی اپنے باپ کی طرح ایک باکردار لڑکا

تھا۔۔۔مگر دل میں چھپے چور کو آخر کیسے اور کہاں تک

چھپایا جا سکتا تھا؟

دادا ابو، اس سب میں زاران کی کیا غلطی تھی۔۔"میرم

ساری حقیقت جان کر ہچکیوں سے روئی تھی، زاران کا

Huma Qureshi Novels

راتوں کو اٹھ کر بیٹھ جانا۔۔ عجیب و غریب سا غصہ۔۔

اسے عبداللہ خاندان کے طعنے دینا،،اب اسے سمجھ آرہا

تھا۔۔

"غلطی تو میری سوچ کی تھی۔۔ جس نے یہ سوچ کر بیٹی

کو روک دیا تھا کہ وہ اہل کتاب نہیں۔۔ مگر میں باپ

تھا۔۔ کیسے نہ ڈرتا۔۔ بھلا یہ مغرب کے مرد اس قابل

ہوتے ہیں کہ ہم اپنی بیٹیاں دے دیں۔۔ اسلام قبول

کر لیا تھا۔۔ مگر میں کیسے مان لیتا۔۔ میں نے جو کیا تھا بیٹی

کی محبت میں کیا تھا۔۔" وہ رنجیدہ تھے۔

Huma Qureshi Novels

”مگر بابازاران کے باباتوالریڈی مسلمان تھے نا۔۔آپ کوانھیں ایک موقع تو دیناچاہئے تھا۔“ابتسام صاحب آنسوؤں سے رو رہے تھے۔۔ایک بار پھر بیٹی کی یاد شدت سے آئی تھی۔۔

”میرے زاران کو بلالو۔۔میں مرنے سے پہلے اس سے معافی مانگناچاہتاہوں۔۔کل رات ملیحہ میرے خواب میں آئی تھی۔۔وہ مجھ سے ناراض تھی۔۔سالوں سے کبھی نہیں آئی۔۔مگر کل مجھ سے شکوہ کر رہی تھی۔۔میں نے اس کے بیٹے کو تنہا چھوڑ دیا۔۔وہ مجھ سے ناراض

Huma Qureshi Novels

تھی، میرم۔۔میری بچی۔۔۔میری پھولوں سی بچی۔۔وہ

اس سزا کی مستحق ہر گز نہیں تھی۔۔۔"میرم اور ابتسام

دونوں ہی اپنے اپنے غم میں ڈوبے ہوئے

تھے۔۔۔۔احساس ہوتے ہوتے بہت دیر ہو گئی تھی۔۔

میرم کو یہاں رہتے ہوئے دو ہفتے گزر چکے تھے۔۔اب

سب زاران کا پوچھ رہے تھے۔۔اور میرم کے پاس کہنے

کے لئے کچھ بھی نہیں تھا۔۔آخر وہ کس منہ سے اپنے گھر

Huma Qureshi Novels

والوں سے کہتی کہ وہ جذباتیت میں اپنے شوہر کا گھر چھوڑ آئی تھی۔۔۔

کچھ سوچ کر اس نے زاران کا نمبر ڈائل کیا تھا، وہ جو صوفے پر بیٹھا میرم کی ہی سوچوں میں گم سگار پھونک رہا تھا کہ اسکرین ربلنک کرتے میرم کے نمبر کو دیکھ آبرو تن سی گئی تھیں۔۔

"اوہ تو میڈم کو یاد آ ہی گئی آخر۔۔" اس نے کال یس کر کہ کان سے لگائی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

"ہیلو۔۔۔دوسری جانب زاران نے اس کی آواز سن کر آنکھیں بند کرلیں تھیں۔یہ حقیقت تھی کہ وہ پاگل سی لڑکی اب اس کے دل میں بسنے لگی تھی۔

"کیسے ہیں آپ؟" دوسری طرف سے پوچھے جانے والے سوال نے اسے مسکرانے پر مجبور کیا تھا، دل کیا بول دے۔۔ تمھاری یاد میں واقعی سٹیار ہا ہوں۔

"ہینڈسم۔۔" وہ اپنے ازلی لہجے کے برخلاف شرارت سے گویا ہوا تھا، میرم کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔آخر وہ

Huma Qureshi Novels

پل میں تولا اور پل میں ماشہ ہو جایا کرتا تھا۔۔ حیرانی تو بجا تھی۔

”تم کیسی ہو۔۔اور عبداللہ ہاؤس میں سب کیسے ہیں؟“

اس بار وہ ہلکے پھلکے لہجے میں سوالیہ گویا ہوا تھا۔۔

”میں ٹھیک ہوں۔۔ یہاں بھی سب خیریت سے ہیں۔۔ وہ میں کہہ رہی تھی کہ۔۔۔“بولتے ہوئے لفظ لڑکھڑا گئے تھے۔

”کہ۔۔۔۔“زاران نے الفاظ نامکمل چھوڑا۔۔

Huma Qureshi Novels

"آپ مجھے لینے کب آئینگے۔۔۔" آنکھیں بند کر کہ جلدی سے اپنی بات مکمل کی تھی۔۔اور پھر گہری سانس بھری۔۔گھر کتنی آسانی سے چھوڑ دیا تھا۔۔اور اب۔۔جبکہ دوسری طرف خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

"شام میں ڈرائیور کو بھیج دونگا۔۔" وہ ہنوز نرم خوئی سے گویا ہوا تھا۔۔نا چاہتے ہوئے بھی لہجے بیزاری سی در آئی تھی۔۔جو عبداللہ خاندان کی بدولت تھی۔۔

"آپ نہیں آئینگے۔۔" شرمندگی سے بولتے لب چبائے تھے۔۔

Huma Qureshi Novels

"ٹھیک ہے میں باہر ویٹ کرونگا۔سامان لے کر آجانا۔۔۔"اسی لمحے میرم کی والدہ کمرے میں داخل ہوئی تھیں۔۔۔اور انھوں نے اشارے سے پوچھا تھا۔۔۔

"زاران مما کہہ رہی ہیں۔۔آپ گھر آجائیں شام میں۔۔۔"ماں کو بلواسطہ جواب دینے کے ساتھ ساتھ، اس نے زاران کو بھی اپنی ماں کی طرف سے انوائٹ کیا تھا۔دوسری طرف ایک بار پھر خاموشی چھاگئی تھی۔۔۔جبکہ اسکی ماں نے میرم کے ہاتھ سے موبائل لیا

Huma Qureshi Novels

تھا۔۔ عبداللہ ہاؤس سے جو بھی رشتہ سہی۔۔ مگر اب اہم رشتہ ان کے دماد کا تھا۔

"السلام علیکم بیٹا۔۔ کیسے ہیں آپ۔۔" میرم کی ماں کی آواز پر وہ وہ یکدم سیدھا ہوا تھا۔۔ سگار سائیڈ رکھا تھا۔ جیسے وہ روبرو آگئی ہوں اور احترام لازمی تھا۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔ اللہ کا شکر آنٹی۔۔۔" اسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا بولتا، شاید کچھ رشتے ایسے ہی ہوتے ہیں کہ بولتے ہوئے انسان کی زبان لڑکھڑا جائے۔۔۔

Huma Qureshi Novels

"بیٹا آپ شام میں آجائیں۔۔میرم کے بابا نے بھی آپ کو انوائٹ کیا ہے۔۔وہ خود بھی کال کرنا چاہ رہے تھے۔۔ آپ کہو تو میں عثمان صاحب سے کہونگی۔۔۔" اس بار زاران نے پیشانی مسلی تھی۔۔وہ اس گھر میں نہیں جانا چاہتا تھا۔۔

"نہیں نہیں آنٹی۔۔اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔میں وعدہ نہیں کرتا۔۔مگر کوشش کرونگا۔۔اس نے ٹالنا چاہا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"نہیں وقت تو نکالنا پڑے گا۔۔۔آپ نے شام میں ضرور آنا ہے۔۔"زاران اب ان کے اس قدر اسرار پر انکار نہیں کر پایا تھا۔۔۔

"اُفف! میرم پلیز۔۔۔میں وہاں نہیں آنا چاہتا۔۔"ویسے ہی میرم نے ہیلو کہا تھا۔۔وہ خفا ہوا۔۔

"کیوں نہیں آنا چاہتے۔۔آخر مسلہ کیا ہے؟"وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔۔

"رہنے دو تم۔اس سے پہلے تمھارے دماغ میں کوئی بات گئی ہے جو یہ جائے گی۔۔"وہ شدید ناراض تھا۔۔میرم

Huma Qureshi Novels

نے اس تمام عرصے میں پہلی بار مسکراہٹ دبائی

تھی۔۔۔

''گرینڈ پا آپ کے منتظر ہیں۔۔۔''زاران جو عجیب

متذبذب کا شکار اس کے لفظ سن کر ٹھہر گیا تھا۔

''کیا کہا تم نے؟''وہ حیران ہوا۔

''یہی کہ بابا آپ کے منتظر ہیں۔۔اور کل رات بابا مجھے

ساری حقیقت بھی بتا چکے ہیں۔۔''ایک لمحے کے لئے لگا

تھا گویا ساری دنیا تھم سی گئی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

”کیا بتایا انھوں نے تمھیں۔۔۔“ اسے اپنی آواز گھٹستی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

”یہی کہ آپ ملیحہ فوپس (پھپھو) کے بیٹے ہیں۔۔“

زاران نے سختی سے آنکھیں میچ لیں تھیں۔۔

”تو پھر اپنے دادا کی طرح تمھیں بھی مجھ سے کراہیت آرہای ہو گی۔۔“ نجانے وہ کسی احساس کمتری میں مبتلہ تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

”ایسا نہیں ہے زاران۔۔۔بلکہ میں آپ سے بہت شرمندہ ہوں۔۔۔“اس بار وہ ندامت سے چور لہجے میں گویا ہوئی تھی۔

”خیر۔۔شام میں آؤنگا میں۔۔۔“وہ جیسے راضی ہوا تھا۔۔

”باباجان بہت شرمندہ ہیں زاران۔۔وہ آپ سے معافی مانگنا چاہتے ہیں۔۔مگر ایک بات ہے آپ کی جوانھیں ابھی بھی نہیں پسند۔۔“اس بار وہ شرارت سے لب دبا گئی۔۔

Huma Qureshi Novels

”وہاٹ کیا کہہ رہی ہو؟“ وہ ذرا پریشان ہوا۔۔

”اب اس کے لئے تو آپ کو آج شام یہاں آنا ہو گا۔۔“ وہ شرارت سے بولی تھی۔۔

”تم اپنی خیر منا کر گھر واپس آنا اس بار۔۔“ ساتھ وہ بھی اسے جتانا نہیں بھولا تھا۔ جبکہ اسکے لہجے میں چھپا ذو معنی تاثر محسوس کر وہ گلال ہوئی تھی۔۔

”شام میں ملاقات کرتے ہیں۔۔۔“ وہ چند ایک ادھر ادھر کی باتیں کرتا رابطہ منقطع کر گیا تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

آئینے کے سامنے کھڑا ازاران یوسف آج معمول سے کچھ

زیادہ سلیقے سے تیار تھا، سیاہ شلوار قمیض کے اوپر چارکول

گرے ویسٹ کوٹ، کلائی پر نفیس گھڑی اور بال ہلکے سے

بے ترتیب، مگر پُرکشش انداز میں سنورے ہوئے

تھے۔۔قدرے سنجیدہ چہرے اور مضبوط جسامت پر وہ

لباس اس کی شخصیت کو مزید رعب دار بنا رہا تھا۔۔

وہ تھوڑا نروس بھی تھا۔۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ ان

سب لوگوں کا سامنا کیسے کرے گا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

"اُف! یہ مرحلہ بھی ابھی طے کرنا تھا۔۔ وہ گہری

سانس فضا کے سپرد کر اپنے گاڑی میں بیٹھتا گارڈز کی

ہمراہی میں عبداللہ ہاؤس جانے کے لئے نکلا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زاران کی گاڑی عبداللہ ہاؤس کے وسیع و عریض پورٹیکو

میں آکر آہستگی ٹھہری تھی۔۔ گویا ساتھ ہر منظر ہی سست

روی سے چلنے لگا ہو۔۔ سفید سنگِ مرمر سے تراشا گیا

شاندار محل نما گھر، اونچے ستونوں، وسیع سیڑھیوں اور

روشن فانوسوں کی روشنی میں کسی شاہانہ ولا سے کم ہرگز

Huma Qureshi Novels

نہیں تھا۔۔وہ یہاں دوسری بار آیا تھا۔۔یہی وہ گھر تھا جہاں اسکی ماں کا بچپن گزرا تھا۔۔پرانے زخم رسنے لگے تھے۔۔

ڈرائیور کے دروازہ کھولنے سے پہلے ہی زاران نے ایک نظر بلند و بالا عمارت پر ڈالی، پھر اپنی کلائی پر بندھی گھڑی درست کرتے ہوئے گاڑی سے باہر نکلا۔۔وہ اب اپنے جذبات پر قابو پا چکا تھا۔۔آج اس گھر میں قدم رکھتے ہوئے اس کے چہرے پر ہمیشہ والی بے نیازی تھی، مگر دل

Huma Qureshi Novels

کے کسی کونے میں ایک انجان سی گھبراہٹ ضرور جاگی تھی۔

وہ بغیر بتائے اچانک آیا تھا، وقت سے پہلے، کسی کو اطلاع کئے بغیر۔۔ ملازمین کو ہاتھ کے اشارے سے منع کرتا، وہ بہت ہمت اور سست روی سے آندر جا رہا تھا۔۔ جب وہ پہلی بار اس گھر میں آیا تھا تو دل میں انتقامی جذبہ پنہا تھا۔۔ مگر اس وقت وہ اپنے جذبات سمجھنے سے قاصر تھا۔۔

وہ سست روی سے چلتا وہ آندر جا رہا تھا۔۔ جبھی ایک مانوس سی آواز سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔

Huma Qureshi Novels

"بابا وہ عالمی شہرت یافتہ پاکستان کا پاپ سنگر ہے۔ ایک دنیا دیوانی ہے اس کی آواز کی۔۔ پلیز اس طرح کے القابات سے تو نہ نوازیں میرے داماد کو۔۔" سب گھر والے بھرپور تیاری کے ساتھ ہال میں صوفے پر بیٹھے تھے۔۔ ارد گرد سے ملازمین تیزی سے کاموں میں مصروف نظر آرہے تھے۔۔ زاران آواز سن کر ٹھٹھک کر ٹھہر گیا تھا۔۔

"بس رہنے دو، یہ تم نئی نسل کے جوانوں نے اچھی اصطلاحت نکال لی ہیں۔ ارے میراثی کا بیٹا ہے تو میراثی

ہی بنے گا نا۔۔“ نجانے وہ کس بات پر اتنا چڑے ہوئے

تھے۔۔۔ نجانے کیوں ناچاہتے ہوئے بھی پہلی بار زاران

کو ابتسام عبداللہ کی کسی بات پر ہنسی آئی تھی۔۔ ورنہ وہ تو

ہمیشہ دل دکھانے والی باتیں ہی کیا کرتے تھے۔۔

”افف بابا! نواسہ نہ سہی۔۔ داماد ہی سمجھ لیں۔۔ اس گھر

کا اکلوتا داماد۔۔“ انھوں نے باپ کو تاسفی نگاہوں سے دیکھا

تھا۔

”داماد ہو گا تمھارا۔۔ میرے لئے میری بیٹا کا خون ہے۔۔

پہلے ہی میں بہت سال اس کے ساتھ زیادتی کر چکا۔۔ پتہ

Huma Qureshi Novels

نہیں وہ مجھے معاف کرے گا بھی یا نہیں۔۔" وہ شدید رنج میں مبتلہ تھا۔۔زاران کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔ایک آنسو ٹپک کر بے مول ہوا تھا جس کو اس نے جلدی سے رگڑ ڈالا تھا۔۔

"اچھا بس کر دیں۔۔وہ آنے ہی والا ہو گا۔۔میرم بیٹا کال کر کہ پوچھو شوہر سے کہاں رہ گیا بچہ۔۔" سب کے لہجے میں اس کے لئے اتنی محبت کیوں تھی۔اسے اب وحشت سی ہونے لگی تھی۔۔جبکہ میرم موبائل لئے ذرا سائیڈ میں آئی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

"میرم۔۔ بات سنو بیٹا۔انھو نے اسے پکارا، مگر وہ تو کسی اور ہی دنیا میں گم تھی۔۔ کیونکہ موبائل ہاتھ میں لئے ساکت کھڑی تھی۔۔ سامنے زاران کھڑا تھا۔۔ آنکھوں کی سرخی واضح تھی۔۔۔

"آپ کب آئے۔۔۔" وہ قریب آتی دھیرے سے بولی۔

"بس ابھی۔۔ تم ریڈی ہو۔ چلیں۔۔۔" وہ جلدی سے نکلنا چاہتا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"ایسے کیسے زاران گرینڈ پا آپ کا ویٹ کر رہے ہیں۔۔" وہ خفا ہوئی تو زاران نے دو تین گہرے گہرے سانس لے کر خود کو کمپوزڈ کیا تھا۔۔

"بابا زاران آگئے ہیں۔۔" اس نے وہیں سے زور سے کہا تو سب کے چہروں پر بہار سی آگئی تھی۔۔

"زاران۔۔۔۔یہاں آؤ۔۔۔" ابتسام صاحب اٹھنا چاہتے تھے۔۔وہ اسے دیکھنا چاہتے تھے۔مگر عرشمان نے کندھے پر ہاتھ رکھ کر باز رکھا تھا۔۔زاران بھی چلتا ہوا نزدیک گیا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"السلام علیکم!" وہ دھیرے سے بولا۔

"وعلیکم السلام۔ یہاں آؤ۔۔۔ یہ بوڑھی آنکھیں کب سے تمھاری منتظر ہیں۔۔مجھے معاف کردو۔ میرا بچہ۔۔" وہ سسک پڑے تھے۔ زاران کو تکلیف ہوئی تھی۔۔اسکی ماں اپنے باپ کا یاد کر کہ کتنا روتی تھی۔۔

"پلیز آپ یوں معافی نہ مانگیں مجھ سے۔۔ ممی کی روح مجھ سے خفا ہو جائے گی۔۔" اسکا بس اتنا کہنا تھا کہ ابتسام صاحب بلند آواز میں رونے لگے تھے۔۔ جبکہ عرشان، عائشہ، میرم، عثمان سب ہی گھبرا گئے تھے۔۔ جبکہ زاران

Huma Qureshi Novels

بے تاثر چہرہ لئے کھڑا تھا۔۔ وہ جانتا تھا وہ کس بوجھ کے زیر

اثر رو رہے تھے۔

"مجھے معاف کر دو میرے بچے۔۔ میری بچی اس دنیا سے

چلی گئی۔۔ مگر میں کیسا باپ ہوں۔۔" وہ آنسوؤں سے رو

رہے تھے۔۔ جبکہ سبھی مکین اپنے آنسو ضبط کر رہے

تھے۔۔ وہ زاران کا چہرے چومتے اپنا دل ہلکا کر رہے تھے

۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔

Huma Qureshi Novels

رات کی سیاہ تاریکی ہر سو اپنے پنکھ پھیلا چکی تھی۔۔ جبکہ عبداللہ ہاؤس کا لان آج سالوں بعد قہقہوں کی پرسوز آواز سے مہک اٹھا تھا۔۔۔

زاران کی بغل میں بیٹھی میرم حد سے زیادہ پرسکون، اور مطمئن نظر آ رہی تھی۔۔

جبکہ زاران، وہ بظاہر خوش تھا۔۔ دل سے معاف کر چکا تھا۔۔ مگر اس لمحے اپنے ماں، باپ کی یاد شدت سے آئی تھی۔۔ جبکہ ابتسام صاحب اسے پاس بیٹھا کر کب سے پیار کر رہے تھے۔۔ جوان کی محبت پر مشکور تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

"تم نے مجھے معاف کر دیا نا میرے بچے۔۔" وہ ابھی بھی مطمئن نہیں تھے۔۔۔

"جی نانا ابو۔۔۔" وہ سر کے بجائے اب پہلی بار رشتے سے مخاطب ہوا تھا۔۔

"کیا کہا تم نے؟" انھیں لگا شاید انھوں نے کچھ غلط سُن لیا تھا۔۔۔

"نانا ابو، سب پرانی باتوں کو بھول جائیں پلیز۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سب بھول چکا ہوں۔۔ مگر بھولنے کی کوشش ضرور کرونگا۔۔" ابتسام صاحب بار بار اسکا ہاتھ چوم

Huma Qureshi Novels

رہے تھے۔۔۔آنکھیں نم ہو رہی تھی۔۔زاران میں

انھیں ملیحہ نظر آ رہی تھی۔۔ برسو کی آنا تھی جو آج چکنا

چور ہو گئی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں رات گئے تھے،واپس آگئے تھے۔۔۔میرم کا

دل زوروسے دھڑک رہا تھا۔۔زاران نے گاڑی ولا کے

سامنے روکتے خود اتر کر میرم کے لئے گیٹ کھولا تھا۔۔جو

ذرا جھجک کے ساتھ گاڑی سے باہر آئی تھی۔۔پھر وہ اسکا

ہاتھ تھامے راہداری سے گزرتا آندر کی جانب بڑھا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

وہ ابھی ہال میں ہی پہنچ سکے تھے کہ زاران نے اسے گود میں اٹھالیا تھا۔

"زاران۔۔۔"اس اچانک افتاد پر گھبر کر اسکے گلے میں ہاتھ ڈالتی وہ ہلکا سا چیخی تھی۔۔

زاران نے اسے اپنی باہوں میں ذرا مضبوطی سے تھامے رکھا اور خاموشی سے قدم سیڑھیوں کی جانب بڑھائے۔۔۔میرم کا شرم سے برا حال تھا۔وہ اب اسے لئے کمرے میں داخل ہوا تھا۔دروازہ کھلتے ہی میرم کی حیرت زدہ نگاہیں پورے کمرے میں پھیل گئیں۔

Huma Qureshi Novels

کمرہ آج معمول سے بالکل مختلف تھا۔ ہلکی سنہری روشنی میں نہایا ہوا، سفید اور آف وائٹ رنگوں کے امتزاج سے سجا یہ کمرہ کسی خواب کا منظر معلوم ہوتا تھا۔ بیڈ کے گرد باریک سفید پردے چھت سے فرش تک جھول رہے تھے، جن پر ننھی وارم لائٹس کی لڑیاں ستاروں کی طرح جگمگا رہی تھیں۔ بیڈ کی پشت پر تازہ سفید اور ہلکے گلابی پھولوں سے نفیس سجاوٹ کی گئی تھی، جبکہ سائیڈ ٹیبل پر شیشے کے خوب صورت گلدان میں سفید گلاب

Huma Qureshi Novels

رکھے تھے۔ کھڑکی کے پردے ہوا کے دوش پر سرسراتے

تو کمرے میں پھولوں کی مدھم خوشبو مزید گھل جاتی۔

میرم کی آنکھیں ایک ایک منظر پر ٹھہرتی چلی گئیں۔

حیرت آہستہ آہستہ اس کے چہرے پر پھیلنے لگی، اور پھر

جانے کیوں آنکھوں کے کنارے بھیگ گئے۔ اس نے

پلکیں جھپک کر آنسو روکنے چاہے، مگر ایک ننھا سا قطرہ

اس کے گال پر پھسل ہی گیا۔

Huma Qureshi Novels

زاران نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا تو آنکھوں میں چمک سی اُتر آئی تھی۔ جواب بہت محبت اور چاہت سے اسے تک رہی تھی۔۔

پسند آیا؟" اس نے دھیمی آواز میں پوچھا۔"

میرم نے جواب دینے کے بجائے نم آنکھوں سے اسے دیکھا، جیسے الفاظ کہیں پیچھے رہ گئے ہوں۔

زاران نے محبت سے اس کی پیشانی سے جھولتی لٹ ہٹائی۔ اور اسے اپنے پاؤں پر زمین پر کھڑا کیا تھا۔۔۔

Huma Qureshi Novels

”میں چاہتا ہوں کہ ہم آج سے ایک نئی شروعات کریں۔۔ یہ کمرہ اب بس ہمارے خوشگوار لمحات کا گواہ ہو۔۔“میرم نے مسکرا کر سر ہلایا تھا۔۔۔ زاران آہستہ سے اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔۔۔ میرم کی سانس جیسے وہیں تھم سی گئی تھیں۔۔ گئی۔

“زاران۔۔۔؟”

اس نے جواب نہیں دیا۔ بس جیب سے ایک نفیس سی انگوٹھی نکالی اور اس کی طرف بڑھادی۔ اسی لمحے کمرے کی چھت سے بے شمار گلاب کی پنکھڑیاں برسنے لگیں۔

Huma Qureshi Novels

سرخ، سفید اور ہلکے گلابی رنگ کی پنکھڑیاں ان دونوں کے درمیان یوں اتر رہی تھیں جیسے آسمان نے محبت کی بارش شروع کر دی ہو۔ پھر پسِ منظر میں دھن بجنے لگی۔ یہ زاران کی خوبصورت سحر انگیز آواز تھی۔۔ مگر یہ دھن اس سے پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔۔ میرم تو اس تمام سیٹ اپ پر جتنا حیران ہوتی اتنا ہی کم تھا۔۔۔

وہ گانا جو اس نے خاص اسی کے لیے کمپوز کیا تھا۔۔ جس کے ایک ایک لفظ میں اس کی محبت، انتظار اور ان کہے جذبات چھپے تھے۔ یہ یہ یہ گیت ابھی تک دنیا میں صرف

Huma Qureshi Novels

دو لوگوں نے سنا تھا۔۔۔اس کا خالق اور وہ لڑکی، جس کے لیے اسے تخلیق کیا گیا تھا۔

میرم عبداللہ۔۔۔میں نے اپنی زندگی میں بہت سے" گیت گائے ہیں، مگر تم وہ واحد شخص ہو جس کے لیے مجھے الفاظ لکھنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔۔۔ تم خود ایک مکمل گیت بن کر میری زندگی میں آئی تھیں۔"

اس نے انگوٹھی ذرا سا آگے کی۔ میرم کی آنکھیں جھلملا گئی تھی۔۔اس سے زیادہ خوبصورت اظہار محبت کچھ ہو ہی نہیں سکتا تھا۔۔

Huma Qureshi Novels

‘تو کیا تمھیں یہ میراثی ساری زندگی کے لئے قبول ہے ؟’’

وہ جو اس کے ہر آنداز پر اپنی قسمت پر رشک کرتی امو شنل ہو رہی تھی ۔۔زاران کے لہجے کی شرارت پر کھلکھلا کر ہنس دی تھی ۔۔اور اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔۔

’’مجھے اپنا یہ فیورٹ سنگر پلس گرینڈ پا کا میراثی نواسہ دل و جان سے قبول ہے۔‘‘ وہ ابھی ازلی شرارت بھرے لہجے میں گویا ہوئی تھی ۔۔جبکہ زاران نے ذرا اسے گھورتے

Huma Qureshi Novels

انگلی میں انگھوٹی ڈال دی تھی۔۔ ساتھ ہی اس پر اپنے

لب رکھے تھے۔۔ وہ شرم سے گلال پڑ رہی تھی۔۔

میں زندگی میں آنے کے لئے ٹھینک یو جانِ

من۔۔۔" اب زاران کھڑا ہو کر اسے قریب کرتا سالسہ

ڈانس شروع کر چکا تھا۔ جبکہ وہ تو اس لمحے کے سحر میں

ڈوبی کچھ بول ہی نہیں سک رہی تھی۔۔ سیاہ آنکھوں سے

محبت پھوٹ رہی تھی۔۔۔ اور وہ تن من سے اس میں

ڈوبنے کے لئے تیار تھی۔۔۔

Huma Qureshi Novels

نیویارک کی رات جگمگاتی روشنیوں میں نہائی ہوئی تھی،
اور ایک وسیع و عریض کنسرٹ ایرینا ہزاروں مداحوں
کے شور سے گونج رہا تھا۔ اسٹیج پر کھڑا ازاران یوسف ہاتھ
میں مائیک تھامے اپنی آواز کے سحر میں پوری محفل کو
جکڑے ہوئے تھا، مگر اس کی نظریں بار بار ہجوم کے بیچ
صرف ایک چہرہ تلاش کرتیں۔ جو چہرہ میرم عبداللہ کا
تھا۔ آج وہ بھی اس ہجوم کا حصہ تھی۔۔۔
وہ موسیقی کی دھن پر بے فکری سے جھوم رہی تھی، اس
کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ اسٹیج کی روشنیوں سے بھی

Huma Qureshi Novels

زیادہ روشن محسوس ہو رہی تھی۔ زاران کی نگاہ جیسے اسی پر ٹھہر گئی۔ گاتے گاتے اس کے ہونٹوں پر بے اختیار ایک دھیمی سی مسکراہٹ ابھری، جیسے ہزاروں لوگوں کے درمیان بھی اسے اپنی پوری دنیا صرف وہی ایک لڑکی دکھائی دے رہی ہو۔

اس نے گانے کا اگلا مصرع اسی کی آنکھوں میں دیکھ کر گایا۔ جبکہ میرم ایسے شرما گئی تھی۔۔ جیسے سب اسی کی طرف متوجہ ہوں۔۔

Huma Qureshi Novels

زاران نے مائیک سے ذرا دور ہو کر صرف ہونٹوں کی جنبش سے کہا،

"صرف تمہارے لیے۔"

اور پھر وہ دوبارہ گانے لگا۔

ہزاروں آوازوں کے شور میں بھی اس رات زاران کا گیت صرف ایک دل تک پہنچ رہا تھا۔۔ اس کی میرم کے دل تک۔ وہ اسکی محبت اور سروں کے سنگ خوش اور مطمئن تھی۔۔ کیونکہ وہ صرف اسکا تھا۔۔ صرف اپنی دیوانی کا۔۔۔۔

Huma Qureshi Novels

عبداللہ ہاؤس اس رات روشنیوں میں نہایا ہوا تھا۔ شہر کی مصروف سڑک سے دور، بلند و بالا سفید ستونوں، وسیع محرابوں اور قدیم طرزِ تعمیر سے مزین وہ شاہانہ عمارت آج دنیا کا خوبصورت منظر پیش کر رہی تھی۔ مرکزی دروازے سے لے کر پورے پورٹیکو تک سفید اور سنہری روشنیوں کی لڑیاں یوں آویزاں تھیں جیسے ستاروں کو زمین پر اتار کر سجا دیا گیا ہو۔ داخلی راستے پر تازہ سفید

Huma Qureshi Novels

گلاب، آف وائٹ آر کڈز اور ہلکے گلابی پھولوں سے بنا

ایک بلند محراب مہمانوں کا استقبال کر رہا تھا، جبکہ سرخ

قالین پر بکھری مدھم سنہری روشنی قدم قدم پر ایک نئ

دلکشی پیدا کر رہی تھی۔

آج یہاں صرف عبداللہ خاندان کی بیٹی کا ولیمہ نہیں

تھا۔بلکہ جان سے پیارے نواسے کی بھی تقریب

تھی۔۔۔ابتسام صاحب نے اپنے دونوں بچوں کی

تقریب عبداللہ ہاؤس میں منعقد کی تھی۔اور ولیمے کی یہ

دعوت بھی عبداللہ صاحب کی طرف تھی۔۔کیونکہ جیسے

Huma Qureshi Novels

میرم انکی پوتی تھی ویسے بھی زاران بھی اپنا نواسہ تھا۔۔

زاران کے بے حد اسرار کے باوجود اس ولیمے کا سارا خرچہ ابتسام صاحب نے خود برداشت کیا تھا۔۔ جبکہ زاران انکی محبت کا قرض دار ہو گیا تھا۔۔ انھو نے اب اسے صرف نواسہ ہی نہیں۔۔ بلکہ اپنا بیٹا تسلیم کیا تھا۔۔ شاید بیٹی کے ساتھ کی گئی غلطیوں کی تلافی تھی۔۔ جبکہ دنیا بھر میں سنسنی سی پھیل گئی تھی۔۔ زاران یوسف پاپ سنگر عبداللہ خاندان کا رشتہ دار نکلا تھا۔۔ پہلے ہی عیسیٰ عبداللہ عالمی

Huma Qureshi Novels

شہرت یافتہ تھا اور اب زاران یوسف بھی۔۔۔یہ خبر کسی بریکنگ نیوز سے کم نہیں تھی۔۔۔

پورا لان شاہانہ انداز میں سجایا گیا تھا اطراف میں گول میزیں نفاست سے سجائی گئی تھیں۔ہر میز پر سفید پھولوں کی مختصر سی آرائش، کرسٹل کینڈل ہولڈرز رکھے تھے۔ دور اسٹیج بنایا گیا تھا، جس کے پس منظر میں صرف دو حروف روشن تھے۔

Z ♥ M

Huma Qureshi Novels

مگر اس پوری شان و شوکت کے باوجود زاران کی نظر صرف ایک شخص کو تلاش کر رہی تھی۔ جو لڑکیوں کے جھرمٹ میں سہج سہج کر قدم اٹھاتی اسٹیج کی طرف قدم بڑھا رہی تھی۔۔

میرم۔"" آج وہ کسی شہزادی سے کم نہیں لگ رہی تھی۔ گہرے زمردی رنگ کے بھاری کام والے لباس پر سنہری کڑھائی اس کے سراپے کو اور نکھار رہی تھی۔ گردن میں نفیس ڈائمنڈ سیٹ، کانوں میں جھولتے جھمکے اور کلائیوں میں باریک چوڑیاں تھیں، جبکہ بالوں کو کلز ڈال کر سنوارا

Huma Qureshi Novels

گیا تھا۔ چہرے پر ہلکا سا میک اپ تھا، مگر اس کی اصل

خوب صورتی اس کی آنکھوں میں ٹھہری جھجک اور خوشی

تھی۔

اور زاران؟

وہ ہمیشہ کی طرح محفل کی جان لگ رہا تھا۔۔ ہر نگاہ ان کی

جوڑی کو سرہا رہی تھی۔۔ دعاؤں اور مبارک باد کا سلسلہ

چل رہا تھا۔۔

بلیک ٹکسڈو، سفید شرٹ، بلیک بو ٹائی اور کلائی پر قیمتی

گھڑی۔ بال قدرے پیچھے کی طرف سیٹ تھے۔۔ اس

Huma Qureshi Novels

کے چہرے پر وہی مخصوص خوداعتماد مسکراہٹ تھی جو اسٹیج پر ہزاروں مداحوں کے زیر کرنے کے لئے کافی تھی،اس کے ارد گرد میڈیا،انڈسٹری کے لوگ،دوست اور رشتہ دار موجود تھے۔

کوئی مبارک باد دے رہا تھا،کوئی تصویر بنوا رہا تھا،کوئی اس کے نئے گانے کی تعریف کر رہا تھا۔

مگر زاران ہر چند لمحوں بعد لوگوں کے درمیان سے میرم کو دیکھ لیتا۔جو دُور سے بیٹھی اسی کی طرف دیکھ رہی

Huma Qureshi Novels

تھی۔۔۔دونوں ہی نظروں کے اس تصادم پر دھیرے سے مسکرا دیئے تھے۔۔۔

اور جب بھی ان کی نظریں ملتیں، میرم کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آجاتی۔

ایک لمحے کو زاران نے اپنے قریب کھڑے دوست کی بات بھی ان سنی کر دی تھی۔ کیونکہ وہ جلد از جلد اپنی بیوی کے پاس جانا چاہتا تھا۔۔۔اور یہ ظالم سماج۔۔۔

Huma Qureshi Novels

بھائی، آج تو تم واقعی دنیا کے سب سے فرمابرادر شوہر"

لگ رہے ہو۔ جس کی نظریں بیوی کے سوا کسی اور حسین

پر ٹک ہی نہیں رہیں۔۔۔۔"

زاران نے نظریں میرم سے ہٹائے بغیر ہلکی سی

مسکراہٹ کے ساتھ اپنے دوست کو گھورا۔۔۔

"لگ نہیں رہا۔۔۔ ہوں۔"

دوست نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا تو میرم کو دیکھ کر

ہنس دیا۔

Huma Qureshi Novels

بھابھی سے نظریں ہٹانے کا ارادہ ہے یا ولیمہ ختم ہونے

تک یہی چلنا ہے؟"

"نہیں۔"

مختصر سا جواب تھا، مگر لب و لہجے میں ایسی قطعیت تھی کہ

عادیل قہقہہ لگا کر رہ گیا۔ ساتھ ہی دل سے ماشاءاللہ کہا

تھا۔ ان دونوں کے درمیان ایسا مزاق نارمل سی بات

تھی۔۔

کچھ ہی دیر بعد دونوں کا شاندار رسپشن ہوا تھا۔ بیک

گراؤنڈ میں زاران کی البم کے سانگ گونج رہے تھے۔۔

Huma Qureshi Novels

ان میں ایک وہ گیت بھی تھا جو زاران نے اسپیشلی میرم کے لئے کمپوز کیا تھا۔۔اور آج پہلی بار کسی اور کی سماعتیں بھی اس گیت کو سن پا رہی تھیں۔۔جبکہ ان کے ماں باپ اپنے بچوں کو دیکھ پھولے نہیں سما رہے تھے۔۔۔

میرم نے زاران کے ساتھ قدم بڑھایا تو اس کے دل کی دھڑکن بے اختیار تیز ہو گئی۔اتنے سارے لوگ، اتنی نظریں، کیمرے کی چمکتی فلیشیں۔۔۔اور ان سب کے بیچ زاران کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھا۔

وہ اس کے قریب جھکا۔

Huma Qureshi Novels

"گھبرا کیوں رہی ہو؟"

میرم نے ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر اپنے شاندار سے همسفر کو دیکھا تھا۔ جس کی آنکھوں مین محبت کا ایک جہاں آباد تھا۔۔

"تھوڑی سی۔"

زاران کے ہونٹوں پر شرارتی مسکراہٹ آئی۔

"تو پھر میری طرف دیکھو۔"

میرم نے حیرت سے اسکی چمکتی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔

جہاں اب شرارت اپنی جھلک دکھا رہی تھی۔۔۔

Huma Qureshi Novels

"کیوں؟"

"باقی سب کو بھول جاؤ گی۔"

وہ اس کے ذو معنی آنداز پر مسکرا کر چہرہ جھکا گئی۔۔ جبکہ زاران اب اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے دھیرے سے سہلاتا ساتھ حوصلہ دے رہا تھا۔ جو بلاوجہ ہی گھبرا رہی تھی۔۔

اور ویسے بھی۔۔۔ آج سب تمہیں دیکھنے آئے ہیں، "زاران یوسف کی مسز کو۔۔ جس نے زاران یوسف کی دل پر سلطان پر اپنا تسلط جما لیا ہے۔۔۔"

Huma Qureshi Novels

میرم کی آنکھوں میں فوراً نمی اتر آئی۔

اس نے نظریں چرا لیں تاکہ کوئی اس کے آنسو نہ دیکھ سکے۔

مگر زاران نے دیکھ لیا تھا۔

اس نے بے حد نرمی سے اس کے قریب ہو کر کہا۔

"ارے۔۔۔ابھی سے روئیں گی تو تصاویر میں میری بیوی مجھے ولن لگے گی۔"

میرم ہنس پڑی۔ آنسوؤں کے درمیان وہ کھلکھلائی زاران کے چہرے پر بھی مسکراہٹ لے آئی۔ جبکہ دوسر بیٹھے

Huma Qureshi Novels

ماں باپ بھی انھیں یوں محبت سے ایک دوجے میں مگن

دیکھ صدقے واری جارہے تھے۔۔

اوراب۔۔۔آج کی شام کومزید خاص بنانے کے لیے،"

ہم دعوت دیتے ہیں پاکستان کے معروف گلوکاراور آج

کے دولہا، زاران یوسف کو کہ وہ اپنی دلہن کے لیے کچھ

پیش کریں۔"

پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔

میرم نے فوراً زاران کی طرف دیکھا۔

Huma Qureshi Novels

باقی تمام آوازیں جیسے پس منظر میں چلی گئیں۔ پھر پیانو کی

چند نرم دھنیں فضا میں ابھریں۔ زاران نے مائیک تھاما۔

اس کی نظریں میرم پر مرکوزم تھیں۔ جبکہ وہ اسکے انداز

پر خود کو متعبر محسوس کر رہی تھی۔۔ وائرل گرل کا

اسکینڈل اب ہمیشہ کے لئے اپنی موت آپ مر گیا

تھا۔۔

"یہ گانا۔۔" اس نے ایک لمحے کو توقف کیا،"

"میری مسز زاران یوسف کے نام۔۔۔ جس نے سالوں

بعد میر زندگی مین آکر مجھے محبت اور دیوانگی کے معنی سیکھا

Huma Qureshi Novels

دیئے۔۔" اپنے پورے خاندان کی موجودگی میں اس اظہار محبت پر میرم شرما گئی تھی۔۔ عیسیٰ اپنے اور زرتاج کے اسکینڈل کی وجہ سے امریکا چلا گیا تھا۔ کیونکہ وہ یہاں رہ کر مزید کسی قسم کی ٹینشن برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ عرشمان اور عائشہ نے اس خوشی کے موقعے پر شدت سے بیٹے کی کمی محسوس کی تھی۔۔ میرم کی پلکیں بھیگ گئیں۔

زاران گاتے گاتے اسٹیج سے نیچے آیا اور میرم کے روبرو آیا تھا اس نے گانا جاری رکھا۔

Huma Qureshi Novels

پھر اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔ میرم نے ایک لمحے کی جھجک کے بعد اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔ زاران اسے لے کر اسٹیج پر آیا۔۔ وہ مسلسل اس کے لئے گنگنا رہا تھا۔۔ جبکہ میرم نم آنکھوں سے بس اسے دیکھتی جا رہی تھی۔۔ جواب آنکھیں دکھا کر آنسو نہ بہانے کا اشارہ کرتا اب خود اسکے آنسو پونچھ رہا تھا۔ زاران کے پوروں کا لمس اپنے چہرے پر محسوس کر وہ سرخ پڑی۔ جبکہ کتنے ہی کیمروں نے یہ منظر ہمیشہ کے لئے قید کر لیا تھا۔

Huma Qureshi Novels

"آپ کو معلوم ہے زاران۔۔آج مجھے آپ سے نئے سرے سے محبت ہو گئی ہے۔۔مجھے میرے خاندان اور دنیا والوں کی نظر میں معتبر کرنے کا شکریہ۔۔۔" وہ کھلے دل سے بولی تھی۔۔جبکہ یہ یادگار لمحات کتنے ہی کیمروں کی زینت بن گئے تھے۔۔

رات کافی ڈھل چکی تھی۔عبداللہ ہاؤس کی روشنیاں اب بھی جگمگا رہی تھیں، مگر چند گھنٹے پہلے کی چہل پہل اب خاموشی میں بدل گئی تھی۔۔۔دور لان میں مہمانوں کی

Huma Qureshi Novels

گاڑیاں ایک ایک کر کے روانہ ہو رہی تھیں۔۔اور وہ بالکنی میں کھڑی چمکتی آنکھوں سے یہ رونقیں دیکھ رہی تھی۔۔آج وہ دونوں عبداللہ ہاؤس میں ہی تھے۔۔

عبداللہ صاحب نے زاران کو ساتھ رہنے کا کہا تھا۔مگر وہ محض کچھ دن ٹھہرنے پر رضامند ہوتا خوبصورتی سے انکار کر گیا تھا۔۔۔

میرم بالکنی کی ریلنگ کے قریب کھڑی تھی۔بھاری زیورات اتار دیے گئے تھے،بالوں کی چند لٹیں چہرے پر بکھری تھیں جو ہوا کے دوش پر لہراتی بار بار تنگ کر رہی

Huma Qureshi Novels

ت تھیں۔۔۔جبھی کسی نے اچانک سے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔۔اسکی مخصوص خوشبو اپنے ارد گرد محسوس کر وہ وہ مطمئن سی اب نگاہیں اٹھا کر اسکی جانب دیکھ رہی تھی۔۔جس نے عقیدت سے جھک کر اسکے ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔۔۔

""تھک گئی ہے میری جان۔۔"وہ محبت بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔

""ہم تھوڑا سا۔۔"اب وہ مکمل طور پر اس کے حصار میں قید کھڑی تھی۔۔

Huma Qureshi Novels

"یہ سب کتنا خوبصورت ہے نا۔۔" وہ مسرور لہجے میں بولی تو مسکرا کر اسے خود میں بھینچ گیا تھا۔۔

پھر زاران نے اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا مخملی ڈبہ نکالا۔ میرم نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"یہ کیا ہے؟"

"ولیمے کا تحفہ۔"

"لیکن آپ نے تو مجھے پہلے ہی۔۔۔۔"

"وہ سب تمہارے لیے تھا۔ یہ صرف آج کی رات کے لیے ہے۔"

Huma Qureshi Novels

اس نے ڈبہ کھولا۔اندر ایک نہایت نفیس سا چھوٹا سا لاکٹ تھا، جس میں دو ننھے سے حروف جڑے ہوئے تھے۔

Z & M

میرم کی آنکھیں فوراً نم ہو گئیں۔میرم نے کچھ کہنے کی کوشش کی، مگر آواز ساتھ نہ دے سکی۔۔۔۔

”یہ بہت خوبصورت ہے زاران۔۔ تھینک یو سو مچ۔۔“

ایڑھیوں کے بل اونچی ہوتی وہ اسکی بیرڈ پر اپنے ہونٹ

Huma Qureshi Novels

رکھ گئی تھی۔۔ جبکہ زاران کو خوشگوار حیرت کا شدید جھٹکا

لگا تھا۔۔

"اس پیش قدمی کے بعد تم اپنی خیر مناؤ مسز

زاران۔۔۔۔" وہ بھرپور معنی خیز لہجے میں بولتا، اسے

خود میں گم کرتا جا رہا تھا۔

نیویارک کی رات میں بھی دن کا گماں ہو رہا تھا۔مین ہٹن

کی بلند و بالا عمارتوں کے درمیان جگمگاتی سڑکیں، تیز

رفتاری سے گزرتی ٹیکسیاں، ہر طرف پھیلی ہوئی موسیقی

اور مختلف زبانوں میں بات کرتے سیاح۔۔۔ ہر چیز ہی دلفریب اور رومانوی تھی۔ زاران اور میرام کو نیویارک آئے کئی دن ہو چکے تھے، مگر ہر صبح اس شہر کے لیے ان کے پاس ایک نئی جگہ اور ہر رات ایک نئی یاد تھی۔

وہ سینٹرل پارک میں گھوڑا گاڑی کی سیر کر چکے تھے، جھیل کے کنارے بیٹھ کر کافی پی تھی، بروکلین برج پر غروبِ آفتاب کے وقت ساتھ ساتھ چلتے ہوئے بے شمار تصویریں بنائی تھیں، اور ہڈسن ریور کے کنارے شام کو کشتی کی سیر بھی کی تھی۔ رات کا سرمئی اندھیرا ہر سو

Huma Qureshi Novels

پھیل رہا تھا۔۔زاران اسکا ہاتھ تھامے بس چلتا جا رہا

تھا۔۔۔

"زاران، ہم کہاں جا رہے ہیں؟"

وہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے کئی بار پوچھ چکی تھی۔

زاران ہر بار وہی پر اسرار مسکراہٹ لیے جواب دیتا۔

"بس تھوڑا سا اور۔"

تم پچھلے پندرہ منٹ "وہ نروٹھے پن سے بولی تھی۔۔۔

"سے یہی کہہ رہے ہیں۔

"تو پندرہ منٹ اور سہی۔"

Huma Qureshi Novels

میرم نے آنکھیں گھمائیں۔ کچھ ہی دیر میں وہ دونوں مشہور ٹائم اسکوئر کے پاس پہنچ چکے تھے۔۔

چاروں طرف دیوہیکل ڈیجیٹل اسکرینیں تھیں۔ ایک پر کسی فلم کا ٹریلر چل رہا تھا، دوسری پر میوزک ویڈیو، تیسری پر کسی عالمی برانڈ کا اشتہار۔ ہزاروں رنگوں کی روشنی ایک دوسرے میں گھل کر سڑکوں، عمارتوں اور لوگوں کے چہروں پر بکھر رہی تھی۔

لوگوں کا ہجوم مسلسل حرکت میں تھا۔ سیاح تصویریں بنا رہے تھے، کوئی لائیو ویڈیو کر رہا تھا، کہیں موسیقی بج رہی

Huma Qureshi Novels

تھی، کہیں کسی فنکار نے سڑک کے بیچ پرفارمنس شروع کر رکھی تھی۔ میرم نے بے اختیار زاران کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔۔

''تمہارے لئے ایک سرپرائز ہے۔۔'' میرم کی آنکھوں میں اشتیاق در آیا تھا۔۔

''کیسا سرپرائز۔۔'' وہ حیران ہوئی۔۔

''وہاں سامنے دیکھیں مسز۔۔۔'' اس کے اشارے پر میرم پوری توجہ سے متوجہ ہوئے تھے۔۔۔

Huma Qureshi Novels

سامنے موجود ایک دیو ہیکل اسکرین پر موجود اشتہار ختم ہوا۔ اسکرین چند لمحوں کے لیے سیاہ ہوئی۔ اور اگلے ہی لمحے پوری اسکرین پر زاران یوسف کی تصاویریں سے شو ہوئی تھی۔۔۔

اسٹیج پر کھڑا زاران، ہاتھ میں مائیک، ہزاروں روشنیوں کے درمیان گاتا ہوا۔

اس کے حالیہ نیویارک کنسرٹ کی جھلکیاں ایک کے بعد ایک اسکرین پر چلنے لگیں تھیں۔

Huma Qureshi Novels

میرم ابھی اسی حیرت میں کھڑی تھی کہ اسکرین بدل گئی۔اب وہاں زاران اکیلا نہیں تھا۔اس کے ساتھ وہ تھی۔۔۔

پھر دوسری تصویر۔۔۔بروکلین برج پر ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے۔

پھر ایک اور تصویر، جس میں زاران نے اس کے سر پر محبت سے ہونٹ رکھے ہوئے تھے۔۔

"یہ سب بہت پیارا ہے زاران۔۔میں آپ کو شکریہ کن الفاظ میں ادا کروں۔۔"وہ روتی ہوئی زاران کے سینے س

Huma Qureshi Novels

ے لگی تھی۔۔زاران کو پہچانے کر بہت سے لوگوں نے

انکی ویڈیو بنانی شروع کر دی تھی۔۔۔

اس لمحے دیو ہیکل اسکرین پر ان دونوں کی تصویر جگمگا رہی

تھی۔

دنیا کے مشہور ترین شہروں میں سے ایک کے عین قلب

میں،

ایک مشہور گلوکار نے اپنی سب سے خاص مداح

نہیں۔۔۔

Huma Qureshi Novels

اپنی سب سے خاص محبت کو چن کر دنیا کے سامنے معتبر

کر دیا تھا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نیویارک کے ٹائمز اسکوائر پر زاران اور میرم کی وہ تصاویر

جیسے ہی سوشل میڈیا پر آئیں، چند ہی گھنٹوں میں ہر طرف

پھیل گئی تھیں۔ ہر تصویر ان دونوں کی محبت کی ایک الگ

کہانی سنا رہی تھی۔ نیوز چینلز سے لے کر سوشل میڈیا کی

ٹائم لائنز تک، ہر جگہ زاران یوسف اور میرم عبداللہ کا ہی

چرچا تھا۔۔ عبداللہ ہاؤس کے ڈرائنگ روم میں بھی اس

Huma Qureshi Novels

وقت ٹی وی اسکرین پر وہی مناظر چل رہے تھے۔ تھری

سیٹر صوفے پر بیٹھے خاندان کے بزرگ اور گھر کے

دوسرے افراد خاموشی سے اسکرین دیکھ رہے تھے۔

سب کے چہروں پر بھی خوشی کی جھلک نمایاں

تھی۔انہوں نے بے دھیانی میں اسکرین پر نظر ڈالی، مگر

اگلے ہی لمحے ان کے چہرے کے تاثرات بدل گئے۔

"ہیلو؟"

دوسری جانب سے جو کچھ کہا گیا تھا، اسے سنتے ہی ان کے

چہرے سے کے تاثر تا سخت ہو گئے تھے۔۔

Huma Qureshi Novels

"کیا۔۔۔؟"

ان کی آواز کی سختی پر سب ہی متوجہ ہو گئے تھے۔۔۔

ٹی وی پر ابھی بھی زاران اور میرم کی مسکراتی تصویر جگمگا رہی تھی، مگر کسی کی توجہ اب اسکرین پر نہیں تھی۔

سب کی نظریں ابتسام صاحب پر جم چکی تھیں، انہوں نے چند لمحے خاموشی سے دوسری طرف کی بات سنی، پھر گہرا سانس لے کر ان اللہ پڑھا۔۔ سب ہی پریشان ہو گئے تھے۔

Huma Qureshi Novels

”کیا ہوا بابا؟“ عرشمان صاحب نے پریشانی سے استفسار کیا تھا۔۔

”کچھ نہیں ایک جاننے والوں کی دیتھ ہو گئی ہے۔۔ عیسیٰ کو کال کرو، اور اسے بولو کہ فوری پاکستان واپس آئے اب تو اسے پاکستان سے گئے دو سال ہو گئے ہیں۔۔ مزید کتنا اس بے حیا لڑکی کا غم منانا ہے اس لڑکے نے؟“ اب وہ طیش میں بولے رہے تھے۔۔ کیونکہ پوتی اور نواسہ اپنی زندگی مین سیٹ تھے اب انھونے اپنے بگڑے پوتے کو راہ

Huma Qureshi Novels

راست پر لانا تھا۔۔ جبکہ عرشمان اور عائشہ نے ذرا پریشانی

سے ایک دوسرے کے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ختم شد

Qureshi Novels